لجنہ اماء اللہ کینیڈا

النّساء

مذہبی، علمی و ادبی مجلّہ

جلد#26۔2013ء—2014ء- شمارہ نمبر 2

اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ

خصوصی شمارہ

خلافتِ خامسہ

کے پہلے بابرکت دس سال

عہدِ وفائے خلافت

از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ بر موقع صد سالہ خلافتِ احمدیہ جوبلی مؤرخہ 27 مئی 2008ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ

آج خلافتِ احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضے کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعے اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

خصوصی شمارہ

لجنہ اماء اللہ کینیڈا

النساء

خلافتِ خامسہ کا پہلا دس سالہ بابرکت دور

مذہبی، علمی و ادبی مجلّہ

جلد# 26 ۔ 2013ء—2014ء شمارہ نمبر 2

نگرانِ اعلیٰ

مکرم و محترم لال خان ملک صاحب

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

زیرِ نگرانی

مکرمہ و محترمہ امتہ النور داؤد صاحبہ

صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا

سیکرٹری اشاعت

ڈاکٹر امتہ القدوس فرحت صاحبہ

مدیرہ اُردو

فرزانہ سنوری صاحبہ

مجلسِ ادارت

امتہ الرفیق طاہرہ صاحبہ، امتہ الرفیق ظفر صاحبہ، طاہرہ نسیم صاحبہ

عنبرین منظور صاحبہ، راشدہ سیال صاحبہ، نسیم ساہی صاحبہ

رضوانہ سلمٰی صاحبہ

اُردو کمپوزنگ

طاہرہ نسیم صاحبہ، تحمیدہ ولی صاحبہ، ناصرہ نسیم صاحبہ

لبنیٰ عابد صاحبہ، مہوش چوہدری صاحبہ

رضوانہ سلمٰی صاحبہ، وجیہہ قیوم صاحبہ

اندرونی تزئین و زیبائش و تصاویر

فرزانہ سنوری صاحبہ، تحمیدہ ولی صاحبہ

وردہ ناصر صاحبہ، سلویٰ مجوکہ صاحبہ، شمائل امیر صاحبہ

وردہ احمر صاحبہ، سعدیہ چوہدری صاحبہ

مینجر

مبشرہ احمد صاحبہ

پبلشر

جیمنک گرافکس

اس شمارہ میں شامل مضامین

صفحہ نمبر	عنوانات
1	کلامِ الٰہی
2	کلامِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
3	کلامِ امام الزماں علیہ السلام
4	منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
5	پیغام حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
8	پیغام صاحبزادی امتہ الجمیل بیگم صاحبہ
10	پیغام صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا
12	پیغام نیشنل سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ کینیڈا
15	اداریہ

سیکشن نمبر 1

19	"وہ بادشاہ آیا" الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
20	سیرت و سوانح حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
26	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ کا منصبِ خلافت پر متمکن ہونے پر پہلا مختصر خطابِ عام
27	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ کا منصبِ خلافت پر متمکن ہونے پر اراکینِ مجلس انتخابِ خلافت سے خطاب
28	قُدرتِ ثانیہ کے دورِ خامس کا مبارک آغاز

اس شمارہ میں شامل مضامین

صفحہ نمبر	عنوانات	
33	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیرونی دورہ جات 2003ء تا 2013ء	سیکشن نمبر 2
48	خلافتِ خامسہ کی پہلی دہائی میں دورہ جات کے دوران احمدیوں کو تعلیمی و تربیتی نصائح	
66	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جات کے دوران انگریزی خطابات اور میڈیا انٹرویوز کی جھلکیاں	
76	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عہدیداران کو انتہائی قیمتی نصائح وہدایات	
85	اسلام کا پیامِ امن و سلامتی دنیا کے ایوان ہائے اقتدار میں سال 2003ء تا 2013ء	سیکشن نمبر 3
90	احمدیہ امن سمپوزیم سال 2004ء تا 2013ء	
100	اسلام دُشمن حملوں پر جماعت کا ردِّ عمل اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زرّیں نصائح	
107	دورِ خلافتِ خامسہ میں ایم ٹی اے انٹرنیشنل اور ایم ٹی اے العربیہ کی ترقیات	سیکشن نمبر 4
117	خلافتِ خامسہ کے بابرکت دور میں الاسلام ویب سائٹس کی نئی شاہراہیں	
121	غیر ملکی زبانوں میں ویب سائٹس کا قیام اور اُنکے ذریعہ تبلیغ عامہ	
129	حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پُرامن پیغام ہر دروازے کی دہلیز پر	
135	دورِ خلافت خامسہ میں عطیاتِ خون کے سلسلہ وار پروگرام 2003ء تا 2013ء	سیکشن نمبر 5
141	دورِ خلافتِ خامسہ میں چیرٹی واک کا اہتمام 2003ء تا 2013ء	

اس شمارہ میں شامل مضامین

صفحہ نمبر	عنوانات	
147	شہدائے احمدیت کی بے مثال قربانیاں	سیکشن نمبر 6
161	شہیدانِ وفا کے خون سے اُمت میں رونق ہے	
173	خلافتِ خامسہ کی بابرکت دہائی میں دُنیا بھر میں نئی جماعتوں کا قیام	سیکشن نمبر 7
177	خلافتِ خامسہ کی پہلی دہائی میں دُنیا بھر میں مساجد کی تعمیر	
183	دورِ خلافتِ خامسہ میں تراجم قرآنِ کریم کی اشاعت	
187	خلافتِ خامسہ کی پہلی دہائی میں انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ کی توسیع اور نئے جامعات کا قیام	سیکشن نمبر 8
194	زرّیں ہدایات کے سمندر میں سے واقفینِ نو بچوں اور بچیوں کے لئے چند نگینے	
200	حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طلباء وطالبات کے ساتھ سوال وجواب کی محفلوں میں سے چند جھلکیاں	
209	خلافتِ خامسہ کی پہلی دہائی میں شائع ہونیوالی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کُتب کا تعارف	
222	نگارشات	سیکشن نمبر 9
224	نظمیں	
233	خلافتِ خامسہ کی پہلی دہائی سے متعلق دینی معلومات	

کلامِ الٰہی

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ
وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ
خَوْفِھِمْ اَمْنًا ؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ؕ وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ
ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ ۞ (سورہ النور-56)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

(سورہ النور-56)

کلامِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ۔

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر میری اور میرے خلفاء کی سنّت کی پیروی لازم ہے جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت عطا کی جائے گی اور جس کی روشنی میں وہ مومنوں کی راہنمائی کرنے والے ہوں گے۔ (جامع ترمذی۔ کتاب العلم، باب الاخذ بالسنۃ)

کلامِ امام علیہ السلام

"۔۔۔ خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو اس واسطے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظلّ ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اَولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تاقیامت رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔ پس جو شخص خلافت کو صرف تیس برس تک مانتا ہے وہ اپنی نادانی سے خلافت کی علّتِ غائی کو نظر انداز کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ تو ہرگز نہیں تھا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صرف تیس برس تک رسالت کی برکتوں کو خلیفوں کے لباس میں قائم رکھنا ضروری ہے پھر بعد اس کے دنیا تباہ ہو جائے تو ہو جائے کچھ پرواہ نہیں۔۔۔" (روحانی خزائن جلد 6-شہادۃ القرآن- صفحہ 353-354)

کلام سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں تھا غریب و بے کس و گم نام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجُوعِ جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا
دیکھو! خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا!
گم نام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا!
جو کچھ میری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا
میں اک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا
دنیا کی نعمتوں سے کوئی بھی نہیں رہی
جو اس نے مجھ کو اپنی عنایات سے نہ دی
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اُسی نے ثریّا بنا دیا

(درثمین)

پیغام

حضورِ انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

زِدْنِیْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
خلیفۃ المسیح الخامس

امام جماعت احمدیہ

لندن

z-7/02/15

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے خلافت خامسہ کے دس سال پورے ہونے پر ایک مجلّہ شائع کرنے اور اس کے لئے پیغام دینے کی درخواست کی ہے۔ یاد رکھیں کہ مجلّے جو مضامین سے مزین ہوں یا تصویروں کو ان کی زینت بنایا جائے ان کا مقصد صرف اس بات کا اظہار نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے کس دور میں کتنا فضل فرمایا بلکہ اس میں تاریخ بیان کر کے اور اس دور کی اہمیت بیان کر کے اس تنظیم کے ممبران کو یہ احساس دلانا ہوتا ہے کہ ہم نے آئندہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سامنے رکھتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر اپنے آپ کو خلافت کے نظام سے جوڑنے اور اس کا معاون ومددگار بننے کی کوشش کرنی ہے۔

یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ اپنے وعدوں کے مطابق خلافت احمدیہ کی تائید ونصرت فرما رہا ہے اور جس مشن کی تکمیل کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا تھا اس کو خلافت احمدیہ کے ذریعہ سے جاری کئے ہوئے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعریف کے مطابق وہ دو اہم مقاصد ہیں جن کو آپ نے اسلام کی تعلیم اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ کے مطابق دنیا میں جاری کرنا ہے اور وہ مقصد ہیں نمبر ایک: بندے کو خدا کے قریب لانا اور خدا کا حق ادا کرنے والا بنانا اور دوسرے آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا اور اس کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے مطابق قربانی دینا۔ پس آپ لوگ اپنے جائزے لیں کہ یہ دونوں قسم کے حقوق آپ خلیفۂ وقت کا مددگار بنتے ہوئے کس حد تک ادا کر رہی ہیں۔ اگر افراد جماعت خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں اپنے یہ حق ادا نہیں کر رہے تو پھر ان کو اس پر خوشی کا اظہار کرنے یا دن منانے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔ کیونکہ یہ دو عملی ہے۔ ایک طرف تو آپ اس بات پر خوشی منا رہی ہیں کہ اللہ نے ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد پہلے خلفاء کے وقت میں جماعت سے اپنی رحمتوں اور برکتوں کا سلوک کرتا رہا ویسا ہی سلوک اس نے خلافت خامسہ میں بھی نہ صرف جاری رکھا بلکہ اس میں ہر روز اضافہ کرتا جا رہا ہے اور دوسری طرف جو کام

خدا نے آپ کے سپرد کیا ہے کہ خلیفۂ وقت کے معاون و مددگار بن کر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل میں اپنا کردار ادا کریں، اس کی طرف پوری توجہ نہیں۔ اس لئے آپ سب کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے پہلے سے بہت زیادہ مستعد ہونا چاہیئے۔

یہ مجلّہ جو آپ شائع کر رہی ہیں اس میں خلافت کے متعلق مختلف مضامین بھی ہیں اور نظمیں بھی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات بھی ہیں اور خلفائے احمدیت کے حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح میرے بعض خطبات بھی اس میں شامل ہیں۔ ان سب کا فائدہ تبھی ہوگا جب آپ ان دس سالوں کو ایک سنگ میل سمجھتے ہوئے آئندہ کے لئے بہتر سے بہتر پروگرام بنائیں کہ کس طرح ہم خلیفۂ وقت کی سلطان نصیر بن سکتی ہیں۔ تاکہ جہاں ہم اللہ تعالیٰ کے حق ادا کر رہی ہوں وہاں ہم جماعتی ترقی میں بھی اپنا کردار ادا کرنے والی ہوں۔

یاد رکھیں کہ لجنہ اماء اللہ ایک ایسی تنظیم ہے جس کے ساتھ جماعت کی نسلوں کی تربیت وابستہ ہے۔ آپ کی گودوں میں پلنے والے آئندہ کے لئے جماعت کا سرمایہ بننے والے ہیں۔ پس اس بات کو یاد رکھیں کہ دنیاداری کے اس ماحول میں نہ خود دنیا میں گم ہوں اور نہ اپنے بچوں کو ضرورت سے زیادہ دنیا میں پڑنے کی اجازت دیں۔ اور یہ اس وقت ہی ہو سکتا ہے جب آپ اپنے نیک نمونے بھی قائم کر رہی ہوں اور بچوں کی تربیت میں بھی بھرپور کوشش کر رہی ہوں۔

اللہ کرے کہ لجنہ کینیڈا سے جو مجھے توقعات وابستہ ہیں وہ ان کا حق ادا کرنے والی بھی ہوں اور اسی طرح خلافت احمدیہ کی مددگار بننے کا حق بھی ادا کرنے والی ہوں۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

نقل دفتر PS لندن

وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

امام جماعت احمدیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنــاصر

لندن

27/03/15-Z

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

''النساء'' کے خصوصی شمارے کی اشاعت کے حوالے سے آپ کا 24 مارچ کا خط ملا۔ اس رسالہ کی تیاری میں جن کارکنات نے خدمت کی توفیق پائی ہے اللہ انہیں بہترین جزاء عطا فرمائے اور وہ آئندہ بھی اپنی ذمہ داریوں کا حق ادا کرنے والی ہوں۔ اللہ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین

والسلام

خاکسار

[دستخط]

خلیفۃ المسیح الخامس

پیغام

صاحبزادی امتہ الجمیل بیگم صاحبہ

الحمدللہ کہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کو خلافتِ خامسہ کے دس سال مکمل ہونے پر النساء کا خصوصی نمبر شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس نصیحتِ عظمیٰ کی کماحقہٗ اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) ایسی اطاعت جیسا کہ ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنین کی جماعت کو وصیت فرمائی۔ "اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، بات سنو اور اطاعت کرو"۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

حضرتِ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اللہ اور اس کے رسول اور ملائکہ کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذّت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اِسقدر ضرورت نہیں جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگرہاں شرط یہ ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے"۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جلد دوم صفحہ 546)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا فرمان ہر دم یاد رکھیں:

"تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرو۔ کیونکہ شکر کرنے پر ازدیادِ نعمت ہوتا ہے۔ لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ۔ (سورہ ابراہیم:8) لیکن جو شکر نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ اِنَّ عَذَابِیۡ لَشَدِیۡدٌ۔ (سورہ ابراہیم:8)

(خطباتِ نور صفحہ 131)

ایک شہد کی مکھی سے انسان بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔ وہ کیسی دانائی سے گھر بناتی۔ شہد بناتی۔ دانائی کو کام میں لاتی۔ قناعت بھی حد درجے کی کرتی ہے۔ محنت وکسب سے اپنے لئے کھانا مہیا کرتی ہے۔ بدبُودار چیز پر بھی نہیں بیٹھتی پھر اپنے امیر کی مطیع ہوتی ہے۔ (حقائق الفرقان: جلد2۔ صفحہ 68)

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں ہماری بنیادی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

"جو جماعتیں منظم ہوتی ہیں اُن پر کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں اور کچھ شرائط کی پابندی کرنی اُن کیلئے لازمی ہوتی ہے۔ جن کے بغیر اُن کے کام کبھی بھی صحیح طور پر نہیں چل سکتے۔ اِن شرائط اور ذمہ داریوں میں سے ایک اہم شرط اور ذمہ داری یہ ہے کہ جب وہ ایک اِمام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے اور اُس کی اطاعت کا اقرار کر چکے تو اُنہیں امام کے منہ کی طرف دیکھتے رہنا چاہیئے کہ وہ کیا کہتا ہے اور افراد کو کبھی بھی ایسے کاموں میں حصّہ نہیں لینا چاہئے جن کے نتائج ساری جماعت پر آکر پڑتے ہوں۔ پھر اِمام کی ضرورت اور حاجت ہی نہیں رہتی۔ اِمام کا مقام تو یہ ہے کہ وہ حکم دے اور مومن کا مقام یہ ہے کہ وہ پابندی کرے"۔ (روزنامہ الفضل 5 جون 1937ء صفحہ 1-2)

"خلافت کے تو معنی ہی یہی ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اُس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر

رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی اسکیم، وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے۔ جس کا خلیفۂ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اُس وقت تک سب خطبات رائیگاں، تمام اسکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں"۔(روزنامہ الفضل 31 جنوری 1936ء)

یہی پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے آپ نے فرمایا:

"پس اے میرے عزیز بھائیو! جو مقاماتِ قرب تمہیں حاصل ہیں اگر انہیں قائم رکھنا چاہتے ہو اور روحانیت میں ترقی کرنا چاہتے ہو تو خلیفۂ وقت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا کیونکہ اگر یہ دامن چھُوٹا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھُوٹ جائیگا۔ کیونکہ خلیفۂ وقت اپنی ذات میں کوئی شے نہیں۔ اُسے جو مقام حاصل ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا مقام ہے۔ نہ اُس میں اپنی کوئی طاقت نہ علم پس اُس شخص کو نہ دیکھو اُس کرسی کو دیکھو جس پر خدا اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کو بٹھایا ہے"۔(خلافت اور مجددیّت صفحہ 48-49)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"قیامت تک کیلئے خلافت سے اپنا دامن اِس مضبوطی سے باندھ لیں کہ جیسے عُروہ وُثقیٰ پر ہاتھ پڑ گیا ہو جس کا ٹوٹنا مقدور نہیں۔ پس اگر خلافت کے ساتھ رہیں گے تو خلافت آپ کے ساتھ رہے گی"۔

یہی وہ مضبوط کڑا ہے جس کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2003ء میں جلسہ سالانہ جرمنی پر ان الفاظ میں فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان ہے احمدیوں پر کہ نہ صرف ہادی صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں شامل ہونے کی توفیق ملی بلکہ اِس زمانہ میں مسیح موعود اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بھی اُس نے عطا فرمائی جس میں ایک نظام قائم ہے۔ ایک نظامِ خلافت قائم ہے۔ ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ یہ کڑا تو ٹوٹنے والا نہیں لیکن آپ نے اپنے ہاتھ ذرا ڈھیلے کئے تو آپ کے ٹوٹنے کے امکان پیدا ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اِس سے بچائے۔ اس لئے اِس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور نظامِ جماعت سے ہمیشہ چمٹے رہو کیونکہ اِس کے بغیر آپ کی بقاء نہیں"۔(خطباتِ مسرور، جلد 1 صفحہ 256-257)

سو میری عزیز بہنو اور بچیو!

جو عہد ہم نے خدا کو حاضر و ناظر جان کر اپنے آقا سے باندھا ہے اُس کو صدقِ دل سے نبھانے کیلئے اُٹھیں اور دعائیں کریں کہ ہم اپنی آخری سانس تک خلافت کی اطاعت گذار رہیں گی۔ خداوند کریم ہماری عاجزانہ التجاؤں کو قبول فرمائے اور اِس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین اللّٰھم آمین)

پیغام

از

نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا

خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اُس نے لجنہ اماء اللہ کینیڈا کو خلافت خامسہ کے پہلے دس بابرکت سال پر النساء کا خصوصی شمارہ شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ۔

یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ہماری اس درخواست کو منظور فرمایا اور اس میں شامل کئے جانے والے موضوعات پر قیمتی ہدایات سے نوازا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

پیاری بہنو! خلافت خدا تعالیٰ کا بہترین انعام ہے اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں یہ بابرکت نظام عطا ہوا ہے۔ خلافت خدا تعالیٰ کی وہ رسی ہے جسے ہمیں مضبوطی سے تھامے رکھنا چاہیئے۔ یہی رسّی آج مسلمانوں کی بقا کی ضامن ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس روحانی سرچشمہ سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت کے بابرکت نظام سے منسلک رہنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

آج میرا دل خدا تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہے کہ اس نے ہمیں حتی المقدور صلاحیتوں کے ساتھ اس خصوصی شمارے کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائی۔ ایک طویل بابرکت سفر تھا! جو ہم نے محض خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے طے کیا۔ سیّدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو درخواست دعا کے کئی خطوط تحریر کئے گئے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر قدم پر ہماری راہنمائی فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔ ان دعاؤں سے ہی ہمیں اس منصوبے پر مسلسل کام کرتے رہنے کا حوصلہ عطا ہوا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جو عنوانات تجویز ہوئے تھے انہیں کینیڈا بھر کے تمام ریجنز میں تقسیم کیا گیا اور تمام بہنوں نے بڑے جوش و خروش سے اس بابرکت کاوش میں حصہ لیا۔ ہر ایک نے محسوس کیا کہ اس منصوبے پر کام کرنے سے اُس کا خلافت سے ذاتی تعلق مضبوط تر ہوا ہے۔ حضور انور کے دنیا بھر کے دورہ جات سے اس دور کی یادیں تر و تازہ ہو گئیں۔ حضور انور کے خطابات میں سے ذریں ہدایات نے ہم سب کو ایک نیا جذبہ عطا کیا۔ ان پر عمل کرنے کے لئے نئے سرے سے نئے ولولہ کے ساتھ پیمان باندھنے کا موقع ملا۔ الحمد للہ۔

مجھے امید ہے قارئین خلافت خامسہ کے پہلے بابرکت دور کی روحانی برکات سے بھرپور اس خزینے کو پسند فرمائیں گے۔ جس طرح اس شمارے کی تیاری ہمارے لئیے وسعتِ علم کا سبب بنی مجھے پوری امید ہے کہ قارئین کے علم میں بھی اضافہ کا باعث ہو گی۔ انشاء اللہ! تاہم اس شمارے کی برکات سے حقیقی طور پر ہم اسی صورت میں مستفیض ہوں گے جب اس کو پڑھنے کے بعد ہمارا تعلق باللہ مضبوط تر ہو اور ہم پہلے سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توقعات پر پورا اترنے اور اپنے اندر روحانی تبدیلیاں لانے کی کوشش کریں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔

اس شمارے کی تیاری میں بہت سے لوگوں کی محنت شامل ہے جنہوں نے ریسرچ، تحریر، ایڈیٹنگ، پروف ریڈنگ، لے آؤٹ اور ڈیزائننگ وغیرہ کے مختلف مراحل پر خدمات سرانجام دیں۔ اس میں نیشنل مجلس عاملہ، لوکل اور ریجنل صدران صاحبات اور وہ تمام ممبرات جنہوں نے اس سلسلے میں اپنی خدمات سرانجام دیں کی تہہ دل سے ممنون ہوں۔ خدا تعالیٰ اِن کی خدمات قبول فرماتے ہوئے ان پر اپنے بے پایاں احسانات کی بارشیں نازل فرماوے آمین۔

اس سلسلے میں تین ممبرات خصوصی شکریہ کی مستحق ہیں ان میں ڈاکٹر امتہ القدوس فرحت صاحبہ، نیشنل سیکریٹری اشاعت، فرزانہ سنوری صاحبہ ایڈیٹر اردو سیکشن اور صادقہ حفصہ صاحبہ ایڈیٹر انگلش سیکشن ہیں۔ ان تین ممبرات نے دن رات اَن تھک محنت کی۔ اس شمارے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں اَنگنت گھنٹے کام کیا۔ ڈاکٹر فرحت صاحبہ نے وسیع پیمانے پر ریسرچ کی اور ہر وقت مدد اور رہنمائی کے لئے موجود رہیں۔ ان کی قیمتی ہدایات مضامین کو آخری شکل دینے میں بے حد مددگار رہیں۔ اسی طرح فرزانہ اور صادقہ نے لفظ بلفظ مضامین کو پڑھا اور مختلف سیکشنز کی ایڈیٹنگ اور ڈیزائننگ کی۔ خدا تعالیٰ ان تینوں پر اپنے خاص انعامات کی بارشیں نازل فرماوے آمین۔ اسی طرح میں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا اور ان کی ٹیم کی بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس خصوصی شمارے میں ہم سے تعاون فرمایا اور اس کی پروف ریڈنگ میں اپنا قیمتی وقت دیا۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ آمین۔

اور سب سے بڑھ کر میں تمام اشاعت ٹیم کی طرف سے اپنے پیارے امام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ممنونِ احسان ہوں جنہوں نے از راہِ شفقت ہر موڑ پر ہماری راہنمائی فرمائی۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمارے پیارے امام کو صحتِ کاملہ وعاجلہ والی لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ کے بابرکت دورِ خلافت میں جماعت کو ہمیشہ ترقی کی راہ پر گامزن رکھے۔ آمین۔

والسلام

امتہ النور داؤد

صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا

پیغام

نیشنل سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ کینیڈا

گزرے ہوئے سو سال کی تاریخ گواہ ہے　　سائے کی طرح سایہ فگن ہم پہ خدا ہے
اور رات جو آئے بھی تو پروانوں کو غم کیا　　جلتا ہوا پُر نُور خلافت کا دِیا ہے

پس منظر

اس سفر کی شروعات نومبر 2013ء میں ہوئی۔ محترمہ امتہ النور داؤد صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے مجھے میرا کام سمجھاتے ہوئے اس بات کا ارادہ ظاہر کیا کہ 2013ء ایک انتہائی بابرکت سال ہے جس میں خلافتِ خامسہ کی پہلی دہائی پایۂ تکمیل تک پہنچی۔ یہ دہائی خلافتِ خامسہ کی انتہائی شاندار منازل کی سنگِ میل اور خدا تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کی ترجمان ہے۔ لہٰذا حرفِ شکر کے طور پر لجنہ اماء اللہ کینیڈا النساء کا ایک خصوصی شمارہ شائع کرے جس میں اس دور کے افضال و اکرامات کی جھلکیاں دکھائی جائیں۔ قرآنِ پاک نے کئی مقامات پر شوریٰ کا ذکر فرمایا ہے۔ لہٰذا یہ تجویز اسی ماہ نیشنل مجلس عاملہ میں پیش ہوئی اور تمام ممبرانِ مجلس کی رائے کے ساتھ منظور ہوئی۔ اگلے روز ہی محترمہ صدر صاحبہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں بذریعہ خط دعا کی درخواست کی اور منصوبے کے آغاز کی اجازت طلب کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سپیشل شمارہ النساء شائع کرنے کی اجازت

یہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی انتہائی خوش قسمتی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے جوابی خط میں حد درجہ شفقت کے ساتھ نہ صرف النساء کا سپیشل شمارہ شائع کرنے کی اجازت عنایت فرمادی بلکہ اس شمارہ میں شامل کئے جانے والے مضامین کی ایک فہرست بھی بھجوادی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے یہ لسٹ سترہ عنوانات پر مشتمل تھی اور ہر عنوان بذاتِ خود دو یا تین عنوانات پر مبنی تھا۔ یہ عنوانات اس تاریخی دور کے تقریباً تمام سنگہائے میل کا جامع خلاصہ تھے۔۔۔۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت اور مجوزہ عنوانات کے ساتھ ہمارا ایک عمومی سا قدم تاریخ ساز بابرکت سنگ میل بننے جا رہا تھا۔ ایک طرف انتہائی خوش قسمتی اور دوسری طرف ذمہ داری کا ایک سفر جو محض دعاؤں سے طے ہو سکتا تھا۔

تمام ریجنز کی شمولیت

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "ایک وفادار مومن دوسرے وفادار مومن کے لئے دیوار میں چُنی ہوئی اینٹ کی مانند ہوتا ہے جو ایک دوسرے کو مضبوطی بخشتی ہیں"۔ (بخاری جلد ایک کتاب ہشتم نمبر 468) اس صوبے کی تکمیل میں لجنہ ہائے کینیڈا نے ایک دیوار کی مانند کام کیا۔ مرکزی اشاعت ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تمام ریجنز کو ضروری ہدایات کے ساتھ ایک ایک تحقیقی موضوع دیا گیا۔ ہر ریجن نے اپنی اپنی ایک ریسرچ کمیٹی تشکیل دی۔ جس نے متعلقہ ریجنل صدر صاحبہ کے زیر نگرانی کام کیا۔ ہر ریجنل ریسرچ کمیٹی کے ساتھ تعارفی میٹنگز کی گئیں۔ جن میں انہیں دیئے گئے موضوع پر حتی المقدور ہدایات اور لائحہ عمل فراہم کیا گیا۔ ریسرچ کے تمام مراحل کے دوران یہ سلسلہ بڑے جوش و خروش سے چلتا رہا۔ یہ روزانہ کا معمول تھا کہ بے شمار ای میلز اور ٹیلیفون کے ذریعے معلومات و ہدایات پر تبادلہ خیالات ہوتا رہتا۔ تمام ریجنز نے انتہائی گرمجوشی اور دلی جذبہ، اخلاص و سرشاری سے کام کیا۔ تمام مراحل وقت کے پابند ہو کر سرانجام دیئے۔ ماشاء اللہ! یہ سفر بلاشبہ تمام بہنوں کے لئے ایک انتہائی معلوماتی سفر تھا۔ جس نے ہر دل میں خلافت سے وابستگی اور اپنائیت کا نیا رنگ اُبھارا۔ گُزرے ہوئے دس سالوں کی کامیابیاں جوں جوں نظروں سے گزرتیں، ولولوں میں مزید تروتازگی اور جدت نکھرتی گئی۔ نوجوان بچیاں خاص طور پر اس سفر سے بے حد محظوظ ہوئیں۔ ایک طرف انہیں اپنی تاریخ کی شناخت اور دوسری طرف اس سے وابستگی کی اہمیت کا علم ہوا۔

جل رہا ہے ایک عالم دھوپ میں بے سائباں

شکرِ مولیٰ کہ ہمیں یہ سایۂ رحمت ملا

کچھ ہفتوں بعد تحریر و ترتیب کا مرحلہ شروع ہوا اور یہ عمل مختلف مراحل سے گزرا۔

نیشنل ٹیم

نیشنل لیول پر اس وقت بہت سی بہنوں نے ہماری بھرپور مدد فرمائی۔ ان بہنوں کی ٹیم کو نیشنل ٹیم کا نام دیا گیا۔ اس ٹیم نے اُس وقت کام کیا جب النساء کا ریگولر ایڈیٹوریل عملہ ریگولر شمارے پر کام میں مصروف تھا۔ ان بہنوں نے مختلف امور پر کام کیا مثلاً ایڈیٹنگ، ریفرنس چیک، اعداد و شمار کی جانچ پڑتال، اردو اور انگریزی سائیڈ پر مواد کا موازنہ و مقابلہ، اعداد و شمار اور ریفرنس کا موازنہ و مقابلہ اور تصحیح و ترمیم، مواد کی دُہرائی، تراجم، ٹائپنگ، بے لاگ رائے زنی اور مثبت اصلاح کے لئے مفید مشورے۔ الغرض اس ٹیم نے ہمیں اس وقت سہارا دیا جب ہمیں ایک چابک دستے کی ضرورت تھی۔ بہت خوب اور حسین تھا یہ کارواں! ذیل میں اس ٹیم کے نام دل کی گہرائیوں سے شکریے کے ساتھ رقم کرتی ہوں:

محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ، محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ، امۃ الحیٔ شاہ صاحبہ، آنسہ طاہرہ مسعود صاحبہ، آنسہ طلعت صاحبہ، تحمیدہ ولی صاحبہ

زارا رانا صاحبہ، سعیدہ باسط بقاپوری صاحبہ، سمیعہ مشہود باجوہ صاحبہ، سعدیہ چوہدری صاحبہ، سلمانہ راجپوت صاحبہ، شاہدہ خان صاحبہ، صدف شاہ صاحبہ، فائزہ احمد ملک صاحبہ، کہکشاں بابر صاحبہ، مہوش چوہدری صاحبہ، مینا ناصر صاحبہ، نسیم ناہید ساہی صاحبہ، ناصرہ نسیم صاحبہ

مئی 2014ء کے اوائل میں یہ پراجیکٹ ریگولر ایڈیٹوریل ٹیم کے سپرد ہوا جو چند روز قبل ہی ریگولر النساء جنوری تا اپریل 2014ء کی ذمہ داری سے سُرخرو ہوئی تھیں۔ اُن کا نیا پراجیکٹ ان کے معمول کے النساء پراجیکٹ سے تقریباً آٹھ گنا زیادہ ضخیم تھا۔ روزمرہ زندگی کی تمام تر ذمہ داریوں کے باوجود ایڈیٹوریل ٹیم کی ہر ممبر نے بفضل خدا تعالیٰ اَن تھک محنت کی۔ ان میں ایڈیٹرز، اسسٹنٹ ایڈیٹرز، کمپوزرز، پروف ریڈرز، لے آؤٹ ٹیمز اور گرافک ورکس ٹیم نے بے حساب وقت دیا۔ خدا تعالیٰ ان کو اَجرِ عظیم سے نوازے اور ان کی زندگی خوشیوں سے بھر دے۔ آمین۔

اگست 2014ء کو اس شمارے کا پہلا مسوّدہ محترم و مکرم امیر صاحب کینیڈا لال خان ملک صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ محترم امیر صاحب نے اور ان کی فاضل ادارتی ٹیم نے اس ڈرافٹ کا تفصیلی ریویو فرمایا اور گراں قدر ہدایات سے نوازا۔

حضور اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں اس شمارے کے تین مسودے پیش ہوئے۔ اور اس طرح بفضلِ تعالیٰ ہمیں انتہائی گراں قدر راہنمائی کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمدللہ کہ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بابرکت دعاؤں سے آج لجنہ اماء اللہ کینیڈا کو یہ شمارہ شائع کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔

ترتیب و تدوین

اس شمارے میں شامل تمام مضامین کو مختلف سیکشنز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک سیکشن میں شامل تمام مضامین کا نفسِ مضمون ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہے۔ رسالے کے شروع میں انڈیکس پر سرسری نظر ڈالنے سے ہر سیکشن کی ماہیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ ہر سیکشن کی مخصوص تھیم اس کے پہلے صفحہ پر خوبصورت نقش و نگار کے ساتھ اُبھارنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تمام مجوزہ عناوین کو رسالے کے دونوں حصوں یعنی انگلش اور اردو میں شامل کیا گیا ہے۔ صرف چند ایک مضامین ایسے ہیں جو یا تو صرف اردو حصے یا انگلش حصے میں شامل ہیں۔ ایک عنوان ہونے کے باوجود زیادہ تر مضامین کا مواد اردو اور انگلش سائیڈ پر قدرے مختلف ہے۔ لہٰذا دونوں طرف کا مطالعہ یقیناً آپ کے لئے زیادہ معلومات بخش ثابت ہو گا۔

شکریہ اور الفاظِ تحسین

جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا یہ منصوبہ بے شمار محسنوں کی گراں قدر اور مخلصانہ کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ میں نے ایڈیٹوریل ٹیم اور نیشنل ٹیم کا اوپر ذکر کیا ہے۔ یہاں مزید ان ناموں کا ذکر کرنا چاہوں گی جنہیں اس تاریخی اور بابرکت منصوبے پر کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ میں تہہِ دل سے اُن کی ممنونِ احسان ہوں۔

محترمہ ومکرمہ صاحبزادی سیّدہ امتہ الجمیل بیگم صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود خلیفہ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے ضعفِ صحت اور مصروفیات کے باوجود ہمارے لئے قیمتی نصائح پر مبنی جامع اور خوبصورت پیغام تحریر فرمایا۔

سب سے پہلے میں محترم ومکرم لال خان ملک صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا اور اُن کی ٹیم کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود تمام مضامین کی دُہرائی اور مواد کی چیکنگ کی اور کئی جگہوں پر قیمتی ریمارکس کے ساتھ نشان دہی فرمائی۔

پھر محترمہ ومکرمہ امتہ النور داؤد صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا ہیں۔ خلافت خامسہ کے پہلے دس سالہ بابرکت دور کی تدوین آپ ہی کا تصور تھا۔ تجویز سے لے کر تشکیل کے آخری مرحلے تک انہوں نے ہر موڑ پر نہ صرف راہنمائی فرمائی بلکہ بنفس نفیس خود دُہرائی اور تحریر وترتیب میں فعال حصہ لیا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ کوئی چیز تمام مراحل میں سے گزر کر آپ تک پہنچتی تو پتہ لگتا کہ اس میں ایک بہت بڑا خلا ہے۔

محترمہ ومکرمہ صاحبزادی سیّدہ امتہ القدوس بیگم صاحبہ جنہوں نے میری ذاتی درخواست پر اس شمارے کے لئے خلافت کے موضوع پر اپنی بہت خوبصورت نظم بھجوا کر ممنونِ احسان فرمایا۔

محترمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ اور محترمہ ارشاد عرشی صاحبہ جنہوں نے اس شمارے کے لئے خصوصی نظمیں مرتب فرمائیں۔

نیشنل مجلس عاملہ کی تمام ممبران بہنیں جو ہر لحہ میرے شانہ بشانہ رہیں اور ادنیٰ سے ادنیٰ گزارش پر بروقت مدد فرمائی۔

تمام ریجنل صدران صاحبات جنہوں نے اپنے اپنے ریجن میں ریسرچ ٹیمز تشکیل دیں اور اپنی سربراہی میں ریسرچ اور تحریر کے تمام مراحل بخوبی سرانجام دیئے۔ نیز ہر قطع وبرید پر خندہ پیشانی سے تعاون فرمایا۔

نیشنل ٹیم کی تمام ممبران جن کے نام اوپر درج ہیں۔

النساء کی تمام مجلس ادارت کی تمام ممبران جو کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ بالخصوص محترمہ فرزانہ سنوری صاحبہ اور محترمہ صادقہ حفصہ صاحبہ جنہوں نے اس سلسلے میں سب سے لمبا سفر طے کیا۔ تمام بہنیں جو ریجنل ریسرچ ٹیمز میں شامل ہوئیں۔ جیمنک پریس جنہوں نے مسودے کے کئی مراحل سے لے کر پرنٹنگ تک ہر موڑ پر ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ اور بالآخر ہماری فیملیز جو اس جذبے کے ساتھ ہر لحہ ہمارے شانہ بشانہ سرگرم رہتیں کہ اس بابرکت منصوبے کی برکتوں سے اُنہیں بھی فیض ملے۔

یہ ناچیز تہہِ دل سے آپ سب کی ممنون احسان ہے۔ جو کمی بیشی رہ گئی ہو اس کے لئے معافی کی طلبگار ہوں۔ خدا تعالیٰ اپنی جناب سے آپ سب کو اَجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسارہ

امتہ القدوس فرحت

نیشنل سیکرٹری اشاعت

لجنہ اماء اللہ کینیڈا

اداریہ

احمدیت، احیاءِ دینِ مصطفیٰؐ اور دینِ الٰہی یعنی اسلام اور اس کے غلبہ کی وہ عالمگیر تحریک ہے جو زندہ خدا، زندہ نبیؐ اور اُس کی زندہ کتاب کی رُشد و ہدایت اور سچّی تعلیمات کا مظہر ہے۔ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا نام خلافتِ احمدیہ ہے۔

یہ حیّ و قیوم خدا کی قدرت ہے کہ وہ راہِ راست سے بھٹکی ہوئی انسانیت کو صراطِ مستقیم پر لانے اور درجہ بدرجہ روحانی ترقی کے مراحل طے کرنے کے لئے اپنے پیارے انبیاء کو اس دنیا میں بھیجتا رہا ہے۔ ان نبیوں کے سرتاج اور امام ہمارے آقا سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں۔ جن کا نزول عرب کی وحشی، بدتہذیب اور ہر خُلق اور دین سے کوسوں دور قوم میں ہُوا اور آپ کی نگاہِ ناز نے اس قوم کو ایک ہیرے کی مانند تراش دیا۔ کہ وہ قوم حُسنِ خُلق میں بے مثال ٹھہری۔ اور ان کی نیکیوں اور روحانیت کا سورج اس تمازت سے چمکا کہ ضلالت اور گمراہی کے اندھیرے چھٹ گئے۔

آقائے دوجہاں، سرکارِ دوعالم کی وفات کے بعد ہدایت کا منبع خلفائے راشدین ٹھہرے۔ اور اُن کے شاندار اَدوار کے بعد آہستہ آہستہ مسلمانوں پر وُہی زوال طاری ہونے لگا جو چودھویں صدی تک اپنے عروج کو پہنچا تو اللہ باری تعالیٰ نے اپنی قدرت کے تحت دینِ الٰہی کی کھوئی ہوئی شان بحال کرنے اور اپنے پیارے نبی محمد مصطفیٰؐ کی تعلیمات کا حقیقی اور روشن چہرہ دکھانے کے لئے، جن پر عقائدِ باطلہ نے گرد جمادی تھی، اپنے مہدی اور مسیح کو اپنی حمایت اور نصرت کا پرچم تھما کر بھیجا۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام نے اَدیانِ باطلہ کا جس شان سے مقابلہ کیا اور اسلام کی عظمتِ رفتہ کو قائم کیا۔ وہ آج دشمنوں پر بھی عیاں ہے۔ کہ کس طرح آپ یُحۡیِ الدِّیۡنَ وَیُقِیۡمُ الشَّرِیۡعَۃَ کے عین مصداق ٹھہرے۔ آپ نے اپنی وفات کے بعد خدا تعالیٰ کی دوسری قدرت کی بشارت کے تحت نظامِ خلافت کی بنیاد کی وعید بھی سنائی۔ چنانچہ خدائے ذوالجلال نے اپنی محبت اور نصرت کے پھاہے سے خوف کی حالت کو امن سے بدلا اور ہمیں خلفائے احمدیت کے زرّیں اَدوار سے ثمر آور کیا۔ یہی خلافت اور خلیفۂ وقت ہمارے لئے شجرِ رحمت ہیں۔ جس کا گھنا سایہ ہر دینی و دنیاوی اور روحانی موڑ پر ٹھنڈک اور محبت برسا رہا ہے۔ آج جب ساری دنیا اور خاص طور پر عالمِ اسلام بے بسی اور بے چارگی کے عالم میں چیخ و پکار کر رہا ہے۔ کوئی اس کا ہاتھ پکڑنے والا نہیں۔ کوئی آنسو پونچھنے یا کندھے سے لگا کر تسلی دینے والا نہیں۔ تو کیا ہمیں اپنے ربّ کا کروڑہا شکر ادا کرتے ہوئے بھی تھکنا چاہیئے۔۔۔ نہیں، ہرگز نہیں کہ اس نے ہمیں خلافت عطا کی۔ ایک راہبر دیا۔ اس دنیا میں بھی اور اگلے جہاں میں بھی خوار ہونے سے بچالیا۔ (سبحان اللہ)

جماعت احمدیت کی شاندار ترقیات خلافت سے وابستہ ہیں۔ چاہے وہ خلیفہ اوّل کا حکیمانہ دور ہو یا محمود کا موعود جلالی زمانہ۔ ناصر کا خدائی بصیرت سے بھرپور عرصہ خلافت یا طاہر کا عالمگیر غلبہ سے لبریز یا پھر آج اِنِّیۡ مَعَکَ یَامَسۡرُوۡر کا حقیقی دور۔ جس پر آج حکمت، برکت اور روحانی شان و شوکت کے دس سال مکمل ہو چکے ہیں۔ خدائی نصرت اور غلبہ کے دس سال، شاندار ترقیات اور اعجازی دعاؤں کے دس سال۔ اپنی جماعت سے حقیقی محبت اور تڑپ کے دس سال، اقوامِ عالم کو منزلِ حقیقی دکھانے کے دس سال، امن و سکون کے پیغام کے دس سال۔

لجنہ کینیڈا کی یہ ایک عاجزانہ کوشش ہے جس میں خلافتِ خامسہ کے پہلے زرّیں دس سال کی برکات و فتوحات کو کوزے میں بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ چاہے وہ آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے بیرونی دورہ جات کے دوران جماعت کو نصائح ہوں یا حکّام وقت کو امن کی راہ پر گامزن ہونے کی تاکید۔ اسلام پر حملوں کے وار کا فوری اور مثبت جواب ہو یا دعوتِ الی اللہ کی عالمی تحریکوں کا احیاء۔ شہدائے احمدیت کو فخر احمدیت قرار دینا ہو یا دنیا بھر میں مساجد کا جال بچھانے کی اسکیم، مرد و زن، بچوں اور بوڑھوں سے ہمنوائی ہو یا جامعہ احمدیہ اور قرآن پاک کے تراجم مبارک کی اشاعت، خدمتِ انسانیت ہو یا حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف محبت بھری تاکید!

امید ہے کہ یہ عاجزانہ کوشش ہمیں خدا تعالیٰ کے محبوب خلیفہ وقت کی نگاہ میں سُرخرو ہونے کی ایک کڑی بنانے والی ہوگی۔ خدا تعالیٰ ہمیں خدا کے سچے دین اور اس کے پیارے خلیفہ کا حقیقی مطیع اور محبوب بننے کی سعادت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقعہ خطاب فرمودہ 19 مئی 2013ء۔ وینکوور، کینیڈا

آج ہر احمدی کو حبل اللہ کا صحیح ادراک اور فہم حاصل کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ صحابہ کی طرح قربانیوں کے معیار قائم کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا حبل اللہ کو پکڑنا، قرآن کریم کے تمام حکموں پر عمل کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔ اگر ہر فردِ جماعت اس گہرائی میں جاکر حبل اللہ کے مضمون کو سمجھنے لگے تو وہ حقیقت میں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے ہوئے ایک جنت نظیر معاشرہ کی بنیاد ڈال رہا ہو گا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26 اگست 2005 بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 16 ستمبر 2005 صفحہ 6 تا 7)

سیکشن
نمبر 1

حضرت مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس سیکشن میں شامل مضامین

- وہ بادشاہ آیا
- حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
- حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پہلا خطابِ عام
- منصبِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد اراکینِ مجلس انتخابِ خلافت سے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُر سوز تاریخی خطاب
- قدرتِ ثانیہ کے دورِ خامس کا مبارک آغاز

"وہ بادشاہ آیا"

ماخوذ از الفضل انٹرنیشنل 30 جنوری 1998ء

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے خطبہ جمعہ بروز 12 دسمبر 1997 بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ) میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے والد بزرگوار حضرت مرزا منصور احمد صاحب کا ذکر خیر فرمایا۔ آپ نے اس سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند الہامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"یہ امر واقعہ ہے کہ بعض پیشگوئیاں، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی ایسا واقعہ ہو چکا ہے، ایک شخص کے متعلق کی جاتی ہیں لیکن بیٹا مراد ہوتا ہے"۔

جن الہامات کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا وہ 1907ء میں ایسے وقت میں ہوئے جب حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ بیمار تھے۔ اس لئے موقع کی مناسبت سے اس وقت کچھ لوگوں نے آپ ہی کو ان کا مصداق سمجھا۔ وہ الہامات درج ذیل ہیں:

"وہ بادشاہ آیا" اور پاس سے آواز آئی کہ ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے۔ (تذکرہ صفحہ 584)

"عَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ"، "اَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ"۔ (تذکرہ صفحہ 609)

"عَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ" کی تشریح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا:

"اللہ نے اس کو لمبی عمر دی خلافِ توقع۔ خلافِ توقع سے مراد یہ ہے کہ ایسے حالات پیدا ہوتے رہے کہ پہلے مر جانا چاہیئے تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے بغیر توقع کے بار بار زندگی عطا فرمائی"۔

"اَمَّرَہُ اللّٰہُ" کی تشریح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا:

"اَمَّرَہُ اللّٰہُ" کا یہ مطلب نہیں ہے کہ امیر کرے گا، اَمَّرَہُ اللّٰہُ کا مطلب یہ ہے کہ اسے امیر بنایا جائیگا۔ یعنی صاحبِ اَمر بنائے گا اور ایک دوسرے الہام سے بعینہٖ یہی بات ثابت ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ "وہ بادشاہ آیا" اور اسکی تشریح میں فرماتے ہیں کہ قاضی کے متعلق یہ الہام ہوا ہے کہ وہ قاضی یعنی صاحبِ امر بنایا جائے گا"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا:۔

"اس کثرت سے آپکو شدید دل کے حملے ہوئے ہیں کہ ہر حملے پر ڈاکٹر کہتے تھے کہ اب یہ ہاتھ سے گئے اور پھر اللہ تعالیٰ خلافِ توقع آپ کو ٹھیک کر دیتا تھا۔۔۔۔ اس لئے ان کے متعلق یہ الہامات لازماً پورے اُترتے ہیں کہ "عَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ" ۔۔۔۔ پھر "اَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ" یعنی ان کو امارت بھی ایسی دی جائے گی کہ اس کے متعلق توقع نہیں کی جاسکتی۔۔۔ پینتالیس (45) بار آپ امیر مقامی مقرر ہوئے۔۔۔ یہ ہے خلافِ توقع"۔

"وہ بادشاہ آیا" کے الہام کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:۔" قاضی حکم کو بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو ردّ کر دے۔ یہ خوبی بھی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب میں غیر معمولی طور پر پائی جاتی تھی۔ باطل کو ردّ کرنے کے معاملے میں اتنا بہادر انسان میں نے اور شاذ ہی دیکھا ہو"۔ (الفضل انٹرنیشنل 30 جنوری 1998ء صفحہ 7)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو حضرت مرزا منصور احمد صاحب کے فرزندِ ارجمند کو خدا تعالیٰ نے آپ کی کُرسی خلافت پر متمکن کر دیا اور یوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الہامات ایک نئی شان و شوکت اور کامل آب و تاب کے ساتھ پورا ہوتے تمام دنیا نے دیکھے۔

وہ بادشاہ ہے۔ امیر المومنین ہے اور غیر معمولی طور پر باطل کو رد کرنے کے معاملے میں بہادر ہے۔

سوانح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بشکریہ ماخوذ از کتاب "حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز"

شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

آپ کا خاندان

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس خاندان سے ہے۔ آپ کے نانا جان حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد، خلیفۃ المسیح الثانیؓ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزندِ ارجمند ہیں اور نانی حضرت سیّدہ محمودہ بیگم صاحبہؓ ہیں (آپ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ کی بڑی صاحبزادی تھیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے 313 رفقاء میں شمولیت کا شرف بھی حاصل ہے)۔ آپ کے دادا جان بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند ہیں یعنی حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور آپ کی دادی جان حضرت بُو زینب بیگم صاحبہؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم رفیق حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ آف مالیر کوٹلہ کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ یوں آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پڑپوتے ہوئے۔ یہ وہ مقدس خاندان ہے جس کے بارہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی پہنچ گیا تو فارسی نسل کا ایک آدمی یا فارسی نسل کے لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کے افراد کو "ابنائے فارس" کے نام سے یاد کیا ہے کہ اے فارس کے بیٹو! توحید کو مضبوطی سے پکڑو یعنی توحید کا قیام ابنائے فارس کے ذریعہ ہو گا۔

نیک والدین

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نیک والدین کا تعارف یہ ہے کہ آپ کے والد ماجد حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سابق ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان تھے جو کہ 13 مارچ 1911ء کو حضرت مرزا شریف احمدؓ صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ ایک لمبا عرصہ تک امیر مقامی ربوہ بھی رہے۔ آپ نے 10 دسمبر 1997ء کو وفات پائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی والدہ ماجدہ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ تھیں جو ستمبر 1911ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاں پیدا ہوئیں۔ آپ لمبا عرصہ تک بطور صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ خدمات بجالاتی رہیں۔ آپ کی وفات 29 جولائی 2011ء کو ہوئی۔

پیدائش و تعلیم و تربیت

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب مورخہ 15 ستمبر 1950ء کو حضرت مرزا منصور احمد صاحب اور حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کے ہاں ربوہ میں پیدا ہوئے۔ عمر میں آپ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے ہیں۔ آپ کے 2 بھائی اور 2 بہنیں ہیں۔ نیک والدین اور پاکیزہ ماحول میں آپ کی تعلیم و تربیت ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میٹرک تعلیم الاسلام ہائی اسکول ربوہ اور بی اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے کیا اور پھر ایم ایس سی کے لئے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں داخلہ لیا۔ آپ نے

1976ء میں اس یونیورسٹی سے ایگریکلچرل اکنامکس میں ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔

شادی اور اولاد

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی شادی حضرت سیدہ امتہ السبوح بیگم صاحبہ اَطَالَ اللّٰہُ عُمْرَھَا (اللہ آپ کی عمر لمبی کرے) بنت محترم سیّد داؤد مظفر شاہ صاحب و محترمہ صاحبزادی امتہ الحکیم صاحبہ مرحومہ، کے ساتھ مورخہ 31 جنوری 1977ء کو ہوئی۔ 2 فروری 1977ء کو دعوتِ ولیمہ کا انعقاد ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹی مکرمہ امتہ الوارث فاتح صاحبہ اہلیہ مکرم فاتح احمد ڈاہری صاحب اور ایک بیٹے محترم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب مقیم لندن نیز دو پوتوں اور ایک نواسہ اور نواسی سے نوازا ہے۔

وقفِ زندگی

ہمارے پیارے امام غانا میں قریباً ساڑھے 7 سال بحیثیت واقفِ زندگی مختلف خدمات بجالاتے رہے۔ یہ عرصہ خدمت 1977ء سے 1985ء تک کا بنتا ہے۔ آیئے حضور کے قیام کا مختصر خلاصہ دیکھتے ہیں۔

ٹی۔آئی احمدیہ سیکنڈری اسکول سلاگا۔ ناردرن ریجن

ناردرن ریجن میں ٹمالے سے قریباً 60 کلو میٹر کے فاصلے پر ایک گاؤں سلاگا واقع ہے۔ اس کی 90 فیصد آبادی مسلمانوں کی ہے۔ یہاں مجلس نصرت جہاں سکیم کے تحت 1971ء میں یہ اسکول سلاگا کے مقام پر کھولا گیا۔ اسکول کو آغاز میں بے حد مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ علاقہ کے لوگ اس بات پر آمادہ نہ تھے کہ ان کے بچے تعلیم حاصل کریں۔

اس اسکول کے پانچویں پرنسپل ہمارے پیارے آقا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ تھے۔ آپ کا عرصہ خدمت اگست 1977ء تا 1979ء بنتا ہے۔ آپ اس عرصہ میں سلاگا میں دو کمروں پر مشتمل چھوٹے سے مکان میں رہائش پذیر رہے۔ یہاں سے آپ کا تقرر بطور ہیڈ ماسٹر اکمفی ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری اسکول ایسارچر، سینٹرل ریجن میں ہوا۔ وہاں کے ریکارڈ کے مطابق آپ نے اکتوبر 1979ء میں اسکول کا چارج سنبھالا۔

اکمفی ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری اسکول ایسارچر، سینٹرل ریجن

ایسارچر، اکرافو کے قریب واقع ایک ٹاؤن ہے۔ اکمفی ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری اسکول ایسارچر سنٹرل ریجن کے دوسرے ہیڈ ماسٹر ہمارے پیارے آقا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تھے۔ آپ کا عرصہ خدمت اکتوبر 1979ء تا مارچ 1983ء یعنی 3 سال 5 ماہ بنتا ہے۔

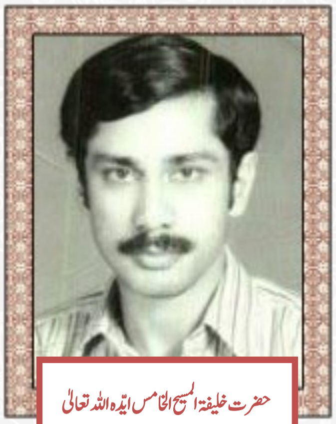

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قبل از خلافت

ٹمالے میں قیام اور جماعت کے زرعی فارم کی نگرانی

حضرت صاحب نے ٹمالے (ناردرن ریجن) کے مقام پر قریباً دو سال قیام فرمایا۔ آپ کے ذمہ ٹمالے سے 40 کلو میٹر کے فاصلے پر DEPALE نامی گاؤں میں جماعت کے زرعی فارم کی نگرانی تھی۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں آپ نے پہلی بار غانا میں گندم کی کاشت کا کامیاب تجربہ فرمایا۔

پاکستان واپسی اور خدمات کا مختصر ذکر

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں سال 1976ء-1977ء میں مہتمم صحت جسمانی رہے۔ 85-1984ء میں مہتمم تجنید رہے۔ سال 86-1985ء تک مہتمم مجالس بیرون رہے۔ 1985ء میں غانا سے پاکستان واپس تشریف لائے اور مارچ 1985ء میں نائب وکیل المال ثانی کے طور پر آپ کا تقرر ہوا۔ 1988ء تا 1995ء تک ممبر قضاء بورڈ رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تنظیمی کاموں میں بھی بھرپور حصہ لیا۔

90-1989ء میں نائب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان رہے۔ 18 جون 1994ء کو آپ ناظرِ تعلیم صدر انجمن احمدیہ مقرر ہوئے۔ 1995ء میں انصار اللہ پاکستان میں قائد ذہانت و صحتِ جسمانی اور قائد تعلیم القرآن کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔ 1994ء تا 1997ء چیئر مین ناصر فاؤنڈیشن رہے۔ اسی عرصہ میں آپ صدر تزئین ربوہ کمیٹی بھی رہے۔ آپ نے گلشن احمد نرسری کی توسیع اور ربوہ کو سرسبز بنانے کیلئے ذاتی کوشش اور نگرانی فرمائی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش تھی کہ ربوہ سرسبز و شاداب شہر

بن جائے۔10 دسمبر 1997ء کو آپ ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مقرر ہوئے اور تا انتخابِ خلافت اس منصب پر مامور رہے۔ اگست 1998ء میں صدر مجلس کار پرداز مقرر ہوئے۔ بحیثیت ناظرِ اعلیٰ آپ ناظرِ ضیافت اور ناظرِ زراعت کے عہدہ پر بھی خدمات بجالاتے رہے۔

اللہ کی راہ میں اسیری

آپ کو ایک جھوٹے مقدمے میں اسیر راہ مولیٰ رہنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ مورخہ 17 نومبر 1998ء کو پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں ایک قرارداد پیش ہوئی کہ ربوہ شہر کا نام تبدیل کر کے کاغذات مال کے مطابق چک ڈھگیاں یا کوئی اور نام رکھا جائے اور قرآن کریم کے مقدس لفظ کا استعمال غیر محل پر ممنوع قرار دیا جائے۔ چنانچہ ربوہ کا نام تبدیل کر کے چناب نگر رکھ دیا گیا۔ کچھ دنوں بعد چناب نگر کی تختی کی تنصیب کی گئی۔ اس تختی کی نقاب کشائی پر بھی ربوہ میں کسی طور پر کسی ردّ عمل کا اظہار کسی رنگ میں نہ کیا گیا۔

مخالفین اس کی آڑ میں کوئی فساد کھڑا کرنا چاہتے تھے لیکن ان کی توقع کے برعکس جماعت احمدیہ نے کوئی ردِ عمل ظاہر نہ کیا تو ان لوگوں نے حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ اور بعض دوسرے احباب کے خلاف قرآنی آیات کی بے حرمتی کرنے کے جھوٹے الزام کے تحت B295 کا مقدمہ درج کروا دیا۔ عدالتی کارروائی کے دوران ایڈیشنل سیشن جج چنیوٹ نے عبوری ضمانتیں کینسل کر دیں اور حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب سمیت تمام افراد کو گرفتار کر کے جیل بھجوا دیا گیا۔ آپ 30 اپریل 1999ء کو گرفتار ہوئے اور 10 مئی 1999ء کو رِہا ہوئے۔

دوران اسیری ایک واقعہ

مکرم محمد اکبر بھٹہ صاحب تحریر کرتے ہیں:

ایک دن میاں صاحب نے مجھ سے دریافت کیا کہ قرآن مجید دُرِّ ثمین، کلامِ محمود اور دُرِّ عدن بھجوائی گئی ہیں یا نہیں؟ کیونکہ سعدی صاحب (مکرم شاہد سعدی صاحب نائب ناظر امور عامہ) کو چٹھی بھجوائی گئی تھی کہ قرآن مجید، دُرِّ ثمین، کلام محمود اور دُرِّ عدن بھجوا دیں اور انہیں پھر 2 یاددہانیاں بھی کروائی تھیں۔ میں نے نفی میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا کہ انتظامیہ کو لکھ دو کہ اب ہم اُس وقت تک کوئی تحفہ قبول نہیں کریں گے جب تک قرآن کریم نہ بھجوایا گیا کیونکہ اصل تحفہ تو وہی ہے۔ میں نے حسب الحکم سعدی صاحب کو چٹھی لکھ کر بھجوا دی۔ (تشحیذ الاذہان سیدنا مسرور ایدہ اللہ نمبر صفحہ 253 تا 254)

انتخابِ خلافت

19 اپریل 2003ء کا دن تاریخ احمدیت کا ایک اندوہناک دن تھا۔ اس روز حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا قریباً اکیس سالہ دورِ خلافت بھرپور جدوجہد اور نمایاں کامیابیوں کے ساتھ اپنے بابرکت اختتام کو پہنچا اور حضورؒ کروڑوں جانثاروں کو دِل گرفتہ چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

مجلسِ انتخابِ خلافت کا اجلاس بیت الفضل لندن میں 22 اپریل 2003ء کو مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد مکرم و محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کی زیرِ صدارت منعقد ہوا اور لندن وقت کے مطابق 11:40 بجے رات خدا تعالیٰ نے آپ کو مسندِ خلافت پر متمکن کیا۔

سب سے پہلے اراکین مجلسِ انتخابِ خلافت نے آپ کے دستِ مبارک پر دستی بیعت کا شرف حاصل کیا اور اس کے بعد تمام دنیا کے احبابِ جماعت نے MTA کے ذریعہ بیعت کا شرف حاصل کیا۔

آپ کی سیرت کے چند پہلو

عبادتِ الٰہی

مکرم رمضان احمد طاہر صاحب بیان کرتے ہیں:

"خاکسار مارچ 1997ء میں ربوہ شفٹ ہوا اور ایک مخلص احمدی خاتون محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ کے مکان پر بطور کرایہ دار مقیم ہوا۔ ایک دن محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ نے اپنا ایک واقعہ سنایا۔ انہوں نے بتایا کہ میں بے سروسامانی کی حالت میں چار بچوں کے ہمراہ ربوہ آئی۔ بہت مشکل وقت تھا تب کسی نے بتایا کہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے گھر چلی جاؤ تمہاری مشکل آسان ہو جائے گی۔ اس پر میں وہاں چلی گئی۔

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ نے مجھے خادمہ رکھ لیا، تنخواہ وغیرہ طے ہوئی اور کام شروع ہو گیا۔ چند روز بعد ان کے صاحبزادہ جن کا نام "مسرور احمد" ہے نے مجھے کہا کہ آپ میرا ایک کام بھی روزانہ کر دیا کریں۔ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب اس وقت طالبعلم تھے۔ صاحبزادہ صاحب نے میرے ہاں کہنے پر مجھے ڈیوٹی یہ بتائی کہ میں رات دو بجے جگا دیا کروں۔۔۔ چنانچہ یہ ڈیوٹی شروع ہو گئی اور تادیر چلتی رہی۔ میں نے پوچھا

جب تک آپ کو اس خدمت کی توفیق ملتی رہی آپ نے کبھی میاں صاحب کو دیکھا کہ کیا کرتے تھے؟ جواب ملا جب میں دودھ وغیرہ دینے کمرے میں داخل ہوتی تو دیکھتی کہ کبھی تو نماز تہجد پڑھ رہے ہوتے اور کبھی نماز سے فارغ ہو کر جائے نماز پر ہی مطالعہ کر رہے ہوتے"۔

(تشحیذ الاذہان سیّدنا مسرور ایدہ اللہ نمبر صفحہ 277)

خدمتِ والدین

مکرم سیّد ناصر داؤد احمد صاحب قادیان میں جلسہ کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

"جلسہ سالانہ قادیان 2005ء کے موقع پر جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان تشریف لائے تو اس موقع پر پاکستان سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی والدہ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگمؒ صاحبہ بھی قادیان تشریف لے گئیں۔ حضرت بیگم صاحبہ کی رہائش گول کمرہ میں تھی۔ ایک دن آپ کو حضرت میاں وسیم احمد صاحب کے مکان پر جو کہ بالائی منزل پر ہے کرسی پر بیٹھا کر لے جایا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی وہاں تشریف لائے۔ واپس نیچے لاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی ساتھ ساتھ تشریف لاتے رہے اور کرسی اٹھانے والوں کی رہنمائی فرماتے رہے۔ بیت مبارک کی سیڑھیوں سے جب نیچے اُترنے لگے تو کرسی کا رُخ سیڑھیوں کی ڈھلوان سے مخالف سمت کیا گیا تا کہ حفاظت کے ساتھ نیچے اُتارا جا سکے لیکن اس صورت میں آپ کے پیر بار بار ہر زینہ سے ٹکراتے تھے عموماً تو ایسی صورتِ حال میں کوئی نہ کوئی ضرور آپ کے پیر تھام لیتا اور ذرا اونچا کر کے انہیں زینوں سے ٹکرانے سے بچا لیتا لیکن اس روز اتفاق سے کرسی کے اس طرف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہی ساتھ ساتھ تشریف لا رہے تھے۔ جب حضور کی والدہ محترمہ کے پیر زینوں سے ٹکرانے شروع ہوئے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اچانک جھک کر اپنی والدہ محترمہ کے پیر تھام لئے اور اسی طرح جھکے جھکے پیر تھامے ہوئے کافی زینوں تک تشریف لاتے رہے۔ منظر کا سحر ایسا تھا کہ بیان اور تحریر سے اس کا احاطہ کرنا مشکل ہے"۔

(تشحیذ الاذہان سیدنا مسرور ایدہ اللہ نمبر صفحہ 51)

توحید کا عظیم سبق

حضرت سیّدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریر فرماتی ہیں:

"غانا میں جب بچے اسکول میں داخل ہوئے تو یہ Protestant عیسائی فرقہ کا اسکول تھا۔ جہاں عیسائیت کی تعلیم دی جاتی تھی تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں سے کہا کہ اگر حضرت عیسیٰ کے بارے میں کوئی بھی نظم پڑھی جائے جس میں ان کا خدا کا بیٹا ہونا یا کسی بھی رنگ میں شرک کا کوئی پہلو ہو تو تم لوگوں نے ہر گز ایسی نظم نہیں پڑھنی۔ اسمبلی میں نظم (Hymns) پڑھی جاتی تھی۔ پہلے دن بچے ڈنڈے کھا کر گھر آئے کہ نظم نہ پڑھنے کی سزا ملی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کو تسلی دی اور سمجھایا کہ جو کچھ بھی ہو جائے ایسی نظم نہیں پڑھنی۔ تین دن یہ مار کھانے کا سلسلہ جاری رہا۔ چوتھے دن حضور ایدہ اللہ خود اسکول گئے اور ہیڈ ٹیچر سے کہا کہ ہم (مومن) ہیں اور ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہیں اور ہم حضرت عیسیٰؑ کو نبی تو مانتے ہیں مگر خدا کا بیٹا نہیں۔ اس لئے میرے بچے اسکول میں یہ نظم نہیں پڑھیں گے۔ بچوں کے کورس میں بائبل بطور Subject (مضمون) کے تھی۔ ہیڈ ٹیچر نے کہا کہ یہ لازمی مضمون ہے۔ تمہارے بچے فیل ہو جائیں گے۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ میرے بچے جب بھی یہ ذکر آئے گا تو یوں لکھیں گے کہ عیسائی مذہب کا point of view (نکتہ نظر) یہ ہے۔ اس پر ہیڈ ٹیچر نے بچوں کو نظم نہ پڑھنے کی اجازت دے دی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بہت حکمت اور تدبر سے اس مسئلہ کو حل کیا اور یہ توحید کا پہلا سبق تھا جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بچوں کو دیا"۔

خلیفۃ المسیح کا ادب واحترام

حضرت سیّدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ مزید تحریر فرماتی ہیں:

"حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے والہانہ عقیدت تھی اور تہہِ دل سے آپ کا احترام کرتے تھے۔ ایک بار آپ سے فون پر بات کرتے ہوئے بے اختیار ہو کر ادب سے جھک گئے۔ کسی نے دریافت کیا کہ کس کا فون تھا؟ تو آپ نے جواب دیا کہ حضورؒ کا فون تھا"۔

شریعت کی پابندی

حضرت سیّدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ ہی تحریر فرماتی ہیں:

"گھانا کی بات ہے۔ ہمارے ہمسائے میں ایک کرنل رہتا تھا۔ اس نے ایک دن شراب کی بوتل بھیجی کہ فریج میں رکھ لو۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انکار کر دیا۔ اس پر وہ غصہ سے بھرا ہوا آیا اور زوردار طریقہ سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دروازہ کھولا اور اس کو اندر لا کر بٹھایا۔ ناراضگی کی وجہ پوچھی۔ اس پر اس نے کہا بند بوتل فریج میں رکھنے

میں کیا حرج ہے؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شراب پینے والا، پلانے والا، کشید کرنے والا، رکھنے والا اور بیچنے والا سب جہنمی ہیں۔ اب تم خود فیصلہ کرو کہ کیا میں جہنمی بنا پسند کروں گا؟ ہرگز نہیں۔ اس پر اس کا غصّہ ٹھنڈا ہوگیا اور وہ معذرت کر کے چلا گیا۔

ہر بات کو خاموشی سے judge (بھانپنا) کرنا اور پھر firm (مضبوط) ہو کر فیصلہ کرنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خاص طریقہ کار تھا۔ اسی پر ایک ٹیچر نے تبصرہ کیا تھا کہ آپ بظاہر خاموش مگر ہر چیز کو بڑی گہرائی سے دیکھنے والے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ میں اظہار کی عادت بالکل نہیں مگر ہر رشتہ کا بڑی گہرائی اور خاموشی سے خیال رکھا اور رکھتے ہیں۔

جب کبھی بعض تکلیفوں کی وجہ سے میں گھبرا جاتی تو ہمیشہ مجھے کہا کہ صبر کرو اور دعا کرو۔ تم خود دیکھو گی کہ خدا تعالیٰ تمہیں کتنے بڑے فضلوں سے نوازے گا۔ جب بھی کبھی مجھے تکلیف پہنچتی تو ہمیشہ میری دلجوئی فرمائی۔ کبھی مجھے یہ نہیں کہا کہ تم غلط ہو نہ ہی کبھی کسی سے موڈ بگاڑا۔ جب آپ کو خود کسی سے تکلیف پہنچتی تو ہمیشہ یہ مصرع پڑھا کرتے: ”کیا تیرے ساتھ لگا کر دل میں خود بھی کمینہ بن جاؤں“۔ (تشحیذ الاذہان سیدنا مسرور ایدہ اللہ نمبر صفحہ 18-19)

سخاوت

مکرم سیّد قاسم احمد شاہ صاحب ناظر امورِ خارجہ تحریر فرماتے ہیں:

”سخاوت کے میدان میں اس قدر بڑھے ہوئے ہیں کہ اپنی پرواہ نہیں کرتے۔ چنانچہ ہمارے ایک کارکن کی بیٹی کی شادی تھی۔ وہ پندرہ ہزار قرض لینا چاہتے تھے اور مجھے سفارش کیلئے کہہ رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ کو انہوں نے دعا کیلئے خط لکھا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پچاس ہزار روپے اخراجات کیلئے بھیج دیئے“۔ (تشحیذ الاذہان سیدنا مسرور ایدہ اللہ نمبر صفحہ 43)

جماعتی اموال کی حفاظت

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر دار الضیافت تحریر فرماتے ہیں:

”دار الضیافت کیلئے گندم ہم حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سے لیا کرتے تھے۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ بنے تو اُس وقت بھی ہم گندم آپ سے لیا کرتے تھے۔ اب بھی ہم گندم وہیں سے لیتے ہیں۔ مزدور ہم خود بھیجتے ہیں۔ تول اپنا لگواتے ہیں۔ ایک دفعہ ہم نے گندم منگوائی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اُس وقت ناظرِ اعلیٰ تھے اور بطور ناظر اعلیٰ یہ آپ کا پہلا سال تھا۔ کچھ گندم ہمارے مطلوبہ معیار کے مطابق نہ تھی۔ میں نے سوچا کہ کچھ گندم چونکہ مطلوبہ معیار کی نہیں ہے اس لئے اس کی قیمت عام ریٹ سے کم ہونی چاہیئے۔ اس خیال کے ساتھ میں امتحان میں پڑ گیا کہ میاں صاحب سے بات کس طرح کروں۔ ایک طرف وہ ناظر ضیافت بھی ہیں، ناظر اعلیٰ بھی ہیں۔ دوسری طرف جماعتی اموال کا مسئلہ ہے۔ چنانچہ ایک دن میاں صاحب کے پاس چلا گیا اور جا کر گندم کی حالت کے متعلق جرأت کر کے اپنے دل کی بات کہہ ڈالی۔ جس پر آپ نے فرمایا اب میں ناظر ضیافت ہوں اس لئے فیصلہ آپ نے کرنا ہے اور یاد رکھیں کہ دار الضیافت کو نقصان نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ جو بھی فیصلہ کریں گے مجھے منظور ہے لیکن دار الضیافت کو نقصان نہیں پہنچانا۔ میں واپس آیا گندم کی قیمت میں سے جتنی کٹوتی کرنی تھی کر کے باقی رقم کا چیک لے کر گیا اور جا کر قیمت کے متعلق وضاحت کرنی چاہی لیکن میاں صاحب نے بات کرنے سے پہلے ہی روک دیا کہ جو بھی آپ نے فیصلہ کیا ہوگا وہ ٹھیک ہے۔ اس جواب کا میرے دل پر بہت اثر ہوا حالانکہ کوئی اور آدمی ہوتا تو کہہ دیتا کہ تم مجھے پوری قیمت دو۔ تم نے قیمت کونسی اپنی جیب سے ادا کرنی ہے لیکن میاں صاحب نے اپنی رقم میں کمی برداشت کر لی لیکن جماعت کے اموال کو ترجیح دی“۔ (تشحیذ الاذہان سیدنا مسرور ایدہ اللہ نمبر صفحہ 138)

ایک بڑی خوبی

مکرم سیّد محمود احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ تحریر فرماتے ہیں:

”آپ میں ایک بہت بڑی خوبی یہ محسوس کی کہ آپ کسی کام کے اچھے ہونے پر سارا کریڈٹ اپنے ساتھ کام کرنے والوں کو دیتے اور اگر کبھی غلطی ہو جائے یا کام میں کوئی سقم رہ جائے تو ہمیشہ غلطی کو خود تسلیم کرتے، اپنے ذمہ لیتے کہ یہ میری غلطی ہے“۔

کئی مواقع پر ایسا ہوا کہ غلطی آپ کے ماتحتوں سے ہوئی ہے اور جب رپورٹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو گئی تو یہ لکھا کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے لیکن اچھے کام کا اعزاز ہمیشہ اپنے ساتھ والوں کو دیتے“۔

(تشحیذ الاذہان سیدنا مسرور ایدہ اللہ نمبر صفحہ 25، 26)

محنت سے کام کرنا

حضرت سیّدہ امتہ السبوح بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:

”حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زندگی خلافت سے پہلے بھی خدمتِ دین کیلئے وقف تھی اور آپ کے شب و روز بھرپور دینی مصروفیات میں

گزرتے۔ لیکن آپ اپنی دفتری معمولات کے ساتھ ساتھ گھر کے امور میں بھی دلچسپی لیتے اور بھرپور تعاون فرماتے۔۔۔ احمدیہ زرعی فارم ٹمالے ٹمالے شمالی غانا میں آپ مینیجر تھے جہاں آپ نے پہلی بار گندم اگانے کا کامیاب تجربہ کیا۔ ہم دو سال ٹمالے میں Agricultural Farming کے سلسلہ میں رہے۔ ٹمالے نارتھ کا ریجنل ہیڈ کوارٹر ہے۔ بعض اوقات Planting (بوائی) اور Harvesting Season (کٹائی) میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو تین راتیں گاؤں میں لوکل لوگوں کے جھونپڑے میں رہ کر گزاریں اس دوران ہر تکلیف بخوشی برداشت کی بلکہ گھر کے کاموں میں میری ہر طرح کی مدد کی۔ پانی وغیرہ بھی آپ باہر سے بھر کر لاتے۔

گھانا میں ہمیشہ پانی کی قلت رہی۔ ہم نے باہر ٹینک رکھا ہوا تھا جس میں ٹینکر آکر پانی ڈالتا تھا۔ اندر کچن اور غسلخانہ میں پلاسٹک کے بڑے ڈرم تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ صبح نماز کے بعد بالٹیوں سے پانی بھرتے جتنا بھی ضروری کام ہوتا، کبھی مجھے یہ نہیں کہا کہ آج میں مصروف ہوں تم خود ہی بھر لو۔ جب کبھی میں بیمار ہوئی تو کھانا پکانے کی ذمہ داری خود سنبھالتے اور بچوں کو قرآن پاک پڑھانے میں بھی میری پوری مدد فرماتے۔۔۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ بننے کے بعد کی بات ہے کہ ایک بار میری طبیعت بہت خراب تھی۔ سر درد کا شدید دورہ تھا تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلے میرے لئے ناشتہ تیار کر کے مجھے دیا۔ پھر اپنا ناشتہ تیار کرنے کے بعد دفتر گئے۔ اب بھی باوجود بے انتہا مصروف زندگی کے گلدانوں میں پھول لگانا، پودوں کی کانٹ چھانٹ کرنا، ایسے کام کر لیتے ہیں"۔

(تشحیذ الاذہان سیدنا مسرور ایدہ اللہ نمبر صفحہ 14 تا 22)

دوران سفر

مکرم سیّد محمود احمد ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ تحریر فرماتے ہیں:

"آپ اکثر سندھ کے دورے پر جاتے۔ آپ لمبے سفر کے باوجود کبھی نہ تھکتے اور منزل پر پہنچتے ہی کام شروع کر دیا کرتے۔ سفر میں اپنے ساتھیوں کا غیر معمولی خیال رکھتے۔ اتنی زیادہ خاطر مدارت کرتے کہ آپ کے ساتھ سفر کرنے کا اپنا ہی مزا ہوتا۔ سندھ کے سفر میں کئی مرتبہ اپنے ہاتھ سے نہایت لذیذ کھانا پکایا۔ ایک دفعہ کار میں سندھ جا رہے تھے۔ رات ڈیرہ غازی خان رُکنا تھا۔ وہاں مقامی احباب نے آپ کی کار کے پیچھے ڈیوٹی کیلئے کار بھجوائی۔ اس کار نے پیچھے سے آپ کی کار کو ٹکر مار دی۔ نمبر پلیٹ وغیرہ ٹوٹ گئی۔ میرا خیال تھا کہ آپ ضرور کچھ کہیں گے مگر آپ مسکراتے ہوئے نکلے، کار کو دیکھا اور واپس اپنی کار میں بیٹھ گئے۔

سفر کے دوران بہت سے لوگ ملنے آتے اور مختلف باتیں کرتے رہتے مگر آپ ان کی باتیں سن کے کبھی غصّہ میں نہ آتے بلکہ خاموشی سے سنتے رہتے ہاں اگر نظام جماعت کے خلاف کوئی بات کرتا تو فوراً اسے رد کر دیتے۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ سندھ میں بعض لوگوں نے نظام جماعت کے خلاف باتیں کیں۔ آپ نے سختی سے ان احباب کو ڈانٹ دیا اور اتنی سختی کی کہ سب لوگ کانپ کے رہ گئے اور شام کو سب نے آکر معافی مانگی۔ آپ کو اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رہتا کہ عام آدمی سوچ بھی نہیں سکتا۔ سفر میں ہمیشہ آپ خیال رکھتے کہ دیر نہ ہو جائے، وقت پر منزل پر پہنچیں"۔

(تشحیذ الاذہان سیدنا مسرور ایدہ اللہ نمبر صفحہ 26)

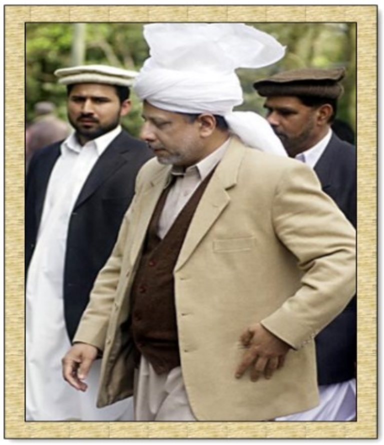

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
مؤرخہ 23 اپریل 2003ء

بزرگوں کا ادب

مکرم اکبر احمد صاحب افسر خزانہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات کے موقع پر مرکزی قافلے کا ربوہ سے لاہور ائیر پورٹ جاتے ہوئے ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں:

"سفر کے دوران موٹروے پر جب سکھے کی سروس سٹیشن آیا تو واش روم جانے اور چائے وغیرہ پینے کیلئے قافلہ رُک گیا۔ حضرت میاں صاحب والی گاڑی میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب حال ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اور محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان بھی تشریف فرما تھے۔ چائے ابھی پی جا رہی تھی کہ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے قافلہ کے افراد سے فرمایا کہ لاہور تک ابھی سفر کافی ہے لہٰذا فوری روانگی کریں تاخیر ہوتی جا رہی ہے۔ جس پر آپ نے چائے کا کپ وہیں رکھ دیا اور فرمایا کہ چلیں۔ حالانکہ خود آپ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے مگر ان کے بزرگ اور بڑے ہونے کے ناطے آپ نے ان کا ادب کیا اور چائے کا کپ وہیں چھوڑ کر چلنے کا ارشاد فرمایا"۔ (تشحیذ الاذہان سیدنا مسرور ایدہ اللہ نمبر صفحہ 134)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا منصبِ خلافت پر متمکن ہونے پر

پہلا مختصر خطابِ عام

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۞ اِیَّاکَ نَعْبُدُ
وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۞ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۞ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۞ (سورۃ الفاتحہ)

احبابِ جماعت سے صرف ایک درخواست ہے کہ آج کل دعاؤں پر زور دیں، دعاؤں پر زور دیں، دعاؤں پر زور دیں۔ بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں۔

اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت فرمائے اور احمدیت کا یہ قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے۔ آمین!

(حضرت مرزا مسرور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پہلا مختصر خطاب، 22 اپریل 2003ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا منصبِ خلافت پر متمکن ہونے پر اراکین مجلس انتخابِ خلافت سے

پُر سوز تاریخی خطاب

حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حلف اٹھانے کے بعد وہیں کھڑے کھڑے دس بجکر پچاس منٹ پر اراکین مجلسِ خلافت سے خطاب فرمایا۔ سب سے پہلے آپ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی۔ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے دوران آپ نے (اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ، صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ) کے الفاظ تین مرتبہ دہرائے۔ بعد ازاں فرمایا:

"آج جس کام کیلئے مجھے لایا گیا ہے قطعاً اس کا علم نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے علم و عرفان کو آپ سنتے رہے، دیکھتے رہے۔ خاکسار میں تو کسی بھی قسم کا علم نہیں ہے۔ بہر حال یہاں کیونکہ قواعد میں کسی قسم کی معذرت کی اجازت نہیں اس لئے خاموشی سے اس کو قبول کرنے کے سوا چارہ نہیں۔ آپ لوگوں سے یہ درخواست ہے کہ اگر خدا کو حاضر ناظر جان کر اس یقین کے ساتھ کہ خاکسار یہ فریضہ ادا کر سکتا ہے خاکسار کو اس مقصد کیلئے، اس کام کیلئے مقرر کیا ہے تو آپ سے درخواست ہے میری مدد فرمائیں دعاؤں کے ذریعہ۔ نہایت عاجز انسان ہوں۔ دعاؤں کے بغیر یہ سلسلہ چلنے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے کہ آپ لوگوں کیلئے دعا کر سکوں۔ جو عہد ابھی کیا ہے اُس پر پورا اتر سکوں۔ اور آپ لوگوں سے بھی درخواست ہے کہ دعاؤں سے، دعاؤں سے، بہت دعاؤں سے میری مدد کریں۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے الفاظ میں ہی ایک فقرہ اور کہتا ہوں کہ میری گردن اب خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ براہِ راست خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے محض اور محض اپنے فضل سے ان کاموں کو کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اس کی رضا کے کام ہوں۔ آمین"۔

(22 اپریل 2003ء بروز منگل بعد نماز مغرب و عشاء مسجد فضل لندن)

قُدرتِ ثانیہ کے دورِ خامس کا مبارک آغاز

از مولانا دوست محمد شاہد صاحب مرحوم

تقدیرِ ربانی کے چمکتے ہوئے نشانوں کا غیر معمولی اجتماع

سُنو اب وقتِ توحیدِ اتم ہے　　ستم اب مائلِ ملکِ عدم ہے
خدا نے روک ظلمت کی اُٹھا دی　　فسبحان الذی اخزی الاعادی

عصرِ حاضر کے امامِ موعود و سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "الوصیت" صفحہ 6 تا 7 میں قدرتِ ثانیہ کی نسبت یہ عظیم الشان بشارت دی:۔

"تمہارے لیے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اسکا آنا تمہارے لیے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا"۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 8 ستمبر 1950 کو وکٹوریہ روڈ میگزین لین کراچی میں نئی تعمیر شدہ بیت میں پہلا خطبہ جمعہ دیتے ہوئے نہایت پُرشوکت انداز میں اس بشارت پر روشنی ڈالی چنانچہ فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا" میں تو جاتا ہوں۔ لیکن خدا تمہارے لیے قدرتِ ثانیہ بھیج دے گا۔ مگر ہمارے خدا کے پاس قدرتِ ثانیہ ہی نہیں۔ اسکے پاس قدرتِ ثالثہ بھی ہے اور اسکے پاس قدرتِ ثالثہ ہی نہیں اس کے پاس قدرتِ رابعہ بھی ہے۔ قدرتِ اولیٰ کے بعد قدرتِ ثانیہ ظاہر ہوئی اور جب تک خدا اس سلسلہ کو ساری دنیا میں نہیں پھیلا دیتا۔ اس وقت تک قدرتِ ثانیہ کے بعد قدرتِ ثالثہ آئے گی اور قدرتِ ثالثہ کے بعد قدرتِ رابعہ آئے گی اور قدرتِ رابعہ کے بعد قدرتِ خامسہ آئے گی۔ اور قدرتِ خامسہ کے بعد قدرتِ سادسہ آئے گی۔ اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا۔ اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور زبردست سے زبردست بادشاہ بھی اس اسکیم اور مقصد کے راستہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ جس مقصد کے پورا کرنے کے لیے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہلی اینٹ بنایا اور مجھے دوسری اینٹ بنایا۔ رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ دین جب خطرہ میں ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لیے اہلِ فارس میں سے کچھ افراد کھڑا کرے گا۔ حضرت مسیح موعودؑ ان میں سے ایک فرد تھے۔ اور ایک فرد میں ہوں۔ لیکن رجالؓ کے ماتحت ممکن ہے کہ اہلِ فارس میں سے کچھ اور لوگ بھی ایسے ہوں۔ جو دین کی عظمت قائم رکھنے اور اسکی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لیے کھڑے ہوں۔

(الفضل 8 ستمبر 1950 صفحہ 6 کالم 4)

خلافتِ خامسہ کی پہلی اجتماعی بیعت کے بعد دُعا کرتے ہوئے مؤرخہ 22 اپریل 2013ء

اس رُوح پرور خطاب کے صرف چند روز بعد ہمارے امام عالی مقام سیّدنا حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس کی 15 ستمبر 1950ء کو ولادت ہوئی (قلمی نوٹ بک مرتبہ مولانا عبدالرحمٰن صاحب سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح صفحہ 9 غیر مطبوعہ) اور چونکہ آپ کا مبارک و مقدس وجود رجالؓ من فارس کا

درخشندہ ثبوت وبرہان بننے والا تھا اس لیے آپ کا اسمِ گرامی مسرور احمد رکھا گیا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہامی نام ہے چنانچہ دسمبر 1907 کو الہام ہوا:

"میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں۔ انی معک یا مسرور (یعنی اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں) آگے جو عربی کی الہامی عبارتیں ہیں اس میں یہ وعدہ بھی جنابِ الٰہی نے دیا کہ عنقریب ان کو آفاق میں بھی نشانات دکھلائیں گے۔

(بدر 19 دسمبر 1907 صفحہ 4-5 والحکم 24 دسمبر 1907 صفحہ 4 تذکرہ طبع چہارم صفحہ 744)

اس ضمن میں اللہ جلشانہ کی زبردست تقدیر جس رنگ میں کارفرما ہونی مقدر تھی اسکا ذکر بھی 1903 کے الہامات میں 21 اپریل کے الہام میں ملتا ہے۔ (یاد رہے 21 اپریل 2003 ہی کو عطاء المجیب راشد صاحب سیکرٹری مجلس انتخابِ خلافت لندن کی طرف سے 22 اپریل کو اس کے انعقاد کا اعلان نہ صرف ایم ٹی اے پر بار بار نشر ہوا بلکہ الفضل ربوہ میں بھی شامل اشاعت ہوا) بہر کیف 21 اپریل 1903 کا الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلم مبارک سے الحکم 24 اپریل 1903 صفحہ 12 پر ایک صدی قبل شائع شدہ ہے کہ

"یہ بات آسمان پر قرار پاچکی ہے تبدیل ہونے والی نہیں"

بعد ازاں اپریل 1903 کے تیسرے عشرہ میں متعدد الہامات ہوئے جن میں مستقبل کے جلالی اور جمالی تغیرات کی طرف اشارہ کرنے کے بعد 30 اپریل کو یہ عالمگیر اور پر مسرت خبر دی گئی کہ " اس میں تمام دنیا کی بھلائی ہے"۔

(البدر 8 جلد نمبر 16 مورخہ 8 مئی 1903 صفحہ 122/ تذکرہ صفحہ 389)

اس نئے انقلاب آفریں اور تاریخ ساز دور کی عالمگیر عظمت کا پہلا نمونہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عالمی سطح پر بیعت اور عالمی سطح پر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا بھر میں اسکی منادی کی صورت میں جناب الٰہی کی طرف سے دکھلایا جارہا ہے جسکی کوئی نظیر قبل ازیں قدرت ثانیہ کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

آخر میں مجھے یہ بتلانا لازم ہے کہ رسالہ " الوصیت" قدرت ثانیہ کے نظام آسمانی کے دائمی چارٹر کی حیثیت رکھتا ہے جسے ہمیں ہمیشہ زیرِ مطالعہ رکھنا از بس ضروری ہے۔ اس تاریخی رسالہ کے دو رُوح پرور اور ولولہ انگیز اقتباسات درج ذیل ہیں۔ پہلے اقتباس میں قدرت ثانیہ کے آفاقی نظام کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور دوسرے میں عالمگیر جماعت احمدیہ کو نہ صرف ان کی بنیادی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی گئی ہے بلکہ ان کے لیے عالمگیر غلبہ کی عدیم المثال پیشگوئی فرمائی گئی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایا:

" خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لیے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے (الوصیت صفحہ 11۔ ایڈیشن 2004ء یوکے)

نیز فرمایا " دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اسکی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔ تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اسکی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لیے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمھاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لیے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کرینگے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ (الوصیت صفحہ 13-14 ایڈیشن 2004ء یوکے)

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

برموقعہ دورہ جرمنی جون 2013ء—نو ویڈ ٹاؤن ہال میں

دِیا ہے رہنما بڑھ کر خِضرؑ سے
خُدا بھی ہم پہ کیسا مہرباں ہے
(کلامِ محمود)

سیکشن
نمبر 2

پیغامِ حق دُنیا کے کناروں تک

دورہ جات 2003ء تا 2013ء

اس سیکشن میں شامل مضامین

- حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ کے 22 اپریل 2003ء کو مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد 20 اگست 2003ء کو پہلے بیرون ملک دورہ جرمنی سے لے کر حالیہ دورہ مشرق بعید تک کے تمام دورہ جات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بتایا جائے کہ ان دس سالوں میں حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے کب کب اور کون کون سے ممالک کے کتنے کتنے دورہ جات کئے ہیں؟
- حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جات (2003ء-2013ء) کے دوران احمدیوں کو زرّیں نصائح
- تمام دورہ جات کے دوران احمدیوں کی تعلیم و تربیت کے علاوہ کتنے ملیئنز لوگوں سے اپنے انگریزی خطابات و متعدّد ٹی وی، ریڈیو نیز اخباری انٹرویوز کے ذریعہ مخاطب ہو کر ان کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا کر ان پر ہر لحاظ سے اتمامِ حجت کی گئی ہے؟ اور اس بارے میں غیروں کے تاثرات کیا ہیں؟
- سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عہدیداران کو انتہائی قیمتی نصائح و ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

بیرونی دورہ جات 2003ء تا 2013ء

1-معائنہ جلسہ سالانہ یوکے 2013

2-خطاب پریس کانفرنس امریکہ 2013ء

3-ورود مسعود آسٹریلیا ایئرپورٹ 2013ء

4-دوران دورہ امریکہ 2013ء

تیار کردہ: سعیدہ باسط بقاپوری اور لجنہ وان ریجن

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچالیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھادے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کرکے تبلیغ کریں اور اسی تبلیغ میں زندگی ختم کردیں خواہ مارے ہی جاویں“۔(ملفوظات جلد سوم صفحہ 291،292)

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرمانے شروع کردیئے جن کی مدد سے اسلام کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچنے لگا۔

سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافتِ خامسہ کے نہایت ہی بابرکت منصب جلیلہ پر متمکن ہونے کے بعد اشاعت اسلام کے لئے تبلیغی و تربیتی دورہ جات کا آغاز فرمایا۔ سال 2003ء سے لے کر سال 2013ء تک، ان دس سالوں میں حضور انور ایدہ اللہ نے کب اور کن ملکوں کا دورہ کیا اور ان دورہ جات کے دوران کتنے لوگوں پر اتمام حجت کی یہاں اختصار کے ساتھ بیان کریں گے۔

2003

یورپ کا پہلا تبلیغی و تربیتی دورہ

خلافتِ خامسہ کے دور کا پہلا دورہ مؤرخہ 20/ اگست 2003ء تا 10/ ستمبر 2003ء تک تھا۔ جس کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ کے دو ممالک جرمنی اور فرانس تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جرمنی جماعت کے 28ویں جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض سے (جو 22/ اگست تا 24 اگست منہائم میں منعقد ہوا) مؤرخہ 20/ اگست کو جرمنی پہنچے۔ اس دوران اتوار کے روز جرمن بولنے والے مہمانوں سے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔

31 اگست کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرانس کے دورہ پر روانہ ہوئے جہاں 5 ستمبر تا 7 ستمبر تک جلسہ سالانہ فرانس میں شرکت فرمائی۔ اور ایک ہفتہ قیام کے بعد واپس لندن تشریف لے آئے۔

(الفضل انٹر نیشنل 19 ستمبر 2003ء)

2004

مغربی افریقہ کا پہلا تبلیغی و تربیتی دورہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پہلا مغربی افریقہ کا دورہ 13 مارچ تا 14 اپریل تک تھا جس کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مغربی افریقہ کے چار ممالک غانا، بورکینا فاسو، بینن اور نائیجیریا تشریف لے گئے۔

بوبو جلاسو کے اسلامک ریڈیو احمدیہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

2 اپریل 2004ء: یہ ریڈیو سٹیشن بورکینا فاسو میں 50 کلو میٹر سے زائد علاقے کو Cover کرتا ہے۔ دس لاکھ سے زائد لوگوں تک احمدیت کا پیغام اس ریڈیو سٹیشن کے ذریعہ پہنچ رہا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنا کوئی پیغام Live ریڈیو پر عنایت فرمائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل پیغام دیا جو Live نشر ہوا۔ "ریڈیو اسلامک احمدیہ کے سننے والوں کو السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے"۔

اسی روز جماعت بوبو جلاسو نے ایک عشائیہ کا انتظام کیا جس میں عمائدین شہر اور دیگر معزز مہمانوں نے شرکت کی۔ (الفضل انٹر نیشنل 16/ اپریل 2004ء)

واگاڈو ہسپتال بورکینا فاسو کا افتتاح اور خطاب

مؤرخہ 3 اپریل کو وزیر صحت Hon. Yoda Alain سے ملاقات کی۔ اور اسی روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فیتہ کاٹ کر ہسپتال کا افتتاح کیا۔ اس تقریب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا بہت بڑا مقصد علاوہ اللہ کی عبادت کے یہ بھی ہے کہ اس کی مخلوق کی بھی خدمت کی جائے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ نے جب 1970 میں افریقہ کا دورہ کیا تھا۔ تو خدا تعالیٰ نے ان کی توجہ اس طرف پھیری کہ جماعت احمدیہ کو افریقہ میں سکولوں اور ہسپتالوں کے ذریعہ انسانیت کی خدمت کرنی چاہئے۔

(الفضل انٹر نیشنل 16/ اپریل 2004ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بینن میں ورود مسعود

مؤرخہ 4 اپریل کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک قدم پہلی بار بینن (بادشاہوں کی سرزمین) پر پڑے۔ جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے صدر مملکت بینن کی نمائندگی میں Acting وزیر خارجہ اور Porto Novo کے بادشاہ Onikoyi نے استقبال کیا۔ ہمسایہ ملک نائیجر کے سلطان آف آگادیس نے اپنے گیارہ رکنی وفد کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔

گورنر بینن سے ملاقات اور استقبالیہ تقریب میں خطاب

مؤرخہ 6 اپریل کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گورنر سے ملاقات کے لئے گورنر ہاؤس پہنچے جہاں گورنر نے نیچے آکر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا اور اپنے دفتر لے گئے۔ گورنر نے جماعت کی بے لوث خدمات کا ذکر کر کے اپنے لئے اور اپنی قوم کے لئے دعا کی درخواست کی۔ جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک عشائیہ کا اہتمام کیا جو گورنر کی رہائش گاہ پر تھا۔ گورنر نے خود اپنا گھر اس کے لئے پیش کیا تھا۔ اس تقریب میں پیراکو شہر کے اور تمام صوبہ کے افسران، آئمہ اور بادشاہ شامل تھے۔ سلطان آف اغادیس اپنے گیارہ رکنی وفد کے ساتھ شامل ہوئے اور اس کے علاوہ ڈیڑھ صد کے قریب مہمان اس تقریب میں شامل ہوئے۔ اس تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مختصر خطاب میں گورنر اور تمام کنگز کا اس موقع پر تشریف لانے پر شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ یہ ثبوت ہے ان کی محبت کا جو ایک انسان کو دوسرے انسان سے ہونی چاہئے۔ میں نے سب کو انتہائی ملنسار اور مہمان نواز پایا ہے۔ (الفضل انٹر نیشنل 23/ اپریل 2004ء)

Parakou بینن میں پہلے احمدیہ ہسپتال کی تقریب سنگِ بنیاد سے خطاب

مؤرخہ 7/ اپریل کو Parakou میں پہلے احمدیہ ہسپتال کے سنگِ

بنیاد کی تقریب کے بعد Semere گاؤں سے آنے والے 393 لوگوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر دستی بیعت کی۔ ڈاسا میں جلسہ گاہ پہنچنے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنّ و اِنس کی پیدائش کا مقصد اپنی عبادت قرار دیا ہے اس لئے آپ کا فرض ہے کہ پانچوں نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔۔۔ آپ کا یہاں اکٹھا ہونا اور خلافت سے محبت کا تعلق خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے ۔ اس کے بعد اجتماعی بیعت ہوئی جس میں دس گاؤں کے 882 لوگوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ (الفضل انٹرنیشنل 23/ اپریل 2004ء)

کوتونو میں استقبالیہ میں خطاب

مؤرخہ 10 اپریل کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کوتونو میں ایک عشائیہ میں شرکت کے لئے ہوٹل مرینا تشریف لے گئے۔ اس تقریب میں سیاسی حکام کے علاوہ ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے مہمان موجود تھے۔ میئر آف پاراکو جو اس تقریب میں شامل تھے نے اپنے خطاب میں کہا کہ میں 20 ہزار مربع میٹر مزید زمین جماعت کو دینے کا اعلان کرتا ہوں اور کہا کہ میں یہ زمین اسلئے جماعت احمدیہ کو دے رہا ہوں کہ اگر کوئی جماعت اس ملک میں انسانیت کی خدمت کر رہی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 مئی 2004ء)

کینیڈا کا پہلا تبلیغی و تربیتی دورہ

مؤرخہ 21 جون تا 5 جولائی 2004ء تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ملک کینیڈا کے لئے اپنے پہلے دورہ کا آغاز فرمایا۔ اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ شہر ٹورانٹو اور اس کے گردونواح کے علاقوں میں تشریف لے گئے۔

دورۂ کینیڈا 2004ء کے موقع پر میئر وان حضور کو شہر کی چابی پیش کر رہے ہیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کینیڈا اور مستورات سے خصوصی خطاب فرمایا۔ بیت الاسلام مسجد میں استقبالیہ کے موقع پر Mayor Michael DiBiase. نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو Vaughan شہر کی چابی پیش کی۔ ملک کے وزیر اعظم Paul Martin نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنا خصوصی پیغام بھجوایا۔

یورپ کا دوسرا تبلیغی و تربیتی دورہ

یہ دورہ مؤرخہ 16 اگست تا 15 ستمبر تک تھا۔ جس کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ کے چار ممالک بیلجیئم، جرمنی، ہالینڈ اور فرانس تشریف لے گئے۔

2005

یورپ کا تیسرا تبلیغی و تربیتی دورہ

یہ دورۂ یورپ مؤرخہ 22 دسمبر 2004ء تا 17 جنوری 2005ء تک تھا۔ جس کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ کے دو ممالک فرانس اور سپین تشریف لے گئے۔

فرانس میں Prix کے میئر کا حاضرین جلسہ سے خطاب

مؤرخہ 28 دسمبر 2004ء کو فرانس میں جلسہ سالانہ کے آخری روز علاقہ Saint Prix کے میئر Jean Pierre Enjalberit نے حاضرین جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج اسلام کا جو چہرہ دوسرے مسلمان پیش کر رہے ہیں وہ ٹھیک نہیں ہے۔ اسلام کا اصل چہرہ تو یہ جماعت احمدیہ ہے جو اسلام کا پُرامن اور خوبصورت رُخ دکھا رہی ہے۔ یہ میئر صرف پانچ منٹ کے لئے آئے تھے لیکن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پورا خطاب سنا اور پھر وی آئی پی مارکی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی اور کہا آپ کا جو بھی کام ہو مجھے بتائیں میں آپکی خدمت کے لئے حاضر ہوں۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 جنوری 2005ء)

سپین (قرطبہ شہر) میں اُندلس کے چرچ میں خطاب

مؤرخہ 4 جنوری 2005ء کو جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد قرطبہ پہنچے تو اندلس کے بشپ کے خصوصی نمائندہ چرچ کے پادری Manuel Nieto Oumplido نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا گیا جو

سپینش زبان میں تھا جس کا انگریزی ترجمہ مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب نے ساتھ ساتھ پیش کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں اپنا خطاب فرمایا کہ ہر مذہب نے یہ تعلیم دی ہے کہ ہر دوسرے مذہب کے جذبات کا خیال رکھو اور یہی تعلیم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دی ہے جس کو ہم نے مانا ہے ... بانیٔ جماعت احمدیہ نے بھی انہی دو باتوں کی تعلیم دی ہے۔ ایک خدائے واحد کی عبادت اور اس کا حق ادا کرنا اور دوسرا مخلوق خدا سے ہمدردی اور اس کا حق ادا کرنا۔ (الفضل انٹرنیشنل 4 فروری 2005ء)

مشرقی افریقہ کا پہلا تبلیغی و تربیتی دورہ

مؤرخہ 26 اپریل تا 25 مئی 2005ء تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشرقی افریقہ کے لئے اپنے پہلے دورہ کا آغاز فرمایا۔ جس کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مشرقی افریقہ کے پانچ ممالک کینیا، نیروبی، ممباسہ، تنزانیہ اور یوگنڈا تشریف لے گئے۔

حاضرین جلسہ سے خطاب

کینیا کے حکومتی اہلکاروں سے ملاقات۔ 2005ء

مؤرخہ 28 اپریل کو کینیا کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے نائب صدر مملکت Hon. Mudi Awori تشریف لائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی اور حاضرین جلسہ سے خطاب بھی کیا۔
(الفضل انٹرنیشنل 13 مئی 2005ء)

کمپالا میں استقبالیہ تقریب میں خطاب

اسی روز کمپالا میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب میں مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ کے دو مقاصد ہیں ایک یہ کہ خدائے واحد کی عبادت کریں، اس کو مانیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیم دی ہے اور جس طرح آپؐ نے ہمیں خدا کی شناخت کروائی ہے اس کے مطابق عمل کریں۔ دوسرے یہ کہ بھائی بھائی بن کر رہیں۔ کوئی قبیلہ کا اختلاف، خاندان کا اختلاف یا رنگ و نسل کا اختلاف، امن کے راستہ میں اور بھائی بھائی بننے کے راستہ میں روک نہ ہو۔
(الفضل انٹرنیشنل 24 جون 2005ء)

Mibiko میں احمدیہ پرائمری سکول کا معائنہ اور خطاب

مؤرخہ 18 مئی کو Mibiko میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ پرائمری سکول کا معائنہ کیا اور بعد ازاں اس سکول کے احاطہ میں ایک تقریب میں شرکت فرمائی جس میں علاقہ کے میئر، کونسلرز، چیئرمین اور مختلف فرقوں کے مذہبی لیڈر شامل ہوئے۔ اس تقریب میں حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سکول کا جہاں تک تعلق ہے جماعت بغیر کسی امتیاز مذہب و ملّت و نسل کے لوگوں کی خدمت کرتی ہے اور اسی خدمت کے پیش نظر یہاں سکول کھولا گیا ہے ... ہر بچہ جو تعلیم حاصل کر رہا ہے وہ پوری کوشش کرے اور ان کے والدین پوری کوشش کریں کہ وہ بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں۔
(الفضل انٹرنیشنل 24 جون 2005ء)

Kasambria میں وُرود اور استقبالیہ تقریب میں خطاب

مؤرخہ 18 مئی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ Kasambira پہنچے جہاں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں حکومتی افسران کے علاوہ دوسرے مہمان بھی شامل ہوئے۔ اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمام مسلم اُمّہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام دیا تھا کہ چودھویں صدی میں جب میرا مہدی نازل ہو گا تو اس کو مان لینا۔ الحمد للہ آپ خوش قسمت لوگ ہیں کہ آپ نے اس مہدی کو مان لیا اور سلام پہنچایا۔

امبالے میں احمدیہ ہسپتال کا معائنہ اور خطاب

اسی روز 21 مئی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امبالے ہسپتال کا معائنہ فرمایا اور بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں مشن ہاؤس کے احاطہ میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں آپ نے شرکت فرمائی اس تقریب میں علاقہ کے سیاسی حکام نے بھی شرکت کی۔ اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بنی نوع انسان کی

خدمت کرنا ہمارا موٹو ہے۔ ہمارا سلوگن ہے کہ ہم ہمیشہ ہر جگہ غرباء کی خدمت کے لئے تیار ہیں۔ (الفضل انٹرنیشنل 24 جون 2005ء)

مساکا میں ورُود اور استقبالیہ تقریب میں خطاب

مؤرخہ 23 مئی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ Masaka پہنچے۔ یہاں بھی جماعت کی طرف سے ایک استقبالیہ کا انتظام کیا گیا جس میں معزز شخصیات نے شرکت کی۔ حاضرین سے خطاب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج جو محبت آپ نے دکھائی ہے یہ حقیقتاً ظاہر کرتی ہے کہ آپ کے دلوں میں نیکی اور اخلاص ہے۔ میں صرف یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اس رویہ اور اخلاق اور اعلیٰ کردار کو اسی روح کے ساتھ جاری رکھیں تاکہ مستقبل کی نسل اسی ماحول میں پروان چڑھے اور ان کو محبت، امن اور بھائی چارہ کا ماحول ہی ملے۔

Kyaniale میں ورُود اور استقبالیہ تقریب میں خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ Kyaniale پہنچے۔ یہاں بھی ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام تھا جس میں معزز مہمانوں نے شرکت کی اس تقریب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ میں علاقہ کے لوگوں کو کہنا چاہتا ہوں کہ والدین اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ جو بچہ بھی اس علاقہ کا اعلیٰ نمبر لے کر سیکنڈری سکول پاس کر لیتا ہے اور یونیورسٹی میں داخلہ لے لیتا ہے اس کو اگر کوئی مالی مسئلہ ہو اور مدد کی ضرورت ہو تو جماعت اس کو یونیورسٹی میں تعلیم دلوانے میں مدد کرے گی۔

Kabale میں ورُود اور استقبالیہ تقریب میں خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے Kabale پہنچنے پر ایک بڑی تعداد نے استقبال کیا۔ ایک کھلی جگہ پر شامیانے لگا کر استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا اس تقریب میں علاقہ کے چیئرمین اور دوسرے سیاسی حکام نے بھی شرکت کی۔ اس تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے خطاب فرمایا کہ ہر احمدی کا یہ معیار ہونا چاہئے کہ اعلیٰ اخلاق میں وہ سب سے آگے ہو۔ جہاں بھی احمدی رہتا ہو اس علاقہ کے لوگ گواہی دیں کہ اس میں پاک تبدیلی ہے۔ اگر کوئی فیصلہ کروانا ہو تو لوگ اس احمدی کے پاس آئیں اور گواہی دیں کہ یہ سچا آدمی ہے اور صاف گو ہے۔

ہوٹل Sheraton یوگنڈا میں استقبالیہ تقریب

جماعت یوگنڈا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ہوٹل Sheraton میں ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ اس تقریب میں بہت سے سیاسی حکام کے علاوہ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوئے۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور سب کو شرف ملاقات عطا کیا۔ (الفضل انٹرنیشنل 01 جولائی 2005ء)

کینیڈا کا دُوسرا تبلیغی و تربیتی دورہ

یہ دورہ مؤرخہ 4 جون 2005ء تا 7 جولائی 2005ء تک تھا۔ اس دورہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ وینکوور، کیلگری، ایڈمنٹن، سسکاٹون، ٹورانٹو، آٹوا، مانٹریال اور کارنوال کے شہروں میں تشریف لے گئے۔

وینکوور (برٹش کولمبیا کینیڈا) میں استقبالیہ تقریب

مؤرخہ 11 جون 2005ء وینکوور میں ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں بہت سے غیر مسلم معززین اور حکومتی شخصیات نے شرکت کی۔ اس تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا خطاب فرمایا جس میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے دو اقتباس پڑھ کر سنائے کہ مذہب کے صرف دو حصے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اور خدا کی مخلوق سے محبت۔ انسانیت سے ایسی محبت کرو کہ ان کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھو اور اُن کے لئے دعائیں کرو۔ (الفضل انٹرنیشنل 01 جولائی 2005ء)

کیلگری، کینیڈا میں منعقدہ تقریب میں خطاب

مؤرخہ 18 جون کو جماعت کیلگری نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی جس میں بہت سی معزز سیاسی شخصیات نے حصہ لیا۔ اس تقریب کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔

(الفضل انٹرنیشنل 15 جولائی 2005ء)

یورپ کا تیسرا تبلیغی وتربیتی دورہ

یہ مؤرخہ 22/ اگست 2005ء تا 30 ستمبر 2005ء تک تھا جس کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ کے پانچ ممالک بیلجیئم، جرمنی، سویڈن، ڈنمارک ناروے اور ہالینڈ کے دورہ پر تشریف لے گئے۔

سکنڈے نیویا میں استقبالیہ تقریب اور خطاب

جماعت احمدیہ ڈنمارک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں سیکنڈے نیویا کے مشہور ہوٹل Radisson Sas میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا۔ اس تقریب میں 150 سے زائد ڈینش مہمانوں نے شرکت کی۔ جن میں سیاسی حکام کے علاوہ مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان بھی شامل ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم قرآن مجید سے ملتی ہے جس کا عملی نمونہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ سے اخذ کرتے ہیں۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے تم بہترین امت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے، بھلائی کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ بُری باتوں سے روکنے کے لئے پیدا کئے گئے ہو نہ اس لئے کہ لوگ تم سے تکلیف اُٹھائیں اور ظلم وستم سہیں۔ (الفضل انٹر نیشنل 14 اکتوبر 2005ء)

سویڈن میں تقریبِ عشائیہ میں خطاب

جماعت سویڈن نے ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں 68 مہمانوں نے شرکت کی۔ اس میں سیاسی حکام کے علاوہ دوسرے مہان بھی شامل ہوئے مہمانوں کے خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارا دل عالم انسانیت کی ہمدردی سے بھرا ہوا ہے اور ہم صرف محبتِ انسانیت کے لفظی دعویٰ تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ عملی زندگی میں خدمتِ انسانیت میں ہمارا قدم آگے سے آگے بڑھ رہا ہے اور بڑھتا چلا جائے گا۔ (الفضل انٹر نیشنل 04 نومبر 2005ء)

اوسلو میں استقبالیہ تقریب اور خطاب

جماعت ناروے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں Grand Hotel میں ایک تقریب منعقد کی جس میں بہت سی سیاسی شخصیات کے علاوہ اور مہمانوں نے بھی شرکت کی۔ وزیر اعظم ناروے

سویڈن کی ایک لائبریری میں کتاب کا تحفہ دیتے ہوئے۔2005ء

Jens Stolten Berg کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ اس تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی یہ تعلیم ہے کہ میری جماعت سے وابستہ ہونا چاہتے ہو تو ظلم سے بچو۔ تمام بنی نوع انسان سے ہمدردی رکھو۔ بری صحبت سے بچو اور اپنے ہاتھوں کو برائی سے روکو۔ ہر انسان سے محبت کرو، کسی سے ظلم نہ کرو ہر گناہ سے بچو اور نیکی اختیار کرو۔ (الفضل انٹر نیشنل 11 نومبر 2005ء)

ماریشس کا پہلا تبلیغی وتربیتی دورہ

مؤرخہ 27 نومبر 2005ء تا 10 دسمبر 2005ء تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ماریشس کے لئے اپنے پہلے دورہ کا آغاز کیا۔ اس دورہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ماریشس کے مختلف شہروں میں تشریف لے گئے۔

تقریب عشائیہ میں شرکت اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

مؤرخہ 7 دسمبر کو جماعت احمدیہ ماریشس کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں 55 غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمانوں نے شرکت کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہوٹل پہنچنے پر سب مہمانوں کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے تعارف کروایا گیا اس تقریب میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمانوں نے بھی شرکت کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا گیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا کہ جماعت احمدیہ مسلسل امن کا پرچار کر رہی ہے۔ بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح

موعودؑ نے اپنے ماننے والوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ اگر تم مجھ سے تعلق رکھنا چاہتے ہو، میری جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہو تو ظلم سے بچو۔ جہاد اس طرح کرو جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ سب سے بڑا جہاد یہی ہے کہ خدا کی طرف لوگوں کو بلاؤ۔

(الفضل انٹرنیشنل 6 جنوری 2006ء)

بھارت (انڈیا) کا پہلا تاریخی تبلیغی و تربیتی دورہ

مؤرخہ 11 دسمبر 2005 تا 15 جنوری 2006 تک کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ پہلا بھارت کا دورہ تھا۔ جس کے دوران حضور انور ایدہ اللہ دہلی قادیان اور ہوشیار پور کے شہروں میں تشریف لے گئے۔

ہوشیار پور میں ”سرودھرم بھاؤ“ کمیٹی کی طرف سے استقبالیہ

مؤرخہ 8 جنوری 2006ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ قادیان سے ہوشیار پور روانہ ہوئے۔ ہوشیار پور پنجاب کا ایک مشہور شہر ہے اور اس شہر کو یہ فخر و اعزاز حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس کے ایک مکان میں چالیس روز عبادت کی۔ اور اس کے بعد آپؑ نے اسی شہر میں پیشگوئی مصلح موعود پر مشتمل مشہور اشتہار 20 فروری 1886ء شائع فرمایا۔ یہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سرودھرم بھاؤ کمیٹی کے صدر انوراگ سود کے گھر تشریف لے گئے۔ ان کے گھر میں استقبالیہ تقریب کا پروگرام تھا۔ یہاں پہنچنے پر شہر کے معززین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔ پہلے صدر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں استقبالیہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا خطاب بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مسلمان ہمیشہ دعا سے اپنا کام شروع کرتا ہے اور کرنا چاہئے بلکہ یہ دعا ایسی ہے کہ ہر شخص اگر اس کے ساتھ اپنا کام شروع کرے اور دل میں احساس رکھے، اس کا مطلب آتا ہو کہ میں اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ انسان اگر سوچتا رہے کہ میں دنیا میں آیا اور مجھے اُس ذات سے مل رہا ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ مجھ میں بہت سی کمزوریاں ہیں، غلطیاں ہوتی ہیں لیکن اس کے باوجود خدا تعالیٰ دیتا رہتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 10 مارچ 2006ء)

2006

مشرقِ بعید کا پہلا تبلیغی و تربیتی دورہ

مؤرخہ 4 اپریل 2006ء تا 15 مئی 2006ء تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشرق بعید کے لئے اپنے پہلے دورہ کا آغاز فرمایا۔ جس کے دوران آپ نے مشرق بعید کے پانچ ممالک سنگاپور، آسٹریلیا، جزائر فجی نیوزی لینڈ اور جاپان تشریف لے گئے۔

مسجد بیت الہدیٰ آسٹریلیا میں
عشائیہ تقریب میں شرکت اور خطاب

مؤرخہ 15 اپریل کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں 177 غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔ ان کے علاوہ بعض مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوئے۔ اس تقریب میں حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اسلام پر حملہ کرنے کی بجائے امن اس صورت میں قائم ہو سکتا ہے اگر ہم امن کی خاطر اور اللہ سے تعلق کی بناء پر اکٹھا ہو سکیں۔ اگر ایسا ہو تو یہ دنیا جنت کا نمونہ بن سکتی ہے۔ آپ مہمانوں کا یہاں آنا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ امن سے محبت رکھتے ہیں۔ (الفضل انٹرنیشنل 19 مئی 2006ء)

آسٹریلیا کے نیشنل میوزیم کا دورہ
اور ایک استقبالیہ تقریب میں خطاب

مؤرخہ 19 / اپریل کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کینبرا (آسٹریلیا) میں نیشنل میوزیم کی وزٹ اور تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ جماعت نے اسی میوزیم کے ایک ہال "Friends Lounge" میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا تھا۔ میوزیم پہنچنے پر وہاں کے ڈائریکٹر Craddock Morton نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا۔ ٹور گائیڈ نے میوزیم کے مختلف حصے دکھائے۔ اس کے بعد تقریب کا آغاز ہوا جس میں کینبرا سے تیس اہم شخصیات نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ بعض اور دیگر شخصیات نے بھی شرکت کی۔ اس تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ جب

اسلام کی حسین اور خوبصورت تعلیم کو غلط طریقے سے پیش کیا جاتا ہے تو دنیا محسوس کرتی ہے کہ کوئی ایسا ہو جو اسلام کا حسین چہرہ دکھائے اور اسلام کی حسین تعلیم کو پیش کرے۔ آج جماعت احمدیہ کے بانی حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اسلام کی خوبصورت اور حسین تعلیم پیش کی ہے جو کہ محبت، بھائی چارے اور امن کے پیغام پر مشتمل ہے۔ یہی پیغام جماعت احمدیہ آج ساری دنیا میں پہنچا رہی ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل 02جون 2006ء)

جزائر فجی میں ورُود مسعود

لٹوکا میں استقبالیہ تقریب اور خطاب

مؤرخہ 26 اپریل کو لٹوکا کے ایک سکول میں استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں اساتذہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اساتذہ کو پتہ ہونا چاہئے کہ ملک کی آئندہ نسل ان کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے وہ سب خود بھی بہت محنت کریں اور ان کو پڑھائیں۔ اخلاقی لحاظ سے بھی ان کے معیار بلند کریں۔ (الفضل انٹرنیشنل 09جون 2006)

"صودا" فجی میں ایک استقبالیہ تقریب اور خطاب

فجی کے نائب صدرِ مملکت سے ملاقات۔2006ء

اسی روز جماعت نے Holiday Inn صودا میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا جس میں 16 سیاسی شخصیات کے علاوہ مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوئے۔ اس تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ قرآن کریم جو اللہ تعالیٰ کے احکام اور تعلیمات پر مشتمل کتاب ہے وہ اپنے ماننے والوں کو حکم دیتی ہے اور بتاتی ہے کہ وہ کس طرح سوسائٹی میں امن قائم کر سکتے ہیں ... میں معزز مہمانوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ معاشرہ میں امن چاہتے ہیں تو ہم کو اپنا رواداری کا معیار بڑھانا ہوگا۔ کسی کی حق تلفی کئے بغیر سب کے ساتھ عدل وانصاف کرنا ہو گا۔ اور اپنے پیدا کرنے والے سے تعلق جوڑنا ہو گا۔
(الفضل انٹرنیشنل 09جون 2006ء)

جماعت "تایونی" فجی میں استقبالیہ تقریب اور خطاب

مؤرخہ 2 مئی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں مقامی جماعت نے ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں اس جزیرہ کے مختلف سرکردہ معزز مہمان شامل ہوئے۔ اس تقریب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ پیشگوئیوں کے مطابق مسیح ومہدی حضرت مرزا غلام احمد آف قادیان تھے۔ ہم ان کو مانتے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا تھا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ یہ جگہ دنیا کا کنارہ کہلاتی ہے اور انٹرنیشنل ڈیٹ لائن یہاں سے گزرتی ہے۔ ہم اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں جو آپ پر خدا نے الہاماً نازل فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آج میں خود یہاں ہوں جو اپنی آنکھوں سے اس الہام کو پورا ہوتے دیکھ رہا ہوں۔ (الفضل انٹرنیشنل 16جون 2006ء)

موری قبیلہ کے چیف کی طرف سے استقبالیہ تقریب

مؤرخہ 4 مئی کو نیوزی لینڈ پہنچنے پر موری قبیلہ کے چیف Maurice Willson نے اپنے فیملی ممبرز کے ساتھ اپنے روایتی انداز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا اور اپنے روایتی استقبال کے طریق کے مطابق اپنا ناک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ناک سے لگا کر حضور کو خوش آمدید کہا۔

نیوزی لینڈ میں استقبالیہ تقریب میں شرکت اور خطاب

مؤرخہ 6 مئی کو جماعت نیوزی لینڈ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں 91 مہمان شامل ہوئے اور اس کے علاوہ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے احباب بھی شامل ہوئے۔ اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس دور میں اسلامی تعلیمات کے بارہ میں جو پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے اور بعض انتہا پسند افراد جو عملی تصویر دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں اس کی بنیاد پر یہ عام خیال کیا جاتا ہے کہ اسلامی تعلیم ایسی ہی ہے۔ حالانکہ اس میں قطعاً کوئی سچائی نہیں ہے بلکہ اس کے برخلاف اسلام امن اور سلامتی کا پیغام دیتا ہے اور قرآن کریم اس بارہ میں بڑا واضح حکم دیتا ہے۔
(الفضل انٹرنیشنل 23جون 2006ء)

ٹوکیو میں ایک تقریب میں شمولیت اور خطاب

مؤرخہ 9 مئی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں جماعت ٹوکیو (جاپان) نے ایک تقریب کا اہتمام ہوٹل ہلٹن میں کیا۔ تقریب سے قبل ایک ممبر پارلیمنٹ Aichi Kazuo نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ مختلف امور پر یہ ملاقات نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ ملک کروشیا کے ایمبیسڈر H.E. Drago حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ ان سے بھی مختلف امور پر گفتگو بیس منٹ تک جاری رہی اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ استقبالیہ میں شرکت

ٹوکیو میں استقبالیہ تقریب کے موقع پر ایک مہمان سے ملاقات۔2006ء

کے لئے تشریف لائے۔ اس تقریب میں 62 جاپانی مہمانوں اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمانوں نے شرکت کی۔ اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج میں یہاں تمام مہمانوں سے کہتا ہوں کہ انصاف کے ساتھ صورتحال کو دیکھیں کہ آج دنیا میں امن کے قیام کے لئے جو قدم اُٹھائے جارہے ہیں کیا وہ انصاف ہے؟ کیا اس سے امن قائم ہوسکتا ہے؟... ہم احمدی دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس خوبصورت دنیا کو ہلاکت سے بچالے۔ لوگوں کو عقل دے اور لوگ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں۔ (الفضل انٹرنیشنل 30 جون 2006ء)

یورپ کا چوتھا تبلیغی و تربیتی دورہ

مؤرخہ 5 جون 2006ء تا 20 جون 2006ء تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یورپ کے لئے چوتھا سفر اختیار کیا۔ جس کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ کے تین ممالک بیلجیئم، جرمنی اور ہالینڈ تشریف لے گئے۔

2007

یورپ کا پانچواں تبلیغی و تربیتی دورہ

مؤرخہ 2/ جنوری 2007ء تا 7 جنوری 2007ء تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یورپ کا پانچواں سفر اختیار کیا۔ جس کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ کے دو ممالک جرمنی اور ہالینڈ میں تشریف لے گئے۔ دورہ جرمنی میں مسجد خدیجہ، برلن کا افتتاح فرمایا۔

Roy Hampton یونیورسٹی میں خطاب

مؤرخہ 16/ اپریل 2007 کو روئے ہیمپٹن یونیورسٹی لندن کے وائس چانسلر کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ساؤتھ لینڈ کالج کے ہال میں یونیورسٹی کے پروفیسرز، لیکچرارز، ممبرز آف بورڈ آف گورنر، چرچ لیڈرز اور طلباء سے خطاب فرمایا۔ خطاب سے قبل یونیورسٹی کے اعلیٰ افسران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ظہرانہ پیش کیا اور یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات سے متعارف کروایا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ قرآن پاک کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اگر انسان خدا تعالیٰ کو پہچان لے تو دنیا میں امن پیدا ہوسکتا ہے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دنیا میں بدامنی خواہ ملکی ہو یا بین الاقوامی، دل کی بے چینی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ہمارے عقیدے کے مطابق خدا تعالیٰ کی عبادت ضروری ہے اور اس کے بغیر انسان مکمل انسان نہیں بنتا۔ (الفضل انٹرنیشنل 01/ جون 2007ء)

یورپ کا چھٹا تبلیغی و تربیتی دورہ

مؤرخہ 18/ اگست 2007ء تا 8 ستمبر 2007ء تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یورپ کا چھٹا سفر اختیار کیا جس کے دوران حضور انور ایدہ اللہ یورپ کے تین ممالک فرانس، ہالینڈ اور جرمنی میں تشریف لے گئے۔

2008

مغربی افریقہ کا دوسرا تبلیغی و تربیتی دورہ

مؤرخہ 15/اپریل 2008ء تا 6 مئی 2008ء تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغربی افریقہ کے لئے اپنا دوسرا سفر اختیار کیا جس کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مغربی افریقہ کے تین ممالک غانا، نائیجیریا اور بینن تشریف لے گئے۔

غانا سے روانگی پر الوداعی تقریب اور خطاب

مؤرخہ 21 اپریل کو غانا سے روانگی سے قبل جماعت احمدیہ غانا نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا جس میں نائب صدر مملکت، مختلف ممالک کے سفراء، مختلف چیف، مختلف ملکوں سے آنے والے نمائندوں و دیگر شخصیات نے شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرداً فرداً سبھی مہمانوں سے ملے اور ان سے گفتگو فرمائی۔ اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نائب صدر غانا کا بہت شکر گزار ہوں۔ ان کا اور حکومت کا ہمیشہ جماعت کے ساتھ تعاون رہا ہے... نائب صدر مملکت ہمیشہ جماعت کی دعوت کو قبول کرتے ہیں جیسا کہ یہ جلسہ سالانہ غانا پر بھی آئے تھے۔ اس سے غانین کے کھلے دلوں کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل 30 مئی 2008ء)

بینن کے بارڈر پر استقبالیہ تقریب اور خطاب

مؤرخہ 23 اپریل کو جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بینن کے بارڈر پر پہنچے تو بارڈر کے ساتھ ہی ایک شامیانہ لگا کر استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا اس سے قبل مؤرخہ 9/اپریل کو صدر مملکت بینن کی زیر ہدایت تمام منسٹر حضرات کا ایک اجلاس ہوا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ حکومت بینن کے مہمان (State Guest) ہوں گے۔ بارڈر کی اس تقریب میں وزیر مملکت اور بادشاہوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں تمام بادشاہوں، وزراء، حکومتی اہلکاروں اور تمام ممالک کے نمائندوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے یہاں پہنچنے کی زحمت اٹھائی اور پھر والہانہ استقبال کیا۔ آپ لوگوں کی یہاں موجودگی سے علم ہوتا ہے کہ جماعت کے حکومت کے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں... اگر آپ اسی طرح جماعت کے ساتھ تعاون کرتے رہیں گے تو جماعت کو مؤثر انداز میں خدمت کا موقع مل سکے گا۔ (الفضل انٹرنیشنل 06 جون 2008ء)

بینن اسٹیٹ کا عشائیہ دینے کا پروگرام اپریل 2008ء

شمالی امریکہ کا پہلا تبلیغی و تربیتی دورہ

مؤرخہ 16 جون 2008ء تا 24 جون 2008ء تک کے اس دورہ میں امریکہ کی سرزمین پر پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک قدم پڑے۔ اس دورہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ امریکہ کے شہروں واشنگٹن، ہیرسبرگ اور ورجینیا تشریف لے گئے۔

ورجینیا، ہلٹن ہوٹل میں استقبالیہ تقریب اور خطاب

مؤرخہ 23 جون کو جماعت کی طرف سے ورجینیا کے ہلٹن ہوٹل میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں شامل ہونے والی معزز شخصیات اور سرکردہ حکام کی کل تعداد 302 تھی۔ علاوہ ازیں دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان بھی شامل ہوئے۔ اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ افسوس ہے کہ مغربی میڈیا اور دوسرے لوگ اسلام کی تعلیم پر غیر منصفانہ حملہ کرتے ہیں یہ جو ڈنمارک میں، سویڈن میں کارٹون بنائے گئے ہیں اور ہالینڈ میں فلم تیار کی گئی ہے یہ کیا ہے؟ ہم تو سب انبیاء کی عزت کرتے ہیں۔ یہ ایک مسلّمہ بات ہے کہ اگر ہم ہر ایک کی عزت کریں تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل 15 اگست 2008ء)

کینیڈا کا تیسرا تبلیغی و تربیتی دورہ

مؤرخہ 24 جون 2008ء تا 6 جولائی 2008ء تک کا یہ دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ملک کینیڈا کے لئے تیسرا دورہ تھا جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شمالی امریکہ کے دورہ کے بعد اختیار کیا۔ کینیڈا کے دورہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ٹورانٹو اور کیلگری تشریف لے گئے۔

یورپ کا ساتواں تبلیغی و تربیتی دورہ

مؤرخہ 13/اگست تا 26/اگست 2008ء تک کا یہ دورہ یورپ کا چھٹا دورہ تھا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ کے ملک جرمنی تشریف لے گئے۔ جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کے لئے بہت سے سیاسی حکام اور سرکردہ شخصیات تشریف لائیں۔ اس کے علاوہ ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوئے۔ اس دوران بہت سی سیاسی شخصیات نے اپنے خطاب بھی پیش کئے۔ اور کئی ملکوں کے وفود سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات ہوئی جس میں کئی ایسے افراد بھی شامل تھے جو یا تو غیر مسلم تھے یا زیر تبلیغ تھے۔ سب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

یورپ کا آٹھواں تبلیغی و تربیتی دورہ

مؤرخہ 8/اکتوبر 2008ء تا 19/اکتوبر 2008ء تک کا یہ دورہ یورپ کے ممالک کا آٹھواں دورہ تھا جس کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرانس، ہالینڈ، جرمنی اور بیلجیئم تشریف لے گئے۔

بھارت (انڈیا) کا دوسرا تبلیغی و تربیتی دورہ

کالیکٹ (کیرالہ) ہوٹل گیٹ وے میں خطاب

مؤرخہ 22 نومبر 2008ء تا 5 دسمبر 2008ء تک کا یہ دورہ بھارت کا دوسرا دورہ تھا۔ جس کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دہلی، چنائی، کالیکٹ کوچین اور ارنا کولم کے شہروں میں تشریف لے گئے۔

مؤرخہ 27 نومبر کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں جماعت احمدیہ کالیکٹ (کیرالہ) نے ہوٹل گیٹ وے میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا جس میں 250 کے قریب مہمان شامل ہوئے اور اس کے علاوہ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان بھی شامل ہوئے۔ میئر کے ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا خطاب فرمایا جس میں آپ فرماتے ہیں کہ یہ بات بہت ضروری ہے کہ ہمیشہ دوسروں کے حقوق ادا کئے جائیں اور دوسروں کے مذاہب کا احترام کیا جائے اور حوصلہ اور بردباری کا مظاہرہ کیا جائے اور خدا تعالیٰ نے ہمیں جو بھی وسائل مہیا فرمائے ہیں ان کو قوم کی بہتری اور مفاد میں استعمال کیا جائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 9 جنوری 2009ء)

2009

یورپ کا نواں تبلیغی و تربیتی دورہ

مؤرخہ 10 تا 19 اگست 2009ء اور 12 تا 22 دسمبر 2009ء تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یورپ کا نواں دورہ فرمایا جس کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ کے تین ممالک بیلجیئم، جرمنی اور ہالینڈ تشریف لے گئے۔

2010

یورپ کا دسواں تبلیغی و تربیتی دورہ

مؤرخہ 27 مارچ 2010ء تا 25/اپریل 2010ء تک تھا۔ اس دورہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ کے چار ملکوں فرانس، سپین، اٹلی اور سوئٹزرلینڈ تشریف لے گئے۔

اٹلی میں تقریب استقبالیہ اور خطاب

مؤرخہ 14 اپریل کو اٹلی جماعت کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں وہاں کے میئر کے علاوہ دیگر نزدیکی علاقوں کے میئرز اور کونسلرز تشریف لائے۔ اس تقریب سے انگریزی زبان میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب کیا جس کا اطالوی زبان میں رواں ترجمہ ساتھ پیش کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر اسلامی تعلیم کو جاننا مقصود ہو تو قرآن کو دیکھیں نہ کہ بعض مسلمان فرقوں کے طرزِ عمل کو۔ احمدیہ مسلم جماعت کا موقف یہ ہے کہ قرآن اور اسلام، انصاف اور امن کی تعلیم دیتے ہیں اور آج اسی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کی ضرورت ہے۔ اور اس تعلیم اور سنتِ رسول کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ نے حقیقی اسلامی تعلیم پیش فرمائی ہے۔ (الفضل انٹر نیشنل 28 مئی 2010ء)

یورپ کا گیارھواں تبلیغی وتربیتی دورہ

مؤرخہ 19 جون 2010ء تا 29 جون 2010ء تک کے اس دورہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ کے تین ممالک بیلجیئم، جرمنی اور ہالینڈ تشریف لے گئے۔

آئر لینڈ کا پہلا تبلیغی وتربیتی دورہ

مؤرخہ 14 ستمبر 2010ء تا 20 ستمبر 2010ء تک کا یہ دورہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اور خصوصاً جماعت احمدیہ آئر لینڈ کی تاریخ میں ایک انتہائی اہمیت کا حامل اور مبارک دن تھا جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عیسائیت کے گڑھ ملک آئر لینڈ کا پہلا دورہ اختیار کیا۔ مسجد کے افتتاح کے سلسلہ میں کئی سرکردہ حکام سے ملاقات بھی کی۔

2011

یورپ کا بارھواں تبلیغی وتربیتی دورہ

مؤرخہ 11/ جون 2011ء تا 4/ جولائی 2011ء تک کے اس دورہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ کے تین ممالک بیلجیئم، جرمنی اور ہالینڈ تشریف لے گئے۔

جرمنی کی گرین پارٹی کی طرف سے ایک تقریب میں شمولیت اور خطاب

مؤرخہ 14 جون کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ پارلیمنٹ ہاؤس کے ایک ہال میں تشریف لے گئے جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ہمبرگ میں جرمنی کی گرین پارٹی کے ممبران کی طرف سے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں 52 مہمان شامل ہوئے۔ ان مہمانوں میں جرمنی کی نیشنل پارلیمنٹ کے افراد، کونسلر، میئر اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوئے۔ افتتاحی اور تعارفی ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزی زبان میں خطاب دیا جس میں سب سے پہلے تو آپ نے سب کا شکریہ ادا کیا پھر فرمایا مذہب کے حوالہ سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مذہب ہر ایک کا ذاتی مسئلہ ہے اور ہر ایک نے اپنے مذہب کا خود فیصلہ کرنا ہے کہ وہ اپنے ایمان کے مطابق کس مذہب کو اختیار کرتا ہے اور کس طریق پر چلتا ہے۔ ہر کسی کو یہ حق ہونا چاہئے کہ وہ اپنے مذہب اور اعمال کا اظہار آزادانہ اور سرعام کرسکے۔ اور کسی بھی قسم کے خدشہ کے بغیر اُس کو اپنے عقائد کی تبلیغ کی بھی اجازت ہونی چاہئے۔

(الفضل انٹر نیشنل 22 جولائی 2011ء)

یورپ کا تیرھواں تبلیغی وتربیتی دورہ

مؤرخہ 12/ ستمبر 2011ء تا 15/ اکتوبر 2011ء تک کے اس دورہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ کے پانچ ممالک جرمنی، ناروے ڈنمارک، ہالینڈ اور بیلجیئم تشریف لے گئے۔

دورہ برلن، جرمنی 2011ء- Rathhaus میں گیسٹ بک پر دستخط فرماتے ہوئے

ناروے پارلیمنٹ ہاؤس میں استقبالیہ تقریب میں خطاب

ممبر پارلیمنٹ Are Helseth نے یہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں پہلے انہوں نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ناروے آنے پر خوش آمدید کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بڑی محبت کے ساتھ یہاں آنے کی دعوت دی اور پھر مجھے پارلیمنٹ کا وزٹ بھی کروایا۔ مجھے پریذیڈنٹ پارلیمنٹ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ اور پھر ناروے میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ سے ہی دہشت گردی اور انتہاپسندی کے خلاف ہے اور اس کی مذمت کرتی ہے۔ ہماری کمیونٹی کو بھی مختلف ممالک میں ظلم اور دہشت گردی کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل 25 نومبر 2011ء)

2012

یورپ کا چودھواں تبلیغی و تربیتی دورہ

مؤرخہ 14/ مئی 2012ء تا 5/ جون 2012ء کا تھا۔ اس دورہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ کے دو ممالک ہالینڈ اور جرمنی تشریف لے گئے۔

کوبلنز کے ملٹری ہیڈ کوارٹرز میں تقریب اور خطاب

مؤرخہ 30 مئی 2012 کو جرمنی کے شہر Koblenz میں وہاں کے ملٹری ہیڈ کوارٹرز کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں بہت سے آرمی، فضائیہ اور نیوی کے مختلف عہدوں کے آفیسرز موجود تھے۔ کوبلنز کے میئر کے ایڈرس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اپنے وطن سے وفاداری اور محبت ایسے الفاظ کہنا اور سننا بہت آسان لگتا ہے مگر حقیقت میں یہ چند الفاظ اپنے اندر معانی کی انتہائی وسعت اور گہرائی لئے ہوئے ہیں... کسی بھی ملک کے باسی کے لئے ضروری ہے کہ اس کا اپنے ملک کے ساتھ حقیقی وفاداری اور اخلاص کا تعلق ہو۔ قطع نظر اس بات کے کہ وہ اس ملک کا پیدائشی باشندہ ہے یا اس نے وہ شہریت بعد میں امیگریشن یا کسی اور وجہ سے حاصل کی ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل 10 اگست 2012ء)

امریکہ کا تیسرا تبلیغی و تربیتی دورہ

مؤرخہ 16 جون 2012ء تا 17 جولائی 2012ء تک کے اس دورہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ امریکہ کے شہر شکاگو، ڈیٹن، کولمبس ٹپس برگ، ورجینیا، ہیرس برگ، بالٹی مور اور فلاڈلفیا تشریف لے گئے۔

مؤرخہ 26 جون کو کانگریس میں Micheal Honda کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی۔ جس میں انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی امن کے قیام کے لئے کوششوں کو قابلِ قدر نگاہ سے دیکھا۔ کانگریس وومن Jackie Speier کی بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی۔ (الفضل انٹرنیشنل 17/ اگست 2012ء)

کینیڈا کا چوتھا تبلیغی و تربیتی دورہ

جولائی 2012ء ایوان طاہر، پیپل، کینیڈا کے افتتاح کے موقع پر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ 3 جولائی 2012ء کو کینیڈا پہنچے۔ تقریباً دو ہفتہ کے قیام کے دوران آپ نے 36 ویں جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی اور متعدد سیاسی اور اہم شخصیات سے ملاقاتیں فرمائیں۔ اس دوران آپ حدیقہ احمد بھی تشریف لے گئے جو ٹورانٹو سے تقریباً 30 کلومیٹر دور جماعت کا نیا سینٹر اور کھلی زمین ہے۔ آپ نے جامعہ احمدیہ کی کانووکیشن میں شرکت

فرمائی۔ اس کے علاوہ 12 جولائی 2012ء کو واقفین نو بچوں کے ساتھ کلاس لی۔ اگلے روز آپ نے نیشنل مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ میں شمولیت فرمائی اور یونیورسٹیز کے طلباء وطالبات کے ساتھ علیحدہ علیحدہ ایک کلاس لی اور عائشہ اکیڈمی، حفظِ قرآن سکول، سنڈے سکول اور سمر سکول کے سٹاف وطالبات سے ملاقات فرمائی۔ اس دورے کے دوران آپ نے ہیومینیٹی فرسٹ کے نئے دفتر کا افتتاح بھی فرمایا۔ نیز اونٹاریو کے پریمیئر کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں شرکت فرمائی۔

کچھ سیاسی حکام کے ایڈریس کے بعد اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ احمدیہ مسلم جماعت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب بھی ہم دوستی کا ہاتھ تھامتے ہیں تو پھر اس دوستی کو نبھانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں اور اس ہاتھ کو کبھی واپس نہیں جانے دیتے لہٰذا مجھے یقین ہے کہ مستقبل میں ہمارے تعلقات مثبت رنگ میں بڑھتے رہیں گے۔ (الفضل انٹرنیشنل 12 اکتوبر 2012)

یورپ کا پندرہواں تبلیغی وتربیتی دورہ

یہ دورہ مؤرخہ یکم دسمبر تا 19 دسمبر 2012ء تک تھا۔ اس دورہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ کے تین ممالک ہالینڈ، بیلجیئم اور جرمنی تشریف لے گئے۔

2013

امریکہ کا چوتھا تبلیغی وتربیتی دورہ

مؤرخہ 4 مئی تا 27 مئی 2013ء تک کا یہ دورہ تھا۔ اس دورہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ امریکہ کے مغربی حصہ کیلیفورنیا، سٹیٹ لاس اینجلیز کی طرف تشریف لے گئے۔

کینیڈا کا پانچواں تبلیغی وتربیتی دورہ

مؤرخہ 15 مئی تا 27 مئی 2013ء تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کینیڈا کا پانچواں دورہ اختیار کیا۔ جس کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ وینکوور اور کیلگری تشریف لے گئے۔

اس دورہ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 17 مئی 2013ء کو مسجد "بیت الرحمٰن" وینکوور، کینیڈا کا افتتاح فرمایا۔

مئی 2013ء۔ مسجد "بیت الرحمن" وینکوور کینیڈا کے افتتاح کے موقع پر

یورپ کا سولہواں تبلیغی وتربیتی دورہ

مؤرخہ 22/جون 2013ء تا 3/جولائی 2013ء کا تھا۔ جس کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ کے ملک جرمنی تشریف لے گئے۔

جرمن مہمانوں کے ساتھ خصوصی پروگرام

مؤرخہ 29 جون کو جرمنی کے مختلف شہروں اور علاقوں اور ممالک سے آنے والے مہمانوں کے ساتھ ایک پروگرام میں شرکت کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ اس پروگرام میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد 1290 تھی۔ اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پہلے میں سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو یہاں تشریف لائے ہیں۔ یہ تقریب جس میں مجھے اپنے غیر احمدی دوستوں کو ایڈریس کرنے کا موقع مل رہا ہے تو میں نے اپنے ایڈریس کے لئے جو عنوان چنا ہے وہ ہے کہ "اسلام میں خدا تعالیٰ کا تصور ہے"۔۔۔۔ وہ خدا جس کی ہم عبادت کرتے ہیں اور جس کے متعلق ہمارا یقین ہے کہ وہ تمام طاقتوں کا مالک ہے وہ ہر لحاظ سے مقتدر اعلیٰ ہے۔ اُس ذات کے پاس سب کچھ کرنے کی طاقت ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ رحیم بھی ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے لوگوں کو خوش خبری دی ہے کہ اس کا رحم اور پیار ہر چیز پر محیط ہے۔ (الاعراف:157)

سنگاپور میں آمد کے موقع پر ستمبر2013ء

مشرقِ بعید کا دوسرا تبلیغی وتربیتی دورہ

مؤرخہ 21 ستمبر2013ء تا12 نومبر2013ء تک کے اس دورہ کے دوران حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ مشرق بعید کے چار ممالک سنگاپور، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جاپان تشریف لے گئے۔

سنگاپور میں ایک استقبالیہ تقریب میں شرکت اور خطاب

مؤرخہ 26 ستمبر کو ہوٹل Mandarin Oriental میں جماعت سنگاپور نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں بہت سے سرکردہ حکام اور مہمان شامل ہوئے اس تقریب سے پہلے مختلف مہمانوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقاتیں 40 منٹ تک جاری رہیں۔ اس کے بعد پروگرام کی کاروائی شروع ہوئی اور بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انگریزی خطاب میں فرمایا کہ دنیا کے محروم افراد کی مدد اور معاونت کا مقصد لئے بہت سی تنظیمیں قائم کی گئی ہیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ اہم اقوام متحدہ کے متعدد ادارے ہیں جو کہ دنیا سے غربت اور افلاس کے خاتمے کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔ افسوس کی بات ہے کہ اقوام متحدہ کو قائم ہوئے ساٹھ سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے اور غریب ممالک بدستور پسماندہ اور محروم ہیں جبکہ ترقی یافتہ ممالک بدستور امیر اور طاقتور ہیں۔ (الفضل انٹرنیشنل 18 اکتوبر 2013ء)

میلبورن میں تقریبِ استقبالیہ

مؤرخہ 11 اکتوبر 2013ء کو جماعت احمدیہ میلبورن نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں "Princess Reception Centre" میں ایک استقبالیہ کا اہتمام کیا۔ اس تقریب میں 220 مہمان شامل ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے بنی نوع انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان ایک دوسرے سے عزت و احترام سے پیش آئیں۔ (الفضل انٹرنیشنل 22 نومبر 2013ء)

ماؤری بادشاہ کی طرف سے استقبالیہ تقریب

مؤرخہ 29 اکتوبر 2013ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں نیوزی لینڈ کی قدیم ترین قوم ماؤری (Maori) کے بادشاہ Tuheitia Paki کی طرف سے ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ میں ماؤری بادشاہ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمیں اپنے روایتی انداز میں خوش آمدید کہا اور گرمجوشی سے

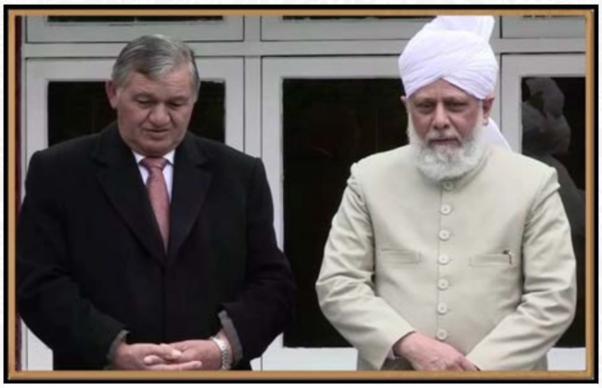

دورہ نیوزی لینڈ کے دوران۔ ماؤری قبیلہ کے بادشاہ سے ملاقات۔ اکتوبر 2013ء

ہمارا استقبال کیا۔ آج دنیا کو امن، صلح، محبت، اخوت، بھائی چارہ اور رواداری کی ضرورت ہے اور قرآن کریم یہی پیغام امن، صلح، بھائی چارہ اور رواداری کے قیام کا دیتا ہے۔ صرف پیغام ہی نہیں دیتا بلکہ راہنمائی کرتا ہے کہ آپ کن اصولوں پر چل کر اپنے معاشرہ کو ایک پُرامن معاشرہ بنا سکتے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 27 دسمبر 2013ء)

اس مضمون کی تیاری میں معاونات کی ٹیم

ریجنل معاونہ: امتہ الشافی خلیفہ

نگران: شیلا ملک، سیما چوہدری سحر، عارفہ لبنیٰ

ٹیم ممبر: امتہ السمیع، افشین ہادی، صباح رسول فجر ودود، وجیہہ قیوم

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کی دورہ جات کے دوران احمدیوں کو تعلیمی و تربیتی نصائح

تیار کردہ: امتہ النور داؤد نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا۔ نائلہ جمیل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیرونِ ممالک دورہ جات کے دوران کی جانے والی نصائح افرادِ جماعت کے لئے قیمتی موتیوں کی مانند ہیں اور ایمان کو زندہ رکھنے اور اپنی اصلاح کا بہترین ذریعہ ہیں۔ قارئین کے استفادہ کے لئے اُن میں سے چند منتخب نصائح پیش خدمت ہیں۔

محبّتِ الٰہی

4 مئی 2006ء کو جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ کے افتتاح کے موقع پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"یہ احساس کہ میں احمدی ہوں اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی ہے تب ہو گا جب ہر وقت آپکو فکر رہے گی کہ میرے ہر عمل کو خدا دیکھ رہا ہے اور جب یہ احساس ہو گا کہ میرے ہر عمل کو ہر کام کو خدا دیکھ رہا ہے تو پھر اُس کی یاد بھی دل میں رہے گی۔ پس ہر احمدی کو ہر وقت یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ اس کے دل کا اطمینان اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اِس کی ضمانت بھی دی ہے۔ اللہ ضمانت دیتا ہے کہ حقیقی طور پر میرا ذکر کرنے والوں کو اطمینانِ قلب کی ضمانت ہے۔ اُن کے دل کو سکون اور چین ملے گا"۔

"آج کل کی سوسائٹی کا میل ملاپ، عورتوں مردوں کا آزادانہ میل ملاپ، نوجوانوں کا رات گئے تک مجلسیں لگانا یہ سب چیزیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دور کرنے والی ہیں۔ ہر وہ چیز جس سے آپ کے اندر پاک تبدیلی پیدا ہونے سے روک ہو اُس سے بچنا چاہیئے۔ یہ چیزیں آپکو کبھی سکون نہیں دے سکتیں بلکہ اِن مادی چیزوں کے پیچھے پڑ جانے سے مزید کے حصول کی حرص بڑھتی ہے"۔

" شیطان بھی انسان کا بہت بڑا دشمن ہے۔ آج کی دنیا میں دجل کے مختلف طریقے ہیں۔ دجل مختلف قسم کی قوموں کے ساتھ حملہ آور ہو رہا ہے اور کم ترقی یافتہ ملکوں کے لوگ ان ترقی یافتہ ملکوں میں آکر بھی اور اپنے ملک میں بھی اِن کے حملوں کی وجہ سے اِن کے زیر اثر آجاتے ہیں اور اس نام نہاد Civilized Society کی برائیاں فوراً اختیار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ پس اُن کے حملوں سے بچنے کے لئے اور ہر قسم کے کمپلیس (Complex) سے، احساسِ کمتری سے اپنے آپ کو آزاد رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا ذکر انتہائی ضروری ہے۔ اسی سے دلوں میں جرأت پیدا ہو گی، پاک تبدیلی پیدا ہو گی"۔ (الفضل انٹرنیشنل 23-29 جون 2006ء صفحہ 2)

عبادتِ الٰہی

جلسہ سالانہ آسٹریلیا 2006ء کے موقع پر مستورات سے خطاب فرماتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ نصائح فرمائیں۔

”اب وقت ہے کہ آپ عورتیں ایک نئے عزم کے ساتھ جماعتی خدمت میں لگ جائیں اور یہ بغیر اللہ کے فضلوں کے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اُس کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے آپ کو اپنا شمار عابدات میں کروانا ہو گا۔ آپ کو سنوار کر اپنی نمازوں کو ادا کرنا ہو گا۔ گو کہ اصل اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی ہے اور سب سے پہلے یہی ہے۔ جب آپ کا شمار عابدات میں ہو جائیگا تو آپ اللہ کے فضلوں کو نازل ہوتا دیکھیں گی۔ جب کہ اس کے بغیر آپکی کوششیں بے ثمر ہوں گی۔ پس اپنا شمار عابدات میں کروائیں۔ ایسی عورتوں میں کروائیں جو عبادت کرنے والی عورتیں ہیں“۔

(الفضل انٹر نیشنل 19-25 مئی 2006ء صفحہ 2)

اے مسیح محمدی کے غلامو! تم وہ نمازیں ادا کرو، وہ عبادات بجالاؤ جس کے اسلوب ہمیں مسیح محمدی نے سکھائے۔ (الفضل انٹر نیشنل 2 نومبر 2007ء)

جلسہ سالانہ جرمنی 2010 کے اختتامی خطاب کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

” ایک احمدی کے دل میں یہ بات راسخ ہونی چاہئے کہ دین اور اللہ تعالیٰ کی رضا مقدم ہے۔ جب وفا کرنے والے جمع ہو جائیں، ایک مصمم ارادہ کر لیں، ایک اکائی بن جائیں تو وہ بڑے بڑے جابروں کے سامنے ایک چٹان کی طرح قائم ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ہر شئے پر مقدم رکھنے کے لئے بنیادی چیز عبادت ہے۔ نمازوں ہی سے دعاؤں کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے اور نمازیں ہی اصلاح کا ذریعہ ہیں“۔ (الفضل انٹر نیشنل 22- اکتوبر 2010ء)

”پس خدا کے فضلوں کو حاصل کرنے کیلئے اپنی عبادتوں کے معیار کو بلند کریں۔ جب آپ کی عبادت کے معیار بلند ہوں گے تو تقویٰ کے معیار بھی بلند ہوں گے۔ خدا تعالیٰ سب کو تقویٰ کے راستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کو فہم و ادراک عطا فرمائے جس سے آپ سمجھ سکیں کہ آپ نے کس طرح تقویٰ کے معیار حاصل کرنے ہیں“۔

(روزنامہ الفضل 17 ستمبر 2005ء صفحہ نمبر 6 کالم 3-4)

احمدی ہونے کی حیثیت سے ہماری ذمہ داریاں دورہ بینن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یُوں بیان فرمائیں:

”آپ کا فخر نہ کسی قبیلہ کی حیثیت میں ہے اور نہ کسی امارت یا غربت میں ہے۔ اب آپ کا فخر صرف احمدی ہونے میں ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ہے۔ ہم سب احمدی ہیں اور احمدی ہونے کی حیثیت سے بھائی بھائی ہیں اور اسی جذبہ کے تحت ہم نے معاشرہ میں اپنی زندگیاں بسر کرنی ہے اور اسی جذبہ کے تحت ہم نے معاشرے کے کام آنا ہے اور اسی جذبہ کے تحت جماعت احمدیہ نے جو علم اٹھایا ہوا ہے اس کو بلند کرنا ہے۔ پس اب آپ نے احمدیت قبول کرنے کے بعد اور دین کو پہچاننے کے بعد اللہ کی عبادت کرنی ہے اور اسی کے حضور جھکنا ہے اور ہمیشہ اسی کی عبادت کرنی ہے“۔ (روزنامہ الفضل 16 ستمبر 2004ء صفحہ 2 کالم 4)

”یاد رکھیں کہ مومن کا قدم ایک جگہ آ کر ٹھہر نہیں جاتا بلکہ نیکیوں میں آگے بڑھنے کے حکم کے مطابق آپ کو آگے بڑھنا چاہیئے۔ آپ نے اپنی نیکیوں کو مزید نکھارنا ہے۔ مزید چمکانا ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ نیکیوں میں آگے بڑھنا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ہوتا ہے اب جب کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے اپنی شرافت کی وجہ سے احمدیت کو قبول کر لیا ہے۔ اب آپ کا فرض ہے کہ اس سے مزید مدد مانگیں تا کہ وہ آپ کو آگے بڑھائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اور زیادہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندے بن جائیں، ہر قسم کی برائی کو اپنے اندر سے ختم کر دیں اور اس کے ساتھ ہی محنت کی بہت زیادہ عادت ڈالیں“۔

(روزنامہ الفضل 16 ستمبر 2004ء صفحہ 3 کالم 1)

عبادات (نماز)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2007ء کے اختتامی خطاب کے دوران ہمارے پیارے آقا سیّدنا و امامنا نے فرمایا:

”پس عبادات ہیں جن کا اثر جسم و روح دونوں پر پڑتا ہے۔ پس اس طرف توجہ ہو گی تو ظاہری اخلاق بھی پیدا ہوں گے۔ روح بھی پاک ہو گی اور یہ چیزیں بھی ہر قسم کے دجل اور شیطان کے حملے سے بچانے والی ہوں گی۔ عبادات ہیں جو جسم و روح میں انقلاب پیدا کر دیتی ہیں“۔

"نماز عبادت کا مغز ہے" پس اس مغز کی حفاظت کریں تو اپنی عبادت کے حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اور اپنے جسم و روح میں ایک انقلاب پیدا کرنے والے ہوں گے۔ ورنہ نمازیں پڑھنے والے تو ہم ہزاروں دیکھتے ہیں جن کے اخلاق ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی وجہ سے ایک شریف آدمی اُن کے قریب بھی نہیں پھٹکتا اور اُن سے بچتا ہے"۔

"پس آجکل اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بننے کے لئے جن کا اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لئے اور ہر قسم کی بھلائیوں کے حصول کے لئے اور اپنی اور اپنی نسلوں کی حفاظت اور بقا کے لئے ایسی عبادات کرنی ہوں گی جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہوں، نہ کہ وہ نمازیں جن کا قرآنِ کریم میں ذکر ہے جو کہ نمازیوں پر لعنت بھیجتی ہیں"۔ (الفضل انٹرنیشنل 2-8 نومبر 2007ء صفحہ 4)

نماز کی اہمیت

جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ 4 ستمبر 2004ء کے موقع پر لجنہ سے خطاب میں فرمایا:

"اگر ماں باپ خود نمازی بن جائیں تو بچے ایک وقت میں آپ کی دعاؤں کی وجہ سے سدھر جائیں گے۔ تمہاری عزت اور تمہاری انفرادیت اور تمہارا وقار اور تمہارا احترام اسی میں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرو"۔

"اپنی نمازوں کی طرف بھی توجہ دیں، اپنا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی طرف توجہ دیں اور پھر ہر نیکی کی بات اختیار کرتے ہوئے آپس میں بھی نیکیوں کو فروغ دیں اور اس علاقہ میں بھی یہاں کے رہنے والوں کو بھی ان نیکیوں کی طرف متوجہ کریں تاکہ ان لوگوں کو پتہ لگے کہ اسلام کی حقیقی تصویر کیا ہے۔ اور بندے کا خدا سے تعلق کس طرح پیدا ہوتا ہے"۔
(روزنامہ الفضل 24 نومبر 2011ء صفحہ نمبر 4)

پیارے امام سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 28۔ اپریل 2006ء کو بمقام فجی اپنے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

"یاد رکھیں نماز کی اہمیت اللہ تعالیٰ نے اس قدر فرمائی ہے کہ فرمایا کہ نماز چھوڑنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنی نمازوں کی بہت زیادہ حفاظت کرنی چاہیئے۔ جو بھی حالات ہوں، نمازوں کی طرف خاص توجہ دیں۔ اگر آپ نماز پڑھنے والے ہوں گے تو خدا تعالیٰ سے آپکا براہِ راست تعلق پیدا ہوگا۔ نہ آپکو کسی اور وظیفہ کی ضرورت ہے اور نہ کسی اور ورد کی ضرورت ہے، نہ کسی پیر فقیر کے پاس جانے کی ضرورت ہے نماز کو ہی اپنا وظیفہ اور ورد بنالیں"۔ (الفضل انٹرنیشنل 19-25 مئی 2006ء صفحہ 6)

"یاد رکھیں کہ جو ہمارے کام ہیں، جو ہماری ضروریات ہیں وہ کسی بندے سے پوری نہیں ہوسکتیں۔ ہر ضرورت کیلئے خدا کے حضور جھکنا چاہیئے اُس کی عبادت کرنی چاہیئے اور اپنی عبادت کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ طریقہ سکھایا ہے کہ اُس کے حضور حاضر ہوا جائے۔ نمازیں ادا کی جائیں۔ پانچ وقت بیوت الذکر میں جا کر نمازیں ادا کی جائیں۔ مزدور اپنے کام پر نمازیں ادا کرے۔ اسی طرح جو لوگ مختلف کام کرتے ہیں نماز کا وقت آنے پر نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ نمازوں کی ادائیگی آپ نے نہ صرف خود کرنی ہے بلکہ اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی عادت ڈالنی ہے۔ گھر کا ہر فرد نماز ادا کرنے والا بن جائے اگر کسی سے نماز چھوٹ جائے تو اس کو بے چینی پیدا ہونی چاہیئے کہ میں نماز ادا نہیں کرسکا۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے کسی نے پوچھا کہ مجھے کوئی وظیفہ بتائیں جو میں کروں۔ فرمایا نماز سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں۔ پس نماز میں آپ کو ایسا لطف و سرور آنا چاہیئے جو ہر چیز سے بڑھ کر ہو۔ نماز ایسے شوق سے ادا کرنی چاہیئے۔ آپ کے رکوع و سجود ایسے ہونے چاہئیں کہ آپ خدا کے حضور گڑگڑا رہے ہیں۔ شوق سے، خشوع و خضوع سے آپ نمازیں پڑھیں گے تو خدا تعالیٰ اُنہیں قبول بھی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نمازوں میں وہ ذوق و شوق عطا کرے جو اس کے حضور مقبول ہو اور ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے"۔ (روزنامہ الفضل 16 اپریل 2004ء صفحہ 4 کالم 4۔ صفحہ 5 کالم 1)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "پھر ایک اہم بات اطفال الاحمدیہ جو 7 سال کی عمر سے لے کے تو 15 سال کی عمر تک ہے، 7 سال کی عمر سے لے کے 10 سال کی عمر تک بچے کو نماز پڑھنے کا حکم ہے، عادت ڈالنی چاہیئے اور بچوں کو خود عادت ہونی چاہیئے کہ ہم نے نمازیں پڑھنی ہیں اور پھر یہاں تک حکم ہے کہ 10 سال کے بعد تھوڑی سی سختی بھی کرو۔ تو 10 سال، 12 سال

کی عمر میں ماں باپ آپ کو کہتے ہیں کہ بچہ نماز پڑھو اور سختی بھی کرتے ہیں تو آپ لوگوں کو بُرا نہیں ماننا چاہیئے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اسی عمر میں اگر نمازوں کی عادت پڑ گئی تو آئندہ ہمیشہ نمازوں کی عادت پکی رہے گی"۔

(روزنامہ الفضل 2 اکتوبر 2011ء صفحہ نمبر 5)

نماز میں لذّت

نماز میں لذت کے حصول کے بارہ میں ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"لذّت حاصل کرنے کیلئے کوشش کرو۔ نماز کے الفاظ پر غور کرو۔ ایاک نعبد وایاک نستعین پڑھو تو بار بار سوچو اور اس پر غور کرو اور اپنے اندر ایک درد پیدا کرو اور اپنے اوپر ایک رونے والی کیفیت پیدا کرو اور اس کا اثر دل پر بھی ہوتا ہے۔ پس دعا بھی کرو اور کوشش بھی کرو۔ نماز کا ہر لفظ سمجھ سمجھ کر پڑھو تو پھر توجہ پیدا ہوتی ہے"۔

(روزنامہ الفضل مؤرخہ 21 نومبر 2011ء صفحہ نمبر 3)

توحید کا قیام

قادیان میں منعقد ہونے والے جماعت کے 116 ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے فرمایا:

"جلسہ سالانہ قادیان کی کاروائی کا سب دنیا میں نشر ہونا اور یہاں لندن میں بیٹھے ہوئے یہاں کے مناظر وہاں دکھائے جانا اور وہاں کے نظارے یہاں دکھائے جانا اور دونوں طرف کے نظارے دیکھنا اور آواز بھی سننا اور سب دنیا میں نشر ہونا یقیناً یہ مسیح و مہدی علیہ السلام کے حق میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا زبردست اظہار ہے۔ جو آنے والا تھا وہ آگیا۔ اللہ کے احسانات کے نئے نئے دروازے کھل رہے ہیں۔ اب اس زمانے کے امام کو ماننے میں ہی بچت ہے۔ اس احسان سے فیض یاب ہونے کے لئے اس مقصد کو سامنے رکھیں جس کے لیے خدا نے مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا۔ آپؑ کی آمد کے دو ہی بڑے مقصد تھے۔ یعنی توحید کا قیام اور حقوق العباد کی ادائیگی۔ جب تک حقیقی تقویٰ نہ ہو انسان نہ خدا کا حق ادا کر سکتا ہے نہ اس کے بندوں کا"۔ (الفضل انٹرنیشنل 18 جنوری 2008ء)

تقویٰ

2003ء میں ایک اور مضمون جس کی طرف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بارہا احبابِ جماعت کی توجہ مبذول کروائی وہ تقویٰ، ذکر الٰہی اور عبادات کے بلند معیار قائم کرنا ہے۔ اس سلسلے میں آپ نے اپنے خطبہ جمعہ مؤرخہ 25 جولائی 2003ء بر موقع جلسہ سالانہ برطانیہ فرمایا:

"سو ہماری جماعت یہ غم دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان کو لگائے کہ اِن میں تقویٰ ہے یا نہیں"۔

نیز فرمایا:

"اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ اُن کا دعویٰ اور لاف وگزاف تو بہت کچھ ہے اور اُن کی عملی حالت ایسی نہیں تو اُس کا غیض و غضب بڑھ جاتا ہے"۔

(روزنامہ الفضل 18 دسمبر 2003ء صفحہ 3)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ بیلجیئم 12 ستمبر 2004ء کو فرمایا:

"وہ تقویٰ حاصل کرو جس سے تم خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبولیت دعا کے فضل سے فیضیاب ہو۔ ہر احمدی کو یہ مقام حاصل کرنے کی طرف قدم بڑھاتے چلے جانا چاہیے"۔

پھر فرمایا "حقیقی تقویٰ کے ساتھ جاہلیت جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس میں اور غیر میں تقویٰ کا ہی فرق ہے۔ حضور ایدۂ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جن میں تقویٰ نہیں وہ اندھے ہیں اس کیلئے پاک تبدیلیاں پیدا کرنا ہوں گی اور فرمایا کہ جب تک حقیقی طور پر سچے عابد بنے رہیں گے اللہ تعالیٰ کی تائید کے نظارے دیکھتے چلے جائیں گے۔ پس جب تک ہم اس سوچ کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں گے، زبانوں کو صاف اور ذکرِ الٰہی سے تر رکھیں گے تب تک اللہ تعالیٰ انعامات سے نوازتا رہے گا"۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 ستمبر تا 13 ستمبر 2007ء صفحہ نمبر 2 کالم 2)

"ہر احمدی کو یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس میں اور اس کے غیر میں تقویٰ ایک واضح لکیر کھینچتا ہے"۔ (الفضل انٹرنیشنل 12 اکتوبر 2007ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس ہمارے مردوں کو، ہماری عورتوں کو، ہمارے بچوں کو، ہمارے بڑوں کو، ہمارے بوڑھوں کو اپنے اس

دشمن کی فکر کرنی چاہیئے جو انہیں تقویٰ میں آگے بڑھنے سے روک رہا ہے۔ انہیں نیکیوں میں آگے بڑھنے سے روک رہا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ ایک جگہ فرماتے ہیں:

"میں پھر جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ تم لوگ ان مخالفتوں سے غرض نہ رکھو، تقویٰ اور طہارت میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہوگا اور ان لوگوں سے وہ خود سمجھ لیوے گا۔ وہ فرماتا ہے۔

یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا ہو اور جو نیکیاں کرنے والے ہیں۔ پس اگر نیکیوں اور تقویٰ میں ہمارے قدم آگے بڑھ رہے ہیں تو دشمن ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا"۔

(روزنامہ الفضل 2 اکتوبر 2011ء صفحہ نمبر 3)

دورہ جرمنی کے موقع پر مؤرخہ 7 اکتوبر 2011ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"پس ان آیات میں اسی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تقویٰ سے کام لیتے ہوئے ان چیزوں کا خیال رکھو۔ اس حد تک سچائی جس میں ذرا سا بھی جھول نہ ہو، اس کا خیال رکھو۔ یہ سچائی ہی ہے جو لڑکے اور لڑکی، خاوند اور بیوی کے تعلقات میں اعتماد کی فضاء پیدا کرتی ہے اور یہ اعتماد ہی ہے جو پھر آگے امن کی اور پیار کی ضمانت بن جاتا ہے۔ پس نئے قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھیں"۔ (روزنامہ الفضل 14 نومبر 2011ء صفحہ نمبر 5)

دُعا

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انتخابِ خلافت کے موقع پر اپنے پہلے خطاب میں اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہوئے جماعت کو یہ نصیحت فرمائی اور دُعا کی اہمیت پر زور دیا:

"احباب جماعت سے صرف ایک درخواست ہے کہ آج کل دُعاؤں پر زور دیں۔ بہت دُعائیں کریں، بہت دُعائیں کریں، بہت دُعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت فرمائے اور احمدیت کا یہ قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے"۔ (روزنامہ الفضل 23 جون 2004ء۔ صفحہ 3)

اسی مضمون کی طرف دوبارہ توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا:

"اب اس زمانہ میں اگر فتح ملنی ہے، اسلام کا غلبہ ہونا ہے تو دلائل کے ساتھ ساتھ صرف دُعا سے ہی یہ سب کچھ ملنا ہے۔ اور یہ وہ ہتھیار ہے جو اِس زمانہ میں سوائے جماعت احمدیہ کے نہ کسی مذہب کے پاس ہے، نہ کسی فرقے کے پاس ہے۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود کے ذریعہ سے وہ ہتھیار دے دیا ہے جو کسی اور کے پاس اس وقت نہیں۔ پس جب یہ ایک ہتھیار ہے اور واحد ہتھیار ہے جو کسی اور کے پاس ہے ہی نہیں تو پھر اپنے غلبہ کے دن دیکھنے کے لئے کس طرح اس کو کم اہمیت دے سکتے ہیں، کس طرح دُعاؤں کی طرف کم توجہ دی جاسکتی ہے"۔

(روزنامہ الفضل 23 جون 2003ء صفحہ 4)

"دعا میں ایک مقناطیسی اثر ہوتا ہے۔ وہ فیض اور فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہے"۔ (الفضل انٹرنیشنل 2 اکتوبر 2007ء)

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی

جلسہ سالانہ سویڈن 2005ء کے موقع پر اختتامی خطاب کے دوران سیّدنا امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"روحانیت میں ترقی جہاں خدا کی عبادت کرنے سے ہوتی ہے وہاں اس خدا کے حکم کے مطابق اُسکے بندوں کے حقوق ادا کرنا اور آپس میں صُلح صفائی سے رہنا بہت ضروری ہے۔ پس ایک دوسرے سے احسان اور محبت کا سلوک کرنے کی طرف ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے تبھی آپ خدا کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے، تبھی روحانیت میں ترقی کرنے والے ہوں گے"

نیز فرمایا:

"ایک احمدی جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا اور یہ عہد کر کے مانا کہ ایک دوسرے سے ہمدردی رکھیں گے تو ایک احمدی کو کس قدر اس بات کا اہتمام کرنا چاہئے کہ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرے۔ اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کرے بلکہ احسان کا سلوک کرے اور تمام معاملات میں بڑھ چڑھ کر شفقت کرنی ہے۔ آپ میں یہ احساس ہوگا تو تب آپ اپنے اندر روحانی تبدیلی پیدا کرسکتے ہیں اور جماعتی لحاظ سے ترقی کی منازل طے کر سکتے ہیں"۔ (روزنامہ الفضل-6 اکتوبر 2005ء صفحہ 3)

ایم ٹی اے پر قادیان کے جلسہ سالانہ 2010ء کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"جماعت احمدیہ کی مخالفت میں جو شدت ہے وہ اسی لئے ہے کہ یہ الٰہی جماعت ہے۔ قرآن کریم نے ہمیں بتادیا ہے کہ الٰہی جماعتوں کے ساتھ یہ سب کچھ ہوتا ہے لیکن آخری نتیجہ الٰہی جماعتوں کے حق میں ہی نکلتا ہے۔ ہمیں دنیاوی حکومتوں اور دُنیاوی وجاہتوں سے کوئی غرض نہیں۔ غرض ہے تو صرف اس بات سے کہ بندے اور خدا کا تعلق پیدا ہو جائے اور دوسرا یہ کہ خدا کے بندے ایک دوسرے کا حق ادا کرنے والے بن جائیں"۔ (الفضل انٹرنیشنل 7- جنوری 2011)

اگر ہم بندوں کے حقوق نہیں ادا کرنے والے ہوں گے تو خدا تعالیٰ کے حق بھی ادا کرنے والے نہیں ہونگے اور نہ ہی ان لوگوں میں اِس (دعوت) کو عام کرسکتے ہیں کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو بندے کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق جوڑتا ہے"۔ (روزنامہ الفضل 24 نومبر 2011ء صفحہ نمبر 4)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"حقوق اللہ کیا ہیں؟ نماز ہے، روزہ ہے، زکوٰۃ ہے، حج ہے جس کو توفیق ہے۔ لیکن نماز تو بہر حال فرض ہے۔ پھر توحید کا قیام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنے کیلئے کوشش ہے۔ ایک احمدی یہ عہد کرتا ہے۔ ابھی آپ نے عہد دہرایا کہ میں ان تمام نیکیوں کی کوشش کرتی رہوں گی۔ تو اگر عہد دہرانے کے بعد ہی یہاں سے اٹھ کر جائیں اور بھول جائیں سب کچھ، تو خیر قوم میں شمار نہیں ہو سکتیں۔ اپنے نفس کے بتوں کو توڑنا ہے، تبھی توحید کا قیام ہو سکتا ہے۔ شرک خفی، بعض چھپے ہوئے شرک ہوتے ہیں جو ظاہری بتوں کے شرک نہیں ہوتے لیکن اندر ہی اندر انسان کو کہہ رہے ہوتے ہیں اچھا نماز نہ پڑھو آج فلاں دعوت پہ جانا ہے، فلاں فنکشن پہ جانا ہے، فلاں سہیلی کے گھر جانا ہے، وہاں چلے جاؤ۔ وضو نہ کرو تمہارا میک اپ نہ خراب ہو جائے۔ اس قسم کی چھوٹی چھوٹی باتیں، یہ بھی شرکِ خفی ہیں"۔ (روزنامہ الفضل 5 اکتوبر 2011ء صفحہ نمبر 4)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ قادیان کے مبارک موقع پر 28 دسمبر 2003ء کو فرمایا:

"اللہ کی عبادت کے ساتھ مخلوق سے سچی ہمدردی اور انسانیت کی قدر کریں، تم پنج وقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے۔ عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر وحلم سے کام لو"۔ (روزنامہ الفضل 2 جنوری 2004ء صفحہ 2)

شرک سے بیزاری

مؤرخہ 6 اپریل 2004ء بینن میں مختلف مقامات سے آئے ہوئے لوگوں سے دورانِ ملاقات پیارے آقا سیّدنا خلیفۃ المسیح نے آمد مسیح موعودؑ کی پہچان بتانے کے بعد یہ نصائح فرمائیں:

" اس لحاظ سے آپ وہ خوش قسمت لوگ ہیں جنہوں نے اس غرض کو پورا کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مانا۔ اب آپ کا فرض ہے کہ اس تعلیم پر عمل کریں، وہ تعلیم یہی ہے کہ ایک خدا کی عبادت کریں۔ اُس کے مقابلے پر کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ نہ ظاہری شرک ہو اور نہ چھپا ہوا شرک"۔ (روزنامہ الفضل 6 اپریل 2004ء صفحہ 4)

جلسہ سالانہ قادیان 2005ء کے موقع پر لجنہ سے خطاب فرماتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی:

"شرک ایک بہت بڑی بُرائی ہے۔ حقیقی توحید جس سے نجات وابستہ ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر ایک شرک سے منزہ اور بالا ہے اس کے مقابل کوئی قادر، رازق، معزّ اور مذلّ نہیں ہے اس لئے اُس کی عبادت خالص محب اور تذلّل سے کی جائے۔ اگر جائزہ لیں تو پتہ چلے گا کہ کتنے ہی بُت ہیں جو خدا سے دور لے جانے کے باعث ہیں۔ جیسے بجائے خدا سے مانگنے کے پیروں فقیروں سے مانگنا۔ بعض علم والے بھی ایسے شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بعض ہوشیار عورتیں گھروں میں جا کر نیکی کے نام نہاد قصے سنا کر عورتوں کو اپنے جال میں پھنسا لیتی ہیں اور تعویذ گنڈے کا دھندا کرتی ہیں۔ یہ شرک ہے۔ دھوکا اور فریب ہے"۔

(روزنامہ الفضل- 29 دسمبر 2005ء صفحہ 1)

نظامِ خلافت کا احترام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ آسٹریلیا 2006ء کے موقع پر مستورات سے اپنے خطاب میں فرمایا:

" جن گھروں میں نظام کے خلاف باتیں ہوتی ہیں وہاں جماعت سے بھی دوری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور عبادات سے بھی دوری پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض گھر جہنم کا نمونہ پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ بچوں کی تربیت خراب

ہو رہی ہوتی ہے۔ بعض بچے اپنے والدین کے منہ پر کہہ دیتے ہیں کہ ہماری اصلاح سے پہلے اپنی اصلاح کریں۔ عورت جو گھر کی نگران بنائی گئی ہے وہ اپنی دُنیاوی خواہشات کے پیچھے لگ کر گھر کو تباہ کر رہی ہوتی ہے"۔

(الفضل انٹرنیشنل 19-25 مئی 2006ء صفحہ 2)

"آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ مسیح و مہدی کی خلافت جو علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی وہ عارضی نہیں بلکہ تا قیامت اس کا سلسلہ جاری رہنا ہے"۔ (الفضل انٹرنیشنل 12 اکتوبر 2007ء)

"اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ایک بہت بڑا انعام نظام خلافت کا انعام ہے۔ جو بھی اس انعام کی قدر کرتے ہوئے اس انعام سے منسلک رہے گا اور جو دعاؤں سے اس کی آبیاری کرتا رہے گا، وہ شیطان کے وسوسوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے گا۔ وہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی الٰہی وعدوں کے مطابق اپنی جنّت کا سامان کرنے والا ہو گا"۔

(الفضل انٹرنیشنل 12 اکتوبر 2007ء)

اخلاقِ حسنہ

"اپنی راہیں ہمیشہ درست رکھیں۔ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کو پورا کرتے ہوئے اور جس راہ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑا ہے اس راہ سے کبھی بھٹکنے والے نہ بنیں۔ اپنے معاملے خدا سے صاف رکھیں اور اپنا قبلہ درست رکھیں۔ اپنے دلوں کو پاک رکھیں، اپنے دلوں کے داغ دھونے کی کوشش کریں، دوسروں کے دل میں جھانکنے کی کوشش نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ نے مرنے کے بعد نہ کسی دوسرے کا بوجھ ہمارے پلڑے میں ڈالنا ہے، نہ ہمارا بوجھ کسی دوسرے کے پلڑے میں ڈالنا ہے۔ پس دلوں کو پاک رکھنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اپنے دل میں ہمیشہ جھانکتے رہیں، اپنے گریبان پر ہمیشہ نظر رکھیں، اسی سے مولیٰ راضی ہوگا، اسی سے ماحول میں فتنہ و فساد ختم ہو گا۔ اسی سے اعلیٰ اخلاق قائم ہوں گے، اسی سے کینے دور ہوں گے۔ اسی سے ہر کوئی اپنے آپ کو بغض اور حسد کی آگ سے بچانے والا ہو گا۔ اور اسی سے اخلاقی معجزات دنیا کے سامنے آئیں گے اور دنیا کو ہماری طرف توجہ پیدا ہو گی"۔

(الفضل انٹرنیشنل 12 مئی تا 18 مئی 2006 صفحہ 6 کالم 1)

"پس ہر ایک کو اپنے نمونے قائم کرنے کی ضرورت ہے چاہے وہ عہدیدار ہے یا عام احمدی ہے، مرد ہے یا عورت ہے۔ اپنے اعلیٰ اخلاق کے نمونے قائم کریں۔ جب غیر معمولی مثالی نمونے ہر جگہ قائم ہوں گے تو جماعت کی تبلیغی لحاظ سے بھی ترقی ہوگی اور تربیتی لحاظ سے بھی ترقی کرے گی۔ آئندہ نسلیں بھی احمدیت کی تعلیم پر حقیقی معنوں میں قائم ہونیوالی پیدا ہوں گی بلکہ یہ نسلیں جماعت کا ایک قیمتی اثاثہ بنیں گی۔ زبان ایک ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے محبتیں بھی پنپتی ہیں اور قتل و غارت بھی ہوتی ہے۔ اس کا صحیح استعمال بھی انتہائی ضروری ہے"۔ (الفضل انٹرنیشنل 12 مئی تا 18 مئی 2006 صفحہ 7 کالم 1)

اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی بمقام منہائیم 16 اگست 2009ء فرمایا:

"اس زمانے میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو تبھی پورا کر سکتے ہیں جب اپنی ذمّہ داریاں سمجھتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو جو اسلام کا حقیقی اور سچا اور دنیا کی نجات کا پیغام ہے دنیا تک پہنچانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ آج جماعت کی قربانیاں ہی ہیں جو خالص دین کے لئے اور دین کو قائم کرنے کے لئے ہیں"۔ (الفضل انٹرنیشنل 30 اکتوبر 2009ء)

اپریل 2010ء کو جلسہ سالانہ سپین کے موقع پر اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"جو شخص نیکیوں کو پھیلانے اور برائیوں کو روکنے کے لئے آگے قدم نہیں بڑھارہا وہ خیر اُمت کا حصہ دار کس طرح بن سکتا ہے۔ خدا کے محبوب بننے کے واسطے صرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی ایک راہ ہے اور کوئی دوسری راہ نہیں ہے"۔ (الفضل انٹرنیشنل 17-جون 2011ء)

عملی اصلاح

جلسہ سالانہ بیلجیئم 2004ء کے موقع پر لجنہ سے خطاب فرماتے ہوئے آپ نے ان الفاظ میں احمدی عورت کو اُس کا مقام یاد دلایا:

"پس احمدی عورت کا یہ مقام ہے کہ چونکہ اُس پر اگلی نسل کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے، اس لئے وہ خاوند کی فرمانبرداری کرے اور وہ بھی اس لئے کرے کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے تمام احکام کی بھی فرمانبرداری کرنے والی ہو۔ تمام قسم کی نیکیاں بھی بجالانے والی ہو۔ وہ توبہ استغفار کرنے والی بھی ہو۔ اپنی گذشتہ غلطیوں سے اللہ تعالیٰ کی بخشش طلب

کرنے والی بھی ہو اور آئندہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے وہ مضبوط مقام حاصل کرنے والی ہو۔ جہاں کھڑی ہو کر وہ ہر قسم کی لغزش اور غلطی سے محفوظ رہے۔ وہ عبادت گزار بھی ہو تاکہ اپنے آپ کو اللہ کی رضا حاصل کرنے والی بنا سکے اور اپنی اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندے بنا سکے۔ پس ایک احمدی عورت کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اِن تمام خصوصیات کی حامل ہو جو ایک مومن بننے کے لئے ضروری ہیں"۔

(روزنامہ الفضل۔20 اکتوبر 2005ء صفحہ 4)

"مسیح موعودعلیہ السلام کے زمانے میں شیطان کا مغلوب ہونا مقدر ہے مگر اس کے لئے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کا حقیقی تابعدار بننا ہو گا۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی"۔

(الفضل انٹرنیشنل 12 اکتوبر 2007ء)

اطاعت

"اگر خلافت سے وابستہ رہنا ہے، جماعت سے وابستہ رہنا ہے تو اس کے لئے پھر اطاعت بھی لازمی اور ضروری ہے۔

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ یعنی دین میں کوئی جبر نہیں کا یہ مطلب نہیں کہ جو ایمان لے آئے ہیں اُن کو کہا جائے کہ اب جو مرضی ہے تمہاری کرو اور تم پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں، آزاد ہو۔ یہ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ تو اُن کے لئے ہے جو ایمان لاتے ہیں اور دین چھوڑ دیتے ہیں۔ اُن پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اسلام لانے کے بعد، احمدیت اور حقیقی اسلام قبول کرنے کے بعد یہ بہانہ نہیں کہ دین میں جبر نہیں ہے اس لئے ہم اپنی مرضی سے جو چاہیں کریں۔ یہ بڑی غلط سوچ ہے۔ یہ تو اسلام کی خوبصورتی ہے کہ اگر کوئی کہے کہ میں ان پابندیوں میں رہنا نہیں چاہتا تو اسلام کہتا ہے کہ تمہیں آزادی ہے دین اسلام کی حدود سے باہر چلے جاؤ یا اگر اسلام کے دائرے میں رہنا ہے تو بہر حال ڈسپلن کی پابندی کرنی پڑے گی جو قائم کیا گیا ہے"۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 دسمبر 2012ء)

امانت اور عہد کی حفاظت

اس بارے میں فرمایا:

"پھر امانت اور عہد کی حفاظت ہے۔ ایک بہت بڑی بیماری مردوں میں بھی ہے لیکن عورتوں میں بہت زیادہ ہوتی ہے یہ کہ مجلس میں جب بیٹھتی ہیں تو اس کی امانت کا حق ادا نہیں کرتیں۔ آپ کی دوست ہیں، سہیلیاں ہیں یا جماعت کی کوئی مجلس ہے اس میں جب آپ آئیں وہاں جو باتیں سنیں اس کو اپنے تک محدود رکھیں۔ جب آپ اس بات کو آگے جا کے کسی اور سے کرتی ہیں اس کا مطلب ہے آپ نے امانت کا حق ادا نہیں کیا اور اس کی حفاظت نہیں کی۔ بعض جماعتی باتیں ہیں۔ بعض مسائل ہیں۔ عاملہ میں ڈسکس ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کے بعض تربیتی مسائل، بعض بچیوں کے مسائل عاملہ میں ڈسکس ہو جاتے ہیں۔ اگر عاملہ ممبر یا کوئی بھی عورت یا نوجوان لڑکی بیشک ہو، اگر اس کو گواہی کیلئے بلایا جاتا ہے اس گواہی کو یا اس بات کو اپنے تک محدود نہیں رکھتیں اور اگر کوئی باتیں پتہ لگتی ہیں کسی دوسرے کے بارہ میں ان کو دوسروں کو پھیلاتی ہیں یا باہر جا کر کسی اور سے ذکر کرتی ہیں تو اس کا مطلب کہ اس نے امانت کا حق ادا نہیں کیا"۔

(روزنامہ الفضل 5 اکتوبر 2011ء صفحہ نمبر 4)

شکر گزاری

جلسہ سالانہ برطانیہ 2007ء کے افتتاحی خطاب کے دوران آپ نے شکر گزار بندے بننے سے متعلق فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں راہِ ہدایت دکھاتے ہوئے جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ ایک احمدی کی ذمہ داری ہے کہ شکر گزاری اور ایمانوں میں مضبوطی کے ان جذبات کو اپنی نسلوں میں بھی راسخ کرتے چلے جائیں کہ اپنے ایمان میں مضبوطی تمہارے لئے آئندہ ترقیات لانے والی اور تمہیں بہترین انجام کی طرف پہنچانے والی ہوں گی۔ اس لئے ہمیشہ اس سے چمٹے رہنا۔ یہ نصیحت ہر احمدی کو اپنی نسلوں کو کرتے چلے جانا ہے"۔ (الفضل انٹرنیشنل 30۔ نومبر تا 06۔ دسمبر 2007ء صفحہ 4)

عاجزی وانکساری

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"خدا کے فضل حاصل کرنے کے لئے اُس کے آگے جھکنا اور اُس کے آگے گڑگڑانا ضروری ہے اور حقیقی طور پر گڑگڑانا اُس وقت ہو گا جب آپ کے اندر عاجزی پیدا ہو گی اور یہ خیال پیدا ہو گا کہ میں اللہ کے سب بندوں میں سے سب سے زیادہ گنہگار ہوں۔ جب عاجزی کی یہ شکل بنے گی تو

پھر لوگوں سے تعلق میں بھی کسی قسم کی انا اور خود پسندی کی حالت نہیں آئے گی۔ بُرا خیال نہیں آئے گا۔ کسی کو نقصان پہنچانے کا خیال نہیں آئے گا"۔ (روزنامہ الفضل-6 اکتوبر 2005 صفحہ 3)

پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کینیڈا 2004ء کے موقع پر لجنہ سے خطاب کے دوران یہ نصائح فرمائیں:

" صبر بھی ایک بہت بڑی خوبی ہے۔ اگر یہ تمہارے اندر پیدا ہو جائے تو بہت سارے جھگڑے گھریلو بھی، ہمسائیوں کے ساتھ بھی، رشتہ داروں کے ساتھ بھی پیدا ہی نہیں ہوں گے۔ اِس لئے صبر کی عادت اپنے اندر پیدا کرو"۔

" پھر عاجزی کا وصف ہے جو بہت بڑا وصف ہے۔ اگر انسان اس پر نظر رکھے اور ہمیشہ یہ احساس رہے کہ میں تو کچھ چیز نہیں"۔

(الفضل انٹرنیشنل 23-29 ستمبر 2005ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور موقع پر فرمایا:

" پھر عاجزی دکھانا ہے۔ عاجزی دکھانا بھی ایک بہت بڑی خصوصیت ہے۔ ابھی نظم بھی آپ نے سنی۔

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

یہ عاجزی جو ہے وہ بہت ضروری ہے۔ کسی کو یہ زعم کہ میرے پاس پیسے زیادہ ہیں، کسی کو یہ زعم کہ میرے پاس زیور زیادہ ہے، کسی کو یہ زعم کہ میری تعلیم زیادہ ہے، کسی کو یہ زعم کہ میرے بیٹے ہیں اور دوسرے کے بیٹے نہیں ہیں۔ وہاں بھی تکبر ظاہر کیا جاتا ہے تو یہ چیزیں جو ہیں یہ خدا کو انتہائی ناپسند ہیں"۔ (روزنامہ الفضل 5 اکتوبر 2011ء صفحہ نمبر 5)

جھوٹ سے پرہیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک اہم معاشرتی برائی کی طرف ان الفاظ میں توجہ دلائی:

" ایک اور برائی نفس کا شرک بھی ہے اِس سے بھی بچنا ضروری ہے۔ جھوٹ کا سہارا لینا بھی شرک ہے۔ یہ فسق و فجور کا باعث بنتا ہے۔ جو آگ کی طرف لے جاتا ہے۔ برکتیں اُٹھ جاتی ہیں اور امن برباد ہو جاتا ہے۔ خدا سے تعلق کٹ جاتا ہے اس لئے کبھی جھوٹ کے قریب نہ جائیں"۔

(روزنامہ الفضل-29 دسمبر 2005ء صفحہ 1)

پھر فرمایا:

" پھر ایک اعلیٰ خُلق اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا کہ سچائی پر قائم ہو جاؤ۔ ایسی سچائی ہو، ایسی بات کرو جو قولِ سدید ہو، ایسی بات ہو جس میں کوئی پیچ نہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ ایسی بات کرو جو واضح نہ ہو۔ صاف ستھری بات کرو۔ ایسی بات نہ ہو جس کی تاویلیں کرنی پڑیں۔ ایک جمع ایک دو کی طرح واضح بات ہو"۔ (الفضل انٹرنیشنل 27 جون تا 3 جولائی 2008ء صفحہ نمبر 9 کالم 4)

" پس ہر سچے مومن کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جھوٹ بولنا، جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹوں کی مجلس میں بیٹھنا وہ کام ہیں جو ایک مومن اور اس کے ایمان میں فاصلہ پیدا کر دیتے ہیں"۔ (الفضل انٹرنیشنل 27 جون تا 3 جولائی 2008ء صفحہ نمبر 11 کالم 4)

" ایک عورت مستقبل کی نسل کی معمار ہے۔ اگر ایک عورت میں جھوٹ بولنے کی عادت ہو گی تو ساری نسل اس بدعادت میں مبتلا ہو گی"۔

(الفضل انٹرنیشنل 27 جون تا 3 جولائی 2008ء صفحہ نمبر 11 کالم 3)

" جھوٹ ایک شرک ہے۔ جھوٹ بہت گندی عادت ہے۔ ہمیشہ ہماری بچیوں کو بھی یاد رکھنا چاہیئے ہمیشہ کہ جھوٹ سے بڑی برائی اور کوئی نہیں اور جھوٹ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی بڑی بات میں جھوٹ بولنا۔ چھوٹی سی بات میں بھی آپ لوگ اگر غلط بیانی کرتے ہیں تو یہ جھوٹ ہے اور جھوٹ جو ہے آہستہ آہستہ پھیلتا چلا جاتا ہے اور پھر یہ اتنا پھیل جاتا ہے کہ آپ کو ہر بات میں گول مول بات کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ جھوٹ بولنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ کبھی سیدھی اور قولِ سدید کی بات نہیں کرتے اور یہی پھر بڑے ہو کر جب پکی عادتیں ہو جاتی ہیں، تو معاشرے میں فساد کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ایک شخص کو کہ ساری برائیاں تم چھوڑ دو، نہیں چھوڑ سکتے تو ایک برائی جھوٹ کی چھوڑ دو اور جب وہ جھوٹ کی برائی چھوڑی تو ساری برائیاں دور ہو گئیں، پس بچیاں بھی یاد رکھیں کہ جھوٹ ہلکا سا بھی جھوٹ ہو، کبھی نہیں بولنا"۔ (روزنامہ الفضل 5 اکتوبر 2011ء صفحہ نمبر 6)

خود پسندی اور تکبّر سے بچنا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اُن کی عام کمزوریوں کو دور کرنے کی طرف یُوں توجہ دلائی:

" عُجب سے بچنا، خود پسندی سے بچنا، حرام مال سے بچنا اور بداخلاقی

سے بچنا یہ سب تقویٰ ہیں۔ اور بعض عورتوں میں عُجب بہت زیادہ ہوتا ہے۔ عُجب کا مطلب ہے کہ غرور اور تکبّر۔ اگر چند پیسے دوسروں سے زیادہ ہاتھ میں آ گئے تو اپنے آپ کو کُچھ سمجھنے لگ گئیں۔ اگر کسی بہتر خاندان کی ہیں تو اسی پر تکبر ہے۔ اگر علم کچھ زیادہ ہے تو اسی پر گھمنڈ ہے۔ غرض کہ ہر معاملے میں اپنے پر ہی نظر رکھتی ہیں، کسی کو کچھ سمجھنا ہی نہیں۔ ہر وقت اپنے آپ کو ایسے ٹولے یا گروہ میں گھیرے رکھنا جو یا تو اُس کے خوشامدیوں کا گروہ ہو، ہر وقت اسکی تعریف کرنے والا ہو یا اُنکی ہاں میں ہاں ملانے والا ہو، یا پھر ایسی قماش کے ایسی طبیعت کے لوگوں میں اُٹھنا بیٹھنا ہو، جو ایسی طبیعت رکھتے ہوں جن میں عُجب ہو اور خود پسندی ہو۔ جیسی اُن کی اپنی طبیعت ہے ایسی ان عورتوں کی بھی ہو۔ دوسروں کا ہنسی ٹھٹھا اُڑانے والی ہو۔ تو ایسے لوگ، ایسی عورتیں پھر عہدیداروں کو بھی ایسی ہی نظر سے دیکھنے لگتی ہیں۔ اُن کو بھی اسی طرح دیکھنے والی ہوتی ہیں۔ ان کے دل میں ان عہدیداروں کی کوئی عزت نہیں ہوتی۔ نہ وہ لجنہ کی کسی عہدیدار کو کچھ سمجھ رہی ہوتی ہیں، لجنہ کی صدر کو، نہ امیر کو اور پھر نظامِ جماعت کی بھی ان کے دل میں کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ پھر آہستہ آہستہ خلافت کے ادب و احترام سے بھی پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔ اور جماعت سے بھی پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔ تو فرمایا عُجب جو ہے جب یہ تم میں پیدا ہو گا تو خود پسندی پیدا ہو گی اور ہر وقت یہی دل چاہے گا کہ لوگ میری ہاں میں ہاں ملائیں، مجھے ہی دوسروں سے بہتر سمجھیں۔ ایک مقولہ ہے فارسی کا ''خود پسندی دلیلِ نادانی است'' کہ اپنی تعریف کرنے والا اور کروانے والا بے وقوف ہی ہے''۔ (الفضل انٹرنیشنل 22-28 جولائی 2005ء صفحہ 3)

فخر و مُباہات

اس سلسلے میں فرمایا:

''یہ احساس رہنا چاہئے کہ دُنیا کی چیزیں تو عارضی چیزیں ہیں، آنی جانی چیزیں ہیں۔ نہ خاندانی وجاہت پر فخر کرنے کی ضرورت ہے نہ اولاد پر فخر کرنے کی ضرورت ہے۔ نہ مالی لحاظ سے بہتر ہونے پر فخر کرنے کی ضرورت ہے نہ علم میں زیادہ ہونے پر فخر کرنے کی ضرورت ہے اور پھر دین کے معاملے میں تو یہ بالکل ہی ناجائز ہے کہ کوئی کہے کہ میں زیادہ عبادت گزار زیادہ نیک ہوں۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی عاجز رہیں۔ یہی آپ کی بڑائی ہے۔ اور ہمیشہ عاجز بنی رہیں۔ یہ عاجزی اپنی نسلوں میں بھی پیدا کریں''۔

نیز فرمایا:

''اگر آپ ایسی مجلسوں میں بیٹھتی ہیں جہاں بیہودہ گوئیاں ہو رہی ہیں دوسروں کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے یا نظامِ جماعت کے خلاف کوئی باتیں ہو رہی ہیں یا کسی عہدیدار کے خلاف کوئی باتیں ہو رہی ہیں تو بھی اُسکا مطلب ہے کہ آپ اپنے فروج کی حفاظت کرنے والی نہیں ہیں۔ کیونکہ آپ بھی چاہے بول رہی ہیں یا نہیں مگر وہاں بیٹھ کر اِس استہزاء میں، اس مذاق میں، اس بیہودہ مذاق میں شامل ہو گئی ہیں اور اپنے ذہن کو بلاوجہ گندہ کر رہی ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ آہستہ آہستہ یہ باتیں آپکی تمام نیکیوں کو کھا جائیں گی، اس لئے ایسی مجلسوں سے پرہیز کریں''۔ (الفضل انٹرنیشنل 23-29 ستمبر 2005ء)

لغویات سے پرہیز

اس بارے میں فرمایا:

'' آپ یہاں دینی اور روحانی ترقی کے لئے آئی ہوئی ہیں اس لئے جلسہ کے پروگراموں کو پوری توجہ سے سنیں۔ ٹولیاں بنا کر باتیں نہ کرتی رہیں۔ زیبائش نہ دکھائیں۔ اگر آپ توجہ سے جلسہ نہ سنیں گی تو اس کا آپ کے بچوں پر بھی اثر پڑے گا۔ ان دنوں کو دین سیکھنے اور روحانی ترقی حاصل کرنے میں گزاریں''۔

پھر ارشاد فرمایا:

'' اللہ کے نیک بندے نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ ہی کنجوسی سے کام لیتے ہیں لیکن یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ دیکھا دیکھی لباس میں مقابلہ بازی ہوتی ہے۔ یہ لغو باتیں ہیں۔ بیویاں خاوندوں کو مجبور کرتی ہیں اور خاص طور پر پاکستان میں جا کر شادیوں پر، پھر مرد بھی اس میں شامل ہو جاتے ہیں اور مرد زیادہ جاہل ہوتے ہیں جو ان باتوں میں آ کر قرضے بھی لے لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضول خرچی سے منع فرمایا ہے اور کنجوسی سے بھی منع فرمایا ہے''۔ (الفضل انٹرنیشنل-28 ستمبر تا 04 اکتوبر 2007ء صفحہ 16)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''لغو باتوں کیلئے خاص طور پر بچیوں کو میں کہنا چاہتا ہوں۔ لغو باتیں صرف باتیں ہی نہیں جو بڑی بوڑھیاں بیٹھ کے کرتی ہیں وہ تو کرتی ہی ہیں، ان

کو تو اس سے رکنا ہی ہے لیکن دس بارہ سال کی عمر کی لڑکیوں سے لے کر نوجوان لڑکیوں تک جو ٹی وی اور انٹرنیٹ ہے یہ آجکل کے لغویات میں شامل ہو چکا ہے۔ اگر آپ لوگ سارا دن ایسے پروگرام دیکھ رہی ہیں۔ جس میں کوئی تربیت نہیں ہے تو یہ لغویات ہیں"۔

(روزنامہ الفضل 5 اکتوبر 2011ء صفحہ نمبر 5)

حسد

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"حسد کرنے سے بچو کیونکہ حسد بھی ایک انسان کو اندر ہی اندر جلا دیتا ہے۔ پھر حسد کی وجہ سے وہ دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ ایک مومن کا یہ شیوہ نہیں کہ وہ حسد کرے۔ خود بھی حسد سے بچو اور حسد سے بچنے کی دعا بھی کرو"۔

(الفضل انٹرنیشنل 27 جون تا 3 جولائی 2008ء صفحہ نمبر 9 کالم 4)

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:

"بہت بڑی برائی ہے۔ اس سے بچنا چاہیئے۔ جب حسد سے بچیں گی تو حسد سے بچنے کی تلقین بھی کر سکیں گی۔ فضول خرچی کی بات مَیں پہلے ہی کر آیا ہوں کہ اپنے پاؤں اتنے ہی پھیلائیں جتنی چادر ہے۔ اس سے زیادہ بڑھیں گی تو گھروں میں فساد پیدا ہوں گے"۔ (روزنامہ الفضل اکتوبر 2011ء صفحہ نمبر 5)

بدظنّی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"پھر اللہ تعالیٰ نے ایک نصیحت یہ فرمائی کہ بدظنّی نہ کرو۔ پس یہ ایک انتہائی اہم حکم ہے۔ دنیا میں جتنے جھگڑے اور فساد ہوتے ہیں بدظنی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ آپس میں بھائی بھائی بعض دفعہ بدظنی کی وجہ سے لڑ پڑتے ہیں۔ آپ احمدی جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کو مانا ہے تو ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعودؑ دنیا میں امن قائم کرنے آئے تھے۔ آپؑ ایک ایسی جماعت پیدا کرنے کیلئے آئے تھے جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق پیار اور محبت کی تعلیم دے۔ آپ ایک ایسی جماعت پیدا کرنے کیلئے آئے تھے جو آپس میں پیار و محبت کو اس حد تک قائم رکھے کہ کبھی کوئی بدظنی ان کے دل میں ایک دوسرے کیلئے پیدا نہ ہو۔ کیونکہ جب بدظنی پیدا ہوتی ہے تو پیار و محبت ختم ہو جاتا ہے۔ جماعت، جماعت نہیں رہتی بلکہ اس میں گروہ بندی شروع ہو جاتی ہے اور پھر یہ گروہ بندی لڑائیوں کی بنیاد ڈالتی ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر بندہ اصلاح نہ کرے تو میں گناہگاروں کو سزا دیتا ہوں"۔ (روزنامہ الفضل 5 اکتوبر 2011ء صفحہ نمبر 5)

تجسّس

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تجسس نہ کرو۔ ایسے لوگ جو بلاوجہ ایک دوسرے کی ٹوہ میں لگے رہتے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیئے یہ تجسس جو بدظنّی کی وجہ سے ہو اس کو اللہ تعالیٰ نے بڑی سختی سے رد فرمایا ہے اور یہ بھی گناہ ہے۔ بعض لوگ اپنے آپ کو ہی صرف نیک اور پارسا سمجھتے ہیں اور دوسرے کے متعلق گمان کرتے ہیں کہ یہ ضرور غلط کام کر رہا ہے۔ تو ہر ایک احمدی کو اس بات سے پاک ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہر بات میں اپنے آپ کو صحیح سمجھنا اور دوسرے کو غلط سمجھنا یہ صرف بدظنّی ہی نہیں بلکہ تکبّر بھی ہے اور یہ دونوں برائیاں ایسی ہیں جو خدا تعالیٰ کو سخت ناپسند ہیں"۔

(روزنامہ الفضل اکتوبر 2011ء صفحہ نمبر 5)

غیبت

اس سلسلے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ غیبت نہ کیا کرو۔ اب غیبت کے بارہ میں لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر کسی کے بارے میں غلط بات کی جائے تو یہ غیبت ہے کسی کے پیچھے اس کی برائی بیان کرنا جو دوسرے شخص میں موجود ہو غیبت ہے۔ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ اگر وہ برائی جو دوسرے کی اُس کی پیٹھ پیچھے بیان کی جا رہی ہو اُس میں موجود ہو تب بھی غیبت ہے؟ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا تبھی تو غیبت ہے۔ ورنہ تو جھوٹ ہے اور تم دوہرے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہو"۔

(الفضل انٹرنیشنل 6 جون تا 12 جون صفحہ نمبر 11 کالم 4)

حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”غیبت ایسی بیماری ہے۔ اس کے بارے میں فرمایا کہ تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہے ہو۔ کیا کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنی مردہ بہن کا گوشت کھائے۔ اگر تمہیں یہ پسند نہیں تو پھر غیبت بھی نہ کرو کسی کی برائیاں اس کی پیٹھ پیچھے نہ کرو۔ اس کی پیٹھ پیچھے برائیاں کر رہی ہو تو اسی طرح ہیں جس طرح مردہ کا گوشت کھالیا“۔ (روزنامہ الفضل 5 اکتوبر 2011ء صفحہ نمبر 5)

معاف کرنا

حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”پھر معاف کرنے کی عادت ہے۔ یہ بھی بہت ضروری ہے۔ انصاف کرنا ہے۔ انصاف کیا ہے۔ انصاف کا اللہ تعالیٰ نے یہاں تک حکم فرمایا ہے کہ اگر تمہیں اپنے قریبی عزیزوں اور اپنے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو گواہی دو، یہ انصاف ہے۔ جس کو ہم نے قائم کرنا ہے۔ اگر جماعتِ احمدیہ میں یہ انصاف نہیں رہے گا تو پھر جماعتِ احمدیہ کا بھی کوئی مقصد نہیں ہے“۔

(روزنامہ الفضل 5 اکتوبر 2011ء صفحہ نمبر 5)

اخوّت

حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”اور پھر حمد کا ایک یہ مضمون ہے کہ احمدیت کا جو پیغام آپ کو پہنچا ہے اُس کو پیار و محبت، امن، بھائی چارے سے اس معاشرہ میں بھی پہنچائیں۔ آج ہمارا یہی کام ہے کہ ہم نے دین کے پیغام کو ساری دنیا میں پہنچانا ہے، پیار و محبت کا پیغام پہنچانا ہے۔ ہم خدا کی حقیقی شکر گزاری اُس وقت ہی کر سکیں گے جب اسلام کا پیغام پہنچائیں جو ہم نے احمدیت قبول کر کے پایا ہے۔ وہ دوسروں کو بھی دیں گے“۔ (روزنامہ الفضل 23 نومبر 2011ء صفحہ نمبر 5)

حقوق العباد

حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”حقوق العباد ہیں۔ ان میں والدین سے احسان کا سلوک ہے۔ اب والدین سے سب سے زیادہ احسان کے سلوک کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ان سے کرو اور ان کیلئے دعا کرو کہ جس طرح انہوں نے بچپن میں مجھ پر رحم کیا، مجھے پالا پوسا اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور یہ دعا ان کی زندگی میں بھی ہو سکتی ہے ان کے مرنے کے بعد بھی ہو سکتی ہے۔ ایک مستقل دعا ہے۔ اگر ہر بچہ، ہر نوجوان، ہر عورت یہ دعا کر رہی ہوگی تو خود بھی اس کو احساس ہو رہا ہو گا اور جو بچوں والی ہیں جب وہ اپنے والدین کیلئے دعا کر رہی ہوں گی تو ان کو خود بھی احساس ہو گا کہ ہم نے بھی دعا لینی ہے ہمیں بھی ان نیکیوں پر قائم ہونے کی ضرورت ہے جو ہمیں ان دعاؤں کا حقدار بنائیں گی“۔

(روزنامہ الفضل 5 اکتوبر 2011ء صفحہ نمبر 4)

رشتہ داروں سے حُسنِ سلُوک

”پھر رشتہ داروں سے حسنِ سلوک ہے۔ یہ ایک بہت اہم چیز ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر بعض رشتوں میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔ ایک نیکی جو ہے جس کا اللہ تعالیٰ ثواب دے رہا ہوتا ہے اس سے محروم ہو جاتی ہیں۔ اگر یہ رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کی نیکی رہے تو عموماً میں نے دیکھا ہے کہ گھروں میں جو رشتے برباد ہوتے ہیں، ٹوٹتے ہیں، خاوند اور بیوی کی آپس میں لڑائیاں ہیں۔ ساس اور بہو کی لڑائیاں ہیں۔ اگر ایک دوسرے سے حسنِ سلوک کر رہے ہوں گے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کسی قسم کی ایک دوسرے کے خلاف رنجشیں پیدا ہوں، پس یہ بھی نیکیوں میں آگے بڑھنے والی مومنات کا کام ہے کہ اپنے رشتوں کا بھی پاس اور خیال رکھیں“۔

(روزنامہ الفضل 5 اکتوبر 2011ء صفحہ نمبر 4)

ہمسایوں سے حُسنِ سلُوک

”پھر ہمسائیوں سے حسنِ سلوک ہے۔ یہاں کے جو جرمن ہمسائے ہیں، نہ جاننے والے، ان سے تو آپ حسنِ سلوک اسی کو سمجھتے ہیں کہ ہمارا ان سے تعلق نہیں، واسطہ نہیں۔ پھر قریبی ہمسائے آپ کے جماعت کے ممبر ان بھی ہیں۔ ان سے حسنِ سلوک بھی ہے۔ لیکن جرمنوں سے بھی حسنِ سلوک ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے سو کوس تک یعنی سو میل تک تمہارے ہمسائے ہیں۔ یہ نہ سمجھو کہ تمہاری ہمسائیگی صرف

تمہارے گھر کے ساتھ جُڑی دیوار والا تمہارا ہمسایہ ہے۔ جماعت کے تمام افراد تمہارے ہمسائے ہیں"۔ (روزنامہ الفضل 5 اکتوبر 2011ء صفحہ نمبر 4)

پردے کی اہمیت

بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ یو کے بیت الفتوح 2006ء آپ نے فرمایا:

"پردہ ایک اسلامی حکم ہے اور ایک احمدی عورت اور نوجوان لڑکی کی شان اور اس کا تقدس بھی ہے۔ اس کو قائم رکھنا ضروری ہے۔ جرأت مند مسلمان احمدی عورت کی طرح اپنے نیک عمل سے اور دلائل سے اپنے ماحول اور معاشرے میں اس بات کو پہنچائیں کہ پردہ کوئی قید نہیں بلکہ یہ قرآنی حکم ہماری عزتوں کو قائم کرنے اور ہمارا شرف بحال کرنے کے لئے ہے"۔

مستورات سے خطاب بر موقع جلسہ سالانہ کینیڈا 25 جون 2005ء فرمایا:

"جہاں گھر کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے مردوں کی یہ ذمّہ داری ہے کہ نیک نمونے قائم کریں وہاں ماؤں کی بھی ذمّہ داری بنتی ہے کہ وہ دیکھیں کہ ان کی اولاد ضائع نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والی ہو۔ آپ کو اس مغربی معاشرہ میں رہتے ہوئے جہاں اپنی اور اپنی نسلوں کی حفاظت کے لئے اور بھی بہت سے مجاہدے کرنے ہیں وہاں پردے کا مجاہدہ بھی کریں"۔

مستورات سے خطاب بر موقع جلسہ سالانہ یو۔ کے بروز ہفتہ بمقام رشمور ایرینا، لندن 30 جولائی 2005ء فرمایا:

"احمدی عورت کا مقام اور ذمّہ داری انتہائی اہم ہے کیونکہ احمدیت کی آئندہ نسل کی پرورش آپ کی گود میں ہو رہی ہے یا ہونے والی ہے۔ آج آپ ہی ہیں جنہوں نے اپنے اندر پاک تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ اپنے خاوندں اور بچوں کی طرف بھی توجہ دینی ہے اور ان کو بھی یہ توجہ دلانی ہے کہ اس مسیح پاک کی جماعت میں شامل ہو کر تم بھی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرو۔ احمدی عورت کو پردے کا خیال از خود رکھنا چاہیے۔ خود اس کے دل میں احساس پیدا ہونا چاہیئے"۔

جلسہ سالانہ کینیڈا 2004ء کے ہی موقع پر آپ نے مستورات سے خطاب کے دوران پردے کی اہمیت کے بارے میں فرمایا:

"اگر آپ برقع پہن کر مردوں کی مجلسوں میں بیٹھنا شروع کر دیں، مردوں سے مصافحے کرنا شروع کر دیں تو پردہ کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ اسکا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ پردہ کا تو مقصد یہ ہے کہ نامحرم مرد اور عورت آپس میں کھلے طور پر میل جول نہ کریں، آپس میں نہ ملیں، دونوں کی جگہیں علیحدہ علیحدہ ہوں۔ اگر آپ اپنی سہیلی کے گھر جا کر اس کے خاوند یا بھائیوں یا اور رشتہ داروں سے آزادانہ ماحول میں بیٹھی ہیں یا منہ ڈھانک کر کسی سے ہاتھ ملا رہی ہیں تو یہ تو پردہ نہیں ہے۔ جو پردے کی غرض ہے وہ تو یہی ہے کہ عورتیں نامحرم مردوں کے سامنے نہ جائیں۔ ہر ایک کی مجلسیں علیحدہ ہوں"۔

"جب برقعہ پہنیں، یا حجاب لیں یا سکارف لیں یا دوپٹہ پہنیں یا نقاب لیں، جو بھی پہن رہی ہوں تو بال چھپے ہونے چاہیے، بال نظر نہیں آنے چاہئے، ماتھا سامنے سے ڈھکا ہونا چاہئے۔ سامنے کم از کم ٹھوڑی تک کپڑا ہونا چاہئے، منہ اگر ننگا ہے تو میک اپ نہیں ہونا چاہیئے"۔

"سکولوں اور کالجوں میں بھی بچیاں جاتی ہیں اگر کلاس روم میں پردہ سکارف لینے کی اجازت نہیں بھی ہے تو کلاس روم سے باہر نکل کر فوراً لینا چاہئے۔ یہ دوعملی نہیں ہے اور نہ ہی منافقت ہے۔ اس سے آپ کے ذہن میں احساس رہے گا کہ میں نے پردہ کرنا ہے اور آئندہ زندگی میں پھر آپکو یہ عادت ہو جائے گی۔ پھر اگر چھوڑ دیا تو چھوٹ بڑھتی چلی جائے گی۔ اور پھر کسی بھی وقت پابندی نہیں ہو گی۔ پھر وہ جو حیا ہے وہ ختم ہو جاتی ہے۔ پھر اپنے عزیز رشتہ داروں کے درمیان بھی جب کسی فنکشن میں یا شادی بیاہ وغیرہ میں آئیں تو ایسا لباس نہ ہو جس میں جسم اٹریکٹ (attract) کرتا ہو یا اچھا لگتا ہو یا جسم نظر آتا ہو۔ آپکا تقدس اسی میں ہے کہ اسلامی روایات کی پابندی کریں اور دُنیا کی نظروں سے بچیں"۔

(الفضل انٹرنیشنل 23-29 ستمبر 2005ء صفحہ 8)

جلسہ سالانہ جرمنی 2007ء کے موقع پر لجنہ سے خطاب کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پردہ سے متعلق یہ نصائح کیں:

"اللہ تعالیٰ کا ایک حکم پردہ ہے۔ دیکھنے میں آیا ہے معاشرہ کے زیر اثر پردے کا خیال نہیں رکھتیں۔ بازاروں میں جاتے ہوئے پردہ نہیں

کرتیں۔ ایک بات یاد رکھیں کہ حیا ایمان کا حصہ ہے اور پردے میں ہی ایک احمدی بچی کا تقدس ہے، اس کو ہمیشہ قائم رکھیں"۔

(28 ستمبر تا 4 اکتوبر 2007ء صفحہ نمبر 16 کالم 3،4)

"جوانی میں جب لڑکیاں قدم رکھتی ہیں تو ان کے کوٹ گھٹنوں سے نیچے ہونے چاہیئے ایسے کوٹ پہننے چاہیئے جو ان کا پورا جسم ڈھانکنے والے ہوں اور بازو لمبے ہونے چاہیئے۔ ایک احمدی عورت ایک احمدی لڑکی کی پہچان یہ ہونی چاہیئے کہ اس کا لباس حیادار ہو پس اپنے لباسوں کا خاص طور پر خیال کریں کیونکہ یہ بھی ایک احمدی عورت کے تقدس کیلیئے بہت ضروری ہے"۔

(الفضل انٹر نیشنل 24 اکتوبر تا 31 اکتوبر 2008ء صفحہ نمبر 11 کالم 3)

تبلیغ کی اہمیت

جلسہ سالانہ آسٹریلیا 2006ء کے موقع پر مستورات سے خطاب فرماتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ نصائح تلقین کیں:

" یونیورسٹیوں میں پڑھنے والی بچیاں بغیر جھجک کے اسلام کے بارے میں دوسری طالبات سے بات کریں۔ اگر آپکا رکھ رکھاؤ دوسروں سے مختلف ہو گا تو پھر خود سلجھی ہوئی طالبات آپ سے رابطہ کریں گی اور بات چیت کا سلسلہ چل نکلے گا"۔

"آپ نے جو بھی بیگ اُٹھایا ہوتا ہے اُس میں جماعتی لٹریچر بھی رکھیں۔ جہاں آپ فارغ ہوں تو کتاب کا مطالعہ کریں۔ جب آپکی ساتھی آپکو پڑھتا دیکھے گی تو آپکی طرف توجہ کریں گی اور پوچھیں گی کہ کتاب اُنکو دکھائیں، پڑھنے کے لئے دیں۔ اِس سے بات آگے چلے گی غرض بہت سے ذرائع ہیں جو آپ اپنے حالات میں سنجیدگی سے کوشش کریں، راستے نکالنے کی کوشش کریں تو نکل سکتے ہیں"۔ (الفضل انٹر نیشنل 19-25 مئی 2006ء صفحہ 2)

اختتامی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی 16 اگست 2009ء:

"ہر احمدی کو اپنے نمونے قائم کرنے ہوں گے تبھی تبلیغ کے میدان میں ترقی ہو سکتی ہے۔ اگر ایک مربّی اپنی بھرپور کوشش کر بھی رہا ہو لیکن افراد جماعت کے نمونے اس ماحول میں ایسے ہوں جو دوسروں کے لئے ٹھوکر کا باعث بن رہے ہیں تو تبلیغ کی کوشش کوئی کام نہیں دکھا سکتی۔ جوں جوں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے دور جا رہے ہیں ایک خاص کوشش اور دعا کے ساتھ ساتھ قربت الٰہی اور مغفرت الٰہی کے حصول کے راستے بھی تلاش کرنے چاہئیں"۔ (الفضل انٹر نیشنل 6 نومبر 2009ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"جب ہر احمدی اپنی ذمہ داری کو سمجھے، اپنی تربیت کی طرف توجہ دے اور دعوتِ الی اللہ کی طرف توجہ دے۔ اور دنیا کو پیغام پہنچا کے یقیناً ہم شکر گزار بندے ہونگے خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے"۔

(روزنامہ الفضل 23 نومبر 2011ء صفحہ نمبر 5)

سوال وجواب بر موقع دورہ ڈنمارک 9 اکتوبر 2011ء۔ ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ہم ہر کسی سے ڈائیلاگ کرتے ہیں ہر ملک میں ہم فنکشن پروگرام آرگنائز کرتے ہیں اور ہمارے پلیٹ فارم پر دوسرے مذاہب کے لوگ آکر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ کینیڈا، امریکہ اور دوسرے ممالک میں چرچ سے لوگ آکر ہمارے اسٹیج پر اپنا ایڈریس پیش کرتے ہیں"۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:" جرمنی تو ملٹی کلچرل ہے ملٹی نیشنل ہے۔ اب آپ کو چاہیئے کہ مل کر سب بیٹھیں اور ملک کی بہتری کیلیئے کام کریں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے۔ آپ آزاد ہیں، جو چاہیں مذہب اختیار کریں۔ مہمانوں نے بتایا کہ ہم مختلف کلچر کے لوگوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ابھی ابتدائی لیول پر کام کر رہے ہیں"۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اصل یہ ہے کہ جو لوگ دوسرے ممالک سے آئے ہیں اور یہاں رہ رہے ہیں وہ اس معاشرہ میں شامل ہوں اور اپنا اپنا مذہب رکھتے ہوئے اس معاشرہ کا حصّہ بنیں اور جرمن شہری ہونے کی حیثیت سے اپنے اس ملک کی بہتری کیلیئے کام کریں"۔ (روزنامہ الفضل 14 نومبر 2011ء صفحہ نمبر 5)

بنگلہ دیش کے جلسہ سالانہ 2013 کے موقع پر آپ نے فرمایا:

"اگر ہم نے ترقی کرنی ہے تو ہمیں اپنے مقاصد کے حاصل کرنے کے لئے وسیع سوچ کے ساتھ کچھ ہدف مقرر کرنے ہوں گے۔ ہمارے مقاصد تو وہ ہیں جن کی دنیا کو آج ضرورت ہے اور دنیا اُس کے لئے بے چین اور اُس کی تلاش میں ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے محمد ﷺ کی غلامی میں

اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے لئے آئے ہوئے کا دست و بازو بن کر اسلام کے خوبصورت پیغام اور اس کی خوبصورت تعلیم کو اس کی خوبصورتی دکھاتے ہوئے دنیا کے کونے کونے اور ہر انسان تک پہنچانا۔ یہ کوئی معمولی مقصد نہیں جو بغیر کسی محنت اور قربانی کے حاصل ہو جائے اس کے لئے ہمیں اپنے نفس کی قربانی بھی دینی پڑے گی، مال کی قربانی بھی دینی پڑے گی اور جان کی قربانی بھی دینی پڑے گی"۔ (الفضل انٹرنیشنل 12 اپریل 2013ء)

تربیتِ اولاد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 3 جون 2004ء کو جلسہ سالانہ ہالینڈ کے موقع پر لجنہ سے خطاب فرماتے ہوئے یہ نصائح ارشاد فرمائیں:

"نئی نسل کی تربیت کی ذمہ داری ماؤں پر ہوتی ہے بلکہ بچے کی پیدائش سے پہلے ہی یہ ذمہ داری شروع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب بچے کی پیدائش کی امید ہو تو مائیں اگر اس وقت سے ہی دُعائیں شروع کر دیں اور ایک تڑپ کے ساتھ دُعائیں شروع کر دیں تو پھر وہ دُعائیں اُس بچے کی تمام زندگی تک جوانی سے لیکر بڑھاپے تک اُس کا ساتھ دیتی ہیں"۔

پھر فرمایا:

"عورت کا یہ مقام ہمیشہ یاد رکھیں جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنی نسلوں کی اُٹھان ایسے نیک اور پاک ماحول میں کریں کہ وہ اللہ کی طرف جھکنے والے ہوں اور اُن کی نیکی کو دیکھتے ہوئے دُنیا بھی کہے کہ اِس بچے کو اُس کی ماں نے واقعی جنّتی بنا دیا"۔ (الفضل انٹرنیشنل 22-28 جولائی 2005ء صفحہ 3)

اسی طرح جلسہ سالانہ بیلجیئم 2004ء میں لجنہ سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

"ماں باپ کو بھی نصیحت ہے کہ اپنے بچوں کی بھی نگرانی کریں کہ اُن کے دوست کیسے ہیں۔ اِس ماحول میں، مغرب کے ماحول میں، آزاد ماحول میں خاص طور پر اِس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر توجہ نہ دی تو بہت ساری اِس کی مثالیں ہیں کہ لڑکا یا لڑکی گھر سے چلے گئے اور پھر جماعت سے بھی کٹ گئے، اپنی مرضی سے شادی کر لی پھر رونے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا"۔ (روزنامہ الفضل 20 اکتوبر 2005ء صفحہ 4)

30 جولائی 2010ء کو جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر خواتین سے خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"احمدی عورت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت کی کما حقہٗ کوشش کرے۔ نیز اسکا خدا تعالیٰ سے تعلق، اسکی عبادات کی نگرانی اور نیکیوں کی طرف اسکی توجہ کروائے تا پختہ عمر ہونے تک اسکا ہر عمل، عملِ صالح اور پکا ہو جائے۔ جو عورت غیب میں اپنے خاوند کے حقوق کی حفاظت نہیں کرتی وہ خدا کی خوشنودی حاصل نہیں کر سکتی"۔

(الفضل انٹرنیشنل 11-مارچ 2011)

واقفاتِ نو برطانیہ کے اجتماع منعقدہ یکم مئی 2011ء سے خطاب فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا:

"آپ کے عمل ایسے ہوں کہ آپ مشعل کی طرح چمکیں اور روشنی پھیلائیں۔ اگر یہ ہو گا تو آپ میری اور آئندہ خلفاء کی فکر دور کرنے والی ہوں گی کہ آئندہ نسلیں محفوظ ہاتھوں میں ہیں۔ چھوٹی بچیاں جس طرح سکول کا دیا ہوا نصاب یاد کرتی ہیں اسی طرح دین سیکھنے کے لئے بھرپور کوشش کریں۔ نماز کبھی نہ چھوڑیں۔ قرآن کریم روزانہ پڑھیں۔ والدین کا کہنا ہمیشہ مانیں اور دوسرے بہن بھائیوں کے لئے نمونہ بنیں"۔

(الفضل انٹرنیشنل یکم جولائی 2011ء)

اسی طرح جلسہ سالانہ کینیڈا 2008ء کے موقع پر خواتین سے خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"ایک احمدی عورت، ایک احمدی لڑکی جو مستقبل کی احمدی نسل کی ذمہ دار ہے اس کا کام ہے کہ ہر نیکی کی خبر سُن کر اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی کوشش کرے اور اس کے لئے سب سے اہم نسخہ جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے اس کے آگے جھکنا، اس کی عبادت کرنا، اُس سے دعائیں مانگنا ہے۔۔۔ عورت کو اپنے خاوند کے گھر کا نگران بنایا گیا ہے۔ بچوں اور بچیوں کی تربیت کرنا اس لحاظ سے ماؤں کا فرض ہے۔ ماؤں نے لڑکوں کی تربیت بھی کرنی ہے انہیں بھی اچھے اور بُرے کی پہچان سکھانی ہے"۔ (الفضل انٹرنیشنل 15- جولائی 2011)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر فرمایا:

"ان کی دینی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ نہیں دے رہیں۔ تو یہ بھی اولاد کا قتل ہے۔ ماں باپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ بچے نماز پڑھ رہے ہیں کہ نہیں۔ دس سال کی عمر تک آہستہ آہستہ عادت ڈالنی چاہیئے۔ دس سال

کے بعد تھوڑی سے سختی بھی کرنی چاہیئے اور اس عمر میں اگر عادت پڑ جائے بچوں کو اور بچوں کو خود بھی سوچنا چاہیئے کہ ہم احمدی بچیاں ہیں ہم نے جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے نماز پڑھنے کا اس کو اپنانا ہے۔ اس طرف توجہ رکھنی ہے۔ ماں باپ اس کی نگرانی رکھیں کہ بچیاں نمازیں پڑھ رہی ہیں کہ نہیں۔ کیونکہ مائیں ہی ہیں جنہیں بچی کی ایک عمر کے بعد پتہ ہوتا ہے کہ بچیوں نے نماز پڑھنی ہے کہ نہیں پڑھنی اور ویسے بھی تو گھر میں رہنے والی ہیں وہ۔ اسی طرح اپنے بچوں کی نگرانی کریں کہ بچے نماز پڑھ رہے ہیں کہ نہیں۔ پھر قرآن کریم پڑھنے کی نگرانی کی ضرورت ہے کہ قرآن کریم پڑھ رہے ہیں کہ نہیں۔ ایک دینی ماحول اپنے گھروں میں پیدا کریں گی تو تبھی خیر امت میں شمار ہوں گی"۔ (روزنامہ الفضل 5 اکتوبر 2011ء صفحہ نمبر 6)

نیز فرمایا:

"اس لحاظ سے احمدی عورت کا مقام بہت اہم ہے۔ پس آپ صرف اپنی ہی ذمہ دار نہیں کیونکہ آئندہ نسل کی تربیت آپ کی گود میں ہونی ہے۔ لہٰذا آپ اس سودے اور تجارت کی طرف توجہ کریں جس کی طرف خدا تعالیٰ نے آپ کو متوجہ کیا ہے۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کی زینت، فخر اور سج دھج دنیا کا مال و متاع نہ ہو بلکہ اس زینت کو اختیار کریں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کلام اللہ میں فرمایا ہے یعنی تقویٰ اور لباس تقویٰ۔ اس لئے اپنے ذہن سے یہ خیال نکال دو کہ یہ دنیا کا مال و متاع ہی سب کچھ ہے۔ یہ سب دھوکے ہیں۔ پس اپنے مقصدِ پیدائش کو سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو سجاؤ۔ یہی تقویٰ ہے جو تمہاری خوبصورتی کو اور بڑھائے گا۔ عورت کی اصل زینت تقویٰ کے لباس میں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عورتیں بڑا خرچ کر کے عمدہ اور فیشن ایبل لباس تیار کرواتی ہیں۔ یہ عورت کی فطرت ہے کہ اس میں دوسروں سے اپنے آپ کو نمایاں نظر آنے کی خواہش ہوتی ہے۔ ایک احمدی عورت کا مقصد یہی ہے کہ لباس کے معاملہ میں ایک مثالی احمدی عورت حیاء کے پہلو کو نظر رکھتی۔۔۔۔ احمدی عورت کو پردہ کے معیار پر پورا اترنا اور اس مقصد کیلئے خدا کا حکم ماننا اور اپنے آپ کو معاشرہ کی بد نظروں سے بچانا ہے۔ لہٰذا اپنا لباس ایسا رکھیں جو حیا والا لباس ہو۔ اگر احمدی عورت لباس تقویٰ کیلئے کوشش کرے گی تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی چادر تلے آجائے گی۔ پردے کے دہرے معیار قائم نہ کریں کہ بیت میں آنا ہو تو پوری طرح پردہ ہو۔ باہر جائیں تو اور پردہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے خوف اور محبت اور تقویٰ کے ساتھ حیا کے تقاضے پورے کرتے ہوئے پردہ کی پُر حکمت عارفانہ روح کو قائم کریں۔ خاوندوں سے دنیاداری کے تقاضے نہ کریں۔ صالحات، قانتات بنیں۔ اپنے عہدِ بیعت پر نظر رکھیں۔ جو توقعات سیّدنا حضرت بانی سلسلہ نے ایک احمدی عورت سے فرمائی تھیں اُن پر پوری اتریں۔ آپ کی زینتیں دنیوی لہو ولعب نہ ہوں بلکہ اللہ کا پیار ہو۔ قدرتِ ثانیہ سے دائمی تعلق ہو اور ایسی نیک اولادیں آپ کی گودوں سے پل کر جوان ہوں جو حضرت بانی سلسلہ کے مشن کو آگے بڑھانے والی ہوں اور خدا کرے جب ہمارا آخری وقت آئے تو خدا تعالیٰ کی رضا کی آواز آئے"۔ (روزنامہ الفضل 13 ستمبر 2005ء صفحہ 4 کالم 1-2)

تربیت لجنہ و ناصرات

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ بورکینا فاسو سے 4 اپریل 2004ء کو میٹنگ کے دوران آپ نے فرمایا:

"لجنہ یہ کوشش بھی کرے کہ ہر جگہ عورتوں کو نماز پڑھنی آنی چاہیئے۔ نماز کے الفاظ اور پھر اس کا ترجمہ بھی آنا چاہیئے"۔

پھر فرمایا:

"ناصرات میں تعلیم کا رجحان بڑھائیں۔ ناصرات کی تربیت اس لئے ضروری ہے کہ آئندہ نسل میں انہوں نے مائیں بننا ہے اور آگے نسل چلنی ہے اس لئے اُن کا تعلیمی معیار بلند ہونا چاہیئے"۔ (روزنامہ الفضل 16۔اپریل 2004ء صفحہ 1)

مسجد کا احترام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 اپریل 2008ء میں فرمایا:

"خاص طور پر مسجدوں میں اس بات کا خیال رکھیں کہ ہم نے کوئی دنیاداری کی بات یہاں نہیں کرنی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔ مسجد میں آتے وقت جب یہ سوچ ہو گی اور جب ہر شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے مسجد میں آرہا ہو گا تو دل میں اگر کوئی برا خیال بھی ہے تو وہ اسے جھٹکنے کی کوشش کرے گا"۔ (الفضل انٹرنیشنل 13 جون تا 19 جون 2008ء صفحہ نمبر 8 کالم 2)

”پس اگر برائیوں سے بچنے کی ضمانت حاصل کرنی ہے تو خالص ہو کر واحد و یگانہ خدا کی عبادت کیلئے بار بار اس مسجد میں آنا بھی ضروری ہے اور یہی اس مسجد کی اصل خوبصورتی اور زینت ہے۔ اس میں آپ کے امن کی بھی ضمانت ہے اور علاقے کے امن کی بھی ضمانت ہے۔ نیک اور عبادت گزار لوگوں کی خاطر اللہ تعالیٰ دوسروں کو بھی آفات سے بچالیتا ہے۔ پھر مسجد میں آنے والے جب خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی عبادت کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہو گی اور یہ بھی معاشرے کے امن کا باعث بنے گی“۔ (الفضل انٹر نیشنل 19 ستمبر تا 25 ستمبر 2008ء صفحہ نمبر 10 کالم 2)

گھروں کو جنّت نظیر بنائیں

خطاب مستورات جلسہ سالانہ جرمنی 2 جون 2012ء میں فرمایا:

”ایک عقلمند عورت وہی ہے جو یہ سوچے کہ میں نے اپنا گھریلو چین اور سکون کس طرح پانا ہے؟ اپنے گھر کو جنت نظیر کس طرح بنانا ہے۔ اگر دنیا کی طرف نظر رہے تو یہ سکون کبھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ حقیقی سکون خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اپنی آزادی کو اُن حدود کے اندر رکھیں جو خدا تعالیٰ نے آپ کے لئے مقرر کی ہیں۔ اگر آزادی یہاں کے معاشرے کی بے حجابی کا نام ہے تو یقیناً ایک احمدی بچی آزاد نہیں ہے اور نہ ہی اُسے ایسی آزادی کے پیچھے جانا چاہیئے۔ پردے کا مقصد دوسروں کی توجہ اپنے سے ہٹانا ہے اور یہ احساس دلانا ہے کہ ہم حیادار ہیں“۔

(الفضل انٹر نیشنل 26 اکتوبر 2012ء)

عورت کا مقام

جلسہ سالانہ ہالینڈ کے موقع پر مستورات سے خطاب 3 جون 2004ء میں فرمایا:

”اسلام نے عورت کے حقوق و فرائض کی ادائیگی کی بھی اسی طرح تلقین فرمائی ہے جس طرح مردوں کے حقوق و فرائض کی۔ اپنی نسلوں کی اٹھان ایسے نیک اور پاک ماحول میں کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے والے ہوں“۔

خطاب جلسہ سالانہ جرمنی لجنہ اماء اللہ 23 اگست 2003ء میں فرمایا:

”عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ (1) اسلام نے عورت کو بلند مقام دیا ہے اور اس سے عظیم توقعات وابستہ کی ہیں۔ (2) اسلام عورتوں کو بعض احکامات کا پابند کرتا ہے تو اس سے وہ ان کی عزت احترام اور تکریم پیدا کرنا چاہتا ہے اور معاشرہ کو جنت نظیر بنانا چاہتا ہے“۔

عائلی زندگی

بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ برطانیہ بتاریخ 4 اکتوبر 2009ء عائلی زندگی کے بارے میں فرمایا:

”اگر اپنا اصول یہ بنالیں کہ صبر اور دعا سے کام لینا ہے اور تقویٰ اختیار کرنا ہے تو تمام عائلی مسائل جو ہیں وہ محبتوں میں بدل جائیں گے اور یہ تبدیلی ہر احمدی میں پیدا ہونی چاہیئے۔ ورنہ وہ اس عہد کو پورا کرنے والا نہیں ہو گا جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہے“۔

(الفضل انٹر نیشنل 18 دسمبر 2009ء)

میڈیا اور ٹی وی

اختتامی خطاب جلسہ سالانہ نائیجیریا 4 مئی 2008ء میں ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ مومنوں کے بارہ میں فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المومنون: 4) مومن وہ ہیں جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔ اس عمر میں بہت سے ایسے کام ہوتے ہیں اور وہ لغو ہوتے ہیں جن میں سے ایک انٹرنیٹ (Internet) بھی ہے کہ بعض نوجوان لوگ اس کو غلط کاموں میں استعمال کر رہے ہیں۔ بجائے اس سے فائدہ حاصل کرنے کے یہ ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کیلئے استعمال کر رہے ہیں اور لڑکے اور لڑکیوں کی دوستیاں بڑھانے کیلئے استعمال ہو رہا ہے۔ بعض اوقات بد اخلاق اور فحش فلمیں بھی انٹرنیٹ پر چل رہی ہوتی ہیں جو کہ مہذب لوگوں کیلئے نہیں ہوتیں۔ یہ فلمیں نوجوانوں کے اخلاق کو تباہ کرتی ہیں اور بہت سے لوگ اس کی وجہ سے اپنی زندگیوں کو تباہ کر لیتے ہیں“۔

(الفضل انٹر نیشنل 4 جولائی تا 10 جولائی 2008ء صفحہ نمبر 10 کالم 4)

”انٹرنیٹ ہے اس میں بعض دفعہ ایسی جگہوں پر چلی جاتی ہیں جہاں

سے پھر آپ واپس نہیں آسکتے اور بے حیائی پھیلتی چلی جاتی ہے۔ بعض دفعہ بہت سارے ایسے معاملات آجاتے ہیں کہ غلط قسم کے گروہوں میں لڑکوں نے لڑکیوں کو کسی جال میں پھنسا لیا اور پھر ان کو گھر چھوڑنے پڑے اور بدنامی کا باعث ہوئیں اپنے خاندان کیلئے بھی، جماعت کیلئے بھی۔ اس لئے انٹرنیٹ وغیرہ سے بہت زیادہ بچنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ بھی ذہنوں کو زہریلا کرنے کیلئے انٹرنیٹ پر بہت سارے پروگرام ہیں"۔

(روزنامہ الفضل 5 اکتوبر 2011ء صفحہ نمبر 5)

"ٹی وی چینیلز اور دوسرے میڈیا کا بے جا استعمال جو ہے وہ خرابی پیدا کرتا ہے اس کا استعمال صرف اس حد تک کریں جو آپ کے علمی معیار کو بڑھانے والا ہو یا ہلکی پھلکی تفریح کیلئے ہو اسی طرح ان ملکوں میں رہتے ہوئے خاص طور پر نوجوان لڑکیاں اور لڑکے اس حد تک فیشن کو نہ اپنائیں جو حیا کی حدود کو توڑتا ہو۔ وہی فیشن اپنائیں جو حیا کی حدود کے اندر ہوں۔ خاص طور پر لڑکیاں ایسے فیشن کریں جو حیا کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے ہوں جو ان کو دوسروں سے ممتاز کرتا ہو ان میں اور دوسروں میں فرق نظر آتا ہو"۔ (الفضل انٹرنیشنل 24 اکتوبر تا 31 اکتوبر 2008ء صفحہ نمبر 10 کالم 3)

غیر اسلامی رسُومات

شادیوں میں ڈانس

"یہ بھی بعض شکایات ہیں کہ شادیوں میں ڈانس ہوتا ہے اور جسم کی نمائش ہوتی ہے۔ یہ انتہائی بے حیائی ہے۔ لڑکیوں کو لڑکیوں میں بھی ننگے لباس میں نہیں آنا چاہئے اور نہ ہی ڈانس کی اجازت ہے۔ یہ بیہودگی ہے۔ ننگے لباس میں عورتوں کے سامنے ورزش کی بھی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ دوسرے ڈانس کرتے وقت تو جذبات ہی بالکل اور ہوتے ہیں اور ورزش کرتے ہوئے خیالات اور ہوتے ہیں۔ شادیوں کے موقعہ پر بعض پاکیزہ نغمے بھی ہیں دعائیہ نظمیں بھی ہیں جو پڑھی جاسکتی ہیں"۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 ستمبر تا 4 اکتوبر 2007ء صفحہ نمبر 10 کالم 1)

گھر کے اندر غیر مرد سے ویڈیو بنوانے کی اجازت نہیں ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک موصولہ ارشاد کے مطابق:

"ایک احمدی گھرانے میں شادی کے موقع پر بد رسومات اور غیر احمدی کے ویڈیو بنانے کے بارے میں ۔۔۔ ایک رپورٹ مجھے ملی ہے۔ میں پہلے بھی ان باتوں سے منع کر چکا ہوں۔ اب پھر لکھ رہا ہوں کہ کسی کے جیسے بھی تعلقات ہوں، غیر مرد سے گھر کے اندر ویڈیو بنانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس بارے میں نرمی نہ برتا کریں۔ نہیں تو تمام حجاب ختم ہو جائیں گے"۔ (خط محررہ 20 اگست 2011ء)

جب رسمیں بڑھتی ہیں تو پھر انسان بالکل اندھا ہو جاتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"شادی بیاہ کے موقع پر بعض فضول قسم کی رسمیں ہیں۔ جیسے بَری دکھانا یا وہ سامان جو دلہا والے دلہن کے لئے بھیجتے ہیں اس کا اظہار، پھر جہیز کا اظہار۔ اس کی باقاعدہ نمائش لگائی جاتی ہے ۔۔۔ اسلام تو صرف حق مہر کے اظہار کے ساتھ نکاح کا اعلان کرتا ہے۔ باقی سب فضول رسمیں ہیں ۔۔۔ صرف رسموں کی وجہ سے اپنا ناک اونچا رکھنے کی وجہ سے غریبوں کو مشکلات میں اور قرضوں میں گرفتار نہ کریں اور دعویٰ یہ کہ ہم احمدی ہیں اور بیعت کی دس شرائط پر پوری طرح عمل کریں گے۔ تو مختصراً یہ کہ ایک شادی کی رسم پر ہی خوفناک بھیانک نتائج سامنے لانے والی بہت سی مثالیں مل سکتی ہیں۔ اور جب رسمیں بڑھتی ہیں تو پھر انسان بالکل اندھا ہو جاتا ہے اور پھر اگلا قدم یہ ہوتا ہے کہ مکمل طور پر ہوا و ہوس کے قبضہ میں چلا جاتا ہے۔ جبکہ بیعت کرنے کے بعد تو وہ عہد کر رہا ہے کہ ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت مکمل طور پر اپنے اوپر طاری کرلے گا۔ اللہ اور رسول ہم سے کیا چاہتے ہیں، یہی کہ رسم و رواج اور ہوا و ہوس چھوڑ کر میرے احکامات پر عمل کرو"۔

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں صفحہ 101 تا 103)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے دورہ جات کے دوران انگریزی خطابات اور میڈیا انٹرویوز کی جھلکیاں

تیار کردہ: سعیدہ باسط بقاپوری۔ڈاکٹر امتہ القدوس فرحت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد دنیا بھر میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو پہنچانے کی غرض سے دنیا بھر میں دورہ جات فرمائے۔ ان تاریخ ساز اور دُور رس نتائج کے حامل دورہ جات میں آپ لاکھوں لوگوں سے خطابات، ٹی وی، ریڈیو اور اخباری انٹرویوز کے ذریعہ مخاطب ہوئے۔ ہر تقریب میں آپ نے اسلام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے غلط اور باطل تصورات کی تصحیح فرمائی۔ اور مختلف طبقات الفکر عوام نے اپنے تاثرات سے یہ ثابت کیا کہ خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو اسلام کی صحیح تصویر اور تعلیم بتائی اُس سے ہی انہیں پتہ چلا کہ اسلام در حقیقت کتنا پیارا مذہب ہے۔

اس مضمون میں ہم قارئین کو نہایت اختصار کے ساتھ خلافت خامسہ کے ابتدائی دس سالوں کے دوران کئے جانے والے چند دورہ جات کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعدد ٹی وی، ریڈیو نیز اخباری انٹرویوز کی جھلکیاں دکھائیں گے کہ پیغام احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تشہیر ہر سرزمین پر ہوئی۔ نیز اس کے بارے میں غیروں کے کیا تاثرات ہیں۔

2004ء- مغربی افریقہ کے چار ممالک (گھانا، بورکینا فاسو، بینن اور نائیجیریا) کا تاریخی دورہ

یہ وہ تاریخ ساز دورہ تھا جس میں افریقہ کی سرزمین سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پہلا خطاب ایم ٹی اے سے نشر ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کئی سربراہان مملکت سے ملاقاتیں کیں اور بیسیوں خطابات سے افریقن بھائیوں کو نوازا۔ درجنوں میڈیا ٹیمز میں سے چند کی جھلکیاں درج ذیل ہیں۔

مؤرخہ 26 مارچ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا وہ ٹیلی فون لائن کے ذریعہ براہ راست ایم ٹی اے اور ریڈیو اسلامک بورکینا فاسو میں Live نشر ہوا۔ (الفضل انٹرنیشنل 9 اپریل 2004ء)

مؤرخہ 3 اپریل کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی وزیر صحت Hon. Yoda Alain سے ملاقات ہوئی۔ اور اسی دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واگاڈو ہسپتال کے افتتاح کے لئے پہنچے جہاں احباب جماعت، مہمانان کرام اور عمائدین شہر آئے ہوئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے خطاب فرمایا اور فیتہ کاٹ کر اس ہسپتال کا افتتاح کیا۔ اس پروگرام سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ریڈیو اور ٹیلیویژن کے نمائندگان کے موقع کی مناسبت سے کئے گئے سوالوں کے جوابات بھی دیئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 16 اپریل 2004ء)

نائجیریا کے الارو شہر کے Orete ایریا میں احمدیہ مسجد کے افتتاح کی کوریج

مؤرخہ 11 اپریل کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نائجیریا کے الارو شہر کے Orete ایریا میں احمدیہ مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے اور اس کے بعد جلسہ گاہ تشریف لے گئے جہاں ایک روزہ جلسہ کی کارروائی ہوئی۔ اس کارروائی کو اکٹھا کرنے کے لئے ٹی وی اور ریڈیو کے نمائندے تشریف لائے جنہوں نے جلسہ کی کارروائی کو براہِ راست نشر کیا۔ (الفضل انٹر نیشنل 14 مئی 2004ء)

2005ء۔ مشرقی افریقہ کے تین ممالک (یوگینڈا، کینیا اور تنزانیہ) کا تاریخی دورہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کئی سربراہان مملکت سے ملاقاتیں کیں اور بیسیوں خطابات سے افریقن بھائیوں کو نوازا۔ درجنوں میڈیا ٹیمز میں سے چند کی جھلکیاں درج ذیل ہیں۔

کینیا کے نیشنل اخبار کے لئے انٹرویو

مؤرخہ 8 مئی کو کینیا کا دورہ مکمل کر لینے کے بعد تنزانیہ کے لئے روانگی تھی۔ مشن ہاؤس سے ایئرپورٹ کے لئے روانگی سے قبل ملک کے نیشنل اخبار Standrad کے نمائندہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انٹرویو لینے کے لئے مشن ہاؤس پہنچے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر تشریف لا کر اُن کے مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔ نمائندہ کے آخری سوال کے جواب پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا پیغام یہ ہے:

"Peace,Peace,Peace and love with each others"۔

" میں یہاں امن اور محبت کا پیغام لے کر آیا ہوں"۔ یہ انٹرویو تقریباً چالیس منٹ تک جاری رہا۔ (الفضل انٹر نیشنل 17 جون 2005ء)

تنزانیہ کے پریس و میڈیا میں کوریج

مؤرخہ 8 مئی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تنزانیہ پہنچے تو ایئرپورٹ پر وی آئی پی لاؤنج میں تنزانیہ کے نیشنل ٹی وی کے نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو لیا۔

تنزانیہ کے نیشنل ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے ایئرپورٹ پر 24 جرنلسٹ حضور انور کی تنزانیہ آمد کو براہِ راست نشر کرنے کے لئے موجود تھے رات آٹھ بجے کی خبروں میں TV اور TTV پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تنزانیہ آمد کی خبر نشر کی گئی اور پھر اگلے روز صبح کی خبروں میں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے مناظر دکھائے گئے۔ ریڈیو اور اخبارات نے بھی وسیع پیمانے پر نشر و تشہیر کی۔ درج ذیل ملکی اخبارات نے اپنی 9 مئی کی اشاعت میں نمایاں نشر و تشہیر کی:۔ Uhuru Mtanzania, Ipashe, Wananchi The African, The Daily News

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تنزانیہ آمد سے ایک ہفتہ قبل ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے بارہ میں خبریں آنی شروع ہو گئی تھیں۔ ٹی وی سٹیشن میں سے TV، TTV اور چینل TEN نے اپنی نشریات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد سے قبل خبریں نشر کیں۔ اسکے علاوہ چھ ریڈیو سٹیشن، ریڈیو تنزانیہ، ریڈیو One، ریڈیو Uharu، ریڈیو STZ، ریڈیو Malimani، Glouds FM نے بھی اپنی نشریات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے بارہ میں خبریں نشر کیں۔ اس کے علاوہ سات اخبارات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کے بارہ میں بتایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد سے دو روز قبل ملکی ٹی وی اسٹیشن ITV نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کے بارہ میں امیر صاحب تنزانیہ اور جنرل سیکرٹری جماعت تنزانیہ کے انٹرویوز نشر کئے۔ جونہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ایئرپورٹ سے باہر آئے تو پریس اور میڈیا کے نمائندے مسلسل تصاویر کھینچ رہے تھے اور TV کے نمائندے اپنی فلم بنا رہے تھے۔

(الفضل انٹر نیشنل 3 جون 2005ء)

کمپالا میں وُزراء سے ملاقات اور پریس کی کوریج

مؤرخہ 17 مئی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے Minister for local Government اور Boganda بادشاہت کے وزیر برائے امورِ خارجہ اور دیگر امورِ مہمانداری مشن ہاؤس تشریف لائے۔ اس موقع پر پریس کے نمائندے بھی آئے ہوئے تھے۔ ان مہمانوں کے ساتھ بڑے خوشگوار ماحول میں بات ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ترجمہ کا ذکر کیا کہ سواحیلی اور یوگنڈا زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے اور ساتھ ہی دونوں وزراء کو " اسلامی اصول کی فلاسفی" کا مطالعہ کرنے کو کہا۔ یہ ملاقات 25 منٹ تک جاری رہی۔ (الفضل انٹر نیشنل 24 جون 2005ء)

یوگنڈا میں پریس اور میڈیا میں غیر معمولی نشر و تشہیر

یوگنڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پروگراموں کو پریس اور میڈیا میں غیر معمولی نشر و تشہیر ملی۔ یوگنڈا کے نیشنل ٹی وی "UTV" نے 17 مئی کو اپنی سات اور نو بجے کی خبروں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایئرپورٹ پر آمد

اور استقبال کے مناظر دکھائے۔ اس کے بعد پھر باقی ایام میں اس نیشنل TV کی خبروں میں روزانہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کے پروگراموں پر مشتمل خبریں نشر ہوتی رہیں۔ جن میں احمدیہ مشن ہاؤس کمپالا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب، کسامبیرا اور Kamuli کے مقام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب، جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا افتتاحی اور اختتامی خطاب شامل تھے۔ اس کے علاوہ ایک ٹی وی چینل WSB نے بھی اپنی نشریات میں نشر و تشہیر کی۔ ان دونوں ٹی وی چینلز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یوگنڈا آمد سے تین دن قبل 14 مئی 2005ء کو اپنی خبروں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے یوگنڈا آنے کے پروگرام کی خبر قدرے تفصیل سے نشر کی۔

ان ٹی وی چینلز کے علاوہ FM ریڈیو اسٹیشن Empanga، NBC ریڈیو اسٹیشن، FM ریڈیو اسٹیشن Mbale نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یوگنڈا آمد کا ذکر کیا اور خبروں میں بار بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے بارہ میں بتایا جاتا رہا مختلف ریڈیو اسٹیشن نے براہِ راست حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض خطابات کو نشر کیا۔ ریڈیو FM Empanga نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا Kamuli کے مقام پر خطاب براہِ راست نشر کیا۔ ریڈیو FM Buddu نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا Kabale کے مقام پر خطاب براہِ راست نشر کیا۔ یہ ریڈیو تنزانیہ کے بعض سرحدی علاقوں میں بھی سنا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ Mukono زون، Kampala زون اور Jinja زون کے ریڈیو اسٹیشنز نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کے پروگراموں کو اپنی روزانہ کی نشریات میں پیش کیا۔

اسی طرح اخبارات میں سے اخبار "The New Vision" اور اخبار "The Monitor" نے اپنی مختلف اشاعتوں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات اور یوگنڈا میں مختلف پروگراموں کی رپورٹس شائع کیں۔ اس طرح ملکی میڈیا اور پریس کے ذریعہ ملک بھر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کی خبریں پہنچیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پریس کانفرنس اور مختلف مقامات پر اپنے خطابات میں جو پیغامات دیئے اور نصائح فرمائیں وہ میڈیا کے ذریعہ اِس ملک کے تمام باشندوں تک پہنچیں۔ الحمد للہ۔ (الفضل انٹرنیشنل 01 جولائی 2005ء)

2005ء ڈنمارک میں حضور انور کا ورود مسعود اور ٹی وی اور اخباری نمائندوں سے انٹرویو

مؤرخہ 6 ستمبر 2005ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دورہ کے دوران جرمنی سے ہوتے ہوئے ڈنمارک کے شہر کوپن ہیگن پہنچے جہاں آپ کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ ان استقبالیہ لمحات کی فلم بندی اور رپورٹنگ کے لئے میڈیا بھی موجود تھا۔ اس استقبالیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مشن ہاؤس کے اندر تشریف لے گئے جہاں ملکی نیشنل ٹی وی "TV2" کے نمائندہ اور نیشنل اخبار "Jyllands Posten" کے نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انٹرویو لیا۔ یہ انٹرویو بیس منٹ تک جاری رہا۔

ڈنمارک کے نیشنل ٹی وی پر انٹرویو

مؤرخہ 6 ستمبر 2005 کو ڈنمارک کے نیشنل ٹی وی "TV2" کے نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو انٹرویو لیا تھا وہ شام سات بجے کی ملکی خبروں میں نشر کیا گیا۔ خبر کا عنوان تھا "The Khalifa has Landed"۔ خبروں میں بتایا گیا کہ آج جماعت احمدیہ کے خلیفہ ڈنمارک پہنچے ہیں۔ خلیفہ نے ڈنمارک کی سب سے پہلی مسجد کا دورہ کیا۔ خبروں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر دکھائی گئی۔ استقبالیہ تقریب کی تصویریں دکھائی گئیں۔ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کی تصاویر بھی دکھائی گئیں اور ساتھ یہ بھی بتایا گیا کہ عیسائیوں کے لئے پوپ کا جو مقام ہے اسی طرح احمدیوں کے لئے خلیفہ کا مقام ہے۔ نیشنل ٹی وی پر جس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد اور استقبال کا پروگرام اور دیگر امور کے بارہ میں تفصیل سے خبر آئی ہے اس طرح پہلے کبھی نہیں آئی۔ اللہ کے فضل سے ڈینش میڈیا نے کھلے دل کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا۔

اخبار Kristelig Dagblad کو انٹرویو

اخبار "Kristelig Dagblad" کی نمائندہ Bente Clausen نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو لیا۔ یہ انٹرویو بیس منٹ تک جاری رہا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرنلسٹ کے مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔ اس اخبار نے اپنی 8 ستمبر کی اشاعت میں ایک مکمل صفحہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس انٹرویو کے لئے وقف کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بڑی تصویر کے ساتھ یہ انٹرویو شائع کیا۔

..... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایدہ اللہ تعالیٰ خطاب کے لئے جب اسٹیج پر تشریف لائے تو Live نیشنل پریس کے فوٹو گرافرز، جرنلسٹز اور اخبارات کے نمائندوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصاویر لینی شروع کیں اور خطاب کے آخر تک کھینچتے رہے۔ نیشنل ٹی وی نے اپنی ریکارڈنگ کی اور میڈیا اور اخبارات نے اپنی ریکارڈنگ کی۔

اس تقریب کے دوران کوپن ہیگن کے ایک ٹی وی چینل اور ریڈیو کے نمائندہ کے علاوہ ڈنمارک کے پانچ بڑے اخباروں کے فوٹو گرافرز، جرنلسٹ اور

رپورٹر موجود تھے۔ اس پروگرام کے بارہ میں ڈنمارک کے نیشنل ٹی وی اور TV2 نے بھی خبریں دیں۔ ملک کے جن مختلف اخباروں نے خبریں دیں ان کے نام اس طرح ہیں۔ ☆Jylland Posten☆Berlingske

☆Politiken☆Kristelig Dagblad☆Urban

☆Metro Xpress☆Iydvenska & Aftonbladet۔

پہلے تین اخباروں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے محبت وامن کے پیغام کے متعلق مضامین لکھے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ اور مصروفیات کی نشر واشاعت کی۔ میڈیا اور ان اخبارات کے ذریعہ قریباً دو ملین لوگوں تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا۔ یہ کُل ملک کا چالیس فی صد حصہ ہے۔ سویڈن کے ایک اخبار نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا ذکر کیا اور مضمون لکھا۔

دورہ کی ٹی وی اور پریس میڈیا پر کوریج

مؤرخہ 9 ستمبر 2005ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے انٹرویو اور دورہ کی دیگر تفصیلات اور پروگراموں کے بارہ میں اخبارات میں اشاعت کا سلسلہ جاری رہا تین اخباروں نے اپنی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر کے ساتھ خطاب اور انٹرویوز پر مشتمل مضامین شائع کئے۔ Ekstra Bladet (صرف اس اخبار کی روزانہ اشاعت 4 لاکھ ہے) Jyske Vestkysten, Roskilde Stiftidens۔

اس کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کے دوران تین اخبارات کے نمائندے آئے اور انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصاویر بھی لیں۔ اور اخبارات میں اشاعت کے لئے اپنی رپورٹس بھی تیار کیں۔ Hvidovre Avis☆Jylland Posten☆Vestegnen۔ پہلے دونوں اخبارات کی اشاعت تین لاکھ ہے۔ موٴخر الذکر علاقہ کا لوکل اخبار ہے۔ اس کے نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ اور نماز جمعہ کی اشاعت کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ اور پروگراموں کے بارہ میں امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کا انٹرویو بھی لیا۔ (الفضل انٹرنیشنل 21 اکتوبر 2005ء)

سویڈن کے نیشنل ٹی وی چینل میں کوریج

مؤرخہ 11 ستمبر کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سویڈن پہنچے اور 16 ستمبر کو جلسہ سالانہ شروع ہوا۔ جس کی بنا پر سویڈن کے نیشنل ٹی وی چینل TV4 نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سویڈن آمد، مسجد کی توسیع اور نئی تعمیر اور جلسہ سالانہ کے حوالہ سے خبریں نشر کیں۔ اس ٹی وی نے دن میں تین مختلف اوقات میں اپنی خبروں میں بتایا کہ گوتھن برگ سویڈن کی پہلی مسجد کا اب افتتاح ہو رہا ہے۔

سویڈن کے نیشنل ٹی وی چینل TV2 نے بھی اپنی خبروں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سویڈن میں آمد اور جلسہ سالانہ کے بارہ میں بتایا۔ نیشنل ٹی وی TV4 نے بھی اپنی شام کی خبروں میں دوبارہ اس خبر کا ذکر کیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 اکتوبر 2005ء)

دورہ بھارت 2008ء کے موقع پر میڈیا کوریج

مؤرخہ 26 نومبر 2008ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے کالیکٹ کے مختلف اخباروں کے نمائندوں نے انٹرویو لیا۔ جس میں ملیالم زبان کے اخبار روزنامہ "Mathrubhumi" کے ایڈیٹر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو لیا یہ انٹرویو بیس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے علاوہ کالیکٹ اور ہندوستان میں چھپنے والی دوسری بڑی اخباروں کے نمائندوں نے انٹرویو لیا۔ (الفضل 02 جنوری 2008ء)

مؤرخہ 12 دسمبر کو اخبار "The Hindu on Monday" نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو لیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک پریس انٹرویو کوچین اور کیریلا کی دو اخباروں "Indian Express" اور "Hindu" نے لیا۔

(الفضل 02 جنوری 2008ء)

2012ء برمنگھم میں پریس کانفرنس

مؤرخہ 24 مارچ 2012ء کو انگلش اور پاکستان میڈیا کے ساتھ پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صحافیوں کے سوالوں کے جواب دیئے۔ (الفضل انٹرنیشنل 31 اگست 2012ء)

دورہ ہالینڈ 2012ء میں میڈیا کوریج

اس مجلس میں 125 ڈچ مہمان شامل ہوئے۔ جن میں ممبر پارلیمنٹ، نن سپیٹ کے میئر، شہر کی سٹی کونسل کے ممبرز، رومانیہ کی ایمبیسی کے منسٹر کونسلر روانڈا کی ایمبیسی کے منسٹر کونسلر، شہر کی پبلک لائبریز کے ڈائریکٹر۔ اس کے علاوہ آنے والے مہمانوں میں پروفیسرز، ٹیچرز، جرنلسٹ، وکلاء، ریفیوجی آرگنائزیشن کے نمائندے، فری میسن کے دو نمائندے، کاروباری افراد، سکھ کمیونٹی کے نمائندے اور بینن، ترکی اور مراکش سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔ ہالینڈ کے نیشنل اخبار روزنامہ 'Trouw'، نیشنل اخبار "Leidschedagblad" اور اخبار "Reformatorisch Dagblad" کے نمائندے بھی اس تقریب کو پرنٹ میڈیا میں کوریج دینے کے لئے موجود تھے۔

ہالینڈ کے نیشنل اخبار کے نمائندہ کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انٹرویو:

اس تقریب کے اختتام پر اخبار " Reformatorisch Daglad" کے نمائندے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انٹرویو لیا۔ جس کے اختتام پر حضور انور نے فرمایا کہ مسیح کی آمد کی جو بھی علامات تھیں وہ تو سب پوری ہو چکی ہیں۔ یہی اس کے آنے کا وقت اور زمانہ ہے۔ اب اس کو آنا چاہیئے تھا۔ اگر نہیں آتا تو آپ لوگوں کو سوچنا چاہیئے۔ اس پر جرنلسٹ خاموش رہا اور کوئی جواب نہ دیا۔

ممبر پارلیمنٹ آنریبل Harry Van Bommel اور لوکل کونسلر المیرے (Almere) کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات:

المیرے سے ایک بڑا وفد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے آیا جس میں ممبر پارلیمنٹ کے علاوہ سوشلسٹ پارٹی کے سٹی کونسلرز بھی آئے۔

ڈچ مہمانوں کے تاثرات

Mr. HarryVan Bommel نے آج کی تقریب میں شمولیت اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے بعد بتایا کہ آج کا دن میرے لئے ایک غیر معمولی دن ہے۔ خاص طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیت کی وجہ سے اس تفصیل سے ملاقات کی توقع نہیں کر رہا تھا لیکن حضور انور نے بہت زیادہ وقت دیا اور تفصیل سے باتیں کیں۔ اب میرا دل بہت مطمئن ہے۔ میں بہت خوش ہوں کہ یہاں آیا ہوں۔ اب میں پہلے سے بڑھ کر جماعت کے لئے کام کروں گا۔

Mr. Mark Wegner چیئر مین Groene Rechts نے کہا کہ میں نے آج پہلی دفعہ آپ کے اس جلسہ میں اور اس تقریب میں شرکت کی جس میں خلیفۃ المسیح موجود تھے۔ ایسی منظم اور آرگنائز تنظیم میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ خلیفۃ المسیح کے خطاب سے ہمیں یہ پیغام ملا ہے کہ اگر دنیا اس پر عمل کرے تو اس میں دنیا کے تمام مسائل کا حل موجود ہے۔

کونسلر Frans Mulck Huijzen نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں بہت زیادہ خوش ہوں کہ آج یہاں آیا ہوں۔ جماعت احمدیہ بہت منظم طریقے سے کام کر رہی ہے۔ جب میں حضور سے ملاقات میں سوال کر رہا تھا تو مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ حضور نے آج امن کے حوالے سے جو بتایا ہے اور حضور امن کے لئے جو کام کر رہے ہیں اس نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔ میں خوش قسمت ہوں کہ میں آج اس اہم موقع سے محروم نہیں رہا۔

جنرل سیکرٹری Mr. Gudesh Singh المیرے پارٹی Groen Rechts نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہاں آکر آپ کی جماعت کو دیکھ کر اور خلیفۂ وقت کو دیکھ کر اور خطاب سن کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل 29 جون 2012ء)

2012ء میں دورہ امریکہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا CNN کو انٹرویو

مؤرخہ 16 جون 2012ء کو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ کے لئے اپنا دوسرا سفر اختیار فرمایا۔ جس کا آغاز شکاگو سے کیا۔ یہ وہی شہر ہے جہاں 1920ء میں پہلا مشن ہاؤس قائم ہوا اور باقاعدہ جماعت احمدیہ کا آغاز ہوا اور یوں امریکہ کی سرزمین میں احمدیت کی ابتداء شکاگو سے ہوئی شکاگو آمد پر سٹیٹ آف Illinois کے گورنر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نام خیر سگالی کے جذبات سے پُر خط لکھا۔ جس میں آپ کو اس شہر میں آنے پر خوش آمدید کہا۔

مؤرخہ 22 جون 2012ء کو CNN کے نمائندہ جرنلسٹ Mr. Dan Merica نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو لیا۔ یہ جرنلسٹ CNN کی ویب سائٹ پر آرٹیکلز اور خبریں دیتا ہے جسے روزانہ لاکھوں لوگ پڑھتے ہیں۔ یہ انٹرویو تقریباً پندرہ منٹ جاری رہا۔

امریکہ کے اخبارات میں اشاعت

Harrisburg شہر کے اخبار The Patriot News نے جلسہ سالانہ امریکہ کے حوالے سے اپنے اخبار کی 24 جون 2012ء کی اشاعت میں درج ذیل عنوان سے خبر دی۔ " مذہبی راہنما جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمائیں گے "۔

واشنگٹن اور امریکہ سے بیک وقت شائع ہونے والے اردو اخبار " دنیا انٹر نیشنل " نے اپنی 29 جون 2012ء کی اشاعت میں لکھا:

" احمدیہ کیمونٹی کے سربراہ مرزا مسرور احمد کی امریکہ آمد، جلسہ سالانہ کی صدارت کریں گے۔ مرزا مسرور احمد، احمدی جماعت کے انتظامی سربراہ ہیں وہ صدر اوبامہ سمیت دنیا کے متعدد راہنماؤں کو اسلام کی دعوت دینے کے ساتھ ساتھ انہیں بین الاقوامی امن کے قیام کے لئے اپیل کر چکے ہیں "۔

Harrisburg کے اخبار The Patriot News نے اپنی 29 جون 2012ء کی اشاعت میں لکھا:۔

"احمدیہ مسلم جماعت کے اس ویک اینڈ (Weekend) پر بارہ ہزار سے زائد مسلمان Harrisburg شہر میں اپنے عالمی لیڈر کو سننے کے لئے اکٹھے ہوں گے جو کہ اپنے مذہب میں اتنی ہی شہرت رکھتے ہیں جتنی پوپ رومن کیتھولک میں"۔ (الفضل انٹرنیشنل 24،17،10 اگست 2012ء)

2013ء کینیڈا میں میڈیا کوریج

مؤرخہ 15 مئی 2013ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وینکوور پہنچے اور پھر 18 مئی 2013ء کو مسجد کے افتتاح کے سلسلہ میں ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ڈیلٹا (برٹش کولمبیا) میں مسجد بیت الرحمن کے افتتاح اور دورہ کیلگری پر میڈیا نے کوریج دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امریکہ کی طرح یہاں کینیڈا کے سفر میں بھی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ لاکھوں لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ وینکوور میں مسجد بیت الرحمٰن کے افتتاح کے موقع پر بڑے وسیع پیمانہ پر میڈیا اور پریس نے کوریج دی۔ اسی طرح 24 مئی کو جمعہ کی نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا کیلگری میں کینیڈا کے نیشنل TV چینل CBC اور بعض دوسرے TV چینلز اور ریڈیوز اور اخبارات کے نمائندوں نے مشن ہاؤس آکر انٹرویوز لئے اور پھر ان کی بڑے وسیع پیمانہ پر اشاعت کی۔

دورہ کینیڈا 2013ء کی پریس کانفرنس

مؤرخہ 25 مئی 2013ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے تعلق رکھنے والے نمائندگان اور جرنلسٹ نے انٹرویو کیا۔

LeviDonley,CTV News Bryan Weismiller,
Calgary Herald (Largest newspaper in Calgary)
RED ،CBC News،Paul McEchran, Global TV News
Shan Ali, Express Urdu Ramanjit Sidhu،FM Lily
Newspaper Rajesh Angral, Sab Rang Radio

وینکوور۔ ٹیلی ویژن نیٹ ورک کوریج

سی بی سی۔ بی سی نیوز: 1.5 ملین افراد۔ سی ٹی وی۔ نیشنل نیوز: 2.2 ملین افراد۔ گلوبل۔ پروونشل نیوز: 6 لاکھ افراد۔ جوائے ٹی وی۔ لوکل نیوز: 30 ہزار افراد، ریڈیو۔ کینیڈا (سی بی سی فرنچ) نیشنل نیوز: 4 لاکھ افراد

کیلگری۔ ٹیلی ویژن نیٹ ورک کوریج

سی بی سی کیلگری۔ انٹرویو: 4 لاکھ 50 ہزار افراد۔ سی ٹی وی کیلگری: 3 لاکھ 10 ہزار افراد۔ او منی ٹی وی نیشنل:۔ 9 لاکھ افراد۔ اس طرح مجموعی طور پر ٹیلی ویژن کے ذریعہ مسجد بیت الرحمن کے افتتاح اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے انٹرویوز کی خبریں 6.39 ملین افراد تک پہنچیں۔

ریڈیو کوریج

5 ریڈیو سٹیشنز نے افتتاحی تقریب کو کوریج دی۔ ان ریڈیو سٹیشنز کے سننے والے 11 لاکھ افراد ہیں۔ ایک ریڈیو نے کیلگری پریس کانفرنس کو کوریج دی اس ریڈیو سٹیشن کے ذریعہ 60 ہزار افراد تک پیغام پہنچا۔ اس طرح ریڈیو کے ذریعہ کل 11 لاکھ 60 ہزار افراد تک پیغام پہنچا۔

پرنٹ میڈیا کوریج

11 اخبارات نے افتتاحی تقریب پر مبنی مضامین شائع کئے۔ ان اخبارات کو پڑھنے والوں کی تعداد 7 لاکھ 53 ہزار ہے۔ ایک اخبار نے کیلگری دورہ پر دو مضامین شائع کئے۔ اس اخبار کو پڑھنے والوں کی تعداد 3 لاکھ ہے۔ اس طرح اخبارات کے ذریعہ ایک ملین افراد تک پیغام پہنچا۔

مجموعی طور پر الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ مسجد بیت الرحمن وینکوور کے افتتاح اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کیلگری میں انٹرویو کی کوریج کل 8.55 ملین افراد تک پہنچی۔ (الفضل انٹرنیشنل 13 ستمبر 2013ء)

2013ء۔ کیلگری میں پریس اور میڈیا کوریج

مؤرخہ 25 مئی 2013ء کو میئر آف کیلگری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے بیت النور تشریف لائے۔ پریس اور میڈیا نے بھی اس خبر کو نشر کیا۔ یہ ملاقات تیس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد میڈیا کے جرنلسٹ جس میں CTV اور "Calgary Herala" کے نمائندے بھی تھے، نے ایک پریس

کانفرنس کی۔ جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب کے سوالوں کے جواب دیئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس جواب پر پریس کانفرنس ختم ہوئی:

" میں یہ بات صاف بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہم اسلام کا صحیح پیغام لوگوں کو پہنچا رہے ہیں جو کہ امن صلح، محبت، رواداری اور وطن سے وفاداری ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 13 ستمبر 2013ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 2013ء بمقام بیت الفتوح لندن میں میڈیا کوریج کے متعلق فرمایا:۔

" مسجد بیت الرحمن وینکوور کا افتتاح ہوا تھا۔ وہاں بھی غیروں کو مسجد کے افتتاح میں بلایا ہوا تھا۔ اس کو میڈیا نے کافی کوریج دی ہے اور مجموعی طور پر امریکہ میں اس سے بارہ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا جو ویسے کبھی بھی ممکن نہیں تھا اور کینیڈا میں مسجد کے حوالے سے اور جو مختلف انٹرویو ہوئے ہیں، اُس سے تقریباً ساڑھے آٹھ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا ہے۔ سی بی سی اُن کا ایک چینل ہے جس طرح یہاں بی بی سی ہے اسی طرح کا نیشنل چینل ہے اُس نے مسجد کی خبر دی اور اندازہ ہے کہ اس کے ذریعہ دس لاکھ لوگوں تک، پھر سی ٹی وی اُن کا ایک نیوز چینل ہے اُس کے ذریعہ سے بائیس لاکھ لوگوں تک، پھر گلوبل ٹی وی ہے اُس کے ذریعہ سے چھ لاکھ لوگوں تک، اور پھر ریڈیو کینیڈا (سی بی سی۔ فرانسی زبان کا) ہے اس کی چار لاکھ سے زیادہ کوریج ہے۔ بہرحال مجموعی طور پر جیسا کہ میں نے کہا ساڑھے آٹھ ملین لوگوں تک مسجد کے حوالے سے اسلام کا پیغام پہنچا۔ اور اخبارات کے ذریعہ سے بھی پیغام پہنچے۔ گیارہ مختلف اخبارات نے خبریں دیں جس میں تقریباً ساڑھے سات لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ ریڈیو کے ذریعہ سے گیارہ لاکھ لوگوں تک، پھر Ethnic میڈیا جو ہے اس کے بھی ریڈیو سٹیشنز ہیں ان کے ذریعہ سے تقریباً چھ لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا"۔ (الفضل انٹرنیشنل 31 مئی 2013ء)

2013ء مشرقِ بعید کا دورہ

2013ء: پرنٹ میڈیا انڈونیشیا کے جرنلسٹس کا حضور انور ایدہ اللہ سے انٹرویو

انڈونیشیا سے استقبالیہ تقریب میں شرکت کے لئے آنے والے پرنٹ میڈیا کے جرنلسٹز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو لیا۔ ایک جرنلسٹ Ilham Khoiri کا تعلق روزنامہ اخبار Komas سے تھا۔ یہ انڈونیشیا کا سب سے بڑا اخبار ہے جبکہ دوسری جرنلسٹ خاتون Diyyah Prabandari Purwani کا تعلق ہفت روزہ میگزین Tempo سے تھا۔ اخبار کے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آج اس فنکشن کا کیا کوئی خاص مقصد ہے؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:

" میں جہاں بھی جاتا ہوں اسلام کی امن کے بارہ میں سچی اور حقیقی تعلیم بیان کرتا ہوں۔ اسلام کے بارہ میں جو غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں اور جو غلط باتیں اسلام کی طرف منسوب کی گئی ہیں اُن کے بارہ میں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل اور حقیقی تعلیم بیان کرتا ہوں تا کہ لوگوں کو اصل حقیقت کا علم ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج کا فنکشن بھی ایسا ہی ہے۔ امن کا پیغام دوں گا اور بتاؤں گا کہ آجکل جو دنیا کے مسائل اور مشکلات ہیں اُن کا حل کیا ہے، کس طرح ہم ان مسائل سے باہر نکل سکتے ہیں۔ آج کا فنکشن تو ایک ذریعہ ہے۔ دوسرے بھی اور بہت سے ذرائع ہیں جن کے ذریعہ ہم یہ کام کر رہے ہیں۔ ہمارا انٹرنیشنل ٹی وی چینل MTA ہے اس پر مختلف زبانوں میں چوبیس گھنٹے پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ ہر جمعہ میرا خطبہ سات آٹھ زبانوں میں Live نشر ہوتا ہے۔ تو اس طرح ہم دنیا بھر میں اسلام کا امن کا پیغام دیتے ہیں۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اسلام کا مطلب امن ہے، سلامتی ہے۔ میں مسلسل مختلف موقعوں پر اپنے خطابات کے ذریعہ اور خطوط کے ذریعہ بھی حکومتوں کو، دنیا کی بڑی طاقتوں کو پیغام دے رہا ہوں کہ دنیا میں امن کے قیام کے لئے کوشش کرو۔ دنیا میں عدل و انصاف کرتے ہوئے امن لاؤ، ورنہ دنیا بڑی تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے گزشتہ سال Capitol Hill امریکہ میں اور پھر یورپین پارلیمنٹ اور بعض دوسرے فنکشنز میں امن کے قیام کے لئے پیغام دیا تھا اور بغیر کسی خوف کے ان کو کھل کر بتایا تھا کہ سب کے ساتھ، ہر قوم اور ملک کے ساتھ عدل و انصاف کرتے ہوئے اور ایک جیسا سلوک کرتے ہوئے امن کے قیام کی کوشش کرو۔ میں نے انہیں بتایا تھا کہ اگر بڑی پاورز نے انصاف کے ساتھ اپنی ذمہ داری ادا نہ کی تو پھر دنیا میں بڑی تباہی آئے گی۔ اُس جرنلسٹ نے پوچھا کہ اس پیغام کا اُن لوگوں پر کیا اثر ہوا؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بعض بڑی طاقتوں نے کہا ہے کہ آپ کا پیغام تو ٹھیک ہے ہم اس بارہ میں سوچ رہے ہیں لیکن جو سیاست ہے، جو اُن کی پالیسی ہے وہ اس پر عمل میں روک بن جاتی ہیں۔ (الفضل انٹرنیشنل 18 اکتوبر، 25 اکتوبر 2013ء)

حضور انور ایدہ اللہ کا استقبالیہ تقریب میں خطاب اور غیروں کے تاثرات:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام دنیا کو روحانی اور اخلاقی تعلیم دیتا ہے اور بنی نوع انسان کو اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس تقریب میں سنگاپور، کمبوڈیا، انڈونیشیا، ملائشیا، فلپائن اور میانمار (برما) سے یکصد سے زائد غیر از جماعت سرکردہ حکام اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوئے۔

سنگا پور کے Mr. Lee Koon Choy نے اپنا مختصر ایڈریس پیش کیا جس میں موصوف نے کہا کہ مجھے اس بات سے خوشی ہے اور میں اس بات کو سراہتا ہوں کہ احمدیہ مسلم جماعت کے سربراہ دنیا کے سامنے حقیقی اور پُر امن اسلام کا نام روشن کر رہے ہیں اور ہر طرف امن کا پیغام دے رہے ہیں۔

Mr. Ida Rosyidah Abdurrohim جو انڈونیشین موسک کونسلز مسلمہ ٹیلنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ ہیں۔ سٹیٹ اسلامک یونیورسٹی جکارتہ میں لیکچرر ہیں اور اسی یونیورسٹی میں Women Study Center کے ہیڈ ہیں، نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ جماعت کو چاہیئے کہ وہ ترقی یافتہ ممالک کے علوم وفنون ترقی پذیر ممالک میں لے کر جائے اور اس طرح عالمی ناانصافی اور غربت سے لڑنے کے لئے سب کی رہنما جماعت ہے کیونکہ آج دنیا کی کسی بھی تنظیم کے پاس اس قسم کا نظام اور قیادت نہیں ہے جو جماعت احمدیہ کے پاس ہے۔ آج جماعت احمدیہ ہی اسلام کا صحیح نمونہ ہے۔

Mrs. Evi Soria Inayati, The National Board of Nasyiatul Aisyah کی چیئر وومین رہ چکی ہیں۔ اُنہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب نہایت دلچسپ اور موثر تھا۔ میں امید کرتی ہوں کہ اس خطاب سے بالخصوص اسلامی دنیا میں مثبت تبدیلیاں آئیں گی۔

Mr. Elga Saparung جو Yogyakarta میں انٹر فیتھ ڈائیلاگ کے ممبر ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب بہت پُر اثر تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں اُن تمام پہلوؤں کو چُھوا ہے جن کا آجکل دنیا کو سامنا ہے مثلاً مختلف ثقافتوں کا ملاپ، تعلیم، امن اور اقتصادیات وغیرہ۔

Mr. Asep Rizal جو تاسک ملایا میں Youth Movement کے ممبر ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب تمام انڈونیشین لوگوں تک پہنچنا چاہیئے تاکہ وہ امن اور ہم آہنگی پر مشتمل اسلامی تعلیمات کو سمجھ سکیں۔

Mr. Kunto Sofianto جو Ph.D ہیں اور انڈونیشیا میں Padjadjaran یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے چہرہ پر اخلاص کا نور ہے۔ میری خواہش ہے کہ انڈونیشیا کے وہ لوگ جو احمدیوں کے مخالف ہیں وہ حضور سے خود ملیں اور حضور کی باتیں سنیں تاکہ اُن کے دل کھلیں۔ آج صرف جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہی ہیں جو اسلام کو امن پسند مذہب کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔

ملائشیا سے آنے والے ایک مہمان Dr. Bernard Maraat نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے آج کے اس ایڈریس نے میرے دل پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ ہمارے اس ریجن میں اس ایڈریس کی بہت زیادہ ضرورت تھی۔ مجھے امید ہے اور میری خواہش ہے کہ اس جیسا پروگرام ملائشیا میں بھی ہو۔

Mr. Wahyu Iryana جو اسلامک یونیورسٹی بانڈونگ انڈونیشیا میں لیکچرار ہیں، نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج جو خطاب فرمایا ہے میں اس خطاب سے پوری طرح متفق ہوں اور حضور کی ہر بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ حضور نے یہ درست فرمایا ہے کہ بہتر زندگی کے قیام کے لئے، اُمت کے اتحاد اور باہمی برداشت کے لئے امن کا قیام ایک کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

سنگاپور سے ہندوایسوسی ایشن کے ایک ممبر نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب نے بہت متاثر کیا ہے۔ میری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے پہلی ملاقات تھی۔ یہ ایک بہت ہی خوشی کا موقع تھا۔ ہم قیام امن کے حوالہ سے اور دنیا میں اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کوششوں کو سراہتے ہیں۔

Miss Yuniata نے جو بانڈونگ انڈونیشیا میں انٹر فیتھ کمیونٹی کی سیکرٹری ہیں، نے کہا کہ میں آج اس پروگرام میں شریک ہو کر بہت متاثر ہوئی ہوں۔ خلیفۃ المسیح کی تقریر سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسلام ایسا مذہب ہے جو انسانیت، انصاف اور امن کے قیام کو فوقیت دیتا ہے۔

Dr. Maria Ulfah Anshor جو انڈونیشیا کمیشن فار چائلڈ پروٹیکشن اور نوجوان لڑکیوں کی تنظیم کی چیئر پرسن ہیں اور ایک کالج میں لیکچرار ہیں اور ممبر آف پارلیمنٹ بھی رہ چکی ہیں، نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت متاثر کُن تھا۔ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں عصر حاضر کے مسائل اور ان کا جو حل بیان فرمایا ہے اُس نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔ جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم اور مشکل ترین حالات میں جماعت احمدیہ کا جو ردّعمل ہے، وہ بہت قابل تعریف ہے۔

Mr. Pitoyo جو انڈونیشین اخبار Tribune Jabar کے جرنلسٹ ہیں اور احمدیت کے موضوع پر Ph.D کر رہے ہیں، انہوں نے اپنے تاثرات کے اظہار میں کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تمام تر تقریر اسلامی تعلیمات پر مبنی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انسانیت، انصاف اور امن پر مبنی اقتصادی نظام کے بارہ میں جو تعلیمات بیان کی ہیں، اس نے گہرا اثر کیا ہے۔ میں ان سب امور سے

بالکل اتفاق کرتا ہوں۔

Mr. Firman Prianto جو بانڈونگ انڈونیشیا میں انٹرفیتھ کمیونٹی کے رابطہ کار ہیں، انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں جماعت کی انسانیت کی خدمت کے حوالہ سے نمائش دیکھ کر حیران رہ گیا ہوں۔ مجھے حضور سے مل کر خوشی ہوئی ہے۔ حضور کا خطاب پُر اثر تھا۔ میں تمام باتوں سے اتفاق کرتا ہوں اور حضور کے خیال سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ مذہب کے اختلاف کے باوجود ہم انسانیت کی خدمت کر سکتے ہیں۔

برطانیہ کے ایک انگریز نوجوان جو سنگاپور میں گزشتہ 27 سال سے مقیم ہیں اور یہاں مسلمانوں کی ایک کمپنی میں ملازمت کرتے ہیں وہ بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ جب میں نے اس پروگرام میں شامل ہونے کا ارادہ کیا تو میری کمپنی والوں نے مجھے روکا کہ اس پروگرام میں شامل نہیں ہونا، دو تین بار روکا اور مجھے یہ بھی کہا کہ تمہیں فارغ کر دیں گے لیکن اس کے باوجود میں شامل ہوا۔ تقریب کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ میں پہلے سے مسلمان ہوں لیکن اسلام کی جو سچی اور حقیقی تعلیم آج سنی ہے وہ زندگی میں پہلی مرتبہ سنی ہے اور اسلام کی یہ تصویر پہلی مرتبہ دیکھی ہے۔ جب میں یوکے آؤں گا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے وہاں بھی ملوں گا۔ (الفضل انٹرنیشنل 18 اکتوبر، 25 اکتوبر 2013ء)

2013ء آسٹریلیا میں اخباری نمائندوں کا انٹرویو

مؤرخہ یکم اکتوبر 2013ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے کامیاب دورہ سنگاپور کے بعد آسٹریلیا (سڈنی) کے لئے اپنا دوسرا سفر اختیار فرمایا۔ مؤرخہ 2 اکتوبر کو اخباری نمائندوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو لیا جس میں اخبار "Daily Telegraph" (یہ سٹیٹ کا اخبار ہے) اور لوکل اخبار "The Standard" اور لوکل ہفتہ وار اخبار "Blacktown Sun" کے نمائندے شامل تھے۔ جنہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے کچھ سوالات کئے کہ آپ کا آسٹریلیا آنے مقصد کیا ہے؟ دنیا میں موجودہ حالات میں امن کیسے ہو سکتا ہے؟ احمدی اور دوسرے مسلمان میں کیا فرق ہے؟ اور آپ لوگوں کو خواہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم کیا نصیحت کرتے ہیں جس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ہم سب انسان ہیں اور خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنی مخلوق سے محبت کرتا ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت و اخوّت اور بھائی چارہ سے رہیں اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ ہم میں سے ہر ایک اپنی ذمہ داری ادا کرے اور ہر ایک دوسرے سے اس طرح پیش آئے جس طرح خدا چاہتا ہے“۔

اخبار ” ڈیلی ٹیلیگراف “ کے نمائندے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جو انٹرویو 2 اکتوبر 2013ء کو لیا تھا اُس انٹرویو کے بعض حصے اگلے روز تین اکتوبر کو اخبار میں شائع کئے۔

آسٹریلیا کے نیشنل ٹی وی پر انٹرویو

آسٹریلیا کے نیشنل ریڈیو اور نیشنل ٹیلی ویژن ABC کے نمائندے نے 14 اکتوبر 2013 کو مسجد بیت الہدیٰ آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو لیا جو 25 منٹ تک جاری رہا اور اسی دن ABC نیشنل ٹی وی پر نشر ہوا۔ اس ٹیلی ویژن کے سننے والوں کی تعداد 2.4 ملین ہے یعنی 24 لاکھ افراد تک یہ پیغام پہنچا۔ اپنی نشریات کے دوران اس ٹیلی ویژن نے مسجد بیت الہدیٰ کی تصویر، جلسہ سالانہ آسٹریلیا کے کئی مناظر اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مہمانوں سے ملنے کے مناظر دکھائے۔ انٹرویو کے نشر کرنے سے قبل یہ پروگرام پیش کرنے والی خبروں کی نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد احمدیہ مسلم کمیونٹی کے ہیڈ ہیں اور آپ کا گزشتہ چھ سال میں آسٹریلیا کا یہ دوسرا دورہ ہے۔ اس جماعت کے قریباً پانچ ہزار پیروکار آسٹریلیا میں موجود ہیں۔ اس جماعت کا دعویٰ ہے کہ پوری دنیا میں ان کی تعداد کئی ملینز ہے اور حضرت مرزا مسرور احمد پوری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے روحانی امام ہیں۔ (الفضل انٹرنیشنل یکم نومبر اور 15 نومبر 2013ء)

مؤرخہ 14 اکتوبر کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سڈنی پہنچے اور مؤرخہ 17 اکتوبر کو آسٹریلیا کے نیشنل ٹی وی (ABC Newsline) کے نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انٹرویو لیا۔ "Newsline" آسٹریلیا کے ٹیلی ویژن کا ایک بڑا مشہور اور غیر معمولی اہمیت کا حامل پروگرام ہے۔ اس پروگرام کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ پروگرام دنیا کے 46 ممالک میں نشر ہوتا ہے اور دنیا کے مختلف ممالک کے صدران مملکت اور وزرائے اعظم جب آسٹریلیا کا دورہ کرتے ہیں تو اُن کے انٹرویوز اس پروگرام میں نشر ہوتے ہیں۔ یہ انٹرویو 25 منٹ تک جاری رہا۔ (الفضل انٹرنیشنل 29 نومبر 2013ء)

2013ء نیوزی لینڈ کے نیشنل ٹی وی کی جرنلسٹ کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انٹرویو

مؤرخہ یکم نومبر 2013ء کو نیوزی لینڈ کے نیشنل TV، TVNZ کی جرنلسٹ اپنی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو لینے کے لئے مسجد بیت المقیت پہنچی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے نچلے ہال کی لابی میں تشریف لے آئے جہاں اس جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو لیا۔ ایک سوال کے جواب میں کہ کیا "ایذاء رسانی" احمدیت کو مضبوط بنا رہی ہے اور احمدیت زیادہ متعارف ہو رہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایسا نہیں ہے۔ "ایذاء رسانی" صرف ایک وجہ ہے۔ دوسرے ہم تبلیغ کے ذریعہ احمدیت کا پیغام دنیا بھر میں پہنچا رہے ہیں، دنیا کی مختلف زبانوں میں لٹریچر شائع کر کے پھیلا رہے ہیں۔ ان سب باتوں کی وجہ سے ہم ترقی کر رہے ہیں اور مسلسل بڑھ رہے ہیں۔ یہ انٹرویو بیس منٹ تک جاری رہا۔

(الفضل انٹرنیشنل 27 اکتوبر 2013ء)

دورہ نیوزی لینڈ 2013ء۔ پرنٹ میڈیا کوریج

مؤرخہ 2 نومبر 2013ء کو مسجد کے افتتاح کی تقریب مسجد کے احاطہ میں منعقد ہوئی جس میں 107 مہمان شامل ہوئے۔ ماؤری قبیلہ کے جو مہمان آئے تھے اُن سب نے اپنے قبیلہ کی روایت کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ناک سے اپنا ناک ملایا بعد ازاں ماؤری بادشاہ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد میں تشریف لے گئے جہاں ماؤری بادشاہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوائی اور اپنی روایت کے مطابق ناک سے ناک ملا کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملے۔ اخبار کے جرنلسٹ اس موقع پر موجود تھے جنہوں نے اس موقع پر تصاویر بنائیں اور اگلے روز اخبار "Sunday Star Times" نے اپنے فرنٹ پیج پر بڑے سائز میں یہ تصویر شائع کی۔ مسجد کے افتتاح کی تقریب میں شمولیت کرنے والے مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کو ایک انتہائی موثر اور عظیم الشان خطاب قرار دیا اور برملا اس بات کا اظہار کیا کہ حضور کے خطاب نے اسلام کے بارہ میں ہمارے منفی تاثر کو بدل کر رکھ دیا ہے۔

☆ مسجد کے افتتاح کی تقریب کے بعد اخبار سنڈے سٹار ٹائمز کے جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔ (الفضل انٹرنیشنل 3 جنوری 2014ء)

دورہ جاپان 2013ء۔ پرنٹ میڈیا کوریج

مؤرخہ 5 نومبر 2013 کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جاپان پہنچے۔ حضور انور ایدہ اللہ کی جاپان آمد سے قریباً دس دن قبل جاپان کی دوسری بڑی نیشنل اخبار "Asahi Shimbun" نے اپنی 26 اکتوبر 2013 کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کے ساتھ خبر شائع کی۔ "اسلامی راہنما کی جاپان آمد اور استقبالیہ تقریب"۔ جاپان کے بڑے قومی اخبار Asahi Shimbun کے جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو کیا۔ اس اخبار کو پڑھنے والوں کی تعداد دو کروڑ سے زائد ہے یہ انٹرویو 45 منٹ تک جاری رہا۔

(الفضل انٹرنیشنل 24 جنوری 2014ء)

جاپان ٹوکیو میں پریس کانفرنس

مؤرخہ 11 نومبر 2013ء کو ہوٹل Continental میں ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا جس میں پریس کے نمائندوں کے علاوہ بعض دیگر جاپانی مہمان بھی شامل ہوئے۔ مہمانوں کی تعداد 64 تھی۔ جن میں Yomiuri اخبار اور Chugai Nippo اخبار کے تین جرنلسٹس کے علاوہ دو ممبران پارلیمنٹ، سات مختلف اداروں کے پریذیڈینٹس، Shinto Temple کے ہیڈ، پروفیسرز، ڈاکٹرز اور دیگر مہمان شامل تھے۔

اس کانفرنس میں جاپان کے ایک سب سے سینئر پارلیمینٹیرین Dr.Jimi Shozaburo بھی شامل ہوئے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ موصوف نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ جس کے بعد جرنلسٹس کی طرف سے سوالات کا سلسلہ شروع ہوا جو رات آٹھ بجے تک جاری رہا۔

(الفضل انٹرنیشنل 31 جنوری 2014ء)

سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عہدیداران کو انتہائی قیمتی نصائح و ہدایات

تیار کردہ: لجنہ پیس ویلج ریجن

سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پچھلے دس سالوں کے دوران کئی بار جماعت کے عہدیداران کو انتہائی قیمتی نصائح اور ہدایات سے نوازا ہے۔ مختلف مواقعوں پر دیئے گئے ان خطابات میں سے چنیدہ نصائح اور ہدایات بہنوں کی افادیت کے لئے یہاں پیش کی جاتی ہیں۔ یہ نصائح و ہدایات حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ ذیل خطابات سے اخذ کی گئی ہیں۔

- خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اپریل 2013ء بمطابق 12 شہادت 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح (برطانیہ)
- خطبہ جمعہ فرمودہ 8 اگست 2003ء مطابق 8 ظہور 1382 ہجری شمسی بمقام اسلام آباد۔ ٹلفورڈ (برطانیہ)
- خطاب 31 دسمبر 2004ء بمطابق 31 فتح 1383 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت السلام۔ پیرس۔ فرانس
- خطبہ جمعہ مؤرخہ 5 اپریل 2013ء بمطابق 5 شہادت 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الرحمن، ویلنسیا (سپین)
- خطاب 16 جون 2013ء بروز اتوار جماعتِ احمدیہ انگلستان کی مجلس شوریٰ 2013ء کے اختتامی اجلاس سے انگریزی زبان میں خطاب

عُہدہ ایک امانت ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ میں عہدہ کی حقیقت اور فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر عہدیدار کو یہ بات اچھی طرح جان لینی چاہیئے کہ جماعت میں بنیادی طور پر ہر عہدہ ایک امانت ہے۔ اور امانتوں پر پورا اُترنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے واضح احکامات موجود ہیں۔ فرمایا:

"امانت کا حق ادا کرنے کا طریق یہ ہوتا ہے کہ جو بھی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی ہے اسے اپنے پورے دل اور پوری جان، نیک نیتی، انتہائی درجہ کی ایمانداری اور متانت سے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اس لئے ہر عہدیدار کا نمونہ ایسا ہو کہ وہ اپنے وقت کو قربان کرنے کیلئے ہر دم تیار رہے اور ہر دم اپنے کاموں کو بہتر طور پر کرنے کیلئے سوچ اور تدبیر میں لگا رہے"۔

(16 جون 2013ء بروز اتوار جماعتِ احمدیہ انگلستان کی مجلس شوریٰ 2013ء کے اختتامی اجلاس سے انگریزی)

عُہدہ ایک عہد ہے

"ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے عہدیداران کو، کارکنان کو کہ عہدہ بھی ایک عہد ہے، خدمت بھی ایک عہد ہے جو خدا اور اس کے بندوں سے ایک کارکن، ایک عُہدیدار، اپنے فرائض کی ادائیگی کیلئے کرتا ہے۔ اگر ہر عُہدیدار یہ سمجھنے لگ جائے اور نہ صرف قول سے بلکہ دل کی گہرائیوں سے اس بات پر قائم ہو کہ خدمت دین ایک فضلِ الٰہی ہے۔ میری غلط سوچوں سے یہ فضل مجھ سے کہیں چھن نہ جائیں تو ہماری ترقی کی رفتار اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی گنا بڑھ سکتی ہے"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 8 اگست 2003ء)

پھر فرمایا:

"ایک بات اور واضح ہو کہ صرف منہ سے یہ کہہ دینے سے کہ میرا دل درست ہے، کافی نہیں۔ ہر وقت ہم میں سے ہر ایک کے ذہن میں یہ بات رہنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے۔ وہ ہماری پاتال سے واقف ہے۔ وہ سمیع و بصیر ہے اس لئے اپنے تمام قبلے درست کرنے پڑیں گے۔ تو خدمت دین کرنے کے مواقع بھی ملتے رہیں گے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8 اگست 2003ء)

عُہدے کی خواہش

"خود کبھی خواہش نہیں کرنی۔ اس لئے اشارۃً بھی کبھی کسی قسم کا یہ اظہار نہیں ہونا چاہئے کہ مجھے عہدیدار بناؤ۔ نہ کسی کے دوست یا عزیز کو یہ حق حاصل ہے کہ کسی شخص کے حق میں ہلکا سا بھی اشارۃً یا کنایۃً اظہار کرے کہ اس کو ووٹ دیا جائے"۔

(31 دسمبر 2004ء بمقام مسجد بیت السلام۔ پیرس۔ فرانس)

عُہدہ دار کا عُہدے کے حق کو ادا کرنا

"ہر عہدیدار نے ہر فردِ جماعت کا حق بھی ادا کرنا ہے اور جماعت کا مجموعی طور پر بحیثیت جماعت بھی حق ادا کرنا ہے۔ کیونکہ ہر عہدیدار کو یہ سوچنا چاہئے کہ مَیں ایک جماعتی عہدیدار ہوں اور کسی بھی قسم کی میری کمزوری جماعت کو متاثر کر سکتی ہے یا جماعت کے نام کو بدنام کرنے والی ہو سکتی ہے۔ اس لئے اُسے یہ حق بھی ادا کرنے والا ہونا چاہئے اور پھر اپنے نمونے قائم کرتے ہوئے دینی حقوق کے ساتھ ساتھ دنیاوی حقوق کی بھی مثال قائم کرنی چاہئے۔ یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ میرا ذاتی معاملہ ہے مَیں اس میں جو مرضی کروں۔ جماعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں، اس لئے مجھے آزادی ہے جو چاہوں مَیں کروں۔ ہر عُہدیدار کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اُس کی ذات بھی اب ہر معاملے میں جماعتی مفادات کے تابع ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اپریل 2013ء)

" پھر یہ ہے کہ جب تمہیں منتخب کر لیا جائے تو پھر اس کو قومی امانت سمجھو۔ اس امانت کا حق ادا کرو۔ اپنی پوری استعدادوں کے ساتھ اس ذمہ داری کو نبھاؤ۔ اپنے وقت میں سے بھی اس ذمہ داری کیلئے وقت دو۔ جماعتی ترقی کیلئے نئے نئے راستے تلاش کرو"۔

(31 دسمبر 2004ء بمقام مسجد بیت السلام۔ پیرس۔ فرانس)

عُہدے کو انجام دینا

"ہر عہدیدار کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ووٹ حاصل کرنے کے بعد یا عہدہ کی منظوری آ جانے کے بعد وہ آزاد نہیں ہو گیا۔ بلکہ ایسے بندھن میں بندھ گیا ہے جس کو نبھانے کی صورت میں یا اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق نہ بجالانے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی لینے والا بھی ہو سکتا ہے"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اپریل 2013ء)

پھر فرمایا:

" جماعتی عہدیداروں کے سپرد بھی ایک امانت ہے اور امانت کا حق ادا نہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آ سکتے ہیں۔ یہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ تم پوچھے جاؤ گے اور امانت کا حق تبھی ادا ہو گا یا ہو سکتا ہے جب اپنے قول و فعل میں مطابقت پیدا کی جائے۔ عُہدے صرف عُہدے لینے کیلئے نہ ہوں بلکہ خدمت کے جذبے اور اخلاص و وفا کے نمونے قائم کرنے اور کروانے کیلئے ہوں۔ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ کا ارشاد ہمیشہ پیش نظر ہو"۔

(کنز العمال جلد 6 صفحہ 302 کتاب السطر، قسم الاقوال، الفصل الثانی آداب متفرقۃ حدیث نمبر 17513 دار الکتب العلمیۃ بیروت ایڈیشن 2004ء)

(خطبہ جمعہ مؤرخہ 5 اپریل 2013ء بمقام مسجد بیت الرحمن، ویلنسیا (سپین)

عُہدہ کی ادائیگی میں انصاف سے کام لینا

" پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں عہدیداروں کو فرمایا ہے کہ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ۔ کہ انصاف کے ساتھ اپنے عہدوں اور تفویض کردہ کاموں کو سرانجام دو۔ اگر عدل نہیں ہو گا، انصاف نہیں ہو گا، خویش پروری ہو گی یا قرابت داری کا لحاظ رکھا جائے گا یا ایک کارکن سے ضرورت سے زیادہ باز پرس اور دوسرے سے بلا ضرورت صَرفِ نظر ہو گی تو انصاف قائم نہیں رہ سکتا۔ اور جب انصاف قائم نہ ہو تو پھر کام میں برکت نہیں پڑتی، پھر اچھے نتائج کے بجائے بد نتائج نکلتے ہیں۔ اسی طرح صرف کام کرنے والوں کا ہی معاملہ نہیں ہے بلکہ ہر فردِ جماعت کے ساتھ انصاف پر مبنی تعلقات ہونے چاہئیں۔ یہ نہیں کہ فلاں شخص فلاں کا دوست ہے یا فلاں کا عزیز

ہے یا فلاں خاندان کا ہے تو اُس سے اَور سلوک اور دوسرے سے اَور سلوک۔ اگر یہ باتیں ہوں تو یہ چیزیں پھر جماعت میں بے چینی پیدا کرتی ہیں۔ اسی طرح جب خلیفہ ٔوقت کی طرف سے رپورٹ کیلئے کہا جائے تو پھر رپورٹ بھی صحیح ہونی چاہیئے کہ حکم تو تَحۡکُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ کا ہے۔ لیکن خلیفہ ٔوقت کو اگر غلط رپورٹ ہوگی تو خلیفہ ٔوقت سے بھی غلط فیصلہ ہو جائیگا اور غلط فیصلہ کروا کر اُسے بھی اپنے ساتھ گنہگار بنا رہے ہوں گے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اپریل 2013ء)

عُہدہ دار کا عادل ہونا

"اور تمہارے فیصلے انصاف اور عدل کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہونے چاہئیں۔ کبھی تمہاری ذاتی انا، رشتہ داریوں یا دوستیوں کا پاس انصاف سے دور لے جانے والا نہ ہو۔ کبھی کسی عُہدیدار کے دل میں یہ خیال نہ آئے کہ فلاں شخص نے مجھے ووٹ نہیں دیا تھا یا فلاں کا نام میرے مقابلے کیلئے پیش ہوا تھا اس لئے مجھے کبھی موقع ملا، کبھی کسی معاملے میں تو اس کو بھی تنگ کروں گا۔ یہ مومنانہ شان نہیں ہے بلکہ انتہائی گری ہوئی حرکت ہے"۔(31 دسمبر 2004ء بمقام مسجد بیت السلام۔ پیرس۔ فرانس)

عُہدہ داروں کی خوبیاں

"عہدیدار جیسا کہ میں نے کہا، افرادِ جماعت نے منتخب کرنے ہیں اور افرادِ جماعت میں سے منتخب ہونے ہیں، اس لئے وہ چند خوبیاں جو ہم میں سے ہر ایک میں بحیثیت مومن ہونی چاہئیں اور خاص طور پر عہدیداروں میں ہونی چاہئیں، اُن کا مَیں ذکر کر دیتا ہوں"۔(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اپریل 2013ء)

عہدوں کی پابندی

"بندوں کے حقوق میں سے جن کی ادائیگی میں کمزوری ہے، وہ اپنے معاہدوں کو پورا نہ کرنا ہے یعنی معاہدوں کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے حقوق ادا نہیں ہوتے۔ اس کیلئے اگر اپنے پر سختی بھی برداشت کرنی پڑے تو برداشت کر لینی چاہیئے۔۔۔ عہد صرف باہر کے کاروباری عہد نہیں ہیں، بلکہ ہر جگہ کے عہد ہیں، باہر بھی اور اندر بھی۔ گھریلو سطح پر بھی۔ میاں بیوی کی شادی کا بندھن ہے، یہ بھی ایک معاہدہ ہے۔ اس میں ایک دوسرے کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ بعض لوگ جماعتی کاموں کو بڑے احسن رنگ میں انجام دیتے ہیں، کئی دفعہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، لیکن گھروں کے حقوق ادا نہیں کر رہے ہوتے۔ یہ بھی اپنے عہدوں سے رُوگردانی ہے، یا اُن کی پابندی سے رُوگردانی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں قابلِ گرفت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الۡعَهۡدَ کَانَ مَسۡـُٔوۡلًا۔ (سورۃ بنی اسرائیل:35)

یعنی ہر عہد کی نسبت یقیناً ایک نہ ایک دن جواب طلبی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے نیک آدمی کی یہ نشانی بتائی ہے، صحیح مومن کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وَالۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا (سورۃ البقرۃ:178)

جب وہ عہد کریں تو اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں۔

پس ہر احمدی نے اگر اپنے نیک عہدیدار منتخب کرنے ہیں تو ہر سطح پر اپنے بھی جائزے لینے والے ہوں کہ کس حد تک وہ خود اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ کس حد تک وہ خود اپنی امانتوں کا حق ادا کرنے والے ہیں"۔(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اپریل 2013ء)

تلمیز سے بچنا

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تَلۡمِزُوۡا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اس کے مختلف معنی ہیں۔ مثلاً دھکے دینا، کسی کو مجبور کرنا، مارنا یا کسی پر الزام لگانا، غلط قسم کی تنقید کرنا، کسی کی کمزوریاں اور کمیاں تلاش کرنا، غلط قسم کی باتیں کسی کو کہنا یا کسی سے اس طرح بات کرنا جو اُسے بری لگے۔ پس اگر عہدیداران اِن باتوں کا خیال نہ رکھیں گے تو سوائے اس کے کہ جس شخص سے یہ سلوک کیا جا رہا ہو، اُس کے دل میں اُس عُہدے دار اور نظام جماعت کے خلاف جذبات پیدا ہوں اور کیا ہوگا۔"(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اپریل 2013ء)

تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ

"اسی طرح تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ فرما کر اس طرف توجہ دلائی کہ بجائے اس کے کہ تم کسی کو ایسے ناموں سے پکارو جو اُسے پسند نہیں ہیں، ہر ایک سے عزت واحترام سے پیش آؤ۔ پس یہ ایک بہت بڑی خوبی ہے جو ایک عہدیدار میں ہونی چاہیئے"۔(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اپریل 2013ء)

جماعتی اَموال کے خرچ میں احتیاط

”پھر عہدیداروں کی ایک خصوصیت یہ ہونی چاہیئے کہ جماعتی اموال کو خاص طور پر بہت احتیاط سے خرچ کریں۔ کسی بھی صورت میں اسراف نہیں ہونا چاہیئے۔ اسی لئے خاص طور پر وہ شعبے جن پر اخراجات زیادہ ہوتے ہیں اور اُن کے بجٹ بھی بڑے ہیں، انہیں صرف اپنے بجٹ ہی نہیں دیکھنے چاہئیں بلکہ کوشش کریں کہ کم سے کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ استفادہ کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً ضیافت کا شعبہ ہے، لنگر کا شعبہ ہے یا جلسہ سالانہ کے شعبہ جات ہیں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اپریل 2013ء)

بُخل سے بچنے کی تلقین

”پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بخل بھی ایک ایسا اظہار ہے جو کسی مومن کو زیب نہیں دیتا۔ عہدیدار اسراف سے تو بچیں، خرچوں میں اعتدال تو رکھیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بخیل اور کنجوس ہو جائیں۔ جہاں ضرورت ہو اور جائز ضرورت ہو، وہاں خرچ کرنا بھی چاہیئے۔ لیکن یہ نہ ہو کہ کسی کیلئے تو بہت کھلا ہاتھ رکھ لیا اور کسی کیلئے ہاتھ بالکل بند ہو جاتے ہیں“۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اپریل 2013ء)

لغویات سے پرہیز

”پھر ایک عہدیدار کی ایک خصوصیت یہ ہونی چاہیئے۔۔۔۔ لیکن جن کے سپرد جماعتی ذمہ داریاں کی جاتی ہیں اُن کا سب سے بڑھ کر یہ کام ہے کہ لغویات سے پرہیز کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (سورۃ المومنون:4) یعنی مومن وہ ہیں جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں اور مومنین میں سے جو بہترین ہیں اُن کا معیار تو بہت بلند ہونا چاہیئے کہ وہ ہر طرح کی لغویات سے اپنے آپ کو بچائیں۔ نہ فضول گفتگو ہو، نہ ایسی مجلسیں ہوں جن میں بیٹھ کر ہنسی ٹھٹھا کیا جارہا ہو۔ بعض عہدیداران بھی ہوتے ہیں جو آپس میں بیٹھتے ہیں اور دوسروں کے متعلق باتیں کررہے ہوتے ہیں۔ ہنسی ٹھٹھا کیا جارہا ہوتا ہے۔ پس ان سے بچنا چاہیئے۔ اور نہ ہی ایسی مجلسوں میں عہدیداروں کو شامل ہونا چاہیئے جہاں دینی روایات کا خیال نہ رکھا جارہا ہو“۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اپریل 2013ء)

غصہ پر قابو

”عہدیدار کی خاص طور پر ایک خوبی یہ بھی ہونی چاہیئے کہ اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ (سورۃ آلِ عمران:135) غصہ پر قابو ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خاص حکم دیا ہے کہ بیشک بعض دفعہ بعض حالات میں غصہ کا اظہار ہو جاتا ہے لیکن غصہ کو دبانے والے ہوں۔ جہاں جماعتی مفاد ہوگا وہاں بعض دفعہ اصلاح کی غرض سے غصہ دکھانا بھی پڑتا ہے۔ لیکن ذرا ذرا سی بات پر غصہ میں آنا اور اپنے ساتھ کام کرنے والوں کی عزت کا خیال نہ رکھنا یہ ایک عہدیدار کیلئے کسی بھی صورت میں قابلِ قبول نہیں ہے، نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ ایک اچھے عہدیدار کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو سامنے رکھنا چاہیئے کہ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (سورۃ البقرۃ:84)۔ کہ لوگوں سے نرمی سے، ملاطفت سے، بشاشت سے ملو“۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اپریل 2013ء)

حُسنِ سلوک

”پھر ایک عہدیدار کی یہ خصوصیت بھی ہے کہ اُس کا اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ حسنِ سلوک ہو۔ جماعت کے عہدے کوئی دنیاوی عہدے تو نہیں ہیں کہ افسران اور ماتحت کا سلوک ہو۔ ہر شخص جو جماعت کی خدمت کرتا ہے چاہے وہ ماتحت ہو، ایک جذبے کے تحت جماعت کے کام کرتا ہے۔ پس افسران کو اور عہدیداران کو اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کرنا چاہیئے۔ اگر غلطی ہو تو پیار سے سمجھائیں، نہ کہ دنیاوی افسروں کی طرح سختی سے باز پرس ہو۔ ہاں اگر کوئی اس قدر ڈھٹائی دکھا رہا ہے کہ جماعتی مفاد کو نقصان پہنچ رہا ہے تو پھر اُس کو مناسب طریق سے جو بھی تنبیہ ہے وہ کریں یا باز نہیں آتا تو پھر اُس سے کام نہ لیں۔ بالا افسران کو اطلاع دیں۔ بیشک فارغ کر دیں“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اپریل 2013ء)

مہمان کی عزت

”عہدیداروں میں اعلیٰ اخلاق کے اوصاف میں سے مہمان کی عزت کا وصف بھی ہونا چاہیئے۔ یہ بھی ایک اعلیٰ خُلق ہے۔ ہر شخص جو

عہدیدار کو ملنے آتا ہے، اُس کے دفتر میں آتا ہے، اُس سے عزت واحترام سے ملنا چاہیئے اور عزت واحترام سے بٹھانا چاہیئے۔ یہ بہت ضروری ہے۔ اگر دفتر میں آیا ہے تو کھڑے ہو کر ملنا چاہیئے۔ یہ اخلاق منتخب عہدیداران کیلئے بھی ہیں اور مستقل جماعت کے کارکنان کیلئے بھی ضروری ہیں۔ اس سے عزت بڑھتی ہے، کم نہیں ہوتی"۔(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اپریل 2013ء)

تواضع اور عاجزی

"پھر عہدیداروں کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت تواضع اور عاجزی بھی ہے۔ اور یہ عاجزی ایک احمدی کو بھی، عموماً عام آدمی کو بھی اپنی فطرت کا خاصہ بنانی چاہیئے لیکن ایک عہدیدار کو تو خاص طور پر اپنے اندر تواضع اور عاجزی پیدا کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا (سورۃ بنی اسرائیل:38) اور تم زمین میں تکبر سے مت چلو۔ ایک عام انسان کیلئے بھی اللہ تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں۔ تو جو لوگ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی خدمات پیش کر رہے ہوں اُن کیلئے ایک لحہ کیلئے بھی خدا تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں ہو سکتا۔ پس اس خصوصیت کو ہمارے تمام عہدیداروں کو زیادہ سے زیادہ اپنانا چاہیئے اور ہر ملنے والے سے انتہائی عاجزی سے ملنا چاہیئے"۔
(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اپریل 2013ء)

صلح صفائی میں انصاف

"پھر یہ بھی خاص طور پر وہ عہدیدار جن کے سپرد فیصلوں کا کام ہے، لوگوں کے درمیان صلح صفائی کروانے کا کام ہے، اصلاحی کمیٹیاں ہیں یا قضاء ہے یاد رکھیں کہ یہ جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اِعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى (سورۃ المائدہ:9)۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اس کو یاد رکھنا چاہیئے"۔(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اپریل 2013ء)

غرباء کا خیال

"پھر یہ بھی ضروری ہے کہ جن علاقوں میں خاص طور ہر ضرورتمندوں اور غرباء ہیں اُن کا خیال رکھا جائے اور اپنے وسائل کے مطابق اُن کی دیکھ بھال کرنا بھی متعلقہ امراء اور عہدیداران کا کام ہے۔ اس بارے میں یہ ضروری نہیں کہ درخواستیں ہی آئیں۔ خود بھی جائزے لیتے رہنا چاہیئے۔ یہ امراء اور صدران کے فرائض میں داخل ہے"۔
(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اپریل 2013ء)

نیکی کی تلقین

"ایک بہت بڑی ذمہ داری ہر امیر کی، ہر صدر جماعت کی، ہر عہدیدار کی تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (سورۃ آل عمران:111) ہے کہ نیکی کی ہدایت کرنا اور بدی سے روکنا۔ پس تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کو ہمیشہ ہر عہدیدار کو یاد رکھنا چاہیئے اور یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ہر عہدیدار خود اپنا جائزہ لیتے ہوئے اپنے قول و فعل کو ایک نہیں کرتا"۔(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اپریل 2013ء)

معاملات میں امانت

خطبہ جمعہ فرمودہ 8 اگست 2003ء میں آپ نے فرمایا:

"۔۔۔۔۔۔۔۔ عہدیداران ہیں اُن کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے بلکہ جماعت کا ہر کارکن یہ بات یاد رکھے کہ اگر کسی دفتر میں کسی عہدیدار کے پاس کوئی معاملہ آتا ہے یا کسی کارکن کے علم میں کوئی معاملہ آتا ہے چاہے وہ ان کی نظر میں انتہائی چھوٹے سے چھوٹا معاملہ ہو۔ وہ اس کے پاس امانت ہے اور اس کو حق نہیں پہنچتا کہ اس سے آگے یہ معاملہ لوگوں تک پہنچائے۔ ایک راز ہے ایک امانت ہے، پھر کسی کی کمزوری کو اچھالنا تو ویسے بھی ناپسندیدہ فعل ہے اور منع ہے بڑی سختی سے منع ہے"۔
(خطبہ جمعہ فرمودہ 8 اگست 2003ء)

عُہدیدار کے مشورے میں امانت

"پھر مشورے ہیں اگر کوئی کسی عہدیدار سے یا کسی بھی شخص سے مشورہ کرتا ہے تو بالکل ذاتی چیز ہے، ایک امانت ہے۔ تمہارے پاس ایک شخص مشورہ کیلئے آیا، تم نے اپنی عقل کے مطابق اسے مشورہ دیا تو تم نے امانت لوٹانے کا حق ادا کر دیا۔ اب تمہارا کوئی حق نہیں بنتا کہ اس مشورہ لینے والے کی بات آگے کسی اور سے کرو۔ اور اگر کرو کے تو خیانت کے زمرے میں آ جائے گی"۔(خطبہ جمعہ فرمودہ 8 اگست 2003ء)

مجلس کی امانت کی حفاظت

”پھر مجالس کی امانتیں ہیں۔ کسی مجلس میں اگر آپ کو دوست سمجھ کر، اپنا سمجھ کر آپ کے سامنے باتیں کر دی جائیں تو ان باتوں کو باہر لوگوں میں کرنا بھی خیانت ہے۔ پھر مجالس میں کسی کے عیب دیکھیں، کسی کی کوئی کمزوری دیکھیں تو اس کو باہر پھیلانا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ جبکہ کسی اور شخص کو بھی بتانا جس کا اس مجلس سے تعلق نہ ہو یہ بھی خیانت ہے۔ ایک بات اور واضح ہو اور ہر وقت ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ اگر کسی مجلس میں نظام کے خلاف یا نظام کے کسی کارکن کے خلاف باتیں ہو رہی ہوں تو اس کو پہلے تو وہیں بات کرنے والے کو سمجھا کر اس بات کو ختم کر دینا زیادہ مناسب ہے اور وہیں اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر اصلاح کی کوئی صورت نہ ہو تو پھر بالا افسران تک اطلاع کرنی چاہیئے“۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 8 اگست 2003ء)

عُہدیدار کے متعلق شکایت

”ہر فرد جماعت خلیفۂ وقت سے رابطہ رکھتا ہے۔ لیکن اگر کسی جماعتی عہدیدار سے کوئی شکوہ ہو یا شکایت ہو اور خلیفہ وقت تک پہنچانی ہو تو ہر ایک کے انفرادی رابطے کے باوجود اس کو یہ شکایت امیر کے ذریعے ہی پہنچانی چاہیئے اور امیر ملک کا کام ہے کہ چاہے اس کے خلاف ہی شکایت ہو وہ اسے آگے پہنچائے اور اگر کسی وضاحت کی ضرورت ہے تو وضاحت کر دے تاکہ مزید خط وکتابات میں وقت ضائع نہ ہو۔ لیکن شکایت کرنے والے کا بھی کام ہے کہ اپنی ذاتی رنجش کی وجہ سے کسی عہدیدار کے خلاف شکایت کرتے ہوئے اسے جماعتی رنگ نہ دے۔ تقویٰ سے کام لینا چاہیئے“۔

(31 دسمبر 2004ء بمقام مسجد بیت السلام۔ پیرس۔ فرانس)

عُہدیدار کا دُعا گو ہونا

”ہر عہدیدار انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اللہ سے دعا مانگے کہ وہ اسے ذمہ داریوں کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر فرد جماعت یہ دعا کرے کہ جو عہدیدار منتخب ہوئے ہیں وہ ہمیشہ اس امانت کے ادا کرنے کے حق کو اس کے مطابق ادا کرتے رہیں اور کبھی کوئی مشکل نہ آئے، کبھی کوئی ابتلا نہ آئے جو عہدیدار اور افرادِ جماعت کیلئے کسی بھی قسم کی ٹھوکر کا باعث بنے“۔ (31 دسمبر 2004ء بمقام مسجد بیت السلام۔ پیرس۔ فرانس)

عُہدیدار کے دل میں نرمی اور محبت ہو

” وہ تمام افراد جنہیں عہدہ کی ذمہ داری سونپ کر ایک لحاظ سے امین ٹھہرایا گیا ہے انہیں لوگوں کے ساتھ شفقت، محبت اور احترام کے ساتھ پیش آنا چاہیئے۔ انہیں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کے دل نرم اور ممبرانِ جماعتِ احمدیہ کی محبت سے پُر ہوں۔ وہ اپنے ماتحتوں یا اپنے سٹاف سے صرف نرمی اور محبت کا سلوک ہی نہ کرتے ہوں بلکہ ان کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا خیال رکھنا بھی ان کی ترجیحات میں شامل ہو۔ ان کے دل اس قدر صاف اور شفیق ہوں کہ لوگ ان کی طرف محبت سے کھینچے چلے آئیں اور وہ بھی انہیں سینے سے لگانے والے ہوں۔ کجا یہ کہ ان کے اخلاق لوگوں کو دور بھگانے والے بنیں“۔

(16 جون 2013ء بروز اتوار جماعتِ احمدیہ انگلستان کی مجلسِ شوریٰ 2013ء کے اختتامی اجلاس سے انگریزی)

عُہدیدار کی عبادت کے بلند معیار

حضور انور ایدہ اللہ نے جماعتی عہدیداران کو عبادت کے معیار کو بلند کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

”جماعتی عہدیداران پر یہ امر فرض اور لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعاؤں اور اس کی عبادات میں اپنے آپ کو فنا کر دیں۔ ان کیلئے ضروری ہے کہ وہ نماز کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار کرنے والے ہوں“۔

(16 جون 2013ء بروز اتوار جماعتِ احمدیہ انگلستان کی مجلسِ شوریٰ 2013ء کے اختتامی اجلاس سے انگریزی)

مربیان کا احترام کریں

”....... ہر عہدیدار کی ذمہ داری بھی ہے۔ مربیان جو خلیفہ وقت کے دینی تربیت کیلئے نمائندے ہیں، اُن کا احترام کرو۔ یہ بھی عہدیداروں کا سب سے بڑا کام ہے کہ مربیان کا احترام کریں۔۔۔ مربیان اور مبلغین کا سب سے زیادہ احترام، صدر جماعت اور امیر جماعت کو کرنا چاہیئے اور اس احترام کی وجہ سے مربیان یہ نہ سمجھیں کہ یہ ہمارا حق ہے بلکہ اُس سے اُن میں مزید عاجزی پیدا ہونی چاہیئے۔ اپنے نفس کی اصلاح کی طرف مزید توجہ

پیدا ہونی چاہیئے"۔(خطبہ جمعہ مؤرخہ 5 اپریل 2013ء بمقام مسجد بیت الرحمن، ویلنسیا (سپین)

عُہدیداراور اُسکے افرادِ خاندان میں MTA کی اہمیت اور اس سے استفادہ

حضور انور ایدہ اللہ نے MTA اور خاص طور پر حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جُمعہ سے استفادہ کرنے پر زور دیتے ہوئے فرمایا:

"ایک اور بات جس کی طرف میں عہدیداران اور نمائندگانِ مجلسِ شوریٰ کو خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ انہیں اور ان کے افرادِ خانہ کو جتنا زیادہ سے زیادہ ممکن ہو سکے MTA سے استفادہ کرنا چاہیئے بلکہ آپ لوگ دیگر دوستوں کو بھی MTA سے فائدہ اٹھانے کی تلقین کریں۔ ابتدائی طور پر آپ ایسا کرسکتے ہیں کہ روزانہ کچھ نہ کچھ وقت MTA پر اپنی دلچسپی کے پروگرامز دیکھنے کیلئے مخصوص کرلیں۔ مثلاً ایسے دوست جو انگریزی پروگرامز سننا پسند کرتے ہیں ان کیلئے بعض بہت عمدہ انگریزی پروگرامز ہیں جو روزانہ کی بنیادوں پر MTA سے نشر کیے جاتے ہیں۔ انہیں وہ پروگرامز باقاعدگی سے دیکھنے چاہئیں۔

سب سے زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ لوگ جمعہ کو نشر ہونے والا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنیں۔ اور دیگر ایسے پروگرامز بھی دیکھیں جن میں میری شمولیت ہوتی ہے جیسا کہ غیر مسلموں سے خطابات ہیں یا جلسہ پر کی جانے والی میری تقریریں ہیں یا دیگر مجالس وغیرہ۔ ان پروگرامز کو دیکھنا انشاء اللہ آپ لوگوں کیلئے فائدہ مند ثابت ہوگا"۔

(16 جون 2013ء بروز اتوار جماعتِ احمدیہ انگلستان کی مجلسِ شوریٰ 2013ء کے اختتامی اجلاس سے انگریزی)

رائے دہندگان کے فرائض

"عُہدہ ایک امانت ہے اس لئے تمہاری نظر میں جو بہترین شخص ہے اُس کے حق میں اپنا ووٹ استعمال کرو۔ ووٹ دینے سے پہلے یہ جائزہ لو کہ آیا یہ اس عہدہ کا اہل بھی ہے کہ نہیں۔ جس کے حق میں تم دے رہے ہو یا ووٹ دینا چاہتے ہو وہ اس عہدہ کا حق ادا کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے یا نہیں؟ جتنی بڑی ذمہ داری کسی کے سپرد کرنے کیلئے آپ خلیفہ وقت کو مشورہ دینے کیلئے جمع ہوئے ہیں، اُتنی زیادہ سوچ بچار اور دعا کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ یہ شخص مجھے پسند ہے تو اُسے ووٹ دیا جائے۔ یا فلاں میرا عزیز ہے تو اُسے ووٹ دیا جائے۔ یا فلاں میری برادری میں سے ہے، شیخ ہے، جٹ ہے، چوہدری ہے، سیّد ہے، پٹھان ہے، راجپوت ہے اس لئے اُس کو ووٹ دیا جائے۔ کوئی ذات پات عہدیدار منتخب کرنے کی راہ میں حائل نہیں ہونی چاہیئے"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اپریل 2013ء)

عُہدیدار کے عُہدے پر اعتراض

"بعض عہدے یا بعض کام ایسے ہیں جو بغیر انتخاب کے نامزد کرکے سپرد کئے جاتے ہیں۔ مثلاً سیکرٹری رشتہ ناطہ ہے، اس کا عہدہ یا خدمت ہے یا بعض شعبوں میں بعض لوگوں کو کام تفویض کئے جاتے ہیں تو امیر جماعت یا صدر جماعت یا متعلقہ سیکرٹری اگر کسی کو ایسے کام دیتے ہیں تو صرف ذاتی پسند اور تعلق پر نہ دیا کریں بلکہ افرادِ جماعت کا تفصیلی جائزہ لیں اور یہ جائزہ لے کر پھر اُن میں سے جو بہترین نظر آئے اُسے کام سپرد کرنا چاہیئے ورنہ یہ خویش پروری ہے اور اسلام میں ناپسند ہے۔ لیکن اگر کوئی اپنے کسی دوست یا عزیز کو کوئی کام سپرد کرتا ہے اور اُس کی بظاہر اُس کام کیلئے لیاقت بھی ہے تو پھر بعض لوگ جن کو اعتراض کرنے کی عادت ہے وہ بلاوجہ یہ اعتراض کردیتے ہیں کہ اس نے اپنے قریبی کو فلاں عہدہ دے دیا۔ اُن کو یہ اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔ کسی عہدیدار کا، کسی امیر کا عزیز ہونا یا قریبی ہونا کوئی گناہ نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے اُس شخص کو خدمت سے محروم کردیا جائے۔ یہ بات مَیں نے اس لئے واضح کردی کہ بعض لوگوں کی طرف سے اس طرح کے اعتراض آجاتے ہیں"۔(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اپریل 2013ء)

اس مضمون کی تیاری میں معاونات کی ٹیم

معاونہ: شافی چٹھہ۔ ریجنل صدر

ٹیم ممبر: امتہ الرشید، مدیحہ نبیل، ندرت منصور، سائرہ ملک، امتہ السلام، نعمانہ محمود، سعدیہ ملک، یسُرا احمد، لبنیٰ عابد، فوزیہ گھمن، طاہرہ قدرت، عمرانہ یوسف، ڈاکٹر عمرانہ عزیز، نادیہ کوثر، خنساء مبشر، سمیعہ گورایہ، نصرت جہاں، علینہ ورک، انیلا شہیر، تنویر السلام، ریحانہ ضیاء، حرا احمد، نیحال مبارک، تسمیہ منصور، مریم نثار، سارہ رانا، طُوبیٰ احمد، ماہم مفلح، ماہ نور شکیل، نعیمہ مظفر، اصغری سُوقیہ، رداء احمد، لاریب احمد، ماریہ چیمہ محمودہ درخشندہ، ملیحہ حنیف، مومل منصور، مناہل نازیہ بٹ، مہوش بٹ، عالیہ ظفر، طُوبیٰ صالح، تصور باجوہ، مبشرہ وسیم، منزہ اکبر، منصورہ حامد، عزیز القانتہ ورک، فریحہ ملک، رداء صادق، عدیلہ احمد، امتہ الشافی جاوید، شائستہ جاوید، ملیحہ جاوید، ریوا تنویر

سیکشن
نمبر 3

امنِ عالم کیلئے
پیغامِ ہدایت
اور
دفاعِ اسلام

اس سیکشن میں شامل مضامین

◆ دنیوی لحاظ سے اعلیٰ ترین ایوانوں میں جا کر ان کو امن کا پیغام دینے کے ساتھ ساتھ پُر حکمت اور مؤثر انداز میں اسلام احمدیت کی تبلیغ کرنا۔ مثلاً برٹش پارلیمینٹ، کیپیٹل ہِل، یورپین یونین پارلیمینٹ، کینیڈا اور جرمنی کے اعلیٰ ایوانوں میں خطابات، L.A بیورلی ہِل میں خطاب نیز سنگاپور، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جاپان کے حالیہ خطابات، ان تقاریب کا مختصر تعارف اور اس بارے میں غیروں کے تأثرات۔

◆ حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو انسانوں کیلئے ایک پُر امن اور محفوظ جگہ بنانے کیلئے گذرے ہوئے دس سالوں میں ہر سال Peace Symposium کے موقع پر دنیا کو کیا پیغام دیا اور کس طرف بلایا؟ سال بہ سال سب کی جھلک دکھائی جائے گی۔ اور اس بارے میں غیروں کے تأثرات۔

◆ جماعت نے اسلام کے دفاع میں کیا کیا کام کئے؟ وقتاً فوقتاً دشمنانِ اسلام کے ناپاک حملوں کا کیا اور کیسے جواب دیا؟ خاکوں کی اشاعت، امریکہ میں ایک چرچ کے پادری کی طرف سے قرآنِ کریم کو جلانے کی بات۔ ہالینڈ کے ایک بدبخت انسان کی اسلام دشمنی کے موقعہ پر اس کو جواب اور اپنے ردِّ عمل کا اظہار۔ YouTube پر ایک بیہودہ فلم چلنے پر جماعت کا ردِّ عمل۔

اسلام کا پیامِ امن و سلامتی
دُنیا کے ایوان ہائے اقتدار میں

تیار کردہ: نسیم ناہید ساہی

ایسی سُرعت سے یہ شہرت ناگہاں سالوں کے بعد
کیا نہیں ثابت یہ کرتی صدقِ قولِ کردگار
کچھ تو سوچو ہوش کر کے کیا یہ معمولی ہے بات
جس کا چرچا کر رہا ہے ہر بشر اور ہر دیار (درثمین)

احمدیت کی بنیاد ہی اسلام کے امن و سلامتی کے پیغام کو دنیا میں پھیلانا اور عام کرنا ہے۔ چنانچہ ہمیشہ سے ہی ہر گالی کا جواب دعا سے اور ہر نفرت کا جواب محبت سے دینا احمدیوں کا شعار رہا ہے۔ کیونکہ یہی فرمانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہے

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار (درثمین)

اور اس بات پر احمدیت کی سو سالہ تاریخ گواہ ہے۔ 1984ء میں جب خلافت حقّہ احمدیہ کا مرکز لندن منتقل ہو گیا تو یہ امر طے تھا کہ احمدیت ہی وہ واحد جماعت ہے جو اسلامی تعلیم کے مطابق امن عالم قائم کرنے میں اقوامِ عالم کی راہنمائی کر سکتی ہے۔ چنانچہ اسلامی

حضور ہاؤس آف کامنز کی سیڑھیوں کے پاس

تعلیمات سے براہِ راست آگاہی حاصل کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مختلف یورپی اور امریکی ایوان ہائے نمائندگان میں خطاب کے لئے مدعو کیا جاتا رہا اور کیا جا رہا ہے۔

برطانیہ کے ہاؤس آف کامنز میں خطاب

22 اکتوبر 2008ء

امسال خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی تقریبات کے سلسلے میں یُوکے کے ہاؤس آف کامنز میں احمدیہ مسلم جماعت کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام ہاؤس آف کامنز کے ایک رکن آنریبل مسٹر جسٹن گریننگ نے کیا۔

یہ پہلی بار تھی کہ عالمگیر احمدیہ مسلم جماعت کے سربراہ کو دنیا کے قدیم ترین اور شاندار ایوانِ اقتدار میں خطاب کے لئے مدعو کیا گیا۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "اسلامی تناظر میں عالمی بحران" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ حضور انور نے خطاب کے آغاز میں تمام معززین اور قابل توقیر مہمانوں، ایم پیز اور گرامی قدر افراد سے مخاطب ہوتے ہوئے اُنکا شکریہ ادا کیا کہ اُنہوں نے ایک مذہبی تنظیم کے رہنما کو اپنا مدعا بیان کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب میں سے چُنیدہ نکات

- ہر احمدی جو برطانیہ میں رہتا ہے وہ ملک کا انتہائی وفادار شہری اور اس سے محبت کرنے والا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ہمارے عظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تعلیم دی ہے۔ آپؐ کا فرمان ہے:

"وطن سے محبت ایمان کا جزوِلازم ہے"۔

- دینِ اسلام کہتا ہے کہ تمام بنی نوع انسان ایک خاندان کی مانند ہیں اور ہر فرد کے امن وسکون کی اسی وقت نگرانی ہو سکتی ہے جبکہ وہ خود ایک بہت ہی مضبوط خاندانی رشتہ میں بندھا ہوا ہو۔
- امن وسلامتی اُس وقت تک قائم نہیں کی جاسکتی جب تک کہ ہر نسل اور قوم کے لوگ اس بات کو سمجھنے کے قابل نہیں ہو جاتے کہ ہم سب دَر حقیقت آدم ہی کی اولاد ہیں اور ایک مرد اور عورت سے ہی پیدا ہوئے ہیں اس لئے ہم سب برابر ہیں۔
- قرآن کریم دنیا کی تمام اقوام کو انسان کہہ کر مخاطب کرتا ہے اور انسانیت کا درس دیتا ہے۔
- وہ تمام ممالک جو امن کے علَم بردار ہیں اُنہیں چاہیئے کہ وہ باہم مل بیٹھ کر سوچیں کہ کس طرح دُنیا کو تباہی سے بچایا جاسکتا ہے۔
- اپنے اندر جھانکیں اور رحیم وکریم خالق کو دیکھیں اور سوچیں کہ کیا ہمیں اپنی آنیوالی نسلوں کو اپاہج اور مفلوج بنانا چاہیئے؟

(از کتاب World crisis and pathway to peace صفحہ 3-22)

کیپیٹل ہِل امریکہ میں خطاب

2012ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ اسلامیہ ریاست ہائے امریکہ (یو۔ ایس۔ اے) کے چونسٹھویں جلسہ سالانہ منعقدہ ہیرسبرگ پینسلوانیہ میں شمولیت کے لئے جب امریکہ تشریف لائے تو اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو یو ایس۔ اے کے دونوں ایوان ہائے نمائندگان کی طرف سے کیپٹل ہِل (واشنگٹن ڈی۔ سی) میں خطاب کے لئے مدعو کیا گیا۔ اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو پارلیمنٹ کی عمارت کا دورہ کروایا گیا اور یو۔ ایس کانگرس میں ایک ریزولیوشن پیش کیا گیا۔ جس کے ابتدائی پیراگراف میں کہا گیا کہ ہم عزت مآب حضرت مرزا مسرور احمد عالمگیر احمدیہ مسلم جماعت کے روحانی سربراہ کو واشنگٹن ڈی سی میں خوش آمدید کہتے ہیں اور اُنکی دنیا میں امن، عدل، عدم تشدد، حقوق انسانی، مذہبی آزادی اور جمہوریت کے ساتھ لگن اور دلچسپی کی تعریف کرتے ہیں۔

کیپٹل ہل کے دورے کا ایک اندرونی منظر

بندۂ درگاہ ہوں اور بندگی سے کام ہے
کچھ نہیں ہے فتح سے مطلب نہ دل میں خوفِ ہار (دُرِّثمین)

مؤرخہ 27 جون 2012ء کو کیپٹل ہِل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا موضوع

"امن کی راہ اور اقوام کے درمیان عدل پر مبنی تعلقات"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا کیپٹل ہل میں امریکہ کے ایوان نمائندگان اور معزز اراکین سے خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب میں سے چُنیدہ نکات درج ذیل ہیں:

- سچ یہ ہے کہ امن اور عدل ایک دوسرے سے الگ نہیں ہو سکتے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آپ ایک کو دوسرے کے بغیر حاصل کر لیں۔
- قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ قومیت یا حسب ونسب پہچان کے طور پر تو ہو سکتے ہیں لیکن اس سے کسی کو بھی کسی قسم کی برتری کا حق حاصل نہیں ہو جاتا۔
- اسلامی تعلیمات کے مطابق تمام قومیتوں اور نسلوں کو بغیر کسی تفریق اور تعصب کے برابر کے حقوق دیئے جانے چاہئیں۔ یہ عدل کا سنہری اصول ہے اور محبت کی وہ کنجی ہے جو مختلف گروہوں اور قوموں کے درمیان

ہم آہنگی اور امن کی بنیاد قائم کرتی ہے۔

- یونائیٹڈ اسٹیٹس کو دنیا کی سب سے بڑی قوت ہونے کے ناطے حقیقی انصاف کو ان نیک ارادوں کے ساتھ جو میں نے بیان کئے ہیں، قائم کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہیئے۔ اگر اِس نے ایسا کیا تو دنیا ہمیشہ امریکہ کی عظیم کوششوں کو انتہائی تحسین اور قدر کی نگاہ سے یاد رکھے گی۔

(پریس ریلیز احمدیہ مسلم جماعت یکم جولائی 2012ء)

یورپین پارلیمنٹ میں خطاب

4 دسمبر 2012ء

یورپین پارلیمنٹ کے احمدیہ مسلم جماعت کے دوستوں کے گروپ نے خلیفۃ المسیح الخامس حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یورپین پارلیمنٹ کو خطاب کرنے کے لئے مدعو کیا چنانچہ اس دعوت کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یورپین پارلیمنٹ برسلز میں ایک تاریخی کلیدی خطاب ارشاد فرمایا جس میں 30 ممالک کے 350 مہمان شامل تھے۔

اپنے اس 35 منٹ کے خطاب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یورپین یونین کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے درمیان اتحاد اور یگانگت کو قائم کریں انہوں نے مغربی ممالک میں تارکینِ وطن کی بڑھتی ہوئی تعداد کے مسئلے پر بھی خطاب فرمایا اور بین الاقوامی تعلقات میں برابری کی سطح پر بھی زور دیا اور پھر آپ نے اسلام کی ان کلیدی تعلیمات کا بھی تفصیلی ذکر کیا جن کا تعلق دنیا میں ترویج امن سے ہے۔

تیری عظمت کے کرشمے دیکھتا ہوں ہر گھڑی
تیری قدرت دیکھ کر دیکھا جہاں کو مُردہ وار
کام دکھلائے جو تو نے میری نصرت کیلئے
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے ہر زماں وہ کاروبار (دُرِّثمین)

یورپین پارلیمنٹ میں دیئے گئے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے چنیدہ پیغامات

- آج کی دنیا میں بہت سے لوگ اسلام کو ایک ایسے مذہب کے طور پر دیکھتے ہیں جو تشدّد اور انتہا پسندی کو بڑھاوا دیتا ہے اور اس پر دنیا کے مختلف حصوں میں ہونے والے فسادات کا بھی اسلام کو ہی ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ ایسے الزامات اسلئے بھی انتہائی غیر منصفانہ ہیں کیونکہ لفظ اسلام کے معنی ہی امن اور سلامتی کے ہیں۔

- حکومتوں کو چاہیئے کہ وہ ایسی پالیسیاں بنائیں جو باہمی عزت کو قائم کرنے اور فروغ دینے والی ہوں تاکہ اسکے نتیجے میں دوسروں کے جذبات مجروح کرنے یا انہیں کسی قسم کے دکھ دینے کے عمل کی روک تھام ہو سکے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے یورپی یونین کی پارلیمنٹ کو خطاب کرنے کا ایک منظر

- جہاں تک تارکینِ وطن کا تعلق ہے اُنہیں چاہیئے کہ وہ کسی بھی ملک میں اس ارادے کے ساتھ داخل ہوں کہ وہ مقامی لوگوں کے ساتھ گھل مل جائیں جبکہ مقامی لوگوں کو بھی چاہیئے کہ وہ ان کا استقبال کھلے دل سے کریں اور رواداری کا مظاہرہ کریں۔

- یورپی یونین کا قیام یورپی ممالک کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے کیونکہ یہ اس خطے کو متحد کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اس لئے آپ سب کو چاہیئے کہ اِس اتحاد کو قائم رکھنے کے لئے تمام تر کوششیں بروئے کار لاتے رہیں۔

- اسلامی نقطہ نظر سے ہمیں چاہیئے کہ ہم تمام دنیا کے باہم اتحاد کی کوشش کریں اور چاہیئے کہ ساری دنیا میں ایک ہی کرنسی ہونے پر متفق ہو جائیں اور جہاں تک ایک ملک سے دوسرے ملک آزادانہ نقل و حرکت اور امیگریشن کا تعلق ہے اس کے لئے ایسی مربوط اور قابل عمل پالیسیاں وضع کی جائیں جس کے نتیجہ میں ساری دنیا متحد ہو جائے۔

- اسلامی ملکوں سے متعلق دوغلی پالیسیاں وہاں بسنے والے لوگوں کے دلوں میں دنیا کی بڑی طاقتوں کے خلاف بغض و عناد اور شکایات کو بڑھا رہی ہیں۔ یہ غصہ اور دشمنی انتہائی خطرناک ہے کیونکہ یہ کسی بھی وقت پھٹ سکتا ہے۔

- میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں کسی بھی خاص ملک کے

حق میں بات نہیں کر رہا۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ظلم خواہ کسی بھی شکل میں ہو اور جہاں کہیں بھی ہو اس کا مکمل صفایا کر دینا چاہیئے۔ خواہ یہ ظلم فلسطین کے لوگ کر رہے ہوں یا اسرائیل کے لوگ یا کسی اور ملک کے۔

- اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ امن اسی صورت میں قائم کیا جا سکتا ہے جب ظالم اور مظلوم کی مدد اس طرح کی جائے کہ اُن میں سے کسی کی بھی طرف داری نہ ہو اور مکمل غیر جانبداری سے کام لیا جائے اور ہر ذاتی مفاد اور عناد سے مبرا ہو۔ امن اسی وقت قائم کیا جاسکتا ہے جب ہر پارٹی کو مساوی مواقع اور مساوی عملی میدان مہیا کئے جائیں۔

(پریس ریلیز احمدیہ مسلم جماعت 6 دسمبر 2012ء)

برٹش پارلیمنٹ میں دوسرا خطاب

11 جون 2013ء

یہ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت تھی کہ برٹش پارلیمنٹ میں چار سال سے کم عرصے میں دوسری بار خطاب کرنے کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو مدعو کیا گیا اس تقریب میں 30 ممبر پارلیمنٹ 12 اراکین ہاؤس آف لارڈ کے علاوہ بہت سے اہم اراکین پارلیمنٹ بشمول نائب وزیر اعظم نے شرکت کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت احمدیہ یو کے کے قیام کی صد سالہ تقریبات کے سلسلے میں برٹش پارلیمنٹ سے دوسری بار خطاب فرمانا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کو مختصر طور پر نیچے پیش کیا جاتا ہے۔

- احمدی مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اپنے ملک کے ساتھ محبت ایمان کا ایک اہم حصہ ہے کیونکہ بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی پر زور تعلیم دی ہے۔ پس مجھے اجازت دیں کہ میں اس بات کو واضح کر دوں کہ ہر احمدی مسلمان جو برطانوی شہری ہے خواہ وہ برطانیہ میں پیدا ہوا ہو یا باہر سے ہجرت کر کے آیا ہو اس ملک کا مکمل طور پر وفادار ہے اور اس سے انتہائی خلوص کے ساتھ محبت کرتا ہے اور اُسکی صرف یہی خواہش ہے کہ یہ عظیم ملک ترقی کرے اور پھلے پھولے۔
- ہمارا فرقہ امن آشتی اور ہم آہنگی کا علم بردار ہے اسی لئے ہمارا نصب العین "محبت سب کے لئے اور نفرت کسی کے لئے نہیں" ہے۔
- مسلمانوں کا یہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام علاقوں اور اقوام میں رسول مبعوث فرمائے ہیں۔ اس لئے مسلمان کسی نبی کو کبھی جھوٹا (نعوذ باللہ) نہیں کہہ سکتے ہیں اور مسلمان اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی ہنسی مذاق، ٹھٹھا، بے عزتی اور ہتک کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے اور نہ ہی وہ کسی مذہب کے ماننے والوں کے جذبات کو مجروح کر سکتے ہیں۔
- کوئی اور مذہب دوسرے مذاہب اور عقیدے کی اس طرح خوش دلی اور کُشادگی کے ساتھ تعریف نہیں کرتا جیسا کہ اسلام کرتا ہے۔
- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام عمر دنیا میں امن کے قیام کے لئے گزار دی۔ یہی اُن کی حیاتِ عظیم کا مقصد تھا۔ یقیناً ایک وقت آئیگا جب تمام دنیا کے لوگوں پر واضح ہو جائیگا اور وہ جان جائیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز انتہا پسندی کی کوئی تعلیم نہیں دی اور اُنکی تعلیم میں امن، محبت اور رحم دلی کا پیغام تھا۔
- اگر کسی شخص کا دل چاہتا ہے تو وہ اسلام قبول کرنے میں آزاد ہے لیکن اگر وہ نہیں چاہتا تو وہ اسے ردّ کرنے میں بھی آزاد ہے۔ چونکہ اسلام جبر اور انتہا پسندی کے مکمل طور پر خلاف ہے اس لئے وہ معاشرے کے ہر مقام پر امن اور ہم آہنگی کی وکالت کرتا ہے۔
- بعض ممالک کی وجہ سے ایک اور عالمی جنگ چھڑنے کے آثار اُفق پر ظاہر ہو رہے ہیں اور اگر یہ جنگ چھڑ جاتی ہے تو مغربی دنیا بھی اس کے دُور رَس اور تباہ کُن نتائج سے متاثر ہو گی۔ آیئے ہم اپنی آئندہ نسلوں کو جنگ کے تباہ کُن نتائج سے بچا کر رکھیں کیونکہ واقعی ایک نیوکلیائی جنگ کے پھوٹ پڑنے کا حقیقی خدشہ موجود ہے اور اس بھیانک حادثے کو روکنے کے لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم عدل و انصاف، نیک نیتی اور دیانت داری کے ساتھ متحد ہو کر ایسے گروہوں کو جو نفرتوں کو پھیلا کر دنیا کا امن تباہ کرنا چاہتے ہیں

سختی سے دبائیں اور روکیں۔(پریس ریلیز احمدیہ مسلم جماعت 13 جون 2013)

نیوزی لینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ میں خطاب

4 نومبر 2013ء

ولنگٹن میں نیوزی لینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ سے خطاب کردہ پیغام کا خلاصہ

نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ میں اراکین پارلیمنٹ سے خطاب کا منظر

- آج کی جنگوں میں زہریلی گیسوں سے بمباری اور کیمیائی ہتھیاروں کا استعمال تو عام ہے اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ سب سے زیادہ ہولناک ہتھیار یعنی نیوکلیئر بم بھی استعمال ہوں۔ نتیجتاً آج کی جنگیں گذشتہ زمانوں کی جنگوں سے بالکل مختلف ہیں کیونکہ آج کی جنگیں کرہ ارض سے بنی نوع انسان کو مکمل طور پر ختم کردیں گی۔
- قومی یا بین الاقوامی جھگڑوں کو نپٹانے کے لئے ڈپلومیسی سے کام لینا چاہیئے۔
- یقیناً اپنے وطن سے محبت کا تقاضا ہے کہ اگر کبھی اس پر حملہ ہو تو ہر شہری اپنے وطن کے دفاع اور آزادی کے لئے ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار رہے تاہم اگر تنازع کو امن اور صلح کے ساتھ گفت و شنید اور ڈپلومیسی کے ذریعے حل کیا جاسکتا ہو تو پھر غیر ضروری موت اور قتل و غارت کو دعوت نہیں دینی چاہیئے۔
- اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک حکومت اور اس کے لوگوں کے درمیان تنازعہ بڑھ کر بین الاقوامی تنازعہ بن سکتا ہے جیسا کہ ہم پہلے ہی دیکھتے ہیں کہ دو بڑی طاقتوں کے درمیان بلاک بن رہے ہیں۔ ایک بلاک سیرین (شام) حکومت کی حمایت کرتا ہے جبکہ دوسرا شام کی باغی قوتوں کی حمایت کر رہا ہے پس یہ صورت نہ صرف اسلامی ممالک کے لئے ایک گھمبیر خطرہ ہے بلکہ یہ باقی دنیا کے لئے بھی انتہائی خطرے کا باعث ہے۔
- ڈپلومیسی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ نے شام کی جنگ کو پھیلنے سے روکنے کے لئے روسی صدر ویلاڈیمیر پیوٹن کی کوششوں کی تعریف کی۔
- روسی صدر کی کوششوں نے بعض دوسری بڑی طاقتوں کو شام پر حملہ آور ہونے سے روک دیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر عدل کے تقاضوں کو پورا نہ کیا گیا اور دوسری قومیں بھی اپنے طور پر جنگیں لڑتی رہیں تو اقوام متحدہ کا بھی وہی افسوس ناک انجام ہو گا جو لیگ آف نیشنز کا ہُوا۔ میرے خیال میں روسی صدر کا تجزیہ مکمل طور پر درست تھا میری خواہش ہے کہ پیوٹن ایک قدم اور آگے بڑھاتا اور کہتا کہ یو این او کی سیکیورٹی کونسل میں جن پانچ مستقل ممبروں کے پاس وِیٹو پاور ہے اُسے ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے تاکہ تمام قوموں کے درمیان حقیقی عدل اور مساوات قائم ہو۔(پریس ریلیز جماعت احمدیہ 9 نومبر 2013ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ میں نماز پڑھا رہے ہیں

اس مضمون کی تیاری میں معاونات کی ٹیم

نگران: ناصیہ قریشی، صدر مسی ساگا ریجن

ٹیم انچارج: سمیرا خالد۔بشریٰ رشید

ٹیم ممبر: ماریہ مرزا۔عالیہ جنجوعہ۔رابعہ چوہدری۔ماروی جتوئی۔فرخندہ احمد۔صباحت صدیق۔عفت احمد

احمدیہ امن سمپوزیمز

2004ءتا2013ء

تیار کردہ: ڈاکٹر فوزیہ ذکریا پریری ریجن۔ امتہ الحیٔ۔ کہکشاں بابر

اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ السَّیِّئَۃَ ؕ نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا یَصِفُوۡنَ ۞

(سورۃ المومنون آیت نمبر 97)

اُس (طریق) سے جو بہترین ہے بدی کو ہٹادے۔ ہم اُسے سب سے زیادہ جانتے ہیں جو وہ باتیں بناتے ہیں۔

اسلام انسانی سرگرمیوں کے ہر دائرہ عمل میں امن قائم کرنے پر زور دیتا ہے۔ جماعت احمدیہ دنیا بھر میں مستقل امن کے قیام کیلئے اسلام کی بنیادی قدروں کو فروغ دے کر ہر سطح پر امن قائم کرنے کیلئے ہر لحظہ کوشاں ہے۔

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دنیا کے واحد مسلمان رہنما ہیں جو زندگی کے ہر میدان میں امن اور باہم مذہبی رواداری اور بھائی چارے کو فروغ دے رہے ہیں۔ اپنے خطبات، لیکچرز، کتابوں، پیغامات، ذاتی ملاقاتوں اور پرنٹ اور ڈیجیٹل میڈیا جیسے تمام ذرائع استعمال کرتے ہوئے، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا تک اسلام کا پُرامن پیغام پہنچانے کیلئے عالمگیر مہم شروع کی ہے۔

2004ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلے نیشنل امن سمپوزیم کا آغاز فرمایا جس میں زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ جمع ہوئے تاکہ امن اور مذہبی ہم آہنگی کو فروغ دینے کے متعلق تبادلہ خیالات کریں۔ اُس وقت سے احمدیہ مسلم جماعت انگلینڈ کی جانب سے ہر سال اس قسم کے امن مذاکرات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ ہر سال اس میں بہت سے نمائندگان بشمول حالیہ وزراء، ممبران پارلیمان، سیاست دان، مذہبی پیشوا اور رہنما شریک ہوتے ہیں۔

یہ مضمون حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زمانہ خلافت کے پہلے دس سالہ دور میں منعقد ہونے والے سالانہ امن سمپوزیم کے موقع پر دیئے گئے پیغامات کی جھلکیاں (سُرخیاں) پیش کرے گا۔

پہلا سالانہ امن سمپوزیم 2004ء

پہلے امن سمپوزیم کا موضوع "مذہب اور امن!"

اس سمپوزیم کا لُبِّ لُباب یہ تھا کہ تمام مذاہب امن کا پیغام دیتے ہیں اور مختلف مذہبی جماعتوں کو اس دنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش کرتے چلے جانا چاہیئے۔ یہ تقریب مسجد بیت الفتوح میں مؤرخہ 25 مارچ 2004ء کو منعقد ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت احمدیہ مسلم جماعت کی قیام امن کی غرض سے منعقد کیا گیا یہ پہلا سمپوزیم تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عالمی امن کے حصول کیلئے مذہب کی ضرورت کو واضح کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ کس طرح دنیا کے تمام مذاہب امن سے باہمی مطابقت رکھتے ہیں۔ آپ نے پائیدار عالمی امن کے حصول کیلئے اسلام کے بتائے ہوئے خوبصورت اصولوں پر روشنی ڈالی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو عالمی امن کے بارہ میں اسلامی خیالات کو پہچاننے کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا:

" اسلامی تعلیمات کی روشنی میں میرا نظریہ امن کے ساتھ رہنا، دوسروں کو امن کے ساتھ رہنے دینا اور امن کا پیغام پھیلانا ہے، اپنی مرضی کی شرائط منوا کر یا مجبور کر کے نہیں، بلکہ دلوں کو جیت کر"۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اور جماعتِ احمدیہ کے بانی کی تعلیمات سے خوبصورت حوالہ جات پیش فرمائے۔ فرمایا:

"جس نے بھی کسی ایسے نفس کو قتل کیا جس نے کسی دوسرے کی جان نہ لی ہو یا زمین میں فساد نہ پھیلایا ہو تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا"۔ (سورۃ المائدہ 5، آیت 33)

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" جس شخص نے ایسے شخص کو قتل کیا کہ اُس نے کوئی ناحق کا خون نہیں کیا تھا یا کسی ایسے شخص کو قتل کیا جو نہ بغاوت کے طور پر امن عامہ میں خلل ڈالتا تھا اور نہ زمین میں فساد پھیلاتا تھا تو اُس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ یعنی بے وجہ ایک انسان کو قتل کر دینا خدا کے نزدیک ایسا ہے کہ گویا تمام بنی آدم کو ہلاک کر دیا۔ ان آیات سے ظاہر ہے کہ بے وجہ کسی انسان کا خون کرنا کس قدر اسلام میں جرمِ کبیرہ ہے"۔

(لیکچر چشمہ معرفت صفحہ 23-24، تفسیر از حضرت مسیح موعودؑ جلد 2 صفحہ 405)

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" میرے خیال میں، ہم سب کو جو مختلف خیالات اور مختلف مذہبی جماعتوں سے یہاں جمع ہوئے ہیں، دنیا بھر میں امن کو دوبارہ بحال کرنے کی کوشش کو جاری رکھنا چاہیئے اور اپنی کوشش کو اُس وقت تک نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ جب تک ہم دُنیا میں امن قائم نہ کر لیں۔ یا جب بھی ہمیں موقع ملے تو ہم کم از کم دُنیا بھر میں امن کی بحالی کی آواز اُٹھائیں"۔

(الاسلام ویب سائٹ: میڈیا لائبریری)

دوسرا سالانہ امن سمپوزیم 2005ء

دوسرے سالانہ امن سمپوزیم 2005ء کا موضوع

"اپنے خالق کو پہچانیں!"

یعنی امن اُسی وقت محفوظ رہ سکتا ہے جب دنیا اپنے مالک کو، جس نے اُسے پیدا کیا، پہچانے گی۔ یہ تقریب مسجد بیت الفتوح میں مؤرخہ 22 مارچ 2005ء کو منعقد ہوئی۔

دوسرے امن سمپوزیم کے موقع پر حاضرین سے مخاطب ہوتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر ایک کو اپنے خالق و مالک، جس نے اُسے پیدا کیا ہے، کو پہچاننے کی دعوت دی۔ امنِ عالم کے قیام کیلئے اور انسانیت سے ہمدردی کی خاطر، اس دنیا کو پیدا کرنے والے خالق کو پہچاننا ضروری ہے۔ امن تبھی محفوظ رہ سکتا ہے اگر دُنیا اپنے پیدا کرنے والے مالک کو پہچانتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج ہر کوئی عالمی امن کی موجودہ حالت کے بارہ میں بہت فکر مند ہے، مگر اس کے باوجود دنیا کی حالت دن بدن خراب ہو رہی ہے۔ ان نام نہاد امن کے چیمپئنز کی کوششیں بے کار گئی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انکی رائے میں، دنیا میں اس بے چینی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ انسان نے خدا کی دی ہوئی ہدایات اور احکامات کی پیروی کرنی چھوڑ دی ہے یا پھر ان تعلیمات کی تشریح اپنے خود تراشیدہ معنی سے کرنی شروع کر دی ہے۔ اس دنیا میں آنے والے اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء اور رسولوں نے اپنے ماننے والوں کو خدا کے احکامات کو ماننے کی تعلیم دی، اور اس تعلیم کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" ۔۔ کیا دنیا میں کوئی مذہب ایسا ہے جو یہ کہتا ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ظالم اور بے رحم بننا چاہیئے؟ یہ اسلام کا بھی نظریہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں کہ خُدا کی عبادت کرو اور اُس کی مخلوق کا دھیان رکھو، انسانیت کا دھیان اس طریق پر رکھو کہ اگر تمہارے اور اُنکے درمیان دُشمنی بھی ہے، یہاں تک کہ اگر وہ آپ سے ظلم سے بھی پیش آئے ہوں اور وہ آپکو زندہ رہنے کا حق بھی نہ دیتے ہوں، اس پر بھی جب آپکو بدلہ لینے کا موقع ملے تو یہ بات آپکو ظلم میں اُنکی برابری کرنے کا خیال پیدا نہ کرے۔

قصبوں اور شہروں میں رہنے والے عام آدمی کے خلاف اپنا بدلہ نہ لو، نہ ہی عورتوں اور معصوم بچوں کو قتل کرو۔ اگر تم ایسا کروگے تو تم مومن نہیں ہوگے۔ یہ بھی یاد رکھو کسی ایسی قوم کے خلاف ظلم نہ کرو جس نے تمہیں یا تمہارے کسی دوست کو کوئی نقصان نہ پہنچایا ہو۔ اگر اس نے تمہیں کوئی نقصان بھی پہنچایا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسکی حکومت یا فوج سے لڑائی کرنے کے بجائے، تم اس کے شہریوں، بچوں اور عورتوں کے خلاف دُشمنی دکھانی شروع کردو۔ اللہ تعالیٰ کبھی بھی ہمیں اتنا غیر منصف ہونے کی تعلیم نہیں دیتا کیونکہ یہ آپ کو انصاف سے دور لے جاتا ہے۔ تقویٰ کا مطلب ہے کہ آپکے دِل میں خوفِ خُدا ہے اور آپکو سختی سے انصاف کے مطابق کام کرنا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ہر چیز پر نظر ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔۔۔۔ اگر دنیا اپنے خالق کو پہچاننا شروع کردے تو ہم دنیا سے نفرت ختم کرسکتے ہیں۔ قرآنِ مجید میں دو احکام ہیں ایک اللہ کی واحدانیت میں یقین اور اسکی فرمانبرداری اور دوسرا اپنے بھائیوں اور ساتھی انسانوں سے حسن سلوک کرنا"۔

آپ نے مزید فرمایا:

" آپکی تمام طاقت دنیا میں امن اور اتحاد پھیلانے میں استعمال ہونی چاہیئے۔ لوگوں کیلئے مہربان بنو، کسی پر ظلم کرنے کی وجہ نہ بنو، انسانیت کی بھلائی کا کام کرو، کسی سے تکبر سے پیش مت آؤ، کسی سے بدسلوکی نہ کرو اگرچہ وہ تم سے بدسلوکی کرتا ہو، مخلوق کے ساتھ عاجزی اور مہربانی سے پیش آؤ، امیر ہونے پر غریبوں کی مدد کرو"۔ (الاسلام ویب سائٹ: میڈیا لائبریری)

تیسرا سالانہ امن سمپوزیم 2006ء

تیسرے سالانہ امن سمپوزیم کا موضوع

" آزادیٔ اظہارِ رائے اور اسلام میں رواداری"

یہ تقریب مسجد بیت الفتوح میں مؤرخہ 25 مارچ 2006ء کو منعقد ہوئی۔

ڈنمارک کے اخباروں میں چھپنے والی گُستاخانہ اور انتہائی مضحکہ خیز بات کے بارے میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ہم مسلمان دُنیا میں آنے والے تمام ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں۔ جنھوں نے ایک خدا کو پہچانا اور انسان کو ایک دوسرے سے پیار اور اخوّت سے رہنے کی تعلیم دی۔ آخری شریعت کو قائم کرنے والے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اتحاد و بندگی کی اعلیٰ تعلیمات دیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو مسلمانوں کو آدم سے محمدؐ تک آنے والے تمام انبیاء علیہم السلام کو ماننے کی تعلیم دیتا ہے"۔ (از ریویو آف ریلیجنز اپریل 2006ء۔ صفحہ 21)

چوتھا سالانہ امن سمپوزیم 2007ء

چوتھے امن سمپوزیم کا موضوع

"سچا امن صرف صحیح انصاف سے قائم ہوسکتا ہے"

یہ تقریب مسجد بیت الفتوح میں مؤرخہ 24 مارچ 2007ء کو منعقد ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال کے سمپوزیم کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ ساری دنیا کے لوگ، چاہے وہ کافر ہوں، مشرک ہوں یا ایک خدا کو ماننے والے ہوں، پریشان ہیں کہ امن کا تصور تیزی سے غائب ہوتا جارہا ہے۔ انسان جو اپنے آپکو تعلیم یافتہ اور مہذب سمجھتا ہے دراصل جاہلیت کے اس دور میں واپس جارہا ہے جہاں جھوٹ، تکبر، انا اور جبری کاروائیاں بالآخر اِن قوموں کی گراوٹ کا سبب بنیں"۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

آج دنیا میں ایسے گروہ ہیں جو جانوروں پر رحم کرنے اور اُنکے حقوق کی حفاظت میں بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں. جبکہ اسی دنیا میں انسانی نسل بھی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات قرار دیا ہے، ان کو فاقہ کشی اور بنیادی حقوق سے بے بہرہ رکھ کر مرنے دے رہے ہیں"۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا کہ

"لیگ آف نیشنز کی طرح آج اقوامِ متحدہ بھی انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے میں ناکام ہوتی نظر آتی ہے۔ اسکا مختلف ممالک اور مختلف برِّاعظموں کے ساتھ مختلف معیار کا سلوک ہے۔ زیادہ تر ریزولیوشن جو پاس کئے گئے ہیں وہ خود غرضی اور طرفداری پر منحصر ہیں"۔

جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا

" انصاف کو سچائی کے بغیر حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ تمہاری دوسری قوم سے دُشمنی تمہیں انصاف کرنے سے نہ روکے" اُن قوموں کو سزا دینے کی اجازت ہے جو ظلم میں حد سے بڑھ گئیں ہوں، لیکن صرف ظلم روکنے کی حد تک اور انصاف ہمیں اس سے تجاوز کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ جب ایسے ممالک کے خلاف اقتصادی پابندیاں لگائی جاتی ہیں، توخصوصاً غرباء تکلیف برداشت کرتے ہیں، بچے اس رسہ کشی کا شکار ہوتے ہیں اور ان اندرونی اور بیرونی دشمنیوں میں غربت اور بھوک کی چکی میں پستے ہیں۔ جب تک انصاف قائم نہیں ہوتا، دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سامعین کو یاد کروایا کہ

"تمام انبیاء دنیا میں امن کا پیغام لائے اور ہم اُن تعلیمات یا تعلیمات لانے والوں کو اس بدامنی کا الزام نہیں دے سکتے۔ قرآنِ مجید میں ہے کہ یہ اللہ ہی ہے جو اس زمین پر امن قائم کرتا ہے اور سکون مہیا کرتا ہے، سو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہی خالق اس کے مخالف چاہے؟ صرف اس خالق سے محبت کر کے ہم اسکی مخلوق سے محبت کر سکتے ہیں۔ یہ ممکن نہیں کہ ہم اپنے حقوق کیلئے تو لڑیں مگر دوسروں کے حقوق پر قبضہ کریں، اسلئے سچا امن صرف صحیح انصاف سے قائم ہو سکتا ہے۔ (الاسلام ویب سائٹ: میڈیا لائبریری)

پانچواں سالانہ امن سمپوزیم 2008ء

پانچویں سالانہ امن سمپوزیم کا موضوع

"مذہبی اختلافات کی عزت کرنا عالمی امن قائم کرتا ہے!"

یہ تقریب مسجد بیت الفتوح میں مؤرخہ 29 مارچ 2008ء کو منعقد ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرمائی کہ آج کے دور میں مذہبی اختلافات کی عزت کرنے کا موضوع کیوں اہم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آج کے دور میں چونکہ کچھ مخصوص طاقتیں امن کو تباہ کرنے میں مصروف ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف بلاوجہ دشمنی و نفرت ابھار رہی ہیں تو یہ موضوع سب سے اہم ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام مذاہب کی اشتراکی قدروں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

" دنیا میں کوئی بھی مذہب ایسا نہیں ہے، چاہے وہ اسلام ہو، یا عیسائیت، یا ہندو مذہب، یا کوئی اور مذہب، جو امن کی تباہی کا پیغام دیتا ہو۔ ہر انسان امن کو پسند کرتا ہے اور بدامنی سے نفرت کرتا ہے"۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ کس طرح دنیا میں موجود کچھ مخصوص مسلمان فرقے حالات اور منشاء کے موافق مبینہ طور پر غلط کاروائیوں سے اسلام کی پُرامن تصویر کو داغ دار کر رہے ہیں آپ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ غیر مسلموں کی مخالفانہ کاروائیاں جیسے کہ لفظ جہاد کے بارہ میں جھوٹا نظریہ پھیلا کر، ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں توہین آمیز کارٹون شائع کر کے اور قرآنی آیات کا سیاق وسباق سے ہٹ کر حوالہ دیکر، امن کے قیام میں مدد دینے کی بجائے عالمی امن کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اُس طریق کا حوالہ دیا جس سے قرآنِ کریم مشترک طور پر انسانوں کو مخاطب کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا:

" نفرت پھیلانا آسان ہے لیکن محبت کے بیج بونا بہت مشکل ہے۔ پھر فرمایا قرآنِ کریم یہ نہیں کہتا کہ تم مسلمانوں کی بھلائی کیلئے پیدا کئے گئے ہو بلکہ یہ کہتا ہے کہ تم انسانیت کی بھلائی کیلئے پیدا کئے گئے ہو۔ ایک انسان کا ایمان جو خدا میں یقین رکھتا ہے تبھی حقیقی ہوگا جب وہ اچھائی کی تاکید کریگا، اچھائی کو پھیلائے گا اور برائی سے منع کرے گا۔

ان تعلیمات کی روشنی میں حضور انور ایدہُ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے غرباء کی مدد اور غربت کو جڑ سے اکھاڑنے کی ضرورت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ خواہ پانی کے نلکے لگا کر، خوراک، تعلیم، یا اقتصادی ترقی کے ذریعہ ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ اس مقصد کیلئے اکٹھا ہو جائے کیونکہ غریبوں کی چند ضرورتوں کو پورا کرنا بھی عالمی امن کی طرف لے کر جائے گا"۔

(ماخوذ از کتابچہ Respecting Religious Feelings)

چھٹا سالانہ امن سمپوزیم 2009ء

چھٹے امن سمپوزیم کا موضوع

" انفرادی اور قومی سطح پر نفرت کو ختم کرنے کے طریق"

یعنی جنگ کے دوران بھی انسانیت کو بچانے کیلئے صبر، شجاعت اور انصاف پر قائم رہنے جیسے اسلامی اصول کا مظاہرہ ہونا چاہیئے

یہ تقریب مسجد بیت الفتوح لندن میں مؤرخہ 21 مارچ 2009ء کو منعقد ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسلام ہر سطح پر نفرت کو ختم کرنے کے طریق بتاتا ہے۔ اگر ہم حالات کا انفرادی اور قومی سطح پر تجزیہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے مسائل اسلئے پیدا ہوئے ہیں کیونکہ انسان نے صبر سے کام لینا چھوڑ دیا ہے، جس کے نتیجہ میں لوگ ایک دوسرے کے بارہ میں بُرا سوچنا شروع کر دیتے ہیں۔ تب اخلاق بُرائیاں بن جاتے ہیں اور دوسرے لوگ اپنے حقوق سے محروم ہو جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا حوالہ پیش کیا:

"اور اگر تم سزا دو تو اتنی ہی سزا دو جتنی تم پر زیادتی کی گئی تھی اور اگر تم صبر کرو تو یقیناً صبر کرنے والوں کے لئے یہ بہتر ہے"۔

(سورہ النحل، آیت 127)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"صبر ایک خوبی ہے اور ہمارے خیال میں نہایت اہم قدر ہے کیونکہ قرآن مجید میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ عام طور پر دنیا صبر کو بزدلی سمجھتی ہے مگر جیسا کہ اوپر نقل کیا گیا ہے اسکو جنگ کے تعلق میں ایک اُصول کے طور پر سکھایا گیا ہے۔ یہ بات عجیب لگ سکتی ہے کہ ایک ہی وقت میں جنگ اور صبر کیونکر ممکن ہو گا اگر جنگ کے دوران خون بہانے کی اجازت ہے تو جنگ اور صبر اکٹھے کیسے ہو سکتے ہیں۔ انسانیت کو سبق سیکھ لینا چاہیئے تھا لیکن آج کے لوگ گذشتہ غلطیوں سے سبق سیکھنے میں ناکام ہو رہے ہیں، یہاں تک کہ جو اپنے آپکو مسلمان کہتے ہیں وہ بھی اُنہی کی طرح خون بہا رہے ہیں جو امن قائم کرنے کا بہانہ کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسانیت کو بچانے کیلئے صبر، شجاعت اور انصاف ضرور دکھاؤ"۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے کہ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے جھگڑے کو سلجھانے کی پوری ایمانداری سے کوششیں کرنی چاہئیں۔ انصاف کا مطلب ہے مکمل انصاف اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے جب آپکے دِل اس حد تک صاف ہوں کہ کسی بھی قسم کی نفرت کا ذرا سا بھی جز باقی نہ رہے۔ ہر شخص کو دُعا کرنی چاہیئے اور امن کے حصول میں مدد دینے میں اپنی پوری کوشش کرنی چاہیئے، اس طرح حکومتوں اور اقوامِ متحدہ کے نمایاں افسران کو یہ بات یقینی بنانی چاہیئے کہ اقتصادیات کی اصلاح جنگی اقتصادیات کی شکل میں نہ ہو اور 1929ء کے بحران کی غلطیوں کو دہرایا نہ جائے۔ حکومتوں اور سرمایہ فراہم کرنے والوں اور اقوام متحدہ کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنی چاہئیں۔ انصاف کو حاصل کرنے اور ایک دوسرے کے حقوق کی صحیح قدر کرنے کے یہ تقاضے ہیں۔ اُنہیں اچھی طرح غور کرنا چاہیئے اور انصاف پر مبنی حل نکالنے چاہئیں۔ اُنہیں بے غرض ہو کر امن کے قیام کی کوشش کرنی چاہیئے اور سب سے اہم یہ کہ اپنے خالق کے حقوق ادا کرنے چاہئیں اور اسکی ناراضگی سے بچنا چاہیئے"۔

(ماخوذ از الفضل انٹرنیشنل یکم مئی 2009ء)

چھٹے سالانہ امن سمپوزیم پر معززین کے تبصرے

SIOBHAN MC DOUNUGH
(سیوبان میک ڈونگ)، ممبر پارلیمان

اُنہوں نے کہا کہ اسلام صرف ایک مذہب نہیں ہے بلکہ زندگی کا طریق ہے، اسکا مقصد افراد کو نہ صرف اللہ تعالیٰ پر یقین میں بڑھانا ہے بلکہ ایک نظام دینا ہے جس کے ذریعہ وہ اپنی زندگی گذار سکیں۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم سب متفق ہیں کہ آپکی جماعت نے اس علاقہ میں ایک مثالی نمونہ دکھایاہے۔ آپ نے معاشرتی انصاف کے مضبوط اقرار کا مظاہرہ کیا ہے اور مقامی کمیونٹی کا حصّہ بننے کیلئے وقت اور پیسہ دونوں کے خرچ کرنے میں مخلصی دکھائی ہے۔ یہ حقیقت میں قابل عزت بات ہے کہ اس برٹش سوسائٹی میں اپنے ایمان اور عمل کے لحاظ سے انصاف کیلئے آپکی وفاداری اور اسپر پابندی کے ہم عینی شاہد ہیں۔

CHRIS GRAYLING (کرس گریلینگ) ممبر پارلیمان:

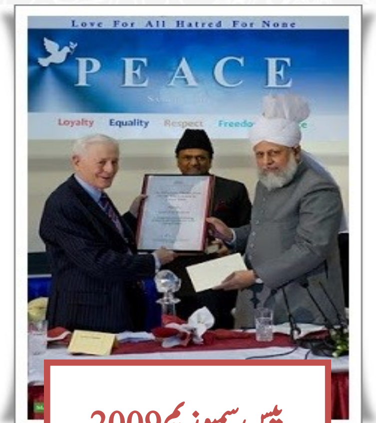

پیس سمپوزیم 2009

انہوں نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر بہت اہم تھی۔ آپ نے بالکل ٹھیک فرمایا کہ ہمیں تاریخ سے سبق لینا چاہیئے۔ آپ بہت صاحب فکر انسان ہیں، اور یہاں موجود کمیونٹی کیلئے جوش کا موجب۔ آپ نے فرمایا کہ یہاں ہمارے پاس ایسی جماعت موجود ہے جو باہمی مفاہمت بنانے میں بہت مستحکم کردار ادا کرتی ہے۔

JUSTIN GREENING (جسٹن گریننگ) ممبر پارلیمان

انہوں نے کہا کہ یہاں پر آپکی جماعت کے ہر عمر کے لوگ موجود ہیں اصل خوشی کی بات یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ اچھے طریق پر رہتے ہیں جو کہ لوگوں کو قریب لانے کا موجب ہے، یہ بہت اچھی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپکی جماعت قیادتی کردار ادا کر رہی ہے اور آپکی جماعت جو کر رہی ہے اس کی وجہ سے عوام الناس میں اس کی عزت بہت بڑھی ہے۔

BARONESS EMMA NICHOLSON
نواب ایما نکلسن

انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے عقائد اور اصول جس کا عملی ثبوت افرادِ جماعت دیتے ہیں وہ قیامِ امن کی طرف ایسے ٹھوس اقدامات ہیں جن کی کوئی دوسری مثال مجھے معلوم نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسی وجہ سے مَیں توہینِ رسالت کے نام پر بنائے گئے غیر منصفانہ قوانین کی مخالفت کرتی ہوں اور دنیا میں ہر جگہ آزادی کے قیام کی حمایت کرتی ہوں۔ آپ کی جماعت کو آئے دن مذہبی ناروداری کی وجہ سے مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور آپکی جماعت اس بات کا ثبوت ہے کہ امتحانوں میں سے گزر کر ایمان مزید جِلا پاتا ہے۔ آپ لوگ 1892 میں 72 لوگ تھے اور اب آپ 130 ملین کی مضبوط جماعت ہیں اور یہ صرف ایک امن کے پیغام کی وجہ سے ہے۔

VARIENDER SHARMA (ورِیندر شرما) ممبر پارلیمان

انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں اس ملک (انڈیا) سے آیا ہوں جہاں آپکے مذہب کی بنیاد رکھی گئی۔ انہوں نے کہا کہ میرا اپنا ضلع بھی قادیان، گورداسپور سے زیادہ دُوری پر نہیں ہے۔ اسلئے میں اپنے آپکو اس جماعت کے بہت قریب محسوس کرتا ہوں اور حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ کا آج کا پیغام بھی بہت واضح ہے، یہی انسانیت کا اصل پیغام ہے۔ اُنہوں نے کہا ہم صرف آج کی شام کیلئے ہی اس محفل کا حصہ بننے پر فخر محسوس نہیں کرتے بلکہ آئندہ بھی دور تک ہم اس دوستی کو لے جائیں گے تاکہ ہم معاشرہ میں امن اور ہم آہنگی قائم کر سکیں۔

COUNCILLOR BRENDON HUDSON
SUTTON (کاؤنسلر برینڈن ہڈسن، سٹن)

اُنہوں نے کہا کہ اس سے قبل وہ کبھی اس مسجد میں نہیں آئے اور انہیں چاروں طرف گھومنے، نماز کی جگہ کو دیکھنے کا بہت مزہ آیا اور ہر کوئی بہت پُرامن اور بہت عزت دے رہا تھا اور یقیناً میں نے یہاں کے استقبال اور تقاریر کا بھی لطف اُٹھایا۔ خصوصاً حضور انور (ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز) کی تقریر کا۔ آپ کے پاس بتانے کیلئے بہت اہم باتیں تھیں۔ آپ نے کریڈٹ کرنچ (مالی بحران) کے متعلق کتنا صحیح فرمایا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مغربی حکومتیں تیزی سے کام نہیں کر رہیں۔

COUNCILLOR KRYSIA WILLIAMS

(کاؤنسلر کریسیہ ولیمز)

اُنہوں نے کہا کہ ایک اہم پیغام امن اور بُردباری تھا اور میرا خیال ہے کہ یہ بہت اچھے الفاظ ہیں اور دوسروں کے نظریات پر غور کرنے کیلئے واضح لیکن جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ سب سے اہم بات ہے مشکل مسائل کے پُرامن حل تلاش کرنے کیلئے پُرامن رسائی۔ سب سے مؤثر مجھے وہ طریق لگا جس کے ذریعہ جماعت احمدیہ اپنی کمیونٹی کو مالڈن کی کمیونٹی کیلئے کھولنے کیلئے بھرپُور محنت کر رہی ہے اور پُرتشدد کاروائیوں کی بجائے اسلام کا اصل پیغام اور بنیادی احکامات دنیا تک پہنچانے کے لئے کوشاں ہے۔

ایک اور مہمان نے کہا: وہ بات جو خصوصاً مجھے آپکے خلیفہ میں پسند آئی ہے وہ یہ کہ اُنکی بات چیت میں بالکل بھی انا نہیں ہے۔ آپ دُنیا کے حالات کے بارے میں وہی کہتے ہیں جو حقیقت ہے۔ آپ نے فرمایا، میں سوچتا ہوں ایسی عوامی تقریر بہت ہی کم سننے کو ملتی ہے جس نے حقیقت میں واضح طور پر حقیقی مسائل، جو دور نہیں ہونگے، کی طرف نشاندہی کی ہو کیونکہ حکومت میں وہ ایمانداری نہیں اور مغربی مفاد میں وہ ایمانداری نہیں کہ وہ حقیقت میں لوگوں کو آزادی اور انصاف دیں۔ اسلئے میرے خیال میں یہ بہت عمدہ بات تھی۔ (الفضل انٹرنیشنل۔ یکم مئی 2009ء)

ساتواں سالانہ امن سمپوزیم 2010ء

ساتویں امن سمپوزیم کا موضوع

”حکومت کی انفرادی زندگیوں میں دخل اندازی عالمی امن کے رستہ میں رکاوٹ“

یہ تقریب مسجد بیت الفتوح، لندن میں مؤرخہ 20مارچ 2010ء کو منعقد ہوئی۔

ساتویں امن کانفرنس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دیرپا امن کے راستے میں آنے والی رکاوٹوں کے بارے میں گفتگو کی۔ معاشرہ اور افرادِ معاشرہ امن کے خواہاں ہیں لیکن دنیا میں تشدد اور بے انصافی کی وجہ سے اسکو حاصل کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ ان ہی میں سے ایک موضوع انفرادی زندگیوں میں حکومت کی ناجائز دخل اندازی ہے۔ مثال کے طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے، حجاب اور میناروں پر لگی پابندیوں کا ذکر کیا جو اس وقت کچھ یورپین حکومتوں کے زیر بحث موضوع تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”کیا ایک عورت کا حجاب پہننا یا نہ پہننا کسی ملک یا دنیا کی اقتصادیات کو متاثر کرتا ہے؟ کیا حجاب کا پہننا یا نہ پہننا یا مینار کا ہونا یا نہ ہونا کسی ملک کی اخلاقی قدروں کو متاثر کرتا ہے یا کیا یہ خالق کو پہچاننے کی طرف لے جائے گا؟ کیا حجاب کا پہننا یا نہ پہننا یا مینار کا ہونا یا نہ ہونا دنیا کے امن کو بہتر بنانے یا نقصان پہنچانے والا ہوگا؟“۔ (از الفضل انٹرنیشنل 9اپریل 2010ء)

آٹھواں سالانہ امن سمپوزیم 2011ء

آٹھویں سالانہ امن سمپوزیم کا موضوع

”عرب دنیا اور شمالی افریقی ممالک میں بدامنی کی وجوہات اور امن، سچائی اور انصاف کیلئے ابتدائی بنیاد کی بابت یاددہانی جس پر توجہ نہ دینا اختلافات کی طرف لے جائے گا“۔

یہ تقریب مسجد بیت الفتوح لندن میں بتاریخ 22مارچ 2011ء منعقد ہوئی۔

اپنے کلیدی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موجودہ سیاسی ہلچل کی وہ مستحکم وجوہات بتائیں جن میں سے بہت سے عرب اور مشرقی افریقہ کے ممالک گذر رہے ہیں۔ انگلستان کی عرصہ دراز سے انصاف اور بردباری کی تلاش، اقوام متحدہ کے اپنے منشور کو پورا کرنے میں ناکامی، مخصوص ممالک میں مسلمانوں پر عائد پابندیوں اور مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ مسلمہ کو پیش آنے والی شدید ترین ایذاء رسانیوں پر جماعت کے پُرامن ردِّ عمل کا ذکر کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ امن کی بنیاد سچ اور انصاف پر ہے اور اس پر توجہ نہ دینا اختلافات کی طرف لے جائے گا۔ آپ نے فرمایا

”مختصراً دنیا میں ان دنوں پھیلی بے نظمی، چاہے وہ قومی سطح پر ہو یا بین الاقوامی سطح پر، صرف ایک حقیقت پر مبنی ہے۔ اور وہ ہے انصاف کا پوری طرح فقدان جو پریشانی اور بے چینی کو بڑھانے کی وجہ بن رہا ہے۔

سوال یہ اُٹھتا ہے کہ دنیا کی موجودہ حالت کا حل کیسے کیا جائے۔ ایسا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق کو بڑھا کر اور سچائی پر قائم رہ کر ہو سکتا ہے۔"

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہتے ہوئے اختتام فرمایا:

"ایسے ظلموں اور بے انصافیوں کے باوجود احمدیہ مسلم جماعت نے ہمیشہ امن سے جواب دیا ہے۔ آپ نے فرمایا:

" ہم نے ہمیشہ اسلام کی تعلیمات پر عمل درآمد کیا ہے کہ قانون کو کبھی اپنے ہاتھ میں نہ لو اور ہمیشہ اپنے ملک کے بہترین مفاد کو نظر میں رکھو اور کبھی بدامنی نہ پھیلاؤ، کیونکہ اپنے ملک کیلئے آپکی سچی محبت کا یہی تقاضا ہے۔ دنیا میں جہاں بھی احمدی رہتے ہیں، اسکی پرواہ کئے بغیر کہ وہ کس ملک میں پیدا ہوئے، چاہے وہ ایشین ہوں یا افریقن یا عرب یا یورپین یا امریکن، اُن سب کا یہی رویہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر وہ ہر طرح کی بدامنی پھیلانے سے دور رہتے ہیں۔ اور یہی وہ سلوک ہے جو ایک دن دنیا کو نہ صرف انتشار سے بچائے گا بلکہ حقیقت میں عالمی امن کی گارنٹی دینے والا ہو گا"۔ (از الفضل انٹر نیشنل 29 اپریل 2011ء)

نواں سالانہ امن سمپوزیم 2012ء

نویں سالانہ امن سمپوزیم کا موضوع

"عالمی امن" نیوکلیائی جنگ کے تباہ کُن نتائج اور مکمل انصاف کی شدید ضرورت

یہ تقریب مسجد بیت الفتوح لندن میں بتاریخ 24 مارچ 2012ء منعقد ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امن کو فروغ دینے اور ہر طرح کے تعصّب اور امتیاز کو دور کرنے کیلئے دنیا کو اپنے دِلوں اور دماغوں کو اسکی طرف پھیرنے کی یاددہانی کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ مسلمہ کا نظریہ مندرجہ ذیل الفاظ میں پیش فرمایا:

" جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے، جب کبھی اور جہاں کہیں موقع آتا ہے، ہم کھلے طور پر اپنے نظریہ کا اظہار اور اعلان کرتے ہیں کہ دنیا جس تباہی اور بربادی کی طرف بڑھ رہی ہے، اُس سے اسے بچانے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے، اور وہ یہ ہے کہ ہم سب کو پیار، محبت اور شراکت داری کا احساس پھیلانے کی کوشش کرنی ہے۔ سب سے اہم یہ کہ دنیا اپنے اُس خالق، جو کہ خدائے واحد ہے، کو پہچاننے کیلئے آگے آئے۔ ایسا اسلئے کیونکہ خالق کو پہچان کر ہی ہم اسکی مخلوق سے پیار اور ہمدردی کر سکتے ہیں اور جب یہ ہمارے کردار کا حصہ بن جاتا ہے تو تب ہم اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے والے بنتے ہیں"۔

" بہر حال جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ صرف تقریر کرنا یا سُننا کافی نہیں اور یہ ہمیں امن کے قیام کی طرف نہیں لے جائے گا۔ حقیقت میں اس بنیادی مقصد کو پورا کرنے کا اہم تقاضا مکمل انصاف اور تمام معاملات میں ایماندار رہنا ہے۔ اس بارہ میں قرآنِ مجید کی سورۃ آل عمران آیت 132 ہماری راہنمائی کرتے ہوئے ہمیں سنہرا اُصول اور سبق دیتی ہے۔ اس میں ہے کہ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے، اگر تمہیں اپنے ماں باپ یا قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے، تو بھی ضرور گواہی دو۔۔۔۔ یہی سچا انصاف ہے جہاں ذاتی مفادات عوامی بھلائی کیلئے چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ اگر ہم اس اصول کو مجموعی سطح پر رکھ کر سوچیں، تب ہمیں احساس ہو گا کہ دولت اور اثرورسوخ پر مبنی بے جا کوشش چھوڑ دینی چاہیئے۔ اسکی جگہ ہر ملک کے نمائندوں اور سفیروں کو اخلاص اور اس خواہش کے ساتھ آگے آنا چاہئے کہ وہ ایمانداری اور برابری کے اُصولوں کی حمایت کریں گے۔ ملکی قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ہمارا یہ منشاء ہو کہ ہم حکومت کو وقت کی ضروریات کے بارہ میں یاددہانی کرواتے رہیں۔ ہمیں اُن گروپوں کو بھی جن کا اس میں مخصوص مفاد ہے، بخوبی سمجھانا چاہیئے تا کہ عالمی سطح پر انصاف پھیل سکے"۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ اقوام متحدہ امن کے قیام کی کنجی ہے اسے امن کے قیام کیلئے اپنی رسائی میں زیادہ فعال ہونا چاہئے بجائے اسکے کہ وہ غیر فعال رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہماری انفرادی ذمہ داری یاد کروائی کہ ہم اپنی اپنی حکومتوں کو جو اثرورسوخ رکھتی ہیں۔ یاد کروائیں کہ ظلم اور بے انصافی کے خلاف ہماری آواز کو اُٹھائیں۔

ہر ملک کے نمائندوں کو اخلاص کے ساتھ آگے آنا چاہیئے اور ایمانداری اور برابری کے اُصولوں کو فروغ دینا چاہیئے۔ نیوکلیائی جنگ

چھڑنے سے بچنے کی کوششوں میں ممالک کو اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے جارحانہ پالیسیاں اپنانے کی بجائے، طاقت کا استعمال کرنے کی بجائے ایسی پالیسیاں اپنانی چاہئیں جو یقینی انصاف کو فروغ دیں۔

(از الفضل انٹر نیشنل 22 جون 2012ء)

نویں سالانہ امن سمپوزیم پر معززین کے تبصرے

سیوبین میک ڈونیگ، (Siobhain McDonagh) متچیم اور مارڈن (Mitcham and Morden) کے ممبر پارلیمان

اور احمدیہ مسلم کمیونٹی کیلئے یوکے آل پارٹی پارلیمانی گروپ کے چیئر مین نے کہا

" اگرچہ بہتری کی طرف قدم بڑھا ہے مگر اس یقین دہانی کو حاصل کرنے کیلئے ابھی بھی بہت کچھ کرنا باقی ہے کہ دُنیا میں تمام لوگوں کو مذہبی آزادی حاصل ہو"۔

Rt Hon Ed Davey ممبر پارلیمان

انہوں نے کہا کہ "حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) " امن کے عظیم رہنما" ہیں۔ اُنہوں نے موسمی تبدیلیوں کے خطرات اور اس کا دُنیا کی خوراک اور پانی پر منفی اثرات کے بارہ میں بھی بات کی"۔

Boris Johnson، میئر لندن

اِنہوں نے احمدیہ مسلم جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے لندن میں امن اور رواداری کے قیام کیلئے اور لوگوں کو آپس میں قریب لانے کیلئے " کئی طریقوں سے تعاون" دیا ہے۔ انہوں نے ہمیشہ جماعت اور اسکے کارِ خیر میں اسکی حمایت کرنے کا وعدہ کیا"۔

Stephen Hammond، ممبر پارلیمان

اِنہوں نے عزت مآب ایرک پکلز، مقامی گورنمنٹ اور کمیونیٹیز کے سیکریٹری آف اسٹیٹ کا پیغام پڑھا جس میں انہوں نے انگلینڈ میں موجود تمام اقوام میں رواداری کو فروغ دینے کیلئے احمدیہ مسلم جماعت کی تعریف کی۔

Andrew Stunnell OBE MP

انہوں نے کہا کہ انگلینڈ کی حکومت احمدیہ مسلم جماعت کے خیراتی کاموں اور اقوام کو قریب لانے کے کاموں کو فروغ دینے کیلئے، اسکی بہت داد دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ مسجد بیت الفتوح میں پہلی بار آئے ہیں اور انکو یہ " عمارت بہت پُر اثر" لگی۔

Lord Eric Avebury

انہوں نے کہا کہ جنگوں اور تصادم کو روکنے کیلئے بہت کچھ نہیں کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے مشکل مراحل سے منہ موڑنا" اخلاقاً غلط ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ بہت سے ممالک میں تشدد کا شکار ہونے کے باوجود، احمدیہ مسلم جماعت پوری دُنیا میں امن کے قیام کی جدوجہد میں رہنما کردار ادا کر رہی ہے۔

Councilor Stephen Alambritis

مرٹن کونسل کے لیڈر نے کہا کہ کونسل" احمدیہ مسجد اور احمدیہ مسلم جماعت پر فخر کرتی ہے"۔ (بحوالہ ریویو آف ریلیجنز مئی 2012ء)

دسواں سالانہ امن سمپوزیم 2013ء

دسویں سالانہ امن سمپوزیم کا موضوع

"دنیا کی خطرناک حالت اور نیوکلیائی جنگ کا قریب الوقوع خطرہ! عالمی جنگ اٹل جب تک کہ ہر سطح پر اور ہر قوم میں سچا انصاف رائج نہ ہو جائے"

یہ تقریب مسجد بیت الفتوح لندن میں بتاریخ 25 مارچ 2013ء منعقد ہوئی۔ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی خطرناک حالت اور نیوکلیائی جنگ کے اٹل خطرے پر بات کی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ یقینی نہیں ہے کہ جنگ ایشیا تک محدود رہے گی۔ تناؤ بھرے معاشی حالات کی وجہ سے یورپ میں بھی بے چینی بڑھ رہی ہے۔ آپ نے جنگ کے خطرے اور اُبھرتے تناؤ کو دبانے کیلئے ممالک کو باہمی طور پر پُر امن اور ایمانداری سے بات چیت کرنے کی اپیل کی۔

حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"تمام طاقتوں کا یہ فرض ہے کہ وہ انصاف کے تقاضوں کو پورا کریں اور آپس میں اکٹھے ہو جائیں۔ تمام پارٹیوں کو بات چیت کو زیادہ کرنے اور مراسلات کے راستے کھولنے کی ضرورت ہے تا کہ وہ دنیا کے مسائل کے حل کیلئے بہترین ذرائع پر پُرامن گفتگو کر سکیں"۔

حضور نے مزید فرمایا:

" اسلام ہر سطح پر ایمانداری، برابری اور انصاف کی تعلیم دیتا ہے لیکن دنیا کے مسلمانوں کی اکثریت ان تعلیمات کو بھول گئی ہے"۔

آپ نے معاشرہ کو بچانے کیلئے تبدیلی لانے کی اپیل کرتے ہوئے فرمایا

" اگر ہم سچا انصاف چاہتے ہیں اور اگر ہم دنیا کو تباہی سے بچانا چاہتے ہیں تو ہمیں انصاف، ایمانداری سے کام کرنا پڑے گا اور ہمیشہ سچائی کے ساتھ وفادار رہنا ہو گا۔۔۔ امن کیلئے جدوجہد ایک عالی شان مقصد اور ایسی چیز ہے جس کی دنیا کو ہمیشہ ضرورت رہی ہے۔ اگر ہم آج دنیا کی حالت کو دیکھیں، تو محسوس کریں گے کہ پہلے تمام وقتوں کی بجائے اب ہمارے وقت کی یہ اشد ضرورت ہے کہ ہم دنیا میں امن اور ہم آہنگی کی تلاش میں مصروف رہیں"۔

حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسرائیلی صدر شیمان پریس کی شام میں بدامنی کے سلسلہ میں دی گئی حالیہ تجویز کہ اقوامِ متحدہ کی امن قائم کرنے والی فوج جس میں صرف عرب سپاہی ہوں بھیجی جائے، کی تعریف کی۔ صدر پریس نے کہا کہ اگر مغربی ممالک یا سپاہی اس میں سیدھے طور پر ملوث ہونگے تو اسکو مغربی تصرف یا مغربی شہنشاہیت مانا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ نے عہد کیا کہ وہ امن اور انصاف کیلئے تمام پارٹیوں کو اپنا مشورہ دیتے رہیں گے۔ حضرت مرزا مسرور احمد ایدّہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" میں انشاء اللہ ہمیشہ دنیا کے تمام کونوں میں امن، رواداری، انصاف اور ہمدردی کو فروغ دینے کے اپنے کام اور ذمہ داری کو ادا کرتا رہوں گا۔ میں تمام لوگوں کو یہ بتاتا رہوں گا کہ ان مصائب اور تکالیف سے نجات پانے کیلئے جن میں سے ہم آج گذر رہے ہیں ہمیں سچے انصاف اور برابری کو اپنانا پڑے گا"۔ (از الفضل انٹرنیشنل 7 جون 2013ء)

اس مضمون کی تیاری میں معاونات کی ٹیم

نگران: ناہید کھوکھر، مہوش چوہدری۔ ممبر نیشنل عاملہ

ٹیم ممبرز: نعیمہ بیگ، تجلّی سحر، مریم سیگر، عطیہ شیخ منیبہ مرزا، شبانہ اسماء، نورین منگلا، وجیہہ مرزا

اسلام دُشمن حملوں پر جماعت کا ردِّ عمل

اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

زرّیں نصائح

تیار کردہ: آنسہ طاہرہ مسعود۔ ٹورانٹو ریجن

قرآنِ پاک میں ارشادِ باری ہے:

یٰحَسۡرَۃً عَلَی الۡعِبَادِ ۚ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ ۝

(سورۃ یٰسین آیت نمبر 31)

"وائے حسرت بندوں پر! اُن کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ اس سے ٹھٹھا کرنے لگتے ہیں"۔

کتنا دردناک ہے اس آیت میں بیان یہ جملہ کہ جیسے خدا بھی انسانوں کے اس رویّے پر افسوس کر رہا ہو۔ مذاہب کی تاریخ گواہ ہے کہ ہر نبی مخالفت کے دور سے گزرا۔

ہمارے پیارے آقا تاجدارِ عالم فخر الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کا وجودِ بابرکات کُل عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔ یہ دعویٰ آپ سے پہلے کسی نبی نے نہ کیا تھا۔ چنانچہ آپ کی جو مخالفت ہوئی وہ تمام انبیاء سے بڑھ کر تھی۔ اور ہنوز جاری ہے۔ آج اسلام وہ مذہب ہے جس کے خلاف تمام مذاہب اپنے اختلافات بھول کر متحد ہو جاتے ہیں۔ اس کی تضحیک و تحقیر کے لیے وہ طریقے اختیار کرتے ہیں کہ انسانیت شرم سے سرنگوں ہو جاتی ہے۔

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دیں کو پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
معنیٔ رازِ نبوّت ہے اِسی سے آشکار

قارئینِ کرام! آپ حیران ہوں گے کہ آج کے اس مہذب ترین دور میں تیسری دنیا ہی میں نہیں بلکہ نام نہاد پہلی دنیا کی بظاہر تہذیب یافتہ قومیں بھی اس میں کچھ کم نہیں۔ وہ بھی اسلام کی روز افزوں ترقی دیکھ کر یُوں بوکھلا گئے ہیں کہ جاہلوں کی طرح اپنی تمام تہذیب کو بھول کر بدحواسی میں اخلاق سے گری ہوئی نہایت بے کار، بے ہودہ اور کھوکھلی حرکات و سکنات پر اُتر آئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس طرح اپنے زعم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی شان میں یا اسلام کے خلاف داغ لگانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اللہ کے فضل سے یہ سعادت جماعت احمدیہ عالمگیر کو ہی حاصل ہے کہ جب بھی اسلام یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ پر کسی قسم کا بھی حملہ ہوا تو امامِ وقت نے اُس کا بروقت جواب دیا اور یہ جواب پُر بصیرت مومنانہ حکمت عملی سے اور نہایت پُر وقار طریقے سے دیا۔ نیز ہر ایسے موقع پر آپ نے اس ضمن میں احمدیوں کو خصوصاً اور دوسرے مسلمانوں کو عموماً گرانقدر نصائح اور قابلِ عمل لائحہ عمل دیا۔ جو وقت کی ضرورت اور اس سارے مسئلے کا واحد حل ہے۔ جماعت احمدیہ نے ہر ایسے موقع پر اسلام کی پرامن اور پر حکمت تعلیمات کو دنیا کے سامنے رکھتے ہوئے ہمیشہ اس بات کو رد کیا کہ اسلام میں تشدد، توڑ پھوڑ اور قتل و غارت کے لیے کوئی جگہ یا تعلیم نہیں ہے۔

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۞ (سورۃ حٰم سجدہ آیت نمبر 35)

''نہ اچھائی برائی کے برابر ہو سکتی ہے اور نہ برائی اچھائی کے (برابر)۔ ایسی چیز سے دفاع کر کہ جو بہترین ہو۔ تب ایسا شخص جس کے اور تیرے درمیان دشمنی تھی وہ گویا اچانک ایک جاں نثار دوست بن جائے گا''۔

اس مضمون میں ہم آپ کو خلافت خامسہ کے دورِ مبارک میں کئے گئے اسلام دشمن حملوں کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی حکمت عملی اور نصائح کی چند ایک مثالیں دیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے (نعوذُ باللہ) مزاحیہ خاکے شائع کرنے کی مذموم جسارت

30 ستمبر 2005ء میں ''جلینڈ پوسٹن'' نامی ایک ڈچ (ولندیزی) اخبار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے (نعوذُ باللہ) بارہ مزاحیہ خاکے شائع کیے۔ یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح آناً فاناً پوری دنیا میں پھیل گئی۔ جس کی وجہ سے تمام مسلمانوں کا بشمول احمدیوں کے دل اور سینے غم سے بھر گئے۔ اسلام میں کسی بھی نبی کی تصوراتی تصویر بنانا ممنوع ہے۔ چہ جائیکہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلّم کے مزاحیہ خاکے؟ مسلمانوں کا غیض وغضب اتنا بڑھا کہ انہوں نے ردِّ عمل میں بازاروں میں توڑ پھوڑ اور جلاؤ گھیراؤ کیا۔ اپنے ہی ممالک کی سرکاری املاک کو جلایا۔ اپنے ہی بے گناہ اور معصوم لوگوں کی زندگی بھر کی محنت کی کمائیوں سے لی گئی گاڑیاں نذر آتش کیں (بعض شر پسند عناصر نے اس سے فائدہ اٹھا کر لوٹ مار بھی کی)۔ کئی ملکوں میں یورپی سفارتکاروں اور سفارتخانوں پر حملے بھی کیے۔ الغرض مسلمانوں کی بین الاقوامی ساکھ کو داؤ پر لگا دیا۔ یعنی ایک مکمل غیر اسلامی اور ماورائے عقل رویے کا مظاہرہ کیا۔

جماعت احمدیہ عالمگیر کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مشکل موقع پر جماعت احمدیہ کو خصوصاً اور عام مسلمانوں کو عموماً نصیحت کرتے ہوئے صبر اور مومنانہ حکمت عملی اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

''حال ہی میں ڈنمارک اور کچھ اور مغربی ممالک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی شان کے خلاف نہایت نازیبا خاکے شائع کیے گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے تمام مسلم دنیا میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ہر مسلمان اس کے خلاف ردّ عمل دکھا رہا ہے۔ جو کہ عین فطری ہے''۔

حضور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے دُعائیہ الفاظ میں فرمایا:

''اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل اور سمجھ دے لیکن میں احمدیوں سے کہتا ہوں کہ ان کو تو پتہ نہیں یہ عقل اور سمجھ آئے کہ نہ آئے لیکن آپ میں سے ہر بچہ، ہر بوڑھا، ہر جوان، ہر مرد اور ہر عورت بے ہودہ کارٹون شائع ہونے کے ردِّ عمل کے طور پر اپنے آپ کو ایسی آگ لگانے والوں میں شامل کریں جو کبھی نہ بجھنے والی ہو، جو کسی ملک کے جھنڈے کو جلانے والی نہ ہو۔۔۔ ہماری آگ تو ایسی ہونی چاہیے جو ہمیشہ لگی رہنے والی آگ ہو۔ وہ آگ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کی آگ جو آپؐ کے ہر اُسوہ کو اپنانے اور دنیا کو دکھانے کی آگ ہو۔ جو آپکے دلوں اور سینوں میں لگے تو پھر لگی رہے۔ یہ آگ ایسی ہو جو دعاؤں میں بھی ڈھلے اور اس کے شعلے ہر دم آسمان تک پہنچتے رہیں''۔

(10 فروری 2006 خطبہ جمعہ بیت الفتوح لندن)

پھر فرمایا:

''ہر ملک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے پہلوؤں کو اُجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر جو اسلام کے بارے میں جنگی جنون میں مبتلا ہونے کا ایک تصور ہے اس کو دلائل کے ساتھ رد کرنا ہمارا فرض ہے۔ پہلے بھی میں نے کہا تھا کہ اخباروں میں کثرت سے لکھیں۔ اخباروں کو لکھنے والوں کو سیرت پر کتابیں بھی بھیجی جا سکتی ہیں۔ پھر یہ بھی اک تجویز ہے آئندہ کے لئے، یہ بھی جماعت کو پلان (plan) کرنا چاہئے کہ نوجوان جرنلزم میں زیادہ سے زیادہ جانے کی کوشش کریں''۔ (مشعلِ راہ حصہ سوم، جلد 5 صفحہ 181)

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

اس سلسلے میں حضور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ وار خطبات ارشاد فرمائے جنہیں ایک کتاب کی شکل میں شائع کیا گیا جس کا نام ''اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خاکوں کی حقیقت'' ہے۔

چنانچہ ہمیں کمال صبر و استقلال کے ساتھ اسوۂ حسنہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا کو پیش کرنا ہے۔امام وقت کے حکم پہ لبیک کہتے ہوئے احمدیوں نے تمام متعلقہ اہلکاروں کو اس رویےّ کے خلاف مذمتی خطوط لکھے۔ جس میں اپنے دُکھ اور غصے کا اظہار کیا۔ اس کے علاوہ مختلف اخبارات، رسائل وجرائد نیز انٹرنیٹ کی مختلف ویب سائٹس، فورمز اور ڈسکشن گروپس میں مضامین لکھے اور بھیجے گئے۔ جن میں اس مقدس ترین نبیؑ رحمت کا اسوۂ حقیقی اور نوع انسانیت پر اس شفیق اور مہربان ہستی کے احسانات کا ذکر کیا گیا۔ تا کہ لوگ اس معجزاتی کرشمہ ساز ہستی، امن کے فرمانروا، رحمتِ عالم، نورِ مجسم کی شانِ عالیہ سے باخبر ہو سکیں۔ دنیا کا یہ حق ہے کہ وہ جانے کہ اُس کا اصل خیر خواہ اور نجات دہندہ کون ہے۔ یہ ظلم ہو گا کہ دنیا کے بیشتر انسان، دنیا میں آکر اس عظیم الشان انسان، وجہ تخلیق کون ومکاں کی ذات اقدس کے افکار و کردارِ عالیہ سے بے خبر رہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہستی ہیں کہ جو گزرے ہوؤں، آئندہ آنے والوں اور رہتی دنیا کے لوگوں کے لیے رحمت ہیں۔ وہ رحمۃ اللمسلمین نہیں بلکہ رحمۃ اللعالمین ہیں۔

اس ضمن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا عرفات کی پہاڑی پر حجۃ الوداع کے موقع پر دیا جانے والا معروف خطبہ قابل ذکر ہے جس میں آپؐ نے فرمایا:

”اے لوگو! سُنو! تمام بنی نوع انسان آدم اور حوّا کی اولاد ہیں۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں۔ اسی طرح کسی گورے کو کالے پر یا کالے کو گورے پر کوئی فوقیت نہیں، ماسوائے تقویٰ اور نیک اعمال کے۔۔۔“ یہ پیغام آج بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا آج سے پندرہ سو سال قبل تھا۔ اسی سلسلے میں جماعت احمدیہ کینیڈا نے 23 نومبر 2013ء کو "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی حیرت انگیز کہانی" کے عنوان سے ایک عظیم الشان جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلّم منعقد کیا۔ بفضلِ خدا تعالیٰ یہ ایک بہت کامیاب جلسہ تھا۔ تقریباً دو ہزار غیر مسلم افراد نے اس میں شمولیت کی اور اس بات کا اقرار کیا کہ اسلام اور نبیؐ اسلام کو جاننے کا جس طرح اس پروگرام میں ان کو موقع ملا اس سے پہلے کبھی نہیں ملا تھا۔ اور یہ کہ پروگرام سننے کے بعد اب ان کے خیالات اسلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے متعلق یکسر بدل گئے ہیں۔

اس کے علاوہ بھی تمام کرّہ ارض پر جماعتِ احمدیہ نے اس طرح کے بے شمار پروگرام منعقد کیے جس سے عوام الناس میں اسلام اور انتہا پسندی کے متعلق غلط فہمیاں اور شکوک وشبہات دور ہوئے۔ خاص طور پہ یورپی ممالک میں تو ایسے پروگراموں، کانفرنسز اور سیمینارز کا ایک باقاعدہ سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ جو مسلسل لوگوں کو معلومات فراہم کرنے کا موجب بن رہا ہے۔ علاوہ ازیں حضور اقدس کی تحریک پر یورپ اور امریکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی ذات کے تعارف کے طور پر لاکھوں کی تعداد میں پمفلٹس گھر گھر جا کر بانٹے گئے۔

وہ لوگ جو اسلام کے خلاف لوگوں میں منافرت پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ نام نہاد "آزادیٔ اظہار" کا غلط استعمال کرتے ہوئے اسلام سے متعلق ایسی باتیں کرتے ہیں جن کا اسلام سے سرے سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ یہ ”آزادیٔ اظہار“ اسی وقت ایک نعمت ہو سکتی ہے جب تک اس کا غلط استعمال نہ کیا جائے۔ اس لیے اس سہولت کا غلط استعمال کرنے والوں کے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہیں کرنی چاہیئے۔ ورنہ معاشرے کا سکون غارت ہو جائے گا۔ اسلام فہم وفراست کا دین ہے۔ قرآنِ پاک میں آتا ہے

" اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ " (البقرۃ آیت نمبر:192)

کہ ”فتنہ پھیلانا قتل سے بھی بدتر ہے“۔

کیونکہ قتل میں ایک انسان مرتا ہے جبکہ فتنے نسل در نسل چلتے ہیں اور لاکھوں کی ہلاکت کا موجب بنتے ہیں۔

قرآن کریم جلانے کی (نعوذ باللہ) انتہائی گھٹیا اور مذموم تحریک

ابھی مسلمانوں میں خاکوں کے دکھ کا زخم مندمل نہ ہوا تھا کہ امریکہ سے ایک "ٹیری جونز" نامی شخص جو پادری بھی تھا اور اپنی عمر کے اس دور میں تھا کہ اب بیٹھ کر اللہ اللہ کرتا مگر اس کو بھی اپنی اسلام دشمنی دکھانے کی سوجھی اور اس نے نہ صرف خود قرآن کو جلا کر شہید کیا بلکہ قرآن جلانے کا دن منانے کی ترغیب دے ڈالی۔ اور اس گھٹیا کوشش کے باعث راتوں رات دنیا میں مشہور ہو گیا۔ مگر کاش وہ جانتا کہ وہ خود اپنی ذات پر کتنا ظلم کر رہا ہے۔ جس کتاب کو اس نے حقیر سمجھ کر جلا ڈالا وہ تو اس کی اپنی پناہ تھی جو اس نے خود اپنے ہاتھوں ختم کر لی۔ قرآن تو ایک زندہ وجاوید کتاب ہے۔ اس کو ختم کرنے والا کوئی پیدا ہوا ہے نہ ہو گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا

''آج کل قرآن کریم اور اسلامی تعلیم کو بدنام کرنے کی ایک مذموم کوشش امریکہ کے ایک چرچ کی طرف سے ہو رہی ہے۔ انہوں نے اپنا جو پروگرام بنایا ہے اس میں ایک ظالمانہ کام 11 ستمبر کو قرآنِ کریم کو جلانے کا بھی ہے جسے میڈیا نے ہر جگہ بیان کیا ہے۔ اس چرچ نے جو اعتراضات کیے ہیں وہ دس اعتراضات ہیں جو انتہائی لغو اور بودے اعتراضات ہیں۔ اعتراضات کرنے ہوں تو ہم بائبل پر بہت اعتراض کر سکتے ہیں لیکن ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ فساد پیدا کریں۔۔۔ قرآنِ کریم تو شروع سے آخر تک توحید کی تعلیم دیتا ہے اور یہی کام ہم نے کرنا ہے۔ اور تمام انبیاء اسی مقصد کے لئے آئے ہیں۔۔۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 اگست 2010ء)

ہالینڈ کے ''گیرٹ وِلڈرز'' کی مبیّنہ اسلام دشمن کارروائیاں

کچھ عرصہ قبل ہالینڈ سے گیرٹ ولڈرز نامی ایک شخص جو اسلام کا سخت مخالف ہے منظر عام پر اُبھرا۔ یہ ہالینڈ کی پارلیمنٹ کا رُکن بھی ہے۔ پیدائشی طور پر رومن کیتھولک ہے۔ لیکن مذہب سے اُسے کوئی دلچسپی نہیں۔ ہاں اسلام اور نبیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلّم کی مخالفت بڑے زور و شور سے کرتا ہے۔ ان پر طرح طرح کے اعتراضات کرتا اور تہمتیں لگاتا ہے۔ استہزاء کرتا ہے۔ حجاب پر پابندی اور اس کی خلاف ورزی کرنے پر جرمانہ عائد کرنے کا مطالبہ بھی اس کا تھا۔ یہی نہیں اس کا تو یہ عالم ہے کہ چاہتا ہے مسلمانوں کو سرے سے اپنے ملک میں آنے ہی نہ دیا جائے۔ کوئی مسجد بھی نہ بنانے دی جائے۔ اس بدقسمت انسان نے اپنی ویب سائیٹ پر یہ مشہورزمانہ بے ہودہ خاکے بھی لگا رکھے ہیں۔ اور مشہور زمانہ فلم "فتنہ" بنانے کا منصوبہ اور پروڈکشن بھی اسی کی تھی۔ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کی ایک موشگافی کے جواب میں جو اسنے اپنی اوقات سے بہت باہر نکل کر کی بڑے جلال سے فرمایا کہ

''اے ظالم شخص! سُن لو کہ تم، تمہاری پارٹی اور تم جیسا ہر شخص تو فنا ہو گا لیکن اسلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تا قیامت دنیا میں رہنے کیلئے آئے ہیں اور رہیں گے اور دنیا کی طاقت چاہے وہ کتنے بڑے فرعون اور دُشمنِ اسلام کی ہو، اسلام کو نہیں مٹا سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں اُس جری اللہ کو بھیجا ہے جس نے تم جیسے دشمنوں کی انتہائی دُشمنی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی مدد سے اسلام کو دنیا پر غالب کرنا ہے اور ہر احمدی جو اس جری اللہ کی بیعت میں شامل ہے اس بات کا علم رکھتا ہے اور یہ عہد بھی کرتا ہے کہ ہم اپنی جان، مال، وقت قربان کرکے اس مقصد کو حاصل کریں گے۔ انشاء اللہ''۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 14 اکتوبر 2011ء بمقام مسجد نور ہالینڈ)

بدنامِ زمانہ فلم ''فتنہ''

جیسا کہ پہلے بھی ذکر آ چکا ہے یہ فلم گیرٹ ولڈرز کی اسلام اور نبیٔ اسلام کے خلاف دشمنانہ ذہنیت کا نتیجہ تھی۔ جس کو بنایا بھی اسی نے تھا۔ اس شخص نے اس فلم میں اپنے ذہن میں موجود گندگی کا اس فلم کے ذریعے بھرپور اظہار کیا۔

اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی مبارک ہستی کے متعلق ناقابلِ برداشت قسم کی بے ہودہ زبان استعمال کی گئی ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ تہذیب و تمدن کی دعویدار مغربی اقوام کے سامنے آزادیٔ اظہار کا اس قدر غلط استعمال کیا گیا اتنی پامالی کی گئی اور کسی حکمران یا صاحب عنان کے کان پر جوں تک نہیں رینگی؟ حالانکہ مسلمانوں کا تمام انبیاء کے لیے احترام، خصوصاً بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کے لیے انتہا کی غیرت اور حمیّت اب کسی سے ڈھکی چھپی چیز نہیں ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ مسلمان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے عشق میں اتنے سرشار ہوتے ہیں کہ خواہ وہ کوئی اور مسلمانوں والا کام نہ بھی کریں ان کا نام سنتے ہی درود پڑھتے ہیں اور ایک دلی تعظیم ان کے چہروں سے جھلکتی ہے۔ اسکے لیے وہ دل و جان فدا کرنے کو تیّار رہتے ہیں۔

حیرت کی بات ہے کہ یہ مغربی اقوام ایک کیڑے کے ہر خلیے تک تحقیق کرتے ہیں۔ دنیا کی ہر قوم پہ ریسرچ کرتے ہیں۔ ان کو یہ ہی معلوم نہ ہوا کہ مسلمانوں کی محبت کا مرکز اور عشق کی انتہا کیا ہے؟ اللہ اور رسولؐ اور قرآن ایک مسلمان کی کل کائنات ہیں۔

یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ ایک لمبا زمانہ یہودی اور عیسائی مسلمان حکومتوں میں رہے مگر باوجود بنیادی عقائد میں اختلاف کے کبھی

کسی مسلمان نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہتک کا سوچا بھی نہیں۔ اسلام واحد مذہب ہے جو تمام انبیاء کو سچا مانتا ہے اور ان کی تعظیم کرتا ہے۔

"فتنہ" نامی فلم 2012ء میں صرف اسی نیت سے بنائی گئی کہ اس مقدس نبی کی پاکیزہ سیرت پر کیچڑ اچھالا جاسکے۔ اور یہ کہ ان کے وقار کو مجروح کرنے کی یہ ایک گھناؤنی سازش تھی۔ اس فلم تک عام لوگوں کی رسائی کو آسان بنانے کے لیے اس کو یوٹیوب چینل پر ڈال دیا گیا۔ جس کے نتیجے میں ایک بار پھر مسلم دنیا میں بے چینی کی ایک شدید لہر دوڑ گئی، ایک کھلبلی مچ گئی۔ وہی توڑ پھوڑ جلاؤ گھیراؤ اور قتل وغارت کا بازار گرم ہو گیا۔

خدا کے فضل سے اس بار بھی امام وقت کے ارشاد مبارک پر ایک منظم عالمگیر منصوبہ بنایا گیا جس کے تحت اسلام کی حقّانی تعلیم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی مثالی سیرت طیبہ کے تمام پہلوؤں کو نیز اسلام کی آفاقی تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لیے پروگراموں کا ایک طویل سلسلہ شروع کیا گیا۔ اس میں خاص طور پر جماعت احمدیہ کینیڈا نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور خاص طور پر غیر مسلموں کو مدعو کر کے کئی شہروں میں کامیاب جلسوں کا انعقاد کیا۔ جس میں ان اقوام کو بتایا گیا کہ کس طرح مسلمان دن رات ہر سانس کے ساتھ اس مقدس نبی ﷺ پر درود صلوٰۃ کے پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں۔

اراکین جماعت نے مختلف اخباروں اور رسالوں میں سیرتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر مضامین لکھے۔ خلیفۂ وقت امام الزمان نے فرمایا:

"پس یہ ان کی اسلام کے مقابل پر ہزیمت اور شکست ہے جو ان کو آزادئ خیال کے نام پر بے ہودگی پر آمادہ کر رہی ہے۔۔۔ اس وقت تو آزادئ اظہار کے نام پر سیاستدان بھی اور دوسرا طبقہ بھی ان کے حق میں بول رہا ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ اب دُنیا ایک ایسا گلوبل ویلج بن چکی ہے کہ اگر برائی کو کھل کر برائی نہ کہا گیا تو یہ باتیں ان ملکوں کے امن وسکون کو بھی برباد کر دیں گی اور خدا کی لاٹھی جو چلنی ہے وہ علیحدہ ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر 2012ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احبابِ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"اپنے ہر عمل سے آپؐ کے خوبصورت اُسوۂ حسنہ کا اظہار کر کے اور اسلام کی تعلیم اور آپ کے اُسوۂ حسنہ کی عملی تصویر بن کر دنیا کو دِکھائیں۔۔۔ ہر مرد، عورت، جوان، بوڑھا، بچہ اپنے ماحول کو، اپنی فضاؤں کو درود وسلام سے بھر دے۔ اپنے عمل کو اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ بنادے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر 2012ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو تلقین فرمائی کہ تمام احتجاجات اور ردّ عمل اپنے اپنے ممالک کے قوانین کے دائرے میں رہتے ہوئے پُر امن طور پر ہونے چاہئیں۔ آپ نے واضح فرمایا کہ "یہ ردِّ عمل تو بے فائدہ ہے کہ اپنے ہی ملکوں میں اپنی ہی جائیدادوں کو آگ لگائی جائے یا اپنے ہی ملک کے شہریوں کو مارا جائے یا جلوس نکل رہے ہیں تو پولیس کو مجبوراً اپنے ہی شہریوں پر فائرنگ کرنی پڑے اور اپنے لوگ ہی مر رہے ہوں"۔

(خطبہ جمعہ 21 ستمبر 2012ء بمقام بیت الفتوح لندن)

قارئینِ کرام! اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا ان حالات پر یہ مشاہدہ، تجزیہ اور حکمت عملی ہے۔ جس کی وجہ سے اسلام کی ہر قوم وملت سے خلیج ختم ہو کر قربت اور مفاہمت کی صورت نکل کر تبلیغ کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ ہمیں اتنا یقین ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق علم پا کر کون ہے جو ان کے عشّاق میں داخل نہ ہو؟ یا ان سے کدورت رکھے؟ آج اُمت مسلمہ میں صرف جماعت احمدیہ حقہ اسلامیہ ہی ہے جو خدا کے فضل سے اپنے اندر اللہ کا ایک نمائندہ، وقت کا امام اور خلیفہ رکھتی ہے۔

اسی لیے صرف حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہی وہ واحد ہستی ہیں جنہوں نے اس مسئلے کا اصل اسلامی تعلیم کے مطابق ایک نہایت پر امن اور مؤثر طریق پر مقابلہ کیا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مثال دی کہ منافقین کے سردار عبداللہ بن اُبَیّ کے بیٹے نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلّم سے اجازت چاہی کہ وہ چاہتا ہے اس شاتم رسول ﷺ کو وہ خود قتل کرے تو آپ نے نہ صرف اس بات سے اُسے روکا۔ بلکہ جب وہ مرا تو اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی۔ یہ ایک حوالہ ہمیں بتاتا ہے کہ سخت سے سخت مخالف سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کتنا رحم کا سلوک فرماتے۔ ہمیں بھی اسی طریق کو اپنانا اور دلوں کو جیتنا ہے۔

اس مضمون کی تیاری میں معاونات کی ٹیم

نگران: رملہ قریشی صدر ٹورانٹو ریجن

ٹیم ممبرز: کہکشاں بابر، ٹورانٹو ایسٹ

شاہدہ بشیر ریکسڈیل، سیمی داؤد، ویسٹن از لنگٹن

سیکشن
نمبر 4

میں تری تبلیغ پھیلاؤں گا بر روئے زمیں

(دُرِّعدن)

اس سیکشن میں شامل مضامین

- خلافتِ خامسہ کے گذشتہ دس مبارک سالوں کے دوران MTA انٹرنیشنل نے ترقی کی کون کون سی منازل عبور کیں؟
- MTA العربیہ کا قیام اور اس کے ذریعہ عرب دنیا پر اتمامِ حجت کے لئے مختلف پروگرامز کا ذکر
- ”الاسلام“ ویب سائٹس
- دنیا بھر کی مختلف زبانوں میں جماعتی ویب سائٹس کا قیام اور ان کے ذریعہ ایک بہت بڑی تعداد کو تبلیغ
- حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کی تحریک پر لیف لیٹس، فلائرز اور بروشرز کی تقسیم کے ذریعہ کتنے ممالک میں کتنے افراد تک امن اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا جا چکا ہے؟

دورِ خلافتِ خامسہ میں ایم ٹی اے انٹرنیشنل اور ایم ٹی اے العربیہ کی ترقیات

تیار کردہ: سعیدہ باسط بقاپوری

امسال 2014ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے قیام کے 125 سال اور MTA کے قیام کے 20 سال پورے ہوئے ہیں۔ خلافتِ خامسہ کے اس مبارک دور میں MTA بڑی شان سے ایک نئے دور میں داخل ہوا، جب جماعت احمدیہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ خلیفۂ وقت نے عربی زبان میں MTA کے ذریعہ تمام دنیائے عرب سے خطاب فرمایا۔ 23 مارچ 2014ء کو ایم ٹی اے العربیہ اور ایم ٹی اے کے تمام چینلز نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ تاریخی خطاب براہِ راست نشر کیا۔ اس 20 سال کے عرصہ میں اس دینی و روحانی چینل نے عظیم الشان کامیابیوں کا سفر طے کیا ہے۔ ابتداء میں اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطبات نشر کئے گئے۔ پھر نشریات کے اوقات میں اضافہ کیا گیا اور 12 گھنٹے کی نشریات کا سلسلہ شروع ہوا۔ 7 جنوری 1994ء سے ایم ٹی اے کے پروگرام اکنافِ عالم میں اس طرح نشر ہونے لگے کہ براعظم ایشیا کے لئے روزانہ 12 گھنٹے اور یورپ کے لئے ساڑھے تین گھنٹے کے پروگرام نشر ہونے شروع ہوئے۔ اس کے بعد جلد ہی پھر وہ وقت بھی آیا کہ ایم ٹی اے کی نشریات چوبیس گھنٹے کے لئے تمام دنیا میں جاری ہو گئیں۔ الحمد للہ۔

ایم ٹی اے کے اجراء سے جماعت احمدیہ عالمگیر کو دو عظیم الشان خوشیاں نصیب ہوئیں۔

پہلی خوش نصیبی

پہلی خوشی تو یہ تھی کہ چودہ سو سال قبل اور اس سے بھی بہت پہلے آسمانی صحیفوں میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارہ میں کی جانے والی پیشگوئیاں نہایت شان سے پوری ہوئیں۔

عہد نامہ جدید کی کتاب متی کی انجیل میں لکھا ہے: ”جیسے بجلی مشرق سے کوند کر مغرب تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہو گا“۔

(متی باب 24 آیت 27)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: ”جب وہ موعود امام آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی خاطر اہل مشرق و مغرب کو جمع کر دے گا“۔

(ینابیع المودۃ جلد 3 صفحہ 90)

حضرت شاہ رفیع الدین صاحب مترجم قرآن مجید نے اس تعلق میں ایک عظیم الشان پیشگوئی بھی بیان فرمائی ہے: ”بیعت کے وقت آسمان سے ان الفاظ میں آواز آئے گی کہ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات غور سے سنو! اور اس کی اطاعت کرو اور یہ آوازیں اس جگہ کے خواص و عوام سنیں گے“۔ (قیامت نامہ صفحہ 4)

اسی طرح حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”ہمارے امام قائم ہونگے تو اللہ تعالیٰ ہمارے گروہ کے کانوں کی شنوائی اور آنکھوں کی بینائی کو بڑھا دے گا یہاں تک کہ یوں محسوس ہو گا کہ امام قائم اور ان کے درمیان کا فاصلہ ایک برید کے برابر رہ گیا ہے چنانچہ جب وہ اُن سے بات کریں گے تو انہیں سنیں گے اور ساتھ دیکھیں گے جبکہ وہ امام اپنی جگہ پر ہی ٹھہرا رہے گا“۔ (ترجمہ: بحارالانوار بحوالہ رسالہ مہدی موعود)

یہ وہ عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں جو امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں ایم ٹی اے کے لئے مقدر تھیں۔ اور جس کے ذریعہ آج مشرقی بھائی اپنے مغربی بھائیوں اور مغربی بھائی اپنے مشرقی بھائیوں کو دیکھ رہے ہیں اور امام موعود کی روح پرور آوازوں سے استفادہ کر رہے ہیں۔

اسی طرح ہر سال جلسہ سالانہ برطانیہ اور دیگر جلسہ ہائے سالانہ کے موقع پر امام مہدی علیہ السلام کی روحانی آوازیں سننے کی تلقین کی جاتی ہے اور پھر 1994ء سے ہی عالمی بیعت کا سلسلہ بھی جاری ہے جس کے ذریعہ عالمگیر طور پر تمام دنیا میں ہر بیعت کرنے والا اپنے کانوں سے یہ ندا سنتا ہے کہ یہ اللہ کا خلیفہ ہے اس کی بیعت کرو اور اس کی کامل اطاعت کرو۔

دوسری خوش نصیبی

دوسری عظیم الشان خوشی ایم ٹی اے کے ذریعہ عالمگیر جماعت احمدیہ کو یہ حاصل ہوئی کہ وہ روزانہ ہی اپنے مبارک روحانی امام کا دیدار کرتے ہیں۔ پہلے مرکز کے علاوہ دیگر جگہوں پر بسنے والے احمدی بھائی اپنے امام کے چہرہ کو دیکھنے کے لئے ترس جاتے تھے۔ جو قریب ہوتے وہ جلد جلد پہنچ سکتے تھے اور جو دور ہوتے وہ صرف سال میں ایک مرتبہ مرکزی جلسہ سالانہ کے موقع پر ہی اپنے جان و دل سے پیارے روحانی امام کی زیارت کر سکتے تھے۔ لیکن ایم ٹی اے کے ذریعہ خدا نے ہر احمدی کے دل کو سکون بخشنے کا ایک پُر بہار انتظام کیا ہے۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ خواہش بھی پوری فرمائی جس کا ذکر حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ نے اپنی کتاب ”سیرت حضرت مسیح موعودؑ“ میں یوں کیا ہے:۔ ”میری بڑی آرزو ہے کہ ایسا مکان ہو کہ چاروں طرف ہمارے احباب کے گھر ہوں اور درمیان میں میرا گھر ہو اور ہر ایک گھر میں میری ایک کھڑکی ہو اور میرا ہر ایک سے ہر وقت واسطہ اور رابطہ رہے“۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ۔ از مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ خواہش ایم ٹی اے کے ذریعہ بڑی شان سے پوری ہوئی اور ایم ٹی اے وہی کھڑکی ثابت ہوئی جس سے بیک وقت ساری دنیا میں آپؑ کا پیغام پہنچا اور جماعت سے واسطے اور رابطے کا ذریعہ بنا۔

سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا جماعت پر عظیم احسان ہے کہ آپ نے ایم ٹی اے کا نظام جاری فرما کر جماعت احمدیہ عالمگیر کے دلوں کو سکینت بخشی ہے ۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے 2014ء میں MTA کے قیام کو 20 سال ہو چکے ہیں اور اسی طرح یہ خلافت خامسہ کے مبارک دور میں دس سال پورے کر چکا ہے۔ ایک چھوٹا سا پودا اب تناور درخت بن چکا ہے اور اس کی شاخیں تمام دنیا میں بکھر چکی ہیں اور یہ دن رات پوری دنیا کو روحانی مائدہ فراہم کر رہا ہے۔

خلافت خامسہ کا دور وہ دور ہے جس میں خلیفۃ المسیح کے متعلق ان کا نام لے کر اللہ تعالیٰ نے اپنی معیت کا یعنی آپ کے ساتھ ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا ”اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ“ یعنی اے مسرور یقیناً میں تیرے ساتھ ہوں۔ ہم اس مبارک دور میں خلافت حقہ کے ساتھ معیّتِ الٰہی کے نظارے قدم قدم پر دیکھ رہے ہیں۔ زیر نظر مضمون میں ہم نہایت اختصار کے ساتھ خلافتِ خامسہ کے گذشتہ دس مبارک سالوں کے دوران MTA انٹرنیشنل کی صورت میں جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے افضال کا ذکر کریں گے اور ساتھ ہی قارئین کو ہر سال طے ہونے والی ترقی کی منازل کے بارے میں بتائیں گے۔ اس کے بعد MTA العربیہ کا قیام اور اس کے ذریعہ دنیا پر اتمام حجت کے لئے مختلف پروگرامز کا مختصراً ذکر ہو گا۔

یہ مضمون اپنی ذات میں اللہ تعالیٰ کے افضال کا ایسا دریا ہے جس کے خلاصہ کو بیان کرنا دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔

تاریخ ایم ٹی اے کا ایک غیر معمولی واقعہ

قدرتِ ثانیہ کے مظہر خامس کا ایم ٹی اے پر پہلا تاریخی خطاب اور ترقیات کی نئی منازل کا مبارک آغاز

قدرتِ ثانیہ کے مظہر خامس حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 22 اپریل 2003ء کو امام جماعت احمدیہ منتخب ہوئے۔ احمدیت کے اُفق پر ایک نئی صبح کا سورج طلوع ہوا جس کی کرنوں نے چار سُو اپنی روشنی پھیلا دی۔ آپ نے پہلی بیعتِ عام سے قبل مختصر سا خطاب فرمایا جو ایم ٹی اے کے ذریعہ براہِ راست ساری دنیا میں نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا:۔

” احباب جماعت سے صرف ایک درخواست ہے کہ آجکل دُعاؤں پہ زور

دیں، دُعاؤں پہ زور دیں، دُعاؤں پہ زور دیں، بہت دُعائیں کریں، بہت دُعائیں کریں، بہت دُعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت فرمائے اور احمدیت کا قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے"۔ آمین۔

(حضرت مرزا مسرور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پہلا مختصر خطاب، 22 اپریل 2003ء)

پس یہ وہی ترقیات ہیں جن کے لئے آپ نے منصبِ خلافت پر متمکن ہونے پر احباب جماعت کو بہت دُعاؤں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ آپ کے دورِ خلافت کے اِن دس سالوں کا جائزہ لیں تو ایم ٹی اے نے جس سُرعت کے ساتھ ترقیات کی بلند منازل کو طے کیا ہے یہ ایک عظیم الشان کامیابی ہے۔ اس نئے انقلاب آفریں اور تاریخ ساز دور کی عالمگیر عظمت کا پہلا نمونہ حضور ایدّہ اللہ تعالیٰ کی عالمی سطح پر بیعت اور ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا بھر کو پیغام دینا تھا۔

یہ وہ مُنفرد نظارہ تھا جو خلافت خامسہ کے انعقاد پر ایم ٹی اے انٹرنیشنل کو ایک نئے رُخ پر پروان چڑھانے لگا گو کہ اس کا بیج تو خلافتِ رابعہ کے دور میں پڑ چکا تھا اور ایک تناور درخت کی شکل بھی اختیار کر چکا تھا لیکن پھر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس درخت کو مزید شاخوں اور پھلوں سے اس قدر بھر دیا کہ دل اُس کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے۔

ایم ٹی اے کی نشریات کا دنیا میں پھیلاؤ

خلافت خامسہ کے دورِ مبارک میں ایم ٹی اے میں کئی نئے چینلز کا اضافہ ہوا۔

- ایم ٹی اے کا باقاعدہ آغاز 31 جنوری 1992ء سے ہوا۔
- پھر 7 جنوری 1994ء سے ایم ٹی اے کی روزانہ کی نشریات کا آغاز ہوا۔
- یکم دسمبر 2002ء سے جنوبی اور وسطی امریکہ کے لئے سُپر سَیٹ سیٹلائٹ کی نئی سروس کا آغاز ہوا جس سے ان علاقوں میں ڈائریکٹ ٹو ہوم (Direct to home) سروس مہیا ہوئی۔ اس طرح ایم ٹی اے اب دوسرے عام چینلز کے ساتھ چھوٹی ڈش پر بھی دیکھا جانے لگا۔ گیانا میں جہاں بڑی ڈش دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے ایم ٹی اے کی نشریات نہیں دیکھی جا سکتی تھیں وہاں اب پہلی مرتبہ ایم ٹی اے کی نشریات پہنچ گئیں۔
- "23 جون 2003ء سے Asis Set 3 کے ساتھ ایم ٹی اے کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ جس سے ایشیاء، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جزائر فجی میں رسائی ہو رہی ہے۔ اس سیٹلائٹ پر برصغیر پاک و ہند کے مقبول چینلز اور انگریزی کے تمام عام چینلز بھی موجود تھے۔ اس طرح ان علاقوں میں ایم ٹی اے کی رسائی صرف احمدی گھروں تک محدود ہونے کی بجائے عام گھروں تک ہو گئی۔۔۔ اسی طرح Asia Sat 3 کے ذریعہ جزائر فجی میں جہاں ایم ٹی اے نہیں پہنچ رہا تھا اب پہنچنا شروع ہو گیا۔ الحمد للہ۔

آغاز میں ایم ٹی اے کی ایک موبائل وین

- 2003ء میں ایم ٹی اے کے سٹاف کو ویڈیو لائبریری کے لئے ایک بہت بڑا Database Software تیار کرنے کا موقع ملا۔ جسے اگر باہر سے بنوایا جاتا تو ہزاروں پاؤنڈ خرچ آتا۔ اس ڈیٹا بیس میں ایم ٹی اے کے تمام پروگرام شامل کر لئے گئے اور اس سے ٹیپس کی تلاش اور حوالوں کی تلاش کا کام بہت آسان ہو جائے گا۔۔۔"۔

(تلخیص از خطاب پہلا جلسہ سالانہ برطانیہ 2003 بروز ہفتہ۔ الفضل انٹرنیشنل 12 ستمبر 2003ء)

2003ء کے چند تاریخی پروگرام

- خلافتِ خامسہ کے دور کا پہلا جلسہ سالانہ 25 جولائی 2003ء کو ایم ٹی اے پر لائیو دکھایا گیا۔
- خلافتِ خامسہ کے دور میں پہلی مسجد کا افتتاح اور MTA پر براہِ راست نشریات۔ حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 3 اکتوبر 2003ء مسجد بیت الفتوح کا افتتاح فرمایا۔
- پہلا رمضان المبارک کا درس اور اجتماعی دعا: اکتوبر میں حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ کا پہلا رمضان المبارک کا درس ایم ٹی اے پر نشر ہوا۔

2004ء کے چند تاریخی پروگرام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

" ایک اور اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اس کو بھی بیان کردوں کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں میں سے ایک خاص فضل ہے ایم ٹی اے، اس کے ذریعہ سے ہم تمام دنیا کے احمدی ایک پاکیزہ ماحول میں اپنے پروگرام دیکھ اور سُن سکتے ہیں۔

22 اپریل 2004ء سے جمعرات سے انشاء اللہ تعالیٰ ایم ٹی اے انٹر نیشنل ایک جزوقتی، کچھ وقت کے لئے ایک اور چینل شروع کر رہا ہے پھر بیک وقت دو چینل چلیں گے۔ یہ ضرورت اس لئے محسوس کی گئی ہے کیونکہ 24 گھنٹے کے دوران اب ایسے وقت بھی ہیں جو یورپ اور ایشیا کے لئے یکساں اہمیت رکھتے ہیں اور ان کے دوران مختلف زبانوں میں پروگرام نشر ہوتے ہیں جو ایشیا اور یورپ کے بعض حصوں میں سمجھے نہیں جاسکتے۔ ان اوقات میں بہت سے ناظرین ایم ٹی اے کا استفادہ کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔

اب نئے انتظام کے تحت انشاء اللہ GMT کے مطابق شام چار بجے سے لیکر رات سات بجے تک یوکے اور ایشیا(یعنی پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش)اور جنوبی اور شمالی امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ میں اردو اور انگریزی کے پروگرام چلا کریں گے۔ جبکہ اسی دوران میں نئے چینیل ایم ٹی اے 2 پر باقی یورپ، مڈل ایسٹ، افریقہ، ماریشس وغیرہ پر فرنچ، جرمن اور عربی زبانوں کے پروگرام چلا کریں گے انشاء اللہ۔ اور باقی عرصے میں دونوں چینل بیک وقت چلیں گے۔ اور اس دوران میں اگر کوئی Live پروگرام آنا ہو تو وہ بہر حال پھر ایک ہی ہو جائے گا"۔

2004ء میں خلافتِ خامسہ کے بابرکت دور میں ایم ٹی اے کے دس سال پورے ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

" اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا پیغام پہنچانے کا ایم ٹی اے بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اور جیسا کہ جماعت کو پتہ ہے کہ ایم ٹی اے 2 کا بھی کچھ وقت سے اجراء ہو چکا ہے۔ پھر یہ ہے کہ اب بیت الفتوح بننے کے بعد ایم ٹی اے کی جو چوبیس گھنٹے کی transmit کرنے کی سہولیات ہیں وہ بیت الفتوح میں بھی میسر ہیں۔ یہاں سے بھی ہر وقت اگر لائیو (Live) پروگرام دینا چاہیں تو دیا جا سکتا ہے۔ ان کے کچھ دفاتر وہاں بھی Shift کر دیئے گئے ہیں۔ پھر اسی طرح ان کی لائبریری وغیرہ کا قیام عمل میں آیا ہے۔ بڑے اچھے طریقہ سے یہ کام کر رہے ہیں سٹوڈیو کی نئے سرے سے تزئین کی گئی ہے، اس کو بنایا گیا ہے۔ ایم ٹی اے کے سیٹلائٹ کے نئے معاہدے ہوئے ہیں۔ اسی طرح یورپ اور مشرق وسطی کے ممالک کے لئے استعمال ہونے والا سیٹلائٹ Hot Bird 4 کا معاہدہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئندہ پانچ سال کے لئے پہلے کی نسبت بہت سستی قیمت پر ہو گیا ہے اور ہماری شرائط پر ہی معاہدہ ہو گیا ہے۔ تو ایم ٹی اے کی وجہ سے ہی دیکھ لیں اب اس دفعہ افریقہ میں گھانا کے دورہ کے دوران پہلی بار دنیا میں Live پروگرام جلسہ سالانہ گھانا کا دکھایا گیا ہے۔ ایم ٹی اے کی ٹیم کی اکثریت Volunteers کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی محنت اور وفا اور وقف کے جذبہ کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔۔۔۔۔ ایم ٹی اے کے علاوہ دنیا کے دیگر ٹی وی چینلز اور ریڈیو کے ذریعہ اسلام احمدیت کے پیغام کی وسیع پیمانے پر اشاعت کا کام جاری ہے"۔ (خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 31 جولائی 2004ء)

کارکنان ایم ٹی اے بر موقعہ جلسہ سالانہ یوکے

خلافتِ خامسہ کے مبارک دور میں ایم ٹی اے اپنے دس سال پورے کر کے ایک نئی صدی میں داخل ہوا۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:۔

" آج ایم ٹی اے کے بارہ میں بھی کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ پروگراموں سے سب کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ 7 جنوری کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی باقاعدہ نشریات کو شروع ہوئے دس سال

پورے ہو گئے ہیں۔۔۔ بہر حال یہ کام تو انشاء اللہ تعالیٰ بڑھے گا اور بڑھنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی منشاء اور مرضی اسی میں ہے اور یہ کام اللہ تعالیٰ نے اُس خلیفۃ المسیح رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور میں شروع کروایا جس کے منہ سے یہ الفاظ بھی نکلوائے:

" ساتھ میرے ہے تائید ربّ الوریٰ" اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ تائید ربّ الوریٰ ہمیشہ کی طرح جماعت کے ساتھ رہے گی اور خدا کا وعدہ ہے جو ہمیشہ پورا ہونا ہے۔ یہ خدا کا وعدہ اپنے پیارے مسیح الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" تو اب اللہ تعالیٰ نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائید کے یہی نظارے ہم ہر وقت دیکھ رہے ہیں اور ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا کے کناروں تک اب یہ پیغام پہنچ رہا ہے اور جو کمی رہ گئی تھی وہ Asia Sat 3 کے ذریعہ سے پوری ہو رہی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2004ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن)

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی دس سالہ رنگارنگ تقریب مسجد بیت الفتوح سے ملحق طاہر ہال میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کو ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شرکت نے چار چاند لگا دیئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے کارناموں کو تہلکہ خیز قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اب ہمارے مخالفین بھی اس عظیم الشان منصوبے کی ہمہ گیری اور افادیت کی وجہ سے یہ کہنے اور ماننے پر مجبور ہیں کہ ان کا مقابلہ کرنا مشکل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے رضاکاروں کی دس سال کے لمبے عرصہ میں شاندار رضاکارانہ خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 فروری 2004ء)

2007ء میں ترقیات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دور میں ایم ٹی اے پر جن نئے چینلز کا اجراء ہوا۔ اُن میں MTA العربیہ 23 مارچ 2007ء کو شروع ہوا جو عربوں میں احمدیت کو پھیلانے میں بہت مددگار ثابت ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔" بہر حال میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ گزشتہ چند سالوں سے عرب ممالک میں اسلام پر عیسائیت کی طرف سے ایسے حملے کئے جا رہے ہیں جن کا جواب عام مسلمانوں کے تو کیا علماء کے پاس بھی نہیں تھا اور نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے جب تک وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام سے فیض نہ پائیں تو اس کے جواب کے لئے ہمارے عرب بھائیوں نے ایم ٹی اے کے دونوں وَن (One) اور ٹُو (Two) چینلز پر پروگراموں کا ایک سلسلہ شروع کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے شکریہ کے بے شمار خطوط اور فیکس عامۃ المسلمین کی طرف سے بھی اور بڑے بڑے اسکالرز کی طرف سے بھی آئے کہ ہم تو بڑے بے چین تھے کہ کوئی ان کا جواب دے، ہمارے پاس تو کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ موقع فراہم کیا کہ ایم ٹی اے 3 کا چینل شروع کیا گیا جو عربی پروگراموں کا چینل ہے اور یہ 24 گھنٹے عربی میں پروگرام دے رہا ہے۔ اس میں بھی مختلف پروگرام ہیں"۔

(خطبہ جمعہ 25 مئی 2007 الفضل 25 جون 2007)

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کی 24 گھنٹوں کی نشریات میں اب چار نئے چینلز یعنی ایم ٹی اے 2، مشرق وسطیٰ کے لئے ایم ٹی اے العربیہ، شمالی امریکہ کے لئے ایم ٹی اے العربیہ، نیز امریکہ و کینیڈا کے لئے ایم ٹی اے اِنفوکاسٹ کا اضافہ ہو چکا ہے۔ (بدر 20 مئی 2010ء)

2008ء میں ترقیات

خلافت احمدیہ کی تاسیس پر ایک سو سال گزرنے پر عالمگیر جماعت ہائے احمدیہ نے 27 مئی 2008ء کو صد سالہ جوبلی پوری شان و شوکت اور آن بان سے منائی۔ اُس روز احباب جماعت کے دل، جہاں شکر و امتنان کے جذبات سے لبریز حمد کے گیت گا رہے تھے وہیں ایک قسم کی پُرجوش کیفیت بھی محسوس کر رہے تھے جو اِس نعمت عظمیٰ پر جائز فخر کی عکاسی تھی۔ ان شکر و امتنان کے جذبات اور پُرجوش کیفیات پر اُس وقت چار چاند لگ گئے جب امام جماعت ہائے عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی تاریخی تقریب میں ولولہ انگیز اور بصیرت افروز خطاب سے ایم ٹی اے کے توسط سے احباب جماعت کو فیضیاب کیا۔ دو گھنٹے پر مشتمل اس خطاب کے

ساتھ تمام احباب نے ایک مقدس عہد بھی دہرایا۔ پہلی مرتبہ ایسا ہوا کہ تمام جماعت ہائے عالمگیر نے کھڑے ہو کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی متابعت میں یہ عہد دہرایا۔ یہ صرف اور صرف ایم ٹی اے کے توسط سے ممکن ہو سکا ہے کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ پوری دنیا اُس وقت براہِ راست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اِس عہد کو دُہرانے میں شامل تھی اور مرکز قادیان اور ربوہ کے نظارے ایک ساتھ دیکھے جاسکتے تھے۔ (مشکوۃ جولائی 2008)

22 اکتوبر 2008ء کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں خصوصی تقریب پارلیمنٹ ہاؤس برطانیہ میں ہوئی۔ جسے بعد میں ایم ٹی اے پر نشر کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک خطاب میں فرماتے ہیں:۔

" اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں میں سے ایک ایم ٹی اے بھی ہے۔ قادیان کی بستی میں اس وقت ہزاروں احمدی ہندوستان کے مختلف شہروں اور دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے ہیں جو جلسہ کے پروگراموں سے فیضیاب ہو رہے ہیں اور جو ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ساری دنیا میں جلسہ کی کاروائی سن رہے ہیں۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں اللہ تعالیٰ کی تائید کا زبردست نشان ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی جو خوشخبری دی تھی اس کے متعلق پہلے سے تسلّی عطا فرما دی تھی کہ میری رحمتیں تیری طرف متوجہ ہو گئی ہیں۔ تو فکر نہ کر اور انسانی کوششوں سے نہیں بلکہ میرے فضلوں اور رحمتوں سے یہ تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچے گی۔۔۔"

(116 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب 31 دسمبر 2008ء)

2009ء میں ترقیات

بنگلہ دیش کے جلسہ سالانہ سے خطاب کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: " آج یہ ایم ٹی اے چینل جس کے چلانے کی خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو توفیق دی چوبیس گھنٹے مختلف سیٹلائٹس کے ذریعہ سے مختلف زبانوں کے ساتھ تمام براعظموں کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے اور جس قدر کم اخراجات سے چل رہا ہے اور بغیر کسی لہو ولعب کے چل رہا ہے اس کے متعلق تو دنیادار کبھی سوچ بھی نہیں سکتا۔ پس کل ہم جس حسرت اور خواہش کے ساتھ اس زمانے کی ایجاد کو استعمال ہوتے دیکھتے تھے جس میں زیادہ تر استعمال غلط ہی تھا اور آج ہم جب دنیا کو بتائیں کہ بغیر کسی اشتہار کے اور بغیر کسی پیشہ ور ماہرین کی مدد کے ہم چوبیس گھنٹے یہ چینل چلا رہے ہیں تو وہ حیرت اور حسرت سے ہمیں دیکھتے ہیں۔ پس یہ خدا تعالیٰ کے احسانوں میں سے بہت بڑا احسان ہے۔ جو آج ہم اس زمانے کی ایجادات سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ اور آج میں اسی واسطے سے آپ بنگالیوں سے بنگلہ دیش کے جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس سے مخاطب ہوں۔۔۔ پس سب سے پہلے تو ہم اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے باوجود دوریوں کے آپس میں ایک دوسرے کو چاہنے والوں اور محبت کرنے والوں کے فاصلے کم کر دیئے ہیں۔ ہم آمنے سامنے بیٹھ کر کچھ حد تک اپنی پیاس بجھا رہے ہیں"۔

(حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ بنگلہ دیش منعقدہ 15 فروری 2009ء)

2010ء میں ترقیات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

" سال 2010ء سے رشین ڈیسک کے ذریعہ سے ایم ٹی اے پر رشین پروگرام بھی اب جاری ہیں۔ اب سینکڑوں کی تعداد میں رشین احمدیوں کے خطوط آتے ہیں۔ خطبات کا ترجمہ بھی اور ویب سائٹ بھی شروع ہو گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام بھی ہے کہ

ایم ٹی اے ارتھ سٹیشن یو ایس اے کا کنٹرول روم

"روس میں ریت کے ذروں کی طرح احمدیت کو پھیلتے دیکھا"۔

(ماخوذ از تذکرہ صفحہ 691 چوتھا ایڈیشن۔ مطبوعہ ربوہ)

"اللہ کرے کہ یہ پیغام ان تک تیزی سے پہنچتا چلا جائے اور ہم اپنی زندگیوں میں اس اسلام کے پورا ہونے کے بھی نظارے دیکھنے والے ہوں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 31 دسمبر 2010ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔ الفضل انٹرنیشنل 21 جنوری 2011ء)

2012ء میں ترقیات

ایم ٹی اے کے ارتھ سٹیشن کا معائنہ

مورخہ 24 جون 2012ء بروز اتوار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ارتھ سٹیشن کا معائنہ کیا۔ ایم ٹی اے کا یہ ارتھ سٹیشن مسجد بیت الرحمن امریکہ کے بیرونی احاطہ میں ایک علیحدہ جگہ پر واقع ہے۔ اس ارتھ سٹیشن کی تنصیب اکتوبر 1994ء کو مکمل ہوئی تھی اور 14 اکتوبر 1994ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے دورہ امریکہ کے دوران اس کا افتتاح فرمایا تھا۔ اس ارتھ سٹیشن کے ذریعہ یورپین سیٹلائٹ سے ایم ٹی اے لندن کے پروگرام لے کر نارتھ امریکن سیٹلائٹ پر ڈالے جاتے ہیں اور پھر براعظم امریکہ کے تمام ممالک تک ایم ٹی اے کی نشریات پہنچتی ہیں۔ آغاز میں یہاں سے صرف ایک ہی چینل پر نشریات جاری تھیں۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ایم ٹی اے کا یہ ارتھ سٹیشن بیک وقت چار چینلز پر نارتھ امریکہ کے لئے نشریات پیش کر رہا ہے۔

ماخوذ از ویب سائٹ جلسہ سالانہ یوکے

سال 2011ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ایم ٹی اے کی سینٹرل اور ساؤتھ امریکہ کی سروس کے لئے ایک نیا اَپ لنک لگایا گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ معائنہ کے دوران ایم ٹی اے ٹیلی پورٹ کے ماسٹر کنٹرول روم (MCR) میں تشریف لے گئے اور ایم ٹی اے نارتھ امریکہ اور ساؤتھ امریکہ کی سروسز کا جائزہ لیا اور باری باری MTA One، MTA2، MTA3 العربیہ اور MTA Info cast چاروں چینلز کے بارہ میں جائزہ لیا کہ ان کی ٹرانسمیشن کس طرح کی جارہی ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 3 اگست 2012ء)

2013ء میں ترقیات

سپین میں پہلا خطبہ جمعہ:

29 مارچ 2013ء کو سپین کے شہر ویلنسیا (Valencia) میں مسجد بیت الرحمان کے افتتاح کے موقع پر وہاں کی سرزمین سے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ پہلا ایسا پروگرام یا خطبہ جمعہ تھا جو Live نشر ہوا یہ وہ جگہ ہے جہاں سے مسلمان ہمیشہ کے لئے نکال دیئے گئے تھے اور اسلام کا نام اور پیغام مٹا دیا گیا تھا۔۔۔ ٹرین کے سفر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے موبائل فون پر ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی Live سروس بھی دکھائی اور ازراہِ شفقت فرمایا کہ یہ دیکھیں ایم ٹی اے کی Live سروس یہاں بھی فون پر آرہی ہے۔

(دورۂ سپین۔ الفضل انٹرنیشنل 12 اپریل 2013ء)

لاس اینجلس سے پہلا خطبہ جمعہ:

آج جمعہ المبارک کا دن تھا آج کا یہ دن اس لحاظ سے بھی ایک تاریخی دن ہے کہ امریکہ کے مغربی علاقہ (West Coast) میں آباد ریاست کیلیفورنیا کی سب سے بڑی جماعت لاس اینجلس کی سرزمین سے خلیفۃ المسیح کا یہ پہلا ایسا خطبہ جمعہ ہے جو ایم ٹی اے پر Live نشر ہوا۔ اس سے قبل امریکہ کے مشرقی حصہ سے ایم ٹی اے پر Live کوریج ہوئی تھی

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 مئی 2013ء بمقام مسجد بیت الحمید لاس انجلیز۔ کیلیفورنیا)

ایم ٹی اے العربیہ کا قیام

ایم ٹی اے العربیہ کا قیام اور اس کے ذریعہ عرب دنیا پر اتمام حجت کے لئے مختلف پروگرامز کا ذکر

خلافتِ خامسہ کے مبارک عہد میں اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص تقدیر کے تحت عرب ممالک میں تبلیغ اور انتشار احمدیت کے لئے نئے آسمانی ابواب کھول دیئے ہیں۔

آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام: یَدْعُوْنَ لَکَ اَبْدَالُ الشَّام وعِبَادُ اللہ مِنَ الْعَرَبْ (یعنی تیرے لئے ابدال شام کے دعا کرتے ہیں اور بندے خدا کے عرب میں سے دعا کرتے ہیں) اور یُصَلُّوْنَ عَلَیْکَ صُلَحَاءُ الْعَرَبِ اَبْدَالُ الشَّام (یعنی صلحائے عرب اور ابدالِ شام تجھ پر درود بھیجتے ہیں) (تذکرہ: صفحہ 129) عجیب شان سے پورے ہو رہے ہیں۔

دوسری طرف جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے خلعت خلافت سے سرفراز فرمایا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے عہد میں عربوں میں تبلیغ کے لئے راہ کھلے گی اور عربوں میں احمدیت کا نفوذ ہوگا۔ یہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے عجیب رنگ ہیں کہ اُس نے ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر فرمایا ہوا ہے۔ اور وہ باتیں جو اس مقررہ وقت سے پہلے مستحیلات کی طرح نظر آتی ہیں وقت آنے پر اس طرح آسان ہو جاتی ہیں جیسے ہر چیز اس کی انجام دہی کے لئے مسخر کر دی گئی ہو۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد مبارک میں عربوں میں تبلیغ کے حوالہ سے خدا تعالیٰ کی تقدیر کے موافق جو اہم کام ہوئے ہیں ان کی ایک جھلک پیش خدمت ہے۔

خلافتِ احمدیہ کا طرّہ امتیاز رہا ہے کہ جہاں کہیں اور جس زبان میں بھی اسلام کے خلاف کوئی اعتراض ہوا ہے اس کے ردّ کے لئے پہلی مؤثر آواز خلافتِ احمدیہ کی رہی ہے۔ لیکن عہدِ خلافت خامسہ میں عربی زبان میں اسلام کے خلاف حملوں کا جواب جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خود بھی خطبہ جات اور خطابات میں دیا، وہاں عربی زبان میں اس بارہ میں پروگرامز تیار کرنے کی ہدایت بھی فرمائی۔ اس طرح متعدد پروگرامز کی سیریز شروع کی گئی جن میں سے سب سے اہم عیسائی پادری کے اسلام دشمن حملوں کے جواب میں مصطفیٰ ثابت صاحب کے پروگرامز کی سیریز بعنوان اجوبۃ عن الایمان ہے۔

- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اکثر عربی کتب کی اشاعت نئی اور دیدہ زیب کمپوزنگ کے ساتھ ہوئی۔
- پہلی عربی ویب سائٹ کا قیام عمل میں آیا۔
- پہلا لائیو عربی پروگرام شروع کیا گیا۔
- پہلے مکمل عربی چینل MTA3 کا اجراء ہوا جس پر 24 گھنٹے عربی پروگراموں کی نشریات کا آغاز ہوا۔
- عیسائیت کے حملہ کے ردّ کے طور پر عیسائی عقائد اور بائبل کی تعلیمات پر بحث پر مبنی ایم ٹی اے پر لائیو عربی پروگرام ”الحوار المباشر“ شروع کیا گیا۔

ابھی تک اپنی نوعیت کا یہ واحد پروگرام ہے جس میں عیسائی پادریوں کے ساتھ بحث کی گئی اور پوری دنیا کے سامنے لائیو نشریات کے ذریعہ کسر صلیب کا تاریخی کارنامہ ہوا۔

- پہلی دفعہ عربی زبان میں صداقت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن کریم کی حقانیت اور صداقت اسلام کے دلائل پر مبنی طویل سیریز پیش کی گئی اور عرب دنیا کے سعید فطرت لوگوں پر واضح ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اور قرآن کا مرتبہ، اسلام کی درست تعلیم صرف اور صرف احمدیت ہی پیش کر رہی ہے۔
- پہلی دفعہ عربی زبان میں مسائل وفاتِ مسیح اور ختمِ نبوت وغیرہ کا لائیو نشریات میں عرب دنیا کے سامنے بیان کیا گیا اور اس بارہ میں اُن کے جملہ سوالات کے جوابات دیئے گئے۔
- پہلی دفعہ عربی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے دلائل پر 18 لائیو پروگرامز پر مشتمل ایک سیریز پیش کی گئی۔ اسی طرح تمام معترضین کے اعتراضات کے مفصل اور مدلّل لائیو جوابات دیئے گئے۔ عربوں کے لئے اتنے بڑے پیمانے پر اختلافی مسائل اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلائل پہلی دفعہ یکجائی طور پر بیان کئے گئے۔

☜ پہلے کبھی کبھی عرب دنیا سے کوئی بیعت آتی تھی لیکن اب خدا کے فضل سے کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ جس میں عربوں کی طرف سے ہماری ویب سائٹ اور فون وفیکس نیز ای میل کے ذریعہ متعدد بیعتیں نہ آئی ہوں اب بفضلہٖ تعالیٰ متعدد ملکوں میں جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ یہ احمدی صرف عام لوگ ہی نہیں بلکہ ان میں بڑے بڑے سکالرز، انجینئرز، ڈاکٹر، وکلاء، ادیب، لیکچررز اور دینی علماء بھی شامل ہیں۔ آج ایم ٹی اے پر صلحاء عرب اور ابدال شام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور آپؑ پر درود بھیجتے ہیں۔ یہ فتح نمایاں اور یہ ترقیات بتا رہی ہیں کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ الفاظ کہ ”میرے عہد میں عربوں میں تبلیغ کے لئے راہ کھلے گی اور عربوں میں احمدیت کا نفوذ ہوگا“ پورا ہونے کے ہم گواہ ہیں۔ (مصالح العرب قسط نمبر 119۔ الفضل انٹرنیشنل 19 نومبر 2010ء)

ہر گھر میں مسیح موعودؑ کا نزول

ایک رنگ میں سیٹلائٹ سسٹم بھی اس طرح کام کرتا ہے کہ اس کی نشریات آسمان پر ایک مقام سے تمام دنیا میں منتشر ہو جاتی ہیں اور بجلی کی طرح ایک جگہ سے کوند کر دنیا کے کناروں تک پہنچ جاتی ہیں اور بیک وقت ہر جگہ دکھائی دینے لگتی ہیں۔ گویا اس طرح مسیح موعودؑ کا نزول ہر گھر میں ہو رہا ہے۔ حضور علیہ السلام کی تحریرات و اقوال کے حوالے سے جملہ عقائد کی وضاحت ہو رہی ہے اور گند اُچھالنے والے تمام دریدہ دہن معترضین کے جملہ اعتراضات کا جواب دیا جا رہا ہے۔ شاید اسی دن کے لئے حضور علیہ السلام نے اپنے ایک عربی قصیدہ میں فرمایا تھا کہ: وَیَاْتِیْ یَوْمُ رَبِّیْ مِثْلَ بَرْقٍ۔ فَلَا تَبْقَی الْکِلَابُ وَلَا النُّبَاحُ۔ (تحفہ بغداد۔ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 38)

ترجمہ: اور میرے رب کا دن بجلی کی طرح آئے گا۔ تب نہ تو کتّے باقی رہیں گے نہ ہی ان کا بھونکنا۔

(مصالح العرب قسط نمبر 127۔ الفضل انٹرنیشنل 14 جنوری 2011ء)

یقیناً ایم ٹی اے اللہ تعالیٰ کی ایک خاص عطا ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیقرار تمناؤں اور متضرعانہ دعاؤں اور آپؑ سے اللہ تعالیٰ کے عظیم وعدوں کا فیضان ہے جو خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے توسط سے جماعت کو عطا ہوا۔ الحمد للہ۔

عربوں میں فتوحات کی نئی راہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد مکرم منیر عودہ صاحب کو فرمایا تھا کہ
” میرے عہد میں عربوں میں تبلیغ کے لئے راہ کھلے گی اور عربوں میں احمدیت کا نفوذ ہوگا اور وہ کثرت سے احمدیت کی آغوش میں آئیں گے“۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ کلمات آج عربوں میں فتوحات اور جماعت کے پھیلاؤ کی شکل میں پورے ہو رہے ہیں ” ایم ٹی اے 3 العربیۃ“ بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

پروگرام الحوار المباشر 2 فروری 2013ء

2004ء کی ابتدا میں ایک ملاقات کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”ایسے عربی پروگرامز کی تیاری کے امکانات کا جائزہ لے کر بتائیں جو جماعت کے ایک علیحدہ عربی چینل پر چلائے جا سکیں“ ---

چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق چیئر مین ایم ٹی اے اور بعض دیگر کارکنان نے کسی عربی سیٹیلائٹ پر جماعت کے عربی چینل کی نشریات کے امکانات کا جائزہ لینا شروع کیا۔

2005ء کے آخر تک کئی کمپنیوں کے ساتھ بات چلی لیکن کہیں بھی کامیابی نہ ملی۔

2006ء میں مشرق وسطی میں سیٹلائٹ پر جگہ فراہم کرنے والی ایک کمپنی سے بات ہوئی اور عرب سات (Arab Sat) یا نائل سات (Nail Sat) میں سے کسی ایک پر ہمیں جگہ ملنے اور لاکھوں عربوں تک

رسائی حاصل کرنے کی امید ہوگئی جس نے 2007ء میں حقیقت کا روپ دھار لیا اور اٹلانٹک برڈ4(Atlanic bird) کے ذریعہ مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام عرب کی فضاؤں کو معطر کرنے لگا۔

☙ 23مارچ2007ء کو حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے اس نئے عربی چینل کا افتتاح فرمایا جس کا نام ”ایم ٹی اے 3 العربیۃ“ رکھا گیا۔ پھر 6 مئی 2007ء کو باقاعدہ طور پر اس چینل کی نشریات کی ابتدا کی مناسبت سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک خصوصی تقریب عشائیہ منعقد ہوئی۔

(مصالح العرب قسط127۔ الفضل انٹرنیشنل 14 جنوری 2011ء)

ایم ٹی اے 3 العربیۃ کی مخالفت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

”ایم ٹی اے تھری العربیہ کا جو چینل ہے یہ بھی خدائی تائیدات کا ایک نشان ہے اور یہ چیزیں اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ وہ وقت دُور نہیں جب اسلام اور احمدیت کا جھنڈا تمام دنیا پر لہرائے گا“۔

(مصالح العرب قسط128 الفضل انٹرنیشنل 21 جنوری 2011ء)

الحوار المباشر کے شروع ہونے کے کچھ عرصہ بعد ہی ایم ٹی اے 3 العربیہ کا اجرا عمل میں آیا۔ جس پر دیگر پروگرامز کے علاوہ ”اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر“ بھی چلتا رہا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آج بھی بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔

ایم ٹی اے 3 شروع ہوا اور نائل 7 پر اس کی نشریات مصر اور دیگر عرب ممالک میں بڑے پیمانے پر دیکھی اور سنی جانے لگیں تو عیسائی حلقوں میں ہلچل مچ گئی۔ چنانچہ ایم ٹی اے کو نائل 7 سے بند کروانے کی کوشش ہونے لگیں۔ یوں 23 مارچ 2007ء سے شروع ہونے والی اس چینل کی نشریات 28 جنوری 2008ء کو بند کروادی گئیں۔

متعلقہ کمپنی سے بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ آپ اپنے چینل کا نام تبدیل کرکے اور اس پر پیش ہونے والے مواد کو بدل کر دوبارہ اسی سٹیلائٹ پر آسکتے ہیں۔ لیکن ہم نے دوٹوک کہہ دیا کہ ہم نہ تو اپنی شناخت بدلیں گے اور نہ ہی اس چینل پر نشر ہونے والے پروگرام تبدیل کئے جا سکتے ہیں۔

چنانچہ چند دن کے بعد 18 فروری 2008ء کو ایم ٹی اے 3 کی نشریات ”ھاٹ برڈ“ پر شروع ہوگئیں جو بعد میں 24 اپریل کو ”یوروبرڈ 9“ پر بھی جاری کر دی گئیں۔ لیکن ان سیٹلائٹس کے ذریعہ ہماری نشریات عربوں کی اکثریت کی پہنچ سے باہر تھیں اور بہت تھوڑی تعداد اس سے استفادہ کر سکتی تھی۔ بالآخر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص دعاؤں کی بدولت بفضلہٖ تعالیٰ 23 جون 2009ء کو دوبارہ نائل سیٹ پر ہماری نشریات بحال ہوگئیں جو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج تک جاری ہیں۔ (مصالح العرب قسط129۔ الفضل انٹرنیشنل 28 جنوری 2011ء)

یہ تھا مختصراً ذکر خلافتِ خامسہ کے گذشتہ دس مبارک سالوں کے دوران MTA انٹرنیشنل کی ترقیات کا اور اس کے ساتھ ہی MTA العربیہ کے قیام اور اس کے ذریعہ عرب دنیا پر اتمام حجت کے لئے مختلف پروگرامز کا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ روحانی سمندر ہر روز ترقی کی منزلوں کی طرف گامزن ہے اور ہر آنے والا دن اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ جماعت کے ساتھ زندہ خدا کا زندہ تعلق ہے۔ یہ جماعت اُسی قادر مطلق خدا کا لگایا ہوا پودا ہے جس نے اپنے پیارے مسیح الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا تھا

”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ (تذکرہ۔ صفحہ 260)

”ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیے گی“ (تجلّیاتِ الٰہیہ صفحہ 17-18)

”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور دین واحد پر جمع کرے“۔ (الوصیت۔ صفحہ 6)

معاونات: شمیم رحمٰن (ریجنل صدر لجنہ)
امۃ الرؤف۔ کیلگری جماعت

الاسلام ویب سائٹس

تیار کردہ: آنسہ طاہرہ مسعود، مطہرہ فاروقی

ٹیم ممبرز

کوثر تنویر آصف، سحرش خان، صبح ظفر آمنہ

وُہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے

اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے اُمیدوار

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مسلمہ کو اپنے قیام سے لیکر آج تک عظیم الشان ترقیات حاصل ہوئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی جو آپ نے 120 سال پہلے اللہ تعالیٰ سے اس الہام کے پانے پر فرمائی کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ (تذکرہ صفحہ 260) اس طرح پوری ہوئی کہ آج بفضل تعالیٰ دنیا کے 204 ممالک میں جماعتِ احمدیہ کے قیام کے ذریعہ اسلام کا پیغام پہنچ گیا ہے۔ پوری دنیا سے بڑی تعداد میں لوگوں کا جماعتِ احمدیہ میں داخل ہونا قرآنِ کریم کی درج ذیل آیتِ کریمہ کی تکمیل کی زندہ شہادت ہے۔

وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا (النصر:3)

ترجمہ: اور تُو لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔

جماعتِ احمدیہ مسلمہ کے قیام کے بعد سے کئی دھائیوں تک اس بابرکت جماعت کی ترقی اور اسلام کی تبلیغ اور اس کے پیغام کو پہنچانے کے لیے بہت سے ذرائع استعمال ہوئے ہیں۔ زبانی اظہارِ کلام، کانفرنسوں، لیکچرز، بحث مباحثوں کے مسلسل ادوار اور پھر پہلے عالمگیر مسلم ٹی وی چینل مسلم ٹیلیویژن احمدیہ (MTA) کے انعقاد نے اسلام کے پیغام کو پہنچانے کے خاص سامان مہیا کئے ہیں۔ علاوہ ازیں بین الاقوامی طور پر اسلامی کتب و رسائل کی اشاعت اور مختلف انٹرنیٹ کی ویب سائٹس کا اجراء بھی نمایاں ذرائع ابلاغ ہیں۔

اس ترقی یافتہ دور میں جماعتِ احمدیہ مسلمہ نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو "زمین کے کناروں تک پہنچانے...." کیلئے ہر ایک ممکنہ رسائی کا استعمال کرتے ہوئے "الاسلام" ویب سائٹ کو ہر آن ترقی کی نئی منازل تک پہنچایا ہے۔ اس انتہائی باکمال اور وسیع ویب سائٹ پر احمدی احباب کے علاوہ ہر ایک مسلمان اور متلاشیٔ حق کے لئے بھرپور ذرائع علم موجود ہیں۔

اس رُوحانی مائدہ میں ہر لحہ اضافہ کی وُسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ صرف اسکے ہوم پیج پر ہی قریباً 23 متفرق (Tabs) ہیں جو آگے مزید خزائن کا دَر کھولنے کا باعث بنتے ہیں۔ اسکے علاوہ یہ جماعت کی دیگر 19 علیحدہ ویب سائٹس کے ساتھ رابطہ جوڑتی ہے۔ اور اسکے ساتھ ہی یہ مزید 37 ممالک کی ویب سائٹس کے ساتھ بھی رابطہ قائم کرتی ہے۔ جس سے دیگر ممالک کی ترقیات سے آگاہی حاصل کر کے ہر ملک میں بیٹھے احمدی کو مزید روحانی جام نوش کرتے ہوئے حقیقی سکُونِ قلب نصیب ہوتا ہے۔

الاسلام ویب سائٹ (ہوم پیج)

"الاسلام" عالمگیر جماعتِ احمدیہ مسلمہ کی ایسی خاص آفیشیل ویب سائٹ ہے جو اُردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں ہے۔ اس ویب سائٹ کو روزانہ پندرہ ہزار سے بیس ہزار کے قریب افراد استعمال (کلک) کرتے ہیں۔

(احمدیہ گزٹ کینیڈا۔ اکتوبر۔ دسمبر 2007ء)

احمدیہ مسلم جماعت کی یہ بین الاقوامی ویب سائٹ جو کہ الاسلام ڈاٹ اورگ (alislam.org) کے نام سے قائم ہے یہ بہت وسیع مواد پر مشتمل ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ یہ ترقی پاکر بہت قیمتی اور وسیع ڈیٹا بیس (Data Base) کی حامل ہو گئی ہے۔ لوگوں کے لئے اس ویب سائٹ سے مستفید ہونے کے لئے اسکے کئی سیکشن یا حصّے ہیں۔ آیئے اب ہم ان میں سے چند حصّوں اور انکے شعبہ جات (Categories) پر تفصیلی نظر ڈالتے ہیں۔

دائیں طرف سے شروع کرتے ہوئے اگر آپ سبز حصّے پر نظر ڈالیں تو بہت سے ایسے لنکس (Links) موجود ہیں جو مذہبِ اسلام کے ہر پہلو سے تحریر کئے گئے مضامین اور نہایت قیمتی متن مہیا کرتے ہیں۔ اسمیں اسلام کی بنیادی تعلیم اور اسلام کی تاریخ پر مشتمل سیکشن موجود ہیں۔

اور پھر جماعتِ احمدیہ کے بارے میں پوری دنیا میں منعقد ہونے والی مختلف تقریبات اور دیگر مصروفیات کی مکمل معلومات پر مشتمل حصّے بھی تیار کئے گئے ہیں۔ فوٹو گیلری میں مختلف شخصیات، مساجد، سالانہ جلسہ جات، تاریخی واقعات اور پھر بہت سی اہم جگہوں کی تصاویر شامل ہیں۔

ویب سائٹ کے پہلے صفحے پر ہی ایسے لنکس بھی موجود ہیں جن پر الفضل، مختلف ایپس (Apps) جلسہ سالانہ کی کاروائی، وال پیپرز (Wall papers) اور اردو نظمیں وغیرہ سبھی کچھ دیکھا اور سُنا جاسکتا ہے۔

(خطاب جلسہ سالانہ یوکے 26 جولائی 2008ء۔ الفضل انٹرنیشنل 12-18 ستمبر 2008ء صفحہ 13)

قرآن کریم

قرآنِ کریم کو سیکھنا اور اسپر غور وخوض کرنا بلاشبہ نہایت اہم دینی فریضہ ہے۔ مندرجہ ذیل دو احادیثِ نبویہؐ میں اِسکی اہمیت یُوں بیان ہوئی ہے۔

"تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے"۔

(بخاری)

"اُس شخص کی مثال جو قرآنِ کریم کا کوئی چھوٹا ساحصّہ بھی یاد نہ کرتا ہو۔ ویران گھر کی طرح ہے"۔ (ترمذی)

ان دونوں احادیث کو زیرِ نظر رکھتے ہوئے اس ویب سائٹ پر بفضلِ تعالیٰ قرآنِ کریم مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ موجود ہیں۔ بلکہ تراجم کے ساتھ کئی طرح کی تفاسیر بھی موجود ہیں۔ جو بآسانی مطالعہ کی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح ناظرہ قرآنِ کریم سیکھنے کے لئے اسباق کے ساتھ وڈیو ریکارڈنگز (Video recordings) بھی مہیا ہیں۔

احادیث

شانِ محمّدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشِ نظر ایک خاص سیکشن اس ویب سائٹ کا حصہ ہے۔ اِس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی پر مشتمل مضامین کے بارے میں بہت سی متفرق کُتب، مضامین، رسائل و دیگر علمی مواد شامل ہے۔ پھر روایات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے کتابی شکل میں موجود احادیثِ نبویہ کا ایک علیحدہ لنک موجود ہے۔ اس صفحے پر موجود اس لِنک سے قارئین اپنے علم میں مزید اضافہ کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں فرماتا ہے۔

"اور رسول جو تمہیں عطا کرے تو اسے لے لو اور جس سے تمہیں روکے اس سے رک جاؤ۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے"۔ (الحشر: 8)

پس احادیثِ مبارکہ کے اس لِنک سے تعلیماتِ قرآنیہ کے مطابق اور اسلام کے صحیح اصولوں پر عمل کرتے ہوئے بہت کچھ سیکھا جاسکتا ہے۔

رُوحانی خزائن

"الاسلام" ویب سائٹ پر موجود ایک عظیم حیران کن اثاثہ ایسا بھی موجود ہے۔ جسے ہم "روحانی خزائن" کہتے ہیں۔ یہ ہمارے پیارے امام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کردہ کتب کے مجموعے کا نام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانے میں آنے والے موعود مسیح کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ایمان ثریّا پر بھی چلا گیا تو مسیح اسے واپس لے آئے گا۔ اور زمین میں مدفون خزانے باہر نکال دے گا اور انکی تقسیم کرے گا لیکن کوئی اسکو لینے والا نہ ہو گا۔ روحانی خزائن میں دراصل یہی وہ وسیع دولت موجود ہے جو سب دوست احباب کے لئے اس ویب سائٹ پر میسر ہے۔

گزشتہ دہائی میں اس حصّہ ویب سائٹ میں کئی اضافے کئے گئے ہیں۔ روحانی خزائن کی مکمل 23 جلدیں اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں پی ڈی ایف فائل (PDF File) کی شکل میں ڈاؤن لوڈ کرنے کے لئے موجود ہیں۔

روحانی خزائن، ملفوظات اور مجموعہ اشتہارات کے بارے میں کسی بھی عنوان کے تحت موجود حوالہ ڈھونڈنے کے لئے گوگل بیس (Google Base) کمپیوٹر کا اپنا سرچ انجن (Search Engine) بھی موجود ہے۔ جو کہ مکمل طور پر مدد کرتا ہے۔ تاکہ کسی بھی مخصوص لفظ Key (Word) کی تلاش کو ممکنہ بنایا جاسکے۔ روحانی خزائن کے اتھاہ سمندر میں سے ایک موتی کا اس قدر آسانی سے مل جانا عظیم الشان ترقیات کا ایک واضح نشان اور خدا تعالیٰ کے خاص انعامات میں سے ایک ہے۔ الحمد للہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ایک اور بات جس کا میں آج اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے یہ بات قادیان کے جلسے کے اختتام پر بتائی تھی کہ alislam جو ہماری ویب سائٹ ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے ایک نیا اضافہ کیا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی روحانی خزائن کے نام سے جو کتب ہیں اُن کو ایک ایسے سرچ انجن (Search Engine) میں ڈالا ہے جس میں اگر آپ نے تلاش کرنا ہے تو آپ کوئی بھی لفظ، مثلاً اللہ کا نام ہے، یسوع مسیح کا نام ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے اس میں ڈالیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں، اُن کتب میں جو روحانی خزائن کی جلدوں میں ہیں جہاں بھی وہ نام استعمال ہوا ہے، وہ نام اور اقتباس سامنے آجائیں گے۔ اور پھر اسے آپ سرچ کر کے جو انٹرنیٹ سے دلچسپی رکھنے والے یا alislam دیکھنے والے ہیں وہ مزید صفحہ بھی دیکھ سکتے ہیں جو اصل کتاب کا صفحہ ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 31 دسمبر 2010 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔ الفضل انٹرنیشنل 21 جنوری 2011)

خطباتِ جمعہ

"الاسلام" ویب سائٹ کے ہوم پیج پر بالکل درمیان میں واضح نظر آنے والا ایک لنک خلفائے احمدیت کے پیش کردہ خطباتِ جمعہ کا ہے۔ جو آرکائیوز (Archives) کے لفظ کے ساتھ آپکو ملے گا۔ یعنی یہ تاریخ بہ تاریخ ایک مکمل ریکارڈ ہے۔ آپ جو خطبہ چاہیں نکال لیں۔

یہ خطبات ناظرین کے لئے نہ صرف آڈیو اور وڈیو دونوں شکلوں میں موجود ہیں بلکہ مختلف زبانوں میں تراجم بھی ان کے ساتھ مہیا ہیں۔ پھر ان خطبات کے تحریری مختصر خلاصے بھی موجود ہیں۔

گزشتہ چند سالوں میں ویب سائٹ کے اس لنک میں بھی ایک سرچ انجن اور ڈائریکٹری Directory کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ بفضلِ تعالیٰ ویب سائٹ کے ذریعے خطباتِ جمعہ سننے کے ان مواقع سے ہر ہفتہ ہمیں خلیفۂ وقت کی طرف سے مسلسل اس خوبصورت تعلیم اور ہمارے اخلاق، اقدار اور کردار کی بہتری کی راہوں کی یاد دہانی ہوتی رہتی ہے۔

روزنامہ الفضل انٹرنیٹ پر دستیاب
3 اکتوبر 2002ء
روزنامہ الفضل کی اشاعت کے
100 سال مکمل
18 جون 2013ء

لائبریری

"الاسلام" ویب سائٹ پر موجود لائبریری اس کے ہوم پیج پر دائیں طرف موجود ہے۔ جہاں اُردو اور انگریزی زبان میں ہر قسم کا لٹریچر موجود ہے۔ کتابیں، رسالے مضامین وغیرہ۔ اسکے ساتھ ہر قسم کے لِنکس موجود ہیں جو "الاسلام" پر موجود تمام کُتب انگریزی و اُردو، متفرق اخبارات میں چھپنے والے مضامین، دُنیا بھر میں چھپنے والے جماعت کے رسائل اور ڈیجیٹل میڈیا لائبریری کے ساتھ رابطہ قائم کرواتے ہوئے ایک

نئی دُنیامیں لے جاتے ہیں۔اس لائبریری میں موجود کتب ڈیجیٹل اور پی ڈی ایف Digital and PDF کی صورت میں ہیں۔ یہاں حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام آپکے تمام خلفاء اور بہت سی معزز شخصیات کی تحریر کردہ کتب ہیں۔یہ نہ صرف اردو اور انگریزی زبانوں میں ایک قیمتی خزانہ ہیں بلکہ ایسا خزانہ کہ جس تک رسائی آجکل موجود ہاتھ میں پکڑی جانے والی ڈیوائسز (Hand Held Devices) سے بھی بآسانی ممکن ہے۔

میڈیا لائبریری

اسی طرح میڈیا لائبریری بھی اس ویب سائیٹ کا ایک بہت اہم حصہ ہے۔جہاں بہت سے شعبوں میں تقسیم شدہ وڈیوز کی گویا ایک صف آرائی ہے۔ خطبات، دستاویزی فلمیں، قرآنِ کریم کے اسباق اور سوال و جواب کی مجالس یہ تو صرف چند ایک چیزیں ہیں۔ اسمیں آپکو یُو ٹیوب (Youtube) پر موجود جماعتِ احمدیہ کے پانچ چینل بھی ملیں گے مثلاً Khutba archive, Urdu Media, English & Arabic Media, Al Islam Library and Nazm Library

دستاویزی فلموں کے حصے میں آپکو جماعت میں منعقد ہونے والے مختلف پروگراموں کے اہم تاریخی لمحوں کی وڈیوز بھی ملیں گی۔

نمونہ کے طور پر حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے لاہور کے آخری سفر کی ریکارڈنگ، چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب کی اقوام متحدہ میں کی گئی تقاریر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے احمدیت کی زندگیوں کے بارے میں دستاویزی فلمیں وغیرہ نمایاں ہیں۔

اس لائبریری کے ذریعہ ایم ٹی اے (MTA) پر نشر ہونے والے قریباً تمام گزشتہ پروگراموں کی ویڈیوز کو بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

گزشتہ دس سالوں میں اسلام کے خلاف لگائے جانے والے الزامات اور جوابات کی وڈیوز کا جو مجموعہ تیار کیا گیاہے۔ اس میں بھی زبردست ترقی ہوئی ہے۔ایسی وڈیوز جن میں تقاریر یا مختلف موضوعات پر دستاویزی فلمیں وغیرہ ہیں۔ اُن تک رسائی اور انکی تلاش کے لِنکس بھی اس ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ ملٹی میڈیا کے لِنک کو ویب سائٹ کے ہوم پیج سے بھی کلک کر سکتے ہیں۔

آسک اسلام (Ask Islam) کے نام سے الاسلام لائبریری سے ہی متعلقہ ایک دلچسپ حصہ ہے۔ ویب سائٹ کے اس حصہ پر لوگوں کے انفرادی طور پر پوچھے گئے سوالات اور جوابات شامل ہیں۔ جن کو سوالات کے مضامین کے تحت مختلف عناوین (Categories) میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اسمیں ایک ایسا تلاش کرنے کا ذریعہ (Search Engine) بھی موجود ہے جو ویب سائٹ کے اُس حصہ کو وزٹ کرنے والے لوگوں کو انکے اپنے متعلقہ سوالات تک محدود کر دینے میں مدد کرتا ہے اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بیان کردہ جوابات تک پہنچا دیتا ہے۔ دیگر آڈیو چینلز بھی 2007ء سے اس ویب سائٹ پر موجود ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 31 اگست 2007ء صفحہ 2)

ایپلیکیشنز : (Applications)

ویب سائٹ کے ہوم پیج پر موجود ایک اور ایسا لنک ہے۔ جس سے بہت سی موبائل ایپلیکیشنز کی طرف رہنمائی ملتی ہے۔ یہ جماعتِ احمدیہ مسلمہ کی گزشتہ دس سالوں میں کی گئی ایک خاص ترقی ہے۔

یہ سب ایپلیکیشنز مختلف ڈیوائسز (Devices) مثلاً آئی فون، آئی پیڈ، آئی پوڈ، اینڈرائیڈ اور ونڈوز فون وغیرہ سب ذرائع سے استعمال کی جاسکتی ہیں۔ ان ایپلیکیشنز میں سے ایک مسلم ٹیلیویژن احمدیہ ہے۔ جہاں ہر کوئی ایم ٹی اے پر چلنے والا رواں پروگرام دیکھ سکتاہے۔ پھر احمدیہ مسلم جماعت کی مساجد دیکھنے کے لئے بھی ایک موبائل ایپلیکیشن موجود ہے۔ کچھ دوسری ایپلیکیشنز جو بنائی گئی ہیں۔ ان میں قرآنِ کریم، احمدیہ اسلامی خبریں، رواں خطباتِ جمعہ اور نئے خطباتِ جمعہ کے خلاصے وغیرہ شامل ہیں۔

پھر آخر میں دس شرائطِ بیعت کچھ بنیادی معلومات کے ساتھ شامل ہیں۔ انہیں بھی ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ خدا کے فضل و کرم کے ساتھ اس زبردست ترقی یافتہ ویب سائٹ پر بہت کچھ موجود ہے۔ کئی قسم کے طریقِ کار، مواد ڈھونڈنے کے ذرائع، حوالہ جات اور ضخیم مواد۔

الاسلام ویب سائٹ جماعتِ احمدیہ کی خوبصورت تعلیم سے متعارف ہونے والوں کو ایسے نمایاں فرق کے ساتھ مواد مہیا کرتی ہے کہ جو حقیقتاً پیاسوں کی پیاس کو بجھا ڈالے۔ اور ان سب کو بھی فائدہ پہنچائے جو اپنے دینی علم کو وسیع کرنا چاہتے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

غیر ملکی زبانوں میں ویب سائٹس کا قیام اور اُنکے ذریعہ تبلیغ

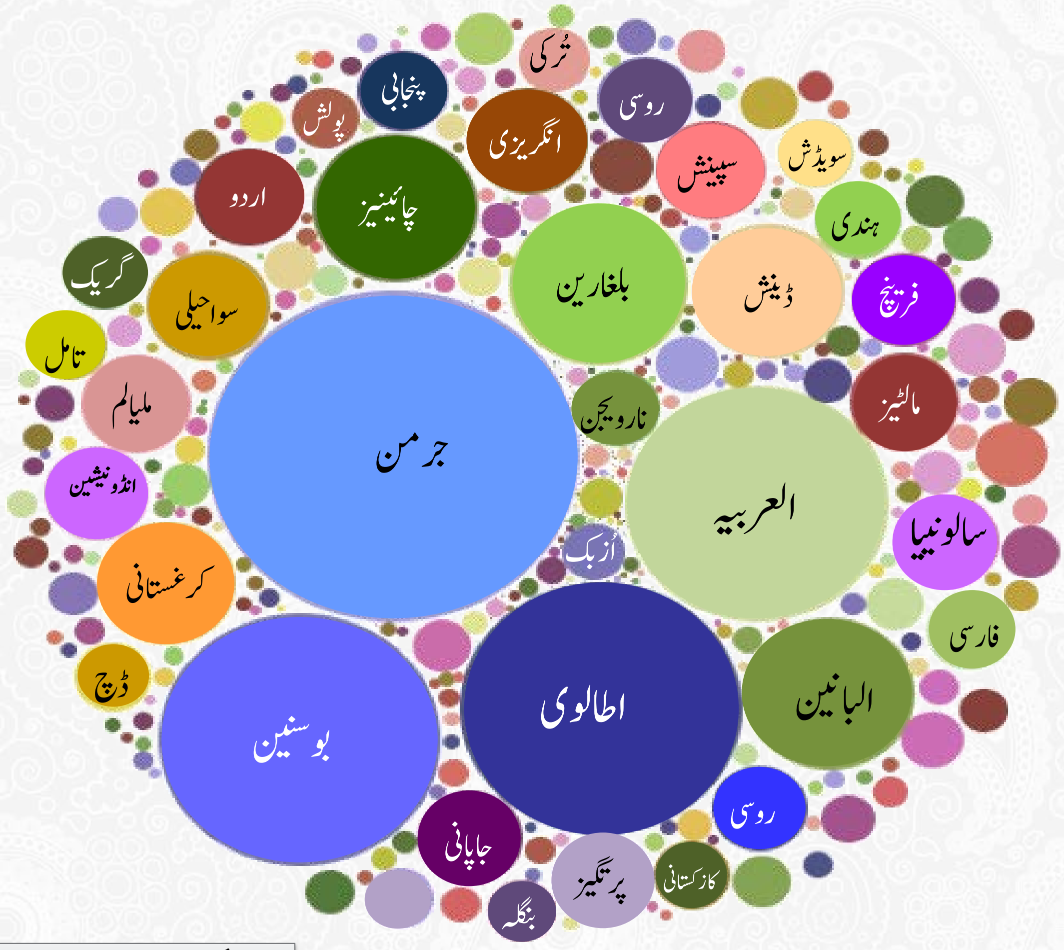

تیار کردہ: آنسہ طاہرہ مسعود۔ سکاربورو

"الاسلام" ویب سائٹ سے ملحقہ دیگر ویب سائٹس میں سے ایک اہم ترین حصہ دُنیا بھر کی مختلف زبانوں میں موجود اُنکی علیحدہ علیحدہ ویب سائٹس ہیں۔

خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لیے اِن متفرق ذرائع کا استعمال اور مختلف زبانوں میں عوام و خواص کو رسائی مہیا کرنا ایک ایسے انوکھے ذریعۂ تبلیغ کو جنم دیتا ہے جو خلافت کی برکت سے صرف جماعت احمدیہ کو ہی میسّر آسکتا تھا۔

اور قارئین کرام! یہ کوئی چھوٹا معرکہ نہیں۔ یہ کام ایک نہایت اعلیٰ قسم کی دماغی عرق ریزی اور روح سے نکلے جذبوں کا مرہونِ منّت ہے۔ ایک ویب سائٹ بنانا اس کو چلانا اور اس کو ہمہ وقت تازہ کرتے رہنا ایک انتہائی قسم کی مشقت اور وقت چاہتا ہے۔ میرے پاس اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔ بھلا ہے کوئی مقابلہ اس طرح کی بے لوث خدمتِ دین کا اس دنیا میں؟ سبحان اللہ! اِن میں سے کچھ ویب سائٹس ابھی ابتدائی مراحل میں ہیں۔ اور کچھ بہت عرصہ سے کامیابی کے ساتھ دینِ حق کا پیغام مختلف اقوامِ عالم کو پہنچا رہی ہیں۔

اس وقت دُنیا کی 34 متفرق زبانوں میں جماعتِ احمدیہ مسلمہ کی یہ

ویب سائٹس احمدیوں کی تعلیمی وتربیتی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ اِن زبانوں کے بولنے والے مسلم اور غیر مسلم افراد کیلئے تبلیغ ہدایت کے موثر ذرائع بھی فراہم کرتی ہیں۔

ذیل میں اِن ویب سائٹس کی ایک فہرست ہے۔

البانین ویب سائٹ، عربی، بنگلہ، بوسنین، بلغارین، چائینیز، ڈچ، ڈینش، انگلش، فرینچ، جرمن، گریک (یونانی)، ہندی، انڈونیشین، اطالوی، جاپانی، کازکستانی، کرغستانی، ملیالم، مالٹیز، نارویجن، فارسی، پولش، پرتگیزی پنجابی، روسی، سالوینین، سپینش، سواحلی، سویڈش، تامل، ترکی، اردو اور اُزبک۔ آیئے ایک ایک کرکے ان سے متعارف ہوتے چلیں۔

البانیہ

یہ البانیہ، بلغاریہ، یوگوسلاویہ میسی ڈونیا اور ترکی میں بولی جاتی ہے۔ اس کے بولنے والوں کی تعداد کم از کم چھ ملین ہے۔ جماعت کی البانین ویب سائٹ پر خطبہ کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مختلف دورہ جات کی ویڈیوز موجود ہیں۔ 2012 میں ہونے والا وہاں کا جلسہ سالانہ بھی دکھایا گیا ہے۔ حضرت بانیٔ اسلام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کی حیات طیبہ پہ مبنی کتاب البانی زبان میں اپنی بہار دکھا رہی ہے۔ نیز راہِ ھُدیٰ کا پروگرام البانی زبان میں ترجمہ شدہ بھی دستیاب ہے۔ اسکے علاوہ بھی بہت سا عمدہ مواد موجود ہے جو دین اسلام کی ترویج وترقی کے لیے ضروری ہے۔ اور انشاءاللہ اس میں دن بہ دن اضافہ ہوتا رہے گا۔

العربیۃ

یہ زبان تقریباً 31 ممالک میں بولی جاتی ہے۔ اس کے بولنے والوں کی تعداد قریباً ڈھائی تین سو ملین ہے۔ ہماری عربی ویب سائٹ کافی عرصہ سے اپنا کام بخوبی سر انجام دے رہی ہے۔ یہ ایک بڑی ویب سائٹ ہے جو عرب ممالک کا احاطہ کرتے ہوئے بڑے موثر طور پر اُن تک اسلام احمدیت کا پیغام بفضلہٖ تعالیٰ دن رات پہنچا رہی ہے۔ اس کے پھل بھی ہم دن رات ایم ٹی اے العربیہ چینل پر دیکھتے ہیں۔ اس ویب سائٹ میں اتنے شعبے ہیں کہ گنتا ممکن نہیں۔ یہ ایک بہت وسیع ویب سائٹ ہے۔

بنگالی

یوں تو یہ بنگلہ دیش کی زبان ہے۔ مگر اس کے بولنے والے انڈیا، نیپال، سنگاپور اور امریکہ میں بھی رہتے ہیں۔ ماشاء اللہ یہ ویب سائٹ بھی بہت فعال اور کافی وسیع ویب سائٹ ہے۔ اسمیں بھی جماعت کے متعلق ہر پہلو اس زبان کے بولنے والوں تک باقاعدگی سے پہنچ رہا ہے۔ بنگال میں جماعت کے خلاف بہت اشتعال انگیزی کی جاتی رہی ہے۔ اس قسم کے حالات میں اللہ تعالیٰ اس ویب سائٹ کی کوششوں کو بار آور فرمائے۔ آمین

بوسنین

یہ بھی بوسنیا سمیت کئی ممالک میں بولی جاتی ہے۔ جس میں کروشیا، سربیا، میسی ڈونیا، کوسووو، مونٹیگرو اور سالوینیا شامل ہیں۔ اس کے بولنے والوں کی تعداد تقریباً چار ملین کے قریب ہے۔ یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ بوسنیا میں بھی ایک بڑی جماعت ہے جس کی مساعی کافی پرانی ہیں نیز ایک بڑی ویب سائٹ ہے۔ جس پر جماعت اور اس کے ایجنڈے سے متعلق تمام ضروری معلومات فراہم ہیں۔

بلغارین

اس زبان کے بولنے والے بلغاریہ کے علاوہ کوئی تیس بتیس ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جن کی تعداد سات آٹھ ملین ہے۔ بلغارین زبان کی ویب سائٹ بھی بڑی محنت سے تیار کی گئی ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس پر بھی اسلام احمدیت سے متعلق اچھا کام ہو رہا ہے۔ اس میں قرآن کریم کا تعارف، اللہ تعالیٰ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے متعلق تعارف۔ نیز انگریزی میں بھی لنکس موجود ہیں۔

ڈچ

یہ زبان نیدرلینڈ اور ہالینڈ کے علاوہ بھی کچھ ممالک میں بھی بولی جاتی ہے۔ اس کے بولنے والوں کی تعداد تقریباً 28 ملین ہے۔ ڈچ زبان میں بھی بفضلہٖ تعالیٰ جماعت کی ایک ویب سائٹ ہے جس میں قرآنِ کریم کا ترجمہ، اللہ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلّم کی حیات مبارکہ کا تعارف ہے۔ یہ بھی

ایک اچھی اور مفصّل ویب سائٹ ہے۔ اسلام کی یہ خوبصورت تعلیم ڈچ زبان بولنے والوں کے لیے اُمّتِ محمّدیہ کی طرف سے ایک خوبصورت تحفہ ہے۔

ڈینش

یہ ڈنمارک کی زبان ہے مگر اس کے بولنے والے دیگر چھ سات ممالک میں بھی پائے جاتے ہیں۔ جن کی کل تعداد تقریباً چھ ملین ہے۔ ڈینش زبان میں جماعت کی ویب سائٹ بھی بہت خوبصورت گو ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ لیکن اہم بنیادی معلومات سے بھرپُور ہے۔ اس میں مسجد نصرت جہاں کی تصویر ہے۔ جس میں منعقد ہونے والے پروگراموں کی جھلکیاں اور دیگر پروگراموں کی تصاویر اور ان کی تفصیل پیش کی گئی ہے۔

انگریزی

انگریزی پوری دنیا میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ جماعت کی ویب سائٹ "الاسلام ڈاٹ آرگ" میں دونوں زبانوں کے لنکس ہیں جن پر کلک کرنے پر ہم اردو یا انگریزی حصے کی ویب سائٹ پہ جاسکتے ہیں۔ ان دونوں میں معلومات کا ایک خزانہ ہے۔ یہ وہی خزائن ہیں جن کو مہدی نے لٹانا تھا اور جن کو لینے سے لوگوں نے انکار کرنا تھا۔ یہاں سمعی، بصری کتب کا بیش بہا ذخیرہ موجود ہے۔ روحانی پیاسوں کی تشنگی کو سیراب کرنے کے لیے یہاں آبِ حیات کی نہریں بہہ رہی ہیں۔ اب جو چاہے غوطہ لگائے اور موتی پالے۔ انگریزی زبان میں قریباً نو دیگر ممالک کی اور اسکے علاوہ بہت سے دیگر شعبہ جات سے متعلق ویب سائٹس بھی موجود ہیں۔

فرنچ

یہ بہت سے یورپین، افریقن ممالک اور امریکن و کینیڈین علاقوں میں بولی جانے والی زبان ہے۔ اندازاً تیس اکتیس ممالک میں اسکے بولنے والے ہیں۔ یعنی یہ بھی کرّہء ارض پہ مختلف ممالک میں بولی جانے والی ایک معروف زبان ہے۔ فرنچ بولنے والوں کی تعداد بھی قریباً ایک سو ملین ہے۔ یہ ویب سائٹ کافی پرانی ہے۔ بہت فعال اور معلوماتی ہے۔ پہلے صفحہ پر ہی اسلام احمدیت کا تعارف ہے۔ اللہ کے فضل سے یہ بھی ایک کثیر خلقِ خدا تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کا فرض ادا کر رہی ہے۔

جرمن

یہ جرمنی کے علاوہ دنیا کے تقریباً سولہ ممالک میں بولی جاتی ہے۔ جن کی تعداد بھی اندازاً ڈیڑھ سو ملین ہے۔ اللہ کے فضل سے جماعت کی ایک پرانی اور بہت بڑی ویب سائٹ ہے۔ بہت عمدہ معلوماتی اور مفصل ویب سائٹ ہے۔ یہ ویب سائٹ تمام جرمن بولنے والوں کو راہِ حق کی دعوت دے رہی ہے۔

یونانی

جسے انگریزی میں گریک اور ملک کو گریس کہتے ہیں، یہ زبان یونان اور سائپرس میں بولی جاتی ہے لیکن اسکے بولنے والے ارد گرد کے دیگر ممالک میں بھی پائے جاتے ہیں۔ جن کی کل تعداد بارہ ملین ہے۔ یونانی زبان میں یہ ویب سائٹ ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ اس میں قرآن پاک اور اس کی چنیدہ آیات کا ترجمہ اور چند کتب کا یونانی زبان میں ترجمہ ہے۔ نیز حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کے فرمودات اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ارشادات کا ترجمہ پہلے صفحہ پر لگایا گیا ہے۔

ہندی

یہ جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہے ہندوستان کی زبان ہے۔ یہ دنیا کی چوتھی بڑی زبان ہے۔ اور اس کے بولنے والے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جن کی تعداد کوئی پانچ سو ملین ہے۔ اس ویب سائٹ پر ہندی میں قرآن پاک کا ترجمہ ہے۔ نیز حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک کتاب "پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار" کا ہندی میں ترجمہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ہندی ترجمہ۔ نیز "کالکی اوتار" سے متعلق ایک کتاب۔ حضرت "سری کرشن جی اور کالکی اوتار" کے نام سے موسوم کتاب کا ہندی ترجمہ شامل ہے۔ مزید اس میں "سیرتِ مسیح موعود علیہ السلام"۔۔۔ "کشتی نوح"۔۔۔۔ "رسالہ الوصیّت" بھی ہندی میں موجود ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب "مذہب کے نام پر خون" بھی موجود ہے۔علاوہ ازیں دیگر مفید معلومات بھی ہیں۔ماشاء اللہ۔

اطالوی

اسکے بولنے والے قریباً ساٹھ باسٹھ ملین ہیں۔جو اٹلی کے علاوہ بھی آٹھ دس ممالک میں پائے جاتے ہیں۔ جماعت کی اطالوی زبان کی ویب سائٹ ہے جو کہ کافی فعال اور منظم ہے۔اس پہ بھی جماعت سے متعلق کثیر معلومات اطالوی زبان میں دستیاب ہیں۔یوں تو اب ہر زبان بولنے والے ساری دنیامیں ہر جگہ پھیلے ہوئے ہیں لیکن یہ زبان بھی اٹلی کے علاوہ دیگر دو ممالک میں بولی جاتی ہے۔

جاپانی

یہ زبان یوں تو صرف جاپان میں ہی بولی جاتی ہے مگر اسکے بولنے والے بھی دنیامیں یقیناً ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔اس کے بولنے والوں کی تعداد ایک سوپچیس ملین ہے۔لکھنے میں تو چینی زبان کی بہن لگتی ہے۔جیسے عربی اور اردو میں کافی مماثلت ہے۔مگر یقیناً فرق ہے۔جماعت کی یہ بھی ایک باقاعدہ ویب سائٹ ہے۔ جس میں بہت سا علمی تبلیغی اور تربیتی مواد موجود ہے اور تصاویر بتا رہی ہیں کہ جاپان میں احمدیت اب کوئی غیر معروف نام نہیں رہا۔ اللہ کے فضل سے اس پر بھی روحانی بھوکوں اور پیاسوں کے لیے کافی مائدہ ہے۔

قازق

قزاقستان وسطی ایشیاء میں ایک بین البرّ اعظمی ملک ہے اس کا بارڈر روس، چائینا، کرغستان، ازبکستان اور ترکمانستان سے ملتا ہے جبکہ اس کا کچھ حصہ یورپ میں بھی ہے۔اور اس کی زبان جو قازق کہلاتی ہے اس میں بھی بفضلہٖ تعالیٰ جماعت کا ایک ویب پیج ہے جو ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔اس پیج پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی حیات طیبہ کا ایک خوبصورت پہلو یعنی بچوں سے حسن سلوک سے متعلق کتاب کا ترجمہ موجود ہے۔ نیز کتاب "کیا حضرت عیسیٰؑ اللہ کے (نعوذ باللہ) بیٹے تھے؟" بھی موجود ہے۔

کرغستانی

اس کے علاوہ کرغستانی زبان میں بھی جماعت کا اس سے کچھ بڑا ویب پیج ہے جس پر تمام بنیادی اسلامی معلومات قرآن پاک کی چیدہ چیدہ آیات کا ترجمہ، احادیث، حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی منتخب تحریرات، حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی بابرکت زندگی کے نمونے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلّم سے متعلق بنائے گئے نازیبا خاکوں سے متعلق مضمون کا ترجمہ اور دیگر نہایت مفید معلومات موجو د ہیں۔ پھر رسالہ الوصیت، احمدی کی ذمہ داریاں، احمدیت کا پیغام اور شرائط بیعت کا ترجمہ موجود ہے۔گو یہ ویب پیج ابھی باقاعدہ ویب سائٹ بننے کے مراحل میں ہے۔لیکن وہ دن دور نہیں کہ اس علاقے میں انشاء اللہ جلد ہی جیسا کہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ احمدیت خوب ترقی کرے گی یہاں تک کہ ریت کے ذرّوں کی طرح روس میں احمدی ہوں گے۔

ملیالم

یہ جنوبی ہندوستان کی زبان ہے۔یہاں شرح خواندگی قریباً 95 ٪ ہے۔اس زبان کے بولنے والے تقریباً اڑتیس ملین لوگ ہیں۔ملیالم زبان میں بھی باقاعدہ ایک ویب پیج ہے جس پر حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی آمد کے متعلق قرآنی پیش گوئی کا ترجمہ، خطبہ جمعہ، عیدین کے خطبات اور تقاریر کا سیکشن بھی ہے۔ملیالم زبان کا جماعت کا ایک ماہانہ رسالہ جس کا اجراء 1925 سے ہوا، اس کا لنک بھی موجود ہے۔انصار اللہ کا دوماہی پرچہ، لجنہ اماء اللہ کا سہ ماہی رسالہ، قابلِ سماعت کتابیں اور خطبات بھی شامل ہیں۔

چائنیز

آبادی کے لحاظ سے چین دنیامیں پہلے نمبر پر آتا ہے۔ 1982 میں اس کی آبادی ایک بلین سے تجاوز کر گئی تھی۔ چنانچہ چینی زبان دنیا کی سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان ہے۔کرّہء ارض پر یہ زبان کئی ممالک میں بولی جاتی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی اس بڑی زبان میں بھی ایک فعّال ویب سائٹ ہے۔

جس پر آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کی حیات طیبہ سے متعلق تعارف، اسلام اور جماعت کا تعارف، نیز جماعت کی متفرق کتب مثلاً اسلامی اصول کی فلاسفی، اور دیگر مفید کتب کے چینی زبان میں تراجم مہیّا ہیں۔ ایم ٹی اے اور خطبہ جمع کا لنک بھی وہاں موجود ہے۔ جس سے کروڑہا لوگ استفادہ کرسکتے ہیں۔

مالٹا

جمہوریہ مالٹا جنوبی یورپ میں واقعہ ہے اس کی سرکاری زبان "مالتی" ہے۔ یہاں اکثریت عیسائی مذہب، رومن کیتھولک لوگوں کی ہے۔اس زبان میں بھی ماشاء اللہ جماعت احمدیہ کی ایک وسیع اور فعّال ویب سائٹ ہے۔اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ نیز اسلام، حضرت مسیح پاکؑ، خلفاء سے تعارف کے علاوہ ایم ٹی اے کا لنک موجود ہے۔

نارویجن

یہ ملک ناروے کی زبان ہے۔ جو ایک سکنڈینیوین ملک ہے۔اس کا رسم الخط انگریزی ہندسوں پر مشتمل ہے۔ اس کی بھی ایک باقاعدہ ایک بڑی ویب سائٹ ہے۔ویب پیج کے شروع میں ہی جماعت کا خوبصورت تعارف ہے۔اس کے دائیں طرف دیگر لنکس کے ساتھ ساتھ احمدیہ ریڈیو اور ایم ٹی اے کا لنک بھی ہے۔ علاوہ ازیں اَن گنت کتابوں کے تراجم بھی یہاں اس زبان میں دستیاب ہیں۔

فارسی

یہ بھی ایک بڑی زبان ہے۔ یہ بنیادی طور پہ ایران کی زبان ہے۔ دنیا کی زبانوں میں اس کی رینکنگ بائیسویں نمبر پہ ہے۔ اس کے بولنے والے ایران، افغانستان، تاجکستان۔ ازبکستان۔ پاکستان۔ عراق، کویت، بحرین، اور آذربائجان میں پائے جاتے ہیں۔ قریباً تریسٹھ ملین لوگ یہ زبان بولتے ہیں۔بفضلہ تعالیٰ جماعت کی ایک خوبصورت سی ویب سائٹ فارسی میں بھی ہے۔ جس پر قرآن پاک کا ترجمہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''تذکرۃ الشھادتین''، ''دُرِّ ثمین''۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی "دعوۃ الامیر"۔ "شرائط بیعت"۔ "پیغامِ احمدیت" اور حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلّم اور ڈینش خاکوں سے متعلق خطبات پہ مبنی کتاب کے تراجم بھی موجود ہیں۔

سبحان اللہ! ہم جوں جوں جس، جس ویب سائٹ پر جاتے ہیں لگتا ہے کہ کسی باغ میں سیر کو نکل آئے ہیں۔ بادِ روحانی کے ٹھنڈے میٹھے جھونکے روح کو فرحت بخشتے ہیں۔ اسلام کے پودے پہ لگے یہ اثمار اپنی نئی ہی بہار دیتے ہیں۔ اور دل اللہ کی حمد سے معمور ہو جاتا ہے۔ ایک عالم کو یہ ننھی سی نوخیز جماعت روحانیت سے سیراب کر رہی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ ٹھنڈے میٹھے پانی کے چشمے جو اللہ کی جاری کردہ اس آبِ حیات کی نہر سے پھوٹ رہے ہیں ان کا ایک جال ساری دنیا میں پھیل رہا ہے۔ اور خدا کے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لیے عزائم نظر آنے لگتے ہیں۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا شعر ہے

ایک عالم مر گیا ہے تیرے پانی کے بغیر
پھیر دے میری طرف اے ساربان جگ کی مہار

ہم دیکھ رہے ہیں کہ اللہ نے مامورِ وقت کی یہ فریاد سنی اور ایک عالم کی طرف یہ مہار اُس ساربانِ رحیم و حکیم نے ایسی پھیر دی ہے کہ انٹرنیٹ کی دنیا میں جہاں جہاں یہ ویب سائٹس نظر آتی ہیں وہاں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے انسان اپنے گھر آگیا ہے۔ خواہ زبان سمجھ میں نہ آتی ہو تب بھی ایک اپنائیت کا احساس ہوتا ہے۔ سبحان اللہ۔

پولش

عزیز قارئین! اب اگلی ویب سائٹ جو ہمیں نظر آرہی ہے وہ ہے پولینڈ کی۔ یہ بھی یورپی ملک ہے۔اس کے بولنے والوں کی تعداد قریباً چالیس ملین ہے۔ اسکی بھی باقاعدہ ایک بڑی ویب سائٹ ہے۔ جماعت کے تمام اہم لوازم کے ساتھ مزیّن یہ ایک منفرد ویب سائٹ ہے۔ اس پر خلفاء کی حیات طیّبہ خصوصاً حضرت المصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زندگی کے بارے میں ایک متحرک لِنک تھا جس پر حضور کی تصاویر اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گروپ فوٹوز بھی نظر آرہے تھے۔ اس کے علاوہ

موضوعات میں خدائے واحد، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و سلم کی ذات با برکات، اسلام۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذاتِ اقدس، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تعارف شامل ہیں۔ نیز "مسیح ہندوستان میں" سے متعلق بھی کتاب کا لنک ہے۔ دیگر احمدیت سے متعلق معلومات ہمیں اس ویب سائٹ پر اس زبان میں مل سکتی ہیں۔

پُرتگالی

یہ پُرتگال کی زبان ہے۔ یہ ملک جنوب مغربی یورپ میں ہے۔ اس کے بولنے والے دنیا میں دو سو سولہ ملین باشندے ہیں۔ یہ زبان پرتگال، انگولا، برازیل، کیپ وردے، موزمبیق، گنی بِساؤ، اور دو ایک اور ملکوں میں بولی جاتی ہے۔ اس کے سرورق پر بھی متحرک سلائیڈز چل رہی ہیں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مختلف ممالک میں خطابات سے متعلق اور دیگر سلائیڈز ہیں۔ جن پر کلک کرنے پہ ایک نیا صفحہ کھل جاتا ہے جس پر باقی کی مکمل تفصیل مل جاتی ہے۔ یہ ایک مکمل ویب سائٹ ہے جس پر ایم ٹی اے اور دوسرے پروگرامز نیز کتابیں بھی موجود ہیں۔

پنجابی

یوں تو یہ زبان انڈیا اور پاکستان میں بولی جاتی ہے۔ مگر اس کے بولنے والے اب پوری دنیا میں پھیل چکے ہیں۔ اس کے بولنے والوں کی تعداد تقریباً 102 ملین ہے۔ گو لکھنے میں یہ زبان انڈیا اور پاکستان میں مختلف ہے مگر بولنے میں تقریباً ایک جیسی ہے۔ جماعت سے متعلق پنجابی معلومات "الاسلام" کے تحت ایک بڑے صفحہ پر دی گئی ہیں جن میں قرآن پاک کا ترجمہ اور مختصر تفسیر، منتخب احادیث مبارکہ، حضرت مسیح پاکؑ کی منتخب تحریرات اور مختلف پنجابی کتابیں مثلاً "گرونانک جی دی اسلام بارے گوائی" (گواہی)۔

"میں اسلام دا شردھالو کیوں ہاں"۔۔۔ "پیغامِ صلح"۔۔۔ "پرگنہ بٹالہ دا گرو"۔۔۔۔ "احمدیت دا سندیش"۔۔۔ "ساڈی سکھیا" ۔۔۔۔ "پُوتر جیون چرتر حضرت میرزا غلام احمد قادیانی"۔۔۔ "چنویں پھل" ۔۔۔۔ "اسلامی نماز"۔۔۔ "نماز گر مکھی ترجمہ"۔ وغیرہ۔

روسی

یہ روس کی زبان ہے جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ یہ یونائیٹڈ نیشنز کی چھ سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔ اس کے بولنے والوں کی تعداد دو سو بہتر ملین ہے۔ جماعت احمدیہ کی روسی ویب سائیٹ ایک بڑی اور مکمل ویب سائٹ ہے۔ زبان تو سمجھ میں نہیں آتی ہے۔ مگر اس پر چلتے بینرز اور تصاویر سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ کس بات کے متعلق ہے۔ ماشاء اللہ اس پہ بڑی محنت سے متعدد کتابوں کے تراجم مہیا کئے گئے ہیں۔ خطبات کے لِنک اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مختلف خطابات کے تراجم ہیں۔ یہ ایک بہترین ویب سائٹ ہے۔

سالوینین

یہ ملک سالوینیا کی زبان ہے جو یورپ میں واقع ہے۔ الاسلام کے تحت اس زبان کا ایک چھوٹا سا ہوم پیج ہے۔ اس ملک میں کثرت رومن کیتھولک باشندوں کی ہے۔ چنانچہ اس پہ جماعت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق معلومات بہم پہنچائی ہیں۔

سپینش

یہ سپین کی زبان ہے۔ یہ دنیا کی دوسری بڑی زبان ہے۔ یہ تقریباً بائیس ممالک میں بولی جاتی ہے۔ اس کے بولنے والوں کی تعداد چار سو ستّر ملین ہے۔ ماشاء اللہ جماعت کی ایک بڑی ویب سائٹ اس زبان میں ہے۔ جس میں اسلام سے متعلق تمام معلومات کما حقہ‘ بہم پہنچائی گئی ہیں۔

سواحیلی

یہ زبان کینیا، تنزانیہ اور یوگنڈا کے علاوہ چند اور افریقی ممالک میں بھی بولی جاتی ہے۔ 2010 کے اعداد و شمار کے مطابق اس کے بولنے والے کوئی چھبیس ملین ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس زبان میں بھی جماعت کی ایک باقاعدہ

بڑی ویب سائٹ ہے۔ اس میں خطبہ کا لنک، کُتب کے تراجم اور بے شمار دیگر معلومات بھی شامل ہیں۔

سویڈش

یہ سویڈن اور فن لینڈ میں بولی جاتی ہے۔ 2007 کے تخمینی اندازے کے مطابق اس کے بولنے والے تقریباً نو ملین لوگ دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی سویڈش ویب سائیٹ ایک مکمل بڑی اور منفرد ویب سائیٹ ہے۔ یہ بالکل "الاسلام" کی طرز پہ بنی ہوئی ہے۔ اسکی تفصیل لمبی ہے۔ دیکھنے والی ویب سائٹ ہے۔ الحمد للہ۔

تامِل

جنوبی ہندوستان میں بولی جانے والی یہ زبان متعدد ممالک میں بولی جاتی ہے جس میں تامل ناڈو، کرناٹکا، ماریشیس شامل ہیں۔ ان کی ایک واضح تعداد اب سنگاپور اور ملائیشیا میں بھی پائی جاتی ہے۔ 2007ء کے اعداد و شمار کے مطابق اس کے بولنے والوں کی تعداد ستّر ملین ہے۔ اس قوم میں شرح خواندگی ٪ 86 ہے۔ تامل زبان کا ویب پیج جماعت کے ہوم پیج کی توسیع شاخ ہے۔ وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ یہ لوگ انگلش بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اس ویب پیج میں دیگر ضروری معلومات کے ساتھ اس زبان کے انصار خدام وغیرہ کے رسالوں کے ساتھ ساتھ درجنوں کتب کے تراجم موجود ہیں۔

تُرکی

یہ زبان ترکی اور سائپرس اور چند دیگر ممالک میں بولی جاتی ہے۔ 2007ء کے اعداد و شمار کے مطابق اس کے بولنے والے تریسٹھ ملین لوگ ہیں۔ ترکی زبان میں جماعت کی ایک حسین ویب سائٹ ہے۔ جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اور جماعت کے ممبران کے اشاعت کے جذبے اور لگن کی تصویر ہے۔ ماشاء اللہ۔

اُردو

یہ ویسے تو پاکستان کی زبان ہے۔ مگر یہ ہندوستان اور مشرق وسطی کے دیگر ممالک میں بھی بولی جاتی ہے۔ بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اس کے بولنے والے کرّۂ ارض پر اب ہر ملک میں موجود ہیں۔ اس کے بولنے والوں کی کل تعداد 2007ء کے اعداد و شمار کے مطابق تریسٹھ ملین تھی۔

اس کا شمار دنیا کی بڑی زبانوں میں ہوتا ہے۔ جماعت کی اردو ویب سائٹ تو ہم اردو بولنے والوں کے لیے جواہرات کی کان ہے۔ یہ ایک بیش بہا خزانہ ہے۔ اس کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے۔ یہ الاسلام ڈاٹ آرگ کا حصہ ہے۔ جس میں ایک طرف انگریزی کے لنکس بھی ہیں۔ اس کو جا کر دیکھیں یہ اپنی ذات میں ایک جہان ہے۔ ایسی ایسی نادر تحریریں، تصویریں، جماعت کے نادر ویڈیو کلپس اور معلومات ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

اُزبک

یہ زبان اُزبکستان۔ افغانستان اور ترکمانستان میں بولی جاتی ہے۔ 2007ء کے اعداد و شمار کے مطابق اس کے بولنے والے قریباً چھبیس ملین لوگ ہیں۔ الاسلام پر ہی اس کا ایک ہوم پیج ہے۔ جس پر اس زبان میں جماعت سے متعلق تمام ضروری معلومات موجود ہیں۔ ابھی یہ ابتدائی مراحل میں ہے۔

ویب سائٹس کے ذریعہ تبلیغ کے ایمان افروز واقعات

قارئین کرام۔ انٹرنیٹ پر جماعت کا یہ محض ایک رخ ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی ممالک نے اپنی ایک لوکل اجتماعی ویب سائٹ بنا رکھی ہے۔ نیز اس کے علاوہ اپنی تنظیموں کی ویب سائٹس بھی بنائی ہوئی ہیں۔ جس میں لجنہ، انصار، خدام وغیرہ کی ویب سائٹس شامل ہیں۔ کینیڈا، امریکہ کی ویب سائٹس دیدنی ہیں۔ یہ ایسا روحانی مائدہ ہے جو ہماری روحانی حالت کو تر و تازہ رکھے گا۔ انشاء اللہ۔

ذیل میں اب چند ایسی مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کیسے ان مختلف زبانوں میں موجود ویب سائٹس کے ذریعے ان لوگوں تک احمدیہ مسلم جماعت کا پیغام اور معلومات پہنچیں۔

مراکش سے خالد صاحب لکھتے ہیں:

"احمدیت سے تعارف کے بعد مجھے اس بات سے کسی قدر حیرت بھی ہوئی کہ امام مہدی آ کر بھی چلا گیا اور ہم اب اُن کے بارے میں سُن

رہے ہیں۔ سوچ سوچ کر میں نے خدا تعالیٰ سے رہنمائی کی دُعا کی اور جماعت کی عربی ویب سائٹ پر موجود کُتب کا مطالعہ شروع کر دیا۔ سب سے پہلی کتاب جو میں نے پڑھی وہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ تھا جسے میں نے کئی مرتبہ پڑھا۔ اس کتاب میں عدل و احسان اور ایتائ ذی القربیٰ کا مضمون پڑھ کر میری روح پر وجد طاری ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے "التبلیغ" پڑھی اور دیگر کتب کا مطالعہ کیا۔ ان کتب نے روحانی دقائق اور دینی معارف کے ایسے دریا بہائے کہ اکثر میری زبان پر یہ فقرہ آتا تھا کہ مجھے خزانہ مل گیا ہے"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 14 فروری 2014)

آؤ لوگو کہ یہیں نُورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے (درِّ ثمین)

ایک بالکل مختلف واقعہ کچھ یوں ہے۔ کہ ایم ٹی اے تھری (MTA.3) کے عربی چینل کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے ایک عرب باشندے کے واقعہ کا ذکر یوں فرمایا:

" الجزائر کے ایک عرب دوست نے بتایا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ بہت رو رہے ہیں اور پھر خواب ہی میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے کہتے ہیں کہ مَیں کیا کروں تو حضور نے بیعت فارم دیا۔ بعد میں انہوں نے ایک دن انٹرنیٹ پر بیعت فارم دیکھا تو حیران رہ گئے کہ یہ وہی بیعت فارم تھا جو حضور نے اُنکو خواب میں دیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے بیعت فارم پُر کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی"۔ (خطاب بر موقعہ جلسہ سالانہ یو کے 25 جولائی 2009)

ایک اور مبائع نے اپنے بارے میں لکھا:

" گزشتہ کچھ سالوں سے میں اسلام اور احمدیت کے بارے میں جو کچھ پڑھ سکتا تھا پڑھتا چلا گیا۔ لیکن کبھی اس کے بارے میں کسی سے تبادلۂ خیال نہیں کیا۔ بلکہ میں نے اس کے بارہ میں خود مطالعہ کرنے کو زیادہ ترجیح دی۔ میرے لئے انٹرنیٹ کی ویب سائٹ اس کا سب سے بڑا ذریعہ تھی۔ یعنی " الاسلام ڈاٹ اور گ"۔ جو کہ ابھی ترقی کی ابتدائی منازل طے کر رہی تھی۔ یقیناً میں اس وقت اس ویب سائٹ کا سب سے زیادہ استعمال کرنے والا ہونگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی مجالسِ سوال و جواب اور آپکے خطباتِ جمعہ میرے لئے سب سے زیادہ دلچسپی کا باعث تھے۔ جنہیں میں گھنٹوں سُنتا رہتا تھا"۔ (از ڈان اَرلی لائٹ: امریکن نو مبائعین کے مختصر واقعات 2009۔ صفحہ 92)

لبنانی نسل کا ایک نیا احمدی امریکی باشندہ اپنے اسلام اور احمدیت کو قبول کرنے کا واقعہ یوں بیان کرتا ہے:

"میں جب کالج میں تھا تو میں نے دیگر مذاہب کا خوب مطالعہ شروع کر دیا۔ جب مجھے ایک نام "احمدیہ" کے بارے میں معلوم ہوا تو میری دلچسپی اور تجسس بہت بڑھ گیا۔ جب میں نے انٹرنیٹ پر احمدیت کے بارے میں ریسرچ شروع کی تو جماعتِ احمدیہ سے مخالفانہ نفرت رکھنے والی بہت سی ویب سائٹس نے مجھے پیچھے دھکیلنا یعنی روکنا چاہا۔ میں نے بہر حال پھر جماعتِ احمدیہ کی آفیشل ویب سائٹ (alislam.org) اور امریکہ کی ویب سائٹ احمدیہ یو ایس (Ahmadiyya U S) پر جانا شروع کر دیا۔ اور احمدیت کے بارے میں مزید معلومات نہایت خوش اسلوبی سے حاصل کرنی شروع کر دیں"۔

(از ڈان اَرلی لائٹ: امریکن نو مبائعین کے مختصر واقعات 2009۔ صفحہ 115)

اس طرح بفضل تعالیٰ جماعتِ احمدیہ میں ایسے ہزاروں نو مبائعین موجود ہیں۔ جنہوں نے ہدایت کا یہ راستہ جماعت کی ان مختلف زبانوں میں موجود ویب سائٹس کے ذریعے ہی پا لیا۔ الحمدللہ۔

جماعت احمدیہ کی اِن ویب سائٹس کے ذریعہ ہونے والی اسلام کی خدمات کی وسعت بے اندازہ ہے۔ آج اِن ویب سائٹس کی وجہ سے ہونے والی جو برکات اور ترقیات نظر آ رہی ہیں۔ یہ صرف اور صرف نظامِ خلافت سے وابستگی اور خلیفۂ وقت کی بابرکت راہنمائی کا ہی نتیجہ ہیں۔ گزشتہ دس سالوں میں جماعت کی ویب سائٹس روزمرہ کی تبلیغی کاوشوں میں ایک اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ آج پوری دنیا کے سامنے ہم اپنے خوبصورت اور سچے عقائد کو نہایت بصیرت مندانہ انداز میں پیش کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ہر لمحہ مددگار ہو۔ جن کی رہنمائی کے نتیجہ میں آج جماعتِ احمدیہ کو بفضل تعالیٰ کامیابیوں اور کامرانیوں کے اعلیٰ مدارج دیکھنا نصیب ہوئے۔ الحمدللہ۔

معاونات: ناصرہ رفیق (ریجنل صدر لجنہ)، فہمیدہ کوثر۔ کیوبیک جماعت

احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پُر امن پیغام ہر دروازے کی دہلیز پر

تیار کردہ: ڈاکٹر عالیہ عصمت رحیم، نور جہاں قریشی

وَمَنۡ أَحۡسَنُ قَوۡلٗا مِّمَّنۡ دَعَآ إِلَى ٱللَّهِ وَعَمِلَ صَٰلِحٗا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ ٱلۡمُسۡلِمِينَ (حٰم سجدہ:34)

اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

ملک سے مجھ کو نہیں مطلب نہ جنگوں سے ہے کام
کام میرا ہے دلوں کو فتح کرنا نے دیار (دُرِ ثمین)

اسلام کے دفاع کے لیے حضرت خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک انتہائی اہم تحریک گھر گھر فلائرز اور بروشرز کی تقسیم کی طرف توجہ دلائی۔

اس تحریک کا مقصد دنیا بھر کے لوگوں کو اسلام کی حقیقی اور اصلی تعلیمات سے روشناس کروانا ہے۔ دنیا کو بتلانا ہے کہ اسلام ہر پہلو سے امن کا پیامبر اور امن کی تعلیمات کا علمبردار ہے۔

اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے بے شمار ممالک میں اَن گنت فلائرز اور بروشرز گھر گھر تقسیم کئے گئے۔ اَن گنت لوگوں کو اُنکے گھروں میں اسلام کے مختلف احکامات کے بارے میں وضاحت ملی۔

جس میں اسلام کے خلاف کئی الزامات کو ردّ کیا گیا۔ کئی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا جیسا کہ تشدد، قتل و غارت اور حق عضبی جہاد کے زمرے میں نہیں آتے۔ یہ واضح کیا گیا کہ اسلام وطن سے محبت اور وفاداری کا درس دیتا ہے۔ اسلام اپنے ماحول اور معاشرے کے ساتھ بلا تفریق نسل و رنگ بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ آنحضرت صلی اللہ وسلم عظیم الشان کردار کے مالک اور تمام انسانوں کے لئے ایک آئیڈیل نمونہ ٔحیات تھے۔

ہم بُھولے پھر رہے تھے کہیں کے کہیں مگر
جو راہِ راست تھا ہمیں اُس نے بتا دیا
اک جام معرفت کا جو ہم کو پلا دیا
جتنے شکوک و شُبہ تھے سب کو مٹا دیا (دُرِ ثمین)

اس تحریک کے ذریعے کتنے ملین لوگوں کو حقیقی اسلام کا پُر امن پیغام ملا۔ اس کا تخمینہ آسان نہیں۔ تاہم اس مضمون کے اختتام پر ایک چارٹ سے اس سلسلے میں آپ کی کچھ راہنمائی ہو سکے گی۔

ذیل میں ہمارے پیارے امام کی اس تحریک پر جس طرح دنیا بھر کی جماعت ہائے احمدیہ نے پر جوش و وقار عمل کیا اور ہر دروازے پر دستک دے کر اسلام کے دفاع میں ہر طرح کے پیغامات پہنچائے اُس پر چند لوگوں کے تاثرات بیان کرتے ہیں۔

یو کے سے پال کینٹ لکھتے ہیں کہ ’’مجھے ابھی ایک لیف لیٹ موصول ہوا ہے جو اسلام کے نام سے میرے گھر میں داخل ہوا ہے۔ یہ تازہ

ہوا کا جھونکا ہے اور ہماری کمیونٹی کیلئے بہت متاثر کُن ہے۔ میں مسلمان نہیں ہوں بلکہ میرا تعلق کسی بھی مذہب سے نہیں ہے لیکن یہ اسلام کے مثبت پیغام کو پہنچانے کا طریقہ بہت پسند آیا ہے۔ اس لیف لیٹ سے احمدیت کے حجم کا اندازہ تو نہیں ہوتا لیکن میں اِس میں لکھے ہوئے پیغام کو سراہتا ہوں"۔

(الفضل انٹرنیشنل 9 اگست 2013 صفحہ 9)

ایک پادری نے کہا کہ " جتنی آپ لیف لیٹ تقسیم کرنے پر محنت کر رہے ہیں اتنی عیسائی بھی کرتے تو کبھی ان کو شکست نہ ہوتی"۔

(سالانہ رپورٹ 2011ء یوکے جلسہ سالانہ)

امریکہ کے مبلغ انچارج نسیم مہدی صاحب لکھتے ہیں

" جب نیویارک میں امریکہ کی جماعت کی طرف سے پریس کانفرنس کی گئی تو نیویارک کے مشہور اخبار " نیویارک ٹائم " کے سینئیر صحافی کا فون آیا کہ وہ موصوف وہاں کی ایک مشہور یونیورسٹی کے جرنلزم کے پروفیسر بھی ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے سُنا ہے کہ آپ گھر گھر جا کر امن کا پیغام تقسیم کر رہے ہیں میں امریکہ کے کسی بھی شہر میں اپنے خرچ پر آپ کی ٹیم کے ساتھ جانا چاہتا ہوں اور فلائرز کی تقسیم میں شامل ہو کر لوگوں کا ردعمل دیکھ کر ایک کالم لکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ انہیں ملواکی شہر میں خدام کی ٹیم کے ساتھ بھجوایا گیا۔ جس پر انہوں نے ایک خوبصورت کالم لکھا جسے بہت سراہا گیا"۔ (جلسہ سالانہ رپورٹ 2011ء یوکے جلسہ سالانہ)

امریکہ کے ایک ٹی وی نیٹ ورک نے بھی جماعت سے رابطہ کیا اور کہا کہ "ہم بھی اپنے لوگوں کو ٹیم کے ساتھ بھجوا کر احمدیت پر دستاویزی فلم تیار کروانا چاہتے ہیں چنانچہ انہوں نے جماعت کی تجویز پر رپورٹر اور کیمرہ crew کو لاس اینجلس بھجوایا۔ یہ رپورٹر ایک خاتون تھیں چنانچہ انہیں ایک لجنہ کی ٹیم کے ساتھ بھجوایا گیا۔ جانے سے پہلے انہوں نے کہا کہ میرا برقعہ کہاں ہے چنانچہ انہیں برقعہ پہنایا گیا۔ کئی دنوں انہوں نے لجنہ کی ٹیم کے ساتھ رہ کر documentary تیار کی امریکہ میں اُسے 6 ملین لوگوں نے دیکھا"۔ (سالانہ رپورٹ 2011ء یوکے جلسہ سالانہ)

ایک جرمن پادری نے پمفلٹ کو بہت غور سے پڑھا اور کہا اِس پمفلٹ کے ہر لفظ کا پیغام بہت عمدہ ہے اور کہا کہ میں اُمید کرتا ہوں کہ باقی مسلمان بھی اس پیغام کو سمجھیں گے اور اس پر عمل کریں گے۔

(سالانہ رپورٹ 2011ء یوکے جلسہ سالانہ)

ایک جرمن نے کہا میرا خیال ہے کہ تم جرمنی پر 10 سال میں نہیں تو 14 سال میں مکمل غالب آجاؤ گے۔ میں احمدیوں کو جانتا ہوں یہ دوسرے مسلمانوں سے بالکل مختلف ہیں۔ (سالانہ رپورٹ 2011ء یوکے جلسہ سالانہ)

ایک ہیڈ ٹیچر نے لکھا کہ میں آپ کے پمفلٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس میں اسلام کی فلاسفی اور اصول بیان ہوئے ہیں۔ میں یہ معلومات سٹوڈنٹس کو بھی دوں گا تاکہ اسلام کی صحیح تصویر ان پر کھولی جاسکے۔ آپ کا Love for All کا پیغام زبردست ہے۔ امن کے قیام کیلئے اس تحریک میں حصّہ لینے والوں کیلئے شکریہ اور نیک خواہشات۔

(سالانہ رپورٹ 2012ء یوکے جلسہ سالانہ)

فلائرز کی تقسیم کے واقعات میں امیر صاحب فرانس فرماتے ہیں کہ " فرانس کے شہر ٹوروز میں فلائرز تقسیم کر رہے تھے کہ ایک نوجوان ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ بجلی، پانی اور کھانا تقسیم کر رہے ہیں۔ ہم نے کہا کہ تم نے ایسا پانی پہلے نہیں پیا ہو گا۔ وہ کہہ کر چلا گیا اور ہم نے فلائرز تقسیم کرنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر میں وہ نوجوان کچھ اور لڑکوں کے ساتھ واپس آیا اور کہنے لگا معاف کرنا میں نے آپ کو غلط سمجھا تھا۔ اب ہم بھی فلائرز کی تقسیم میں آپ کی مدد کریں گے اور دیکھتے ہی دیکھتے اُس نے سارے فلائرز ہمارے ساتھ تقسیم کروادیئے"۔

(سالانہ رپورٹ 2013ء جلسہ سالانہ یوکے)

باقی ملکوں کی طرح سوئٹزرلینڈ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بارے میں ایک پروگرام ہوا جس کے آخر میں سوئٹزرلینڈ کی ایک عورت نے اپنے جذبات کا اظہار اس طرح کیا:

" حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اِن گندے اور گھٹیا حملوں سے بالا ہے۔ اس طرح کی توہین آمیز فلمیں بنا کر یا کارٹون شائع کر کے یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور عزت کو کم نہیں کر سکتے اگر کوئی محمدؐ پر الزام لگاتا ہے تو وہ ایسے ہی ہے جیسے کہ وہ چاند پر تھوکے تو چاند کا کچھ نہیں بگڑتا تھوک اُس کے اپنے ہی منہ پر پڑتی ہے"۔ (سالانہ رپورٹ 2013ء جلسہ سالانہ یوکے)

ٹیم ممبرات: نادیہ حماد، مبشرہ پاشا، یاسمین بُدھن، ڈاکٹر شیر احق

تقسیم فلائرز۔ جماعت احمدیہ عالمگیر

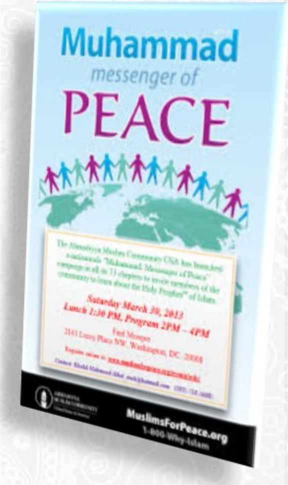

نمبر شمار	ممالک	2011ء	2012ء	2013ء
1	یو۔ایس۔اے	23لاکھ93ہزار	----	2لاکھ70ہزار
2	کینیڈا	1ملین سے زائد	4لاکھ24ہزار	5لاکھ سے زائد
3	جرمنی	1.6 ملین سے زائد	3ملین	4ملین سے زائد
4	سویڈن	3لاکھ20ہزار	3لاکھ50ہزار	20لاکھ سے زائد
5	یو۔کے	1.5 ملین	----	1.8 ملین
6	بیلجئیم	4لاکھ	4لاکھ سے زائد	10ہزار
7	ہالینڈ	ساڑھے4لاکھ	6لاکھ	80ہزار
8	ٹرینیڈاڈ	5لاکھ	4لاکھ	35ہزار
9	سوری نام	----	----	3ہزار
10	ناروے	2لاکھ	2لاکھ50ہزار سے زائد	----
11	بینین	60ہزار	----	2لاکھ27ہزار
12	ٹوگو	75ہزار	----	45ہزار
13	کینیا	71ہزار	----	83ہزار
14	انڈیا	3لاکھ50ہزار	----	3لاکھ93ہزار
15	جمیکا	----	----	9ہزار
16	نائیجیریا	1لاکھ85ہزار	----	3لاکھ1ہزار
17	گوئے مالا	----	----	16ہزار
18	گھانا	----	30ہزار	----
19	سپین	1لاکھ14ہزار	----	25ہزار
20	سوئزلینڈ	----	----	7لاکھ37ہزار
21	کانگو	1لاکھ2ہزار	----	3لاکھ52ہزار
22	تنزانیہ	1لاکھ	----	1لاکھ23ہزار
23	آئرلینڈ	----	----	1لاکھ
24	ناروے	----	----	پچاسی ہزار
25	فرانس	----	----	2لاکھ
26	پرتگال	----	----	31ہزار
27	مالٹا	----	----	15ہزار
28	بنگلہ دیش	----	----	60ہزار
29	نیپال	----	----	21ہزار

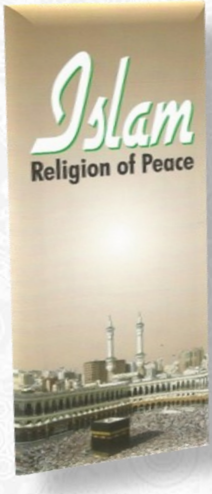

کیلگری۔ برموقعہ دورہ کینیڈا 2013ء

تیری سچائی کا دُنیا میں بجے گا ڈنکا
بادشاہوں کے ترے سامنے ہونگے سَر خم

(کلامِ محمود)

دورہ گھانا 2008ء

سیکشن

نمبر 5

خدمتِ انسانیت

اس سیکشن میں شامل مضامین

- کتنے ممالک میں کتنے احمدیوں نے اپنے خون کے عطیات دیئے ہیں؟ اور اس بارہ میں غیروں کے تاثرات؟
- UK اور دنیا بھر میں کتنے ممالک میں جماعت نے چیرٹی واک اور دیگر پروگراموں کے ذریعہ کتنی رقم جمع کر کے کن کن فلاحی اداروں کی مدد کی؟ اور اس بارہ میں غیروں کے تاثرات؟

عطیاتِ خون

تیار کردہ: نسیم ناہید ساہی۔ ویسٹرن اونٹاریو

دنیا میں کس قدر تضاد ہے کہ آج کے زمانے میں جبکہ انسان ایک طرف تو چاند پر کمند ڈال کر تسخیرِ کائنات کی کوششوں میں لگا ہوا ہے اور بیماریوں کی تشخیص کے لئے نئے نئے آلات بنا رہا ہے اور موئثر علاج کے لئے نئی نئی ادویات بنا کر کئی ایک متعدی بیماریوں کا خاتمہ کر کے انسانی زندگی کو آسان بنانے کی کوششوں میں لگا ہوا ہے تو دوسری طرف وہ حرصِ زر اور طاقت کے حصول کے لئے بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کو بہتر سے بہتر بنانے کی دوڑ میں بھی بازی لے جانے کی سر توڑ کوششیں کر رہا ہے۔ تاکہ وہ دوسرے ممالک کے قدرتی ذرائع سے استفادہ کر کے اپنی طاقت کو بڑھائے لہٰذا اس مقصد کے لئے وہ خون ریزی سے بھی دریغ نہیں کرتا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ روز مرہ کے حالات میں بھی آئے دن ٹریفک کے حادثات اور دیگر حادثات میں اس قدر خون بہتا ہے کہ اگر حادثات کے شکار انسانوں کو اور ہسپتالوں میں موجود ایسے مریضوں کو جن کے آپریشن ہونے ہوں اُنہیں خون فراہم نہ کیا جائے تو بہت سی جانیں جو بروقت خون دینے سے بچائی جاسکتی ہیں وہ لقمۂ اجل بن جائیں۔

انسانی زندگی اور اسلامی تعلیمات

ایسے ہی وقت کے لئے قرآنِ کریم کی سورۃ مائدہ آیت نمبر 33 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ترجمہ:۔

”اسی بِناء پر ہم نے بنی اسرائیل پر یہ فرض کر دیا کہ جس نے بھی کسی ایسے نفس کو قتل کیا جس نے کسی دوسرے کی جان نہ لی ہو یا زمین میں فساد نہ پھیلایا ہو تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ اور جس نے اُسے زندہ رکھا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندہ کر دیا اور یقیناً ان کے پاس ہمارے رسول کھُلے کھُلے نشانات لے کر آچکے ہیں پھر اس کے بعد بھی ان میں سے کثیر لوگ زمین میں حد سے تجاوز کرتے ہیں“۔ (المائدہ:33)

اس میں نہ صرف خون بلکہ دیگر انسانی اعضاء کی بعد از وفات عطیہ دینے کی بھی ترغیب دی گئی ہے۔ اس آیت کی تشریح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمائے گئے خطبہ سے بخوبی ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس طرح یہ مہینہ مقدس ہے، جس طرح یہ علاقہ مقدس ہے، جس طرح یہ دن مقدس ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی جان اور اسکے مال کو مقدس قرار دیا ہے اور کسی کی جان اور کسی کے مال پر حملہ کرنا ایسا ہی ناجائز ہے جیسے کہ اس مہینے اس علاقے اور اس دن کی ہتک کرنا۔ یہ حکم آج کے لیے نہیں، کل کے لیے نہیں بلکہ اُس دن تک کے لیے ہے کہ تم خدا سے جا کر ملو۔ پھر فرمایا یہ باتیں جو آج میں تمہیں کہتا ہوں انکو دنیا کے کناروں تک پہنچا دو کیونکہ ممکن ہے کہ جو لوگ آج مجھ سے سن رہے ہیں انکی نسبت وہ لوگ زیادہ عمل کریں جو مجھ سے نہیں سن رہے“۔ (صحیح بخاری)

اسی تعلیم کے پیشِ نظر بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے جماعت میں شامل ہونے کی جو شرائط رکھی ہیں اُن میں شرط نمبر 9 یہ ہے

”اور یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا“۔

اس کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اس بات کو خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے دو حکم ہیں۔ اول یہ کہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نہ اس کی ذات میں نہ صفات میں نہ عبادات میں۔ اور دوسرے نوع انسان سے ہمدردی کرو۔ اور احسان سے یہ مراد نہیں کہ اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں سے ہی کرو بلکہ کوئی ہو، آدم زاد ہو اور خدائے تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی ہو۔ مت خیال کرو کہ وہ ہندو ہے یا عیسائی“۔ (شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں۔ صفحہ 158)

ان تعلیمات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ نے خدمت خلق کو نہ صرف تعلیم کے طور پر بلکہ عملی طور پر بھی اپنایا ہے جماعت احمدیہ اگر ایک طرف سکول اور ہسپتال کھول کر بنی نوع انسان کی خدمت کر رہی ہے تو دوسری طرف وہ آنکھوں اور خون کے عطیات دے کر بینائی سے محروم لوگوں کی بصارت بحال کرنے اور زخمیوں اور خون کے حاجتمندوں کو خون فراہم کر کے انہیں زندہ رکھنے کی کوششوں میں بھی تعاون کر رہی ہے۔

خلافت خامسہ کے دوران دنیا کے مختلف ممالک میں خون کے عطیات جمع کرنے کی احمدیوں کی کوششوں پر ایک نظر

خونی عطیہ جات دینا جماعت احمدیہ کی ایک ایسی عمومی خدمت ہے جو دُنیا بھر میں مسلسل انسانیت سے محبت کی عظیم مثالیں قائم کر رہی ہے۔ اس لئے اس کا تفصیلی بیان تو ممکن نہیں لیکن چند ایک مہمات بطور نمونہ پیش کرتے ہیں۔

بھارت

چُونکہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام قادیان (بھارت) میں پیدا ہوئے اور وہیں سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز ہوا۔ چنانچہ بھارت سے ہی خون کا عطیہ دینے کی جماعت احمدیہ کی کوششوں کے ذکر سے آغاز کرتے ہیں۔

بنگلور:

بھارت کے جنوبی شہر بنگلور میں ہر روز 700 یونٹ خون کی ضرورت ہوتی ہے لیکن اس میں اکثر دو سو یونٹ کی کمی رہ جاتی ہے۔ اس کمی کو کم کرنے کے لئے خدام الاحمدیہ بنگلور کی شاخ نے خدمت انسانی کے جذبے (جو اسلام احمدیت کا طرّہ امتیاز ہے) سے مخمور ہو کر بھارت کے پینسٹھویں یوم آزادی کے موقع پر 26 جنوری 2014ء کو احمدیہ مسجد وِلسن

جماعت احمدیہ بنگلور کے عطیہ خون دینے والے رضاکار

گارڈن میں خون کا عطیہ دینے کے لئے کیمپ لگایا جس سے ساٹھ یونٹ خون جمع کیا گیا۔ یاد رہے کہ ایک یونٹ تین انسانی زندگیاں بچانے کے کام آتا ہے۔ خون کا عطیہ دینے کی اس مہم کے نتیجہ میں نہ صرف ولسن گارڈن کی مسجد کے گرد و نواح کے رہنے والوں نے خوب تعریف کی بلکہ ٹی وی چینلز اور اخباروں میں اسکو پورے بنگلور میں ایک قابل تعریف واقعہ کے طور پیش کر کے اسکی اشاعت کی۔ (مسلم ٹائمز)

خون کا عطیہ دینے والے شموگا کے احمدی رضاکار

شیموگا:

اسی طرح بھارت کے ایک اور جنوبی شہر شیموگا جو بنگلور سے دو سو پینتالیس کلو میٹر جنوب میں واقع ہے وہاں بھی جماعت احمدیہ نے ایک سو اکیسویں جلسہ سالانہ بھارت کی تاریخوں 16 دسمبر 2012 پر ہی خون جمع کرنے کے لئے مقامی انٹر نیشنل روٹری کلب کے تعاون سے مسجد میں کیمپ لگایا۔ روٹری کلب کے ایک وفد ڈاکٹر سنجے، ڈاکٹر دھنجے سرجی میڈیکل ڈائریکٹر رِ یسٹر سوچار، سی بی آئی آفیسر اور مسٹر پرشانت سوشل ایکٹیویسٹ نے بطور خاص شمولیت کی خدام الاحمدیہ کے تمام اراکین نے اس خون کا عطیہ دینے کی مہم میں اپنا خون دے کر اسے کامیاب بنایا یہ مہم اسقدر منظم اور احسن طریقے سے اختتام کو پہنچی کہ روٹری کلب شیموگا کے وفد کے افراد بھی اس کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ ڈاکٹر سنجے نے اپنی تقریر میں کہا: ”میں نے بہت سی خون جمع کرنے کی مہمات

دیکھی ہیں اور ان میں حصہ بھی لیا ہے لیکن خون کے عطیات دینے کی یہ تنظیم میرے لئے ایک آنکھیں کھولنے والی اور انسانی ہمدردی اور خلوص سے پُر جذباتی مہم تھی جو میں نے کبھی نہیں دیکھی اور میں اپنی زندگی میں پہلی دفعہ اس طرح involve ہو گیا ہوں کہ مجھے فخر ہے کہ میں جماعت احمدیہ کی خون جمع کرنے کی مہم میں شامل ہوں۔ باقی مہمانوں نے بھی بڑے اچھے الفاظ میں اظہار کیا۔ (مسلم ٹائمز)

کلکتہ

حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ عالمگیر کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کلکتہ نے 3 مارچ 2013ء کو خدام الاحمدیہ کی پچھترویں سالگرہ کے موقع پر خون کا عطیہ دینے کے لئے ایک کیمپ لگایا جس میں مشترکہ طور پر کلکتہ کے سواستھیہ سن کلپ کے Dialysis کے مریضوں کے لئے 54 units خون مہیا کیا گیا۔ (مسلم ٹائمز)

ممبئی

مجلس خدام الاحمدیہ ممبئی نے ارپن بلڈ بنک ممبئی کے تعاون سے 12 فروری 2012 کو خون کا عطیہ دینے کا کیمپ لگایا جس میں 34 units خون کے جمع کئے گئے۔ (ماخوذ از رپورٹ عطیہ خون مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

کیرالہ

اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ کی رپورٹ مورخہ 3 دسمبر 2013ء کے مطابق 10 مارچ 2013ء کو کیرالہ بھارت کے شہر "ارنا کولم" میں بائیس خدام سات انصار اور ایک لجنہ نے 30 یونٹ خون کا عطیہ دیا۔ (ماخوذ از رپورٹ عطیہ خون مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

حیدر آباد آندھرا پردیش

اسی طرح خدام الاحمدیہ حیدر آباد آندھرا پردیش نے بھی 3 فروری 2013ء چرن جیوی بلڈ ڈونیشن کیمپ میں خون کا عطیہ دینے کا اہتمام کیا۔
(ماخوذ از رپورٹ عطیہ خون مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

غرضیکہ بھارت کے طول و عرض میں ہر بڑی جماعت خلیفۃ المسیح الخامس حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق خون کے عطیات دینے کی مقدور بھر کوشش کر رہی ہے۔

پاکستان

پارٹیشن کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاکستان آئے اور انہوں نے ایک شہر بنام ربوہ آباد کیا تو اہل ربوہ اور اس کے گرد و نواح کی غریب اور پسماندہ آبادی کے لئے نہ صرف جنرل ہسپتال قائم کیا۔ بلکہ اُنکی خون کی ضروریات کے لئے ایک خون جمع کرنے کا مرکز بھی قائم کیا۔ جس کو بعد ازاں مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی زیر نگرانی اور حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں 1994ء میں بلڈ بنک کی شکل دے دی گئی۔

خون کے عطیات دینا جماعت کی شروع سے ہی رَوِش رہی ہے اور ہر چھوٹی بڑی جماعت میں افراد جماعت کے خون کے گروپس کا حساب رکھا جاتا رہا ہے اور بوقتِ ضرورت متعلقہ خادم سے رابطہ کر کے اُس سے خون کا عطیہ بھی لیا جاتا رہا ہے۔

نور العین دائرۃ الخدمۃ الانسانیہ

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورِ خلافت میں 20 جولائی 1994ء میں احاطہ بیت المہدی میں خون کا عطیہ دینے کا مرکز قائم کیا پھر 8 مارچ 1999ء میں اسے احاطہ ایوانِ محمود میں ایک تین منزلہ عمارت میں منتقل کر دیا گیا اور دسمبر 2004ء سے یہ ادارہ ایک وسیع و عریض عمارت میں خدمات بجا لا رہا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت ''نور العین دائرۃ الخدمۃ الانسانیہ'' عطا فرمایا ہے اس ادارہ میں عطیہ خون کے مرکز کے ساتھ نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن و آئی بنک کی سہولیات بھی مہیا کی گئی ہیں اور اس شعبہ کے تحت چوبیس گھنٹے کسی بھی گروپ کا خون حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اللہ کے فضل سے یہ ادارہ خون حاصل کرنے سے لے کر خون کو محفوظ رکھنے اور اسے

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن و آئی بنک

بحفاظت ضرورت منداحباب تک پہنچانے کا کام بھی بخوبی سرانجام دے رہا ہے اور "میرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است" کے تحت خدمتِ خلق سے سرشار ہو کر رات دن دکھی انسانیت کی خدمت کر رہا ہے۔(ماخوذ از احمدیہ مسلمز آسٹریلیا ویب سائٹ)

خون کا عطیہ دینے والے انگلستان کے احمدی رضاکار

جب سے جماعت کے افراد کثیر تعداد میں ہجرت کرکے بیرونی ممالک میں آنے شروع ہوئے ہیں اجتماعی طور پر ہر جماعت خون کے عطیات جمع کرنے کے لئے باقاعدگی سے کیمپ لگاتی ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خلافت کے مقام جلیلہ پر فائز فرمایا تو اُس وقت ساری دنیا بالخصوص یورپ اور امریکہ اور کینیڈا میں 9 ستمبر 2001 ء کے واقعہ کی وجہ سے مسلمانوں کو انتہائی نفرت سے دیکھا جاتا تھا اور انکی دل آزاری کے لئے طرح طرح کے اوچھے اور اخلاق سے گرے حربے اختیار کیے جارہے تھے۔ اور دہشتگردی کو اسلام کا ہمنام ثابت کرنے کی کوششیں کی جارہی تھیں۔ قطع نظر اسکے کہ دوسرے مسلمان کس طرح اپنے ردعمل سے انکے بے بنیاد الزام کو تقویت دے رہے تھے۔

جماعت احمدیہ اپنے امام اور رہنما حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات اور رہنمائی میں عملی طور پر اسلام کو ایک ایسا امن پسند مذہب ثابت کر رہی ہے جو تشدد کو ہر صورت میں انتہائی قابل نفرین عمل سمجھتا ہے اور اس کے لیے وہ ہر طرح کی کوششوں میں مصروف عمل ہے۔ اس کے لئے نہ صرف امن کانفرنسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے بلکہ انسانی جانوں کو بچانے کے لیے خون کے عطیات مہیا کرنے کے لیے مقدور بھر کوششیں بھی کی جارہی ہیں۔

انگلستان

انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ کی تمام بڑی جماعتیں باقاعدگی سے خون کے عطیات دے رہی ہیں۔

گلاسگو (سکاٹ لینڈ) انگلستان کی جماعت نے 30 اکتوبر 2010ء کو مقامی سکاٹش نیشنل بلڈ ٹرانسفیوژن سروس کے تعاون سے عطیہ خون کے لیے ایک کیمپ لگایا جس میں انصار خدام اور لجنہ جنکی کل تعداد بتیس تھی نے حصہ لیا۔

مسلمز فار لائف

مسلمز فار لائف، احمدیہ مسلم جماعت کی مسلمز فار پیس مہم کا حصہ ہے اس کا آغاز امریکہ اور انگلستان کی جماعتوں سے شروع کیا گیا۔ اس کا مقصد اس بات کا عملی مظاہرہ کرنا تھا کہ مسلمان امن کے معاون و مویّد ہیں اور اب اس کا دائرہ ساری دنیا کے احمدی مسلمانوں تک پھیل چکا ہے مسلمز فار لائف کی مہم کا مقصد اس قدر خون جمع کرنا ہے جو ہر سال تیس ہزار جانوں کو بچانے کے لئے کافی ہو۔ تا اُن لوگوں کو خراج تحسین پیش کیا جا سکے جو 9 ستمبر 2001ء کے واقعہ میں اپنی جانیں گنوا بیٹھے۔ اور یہ اسلام کی امن پسند اور انسانی جان کے تقدّس کی تعلیم کا سلسلہ ہے۔ (ماخوذ از احمدیہ مسلمز آسٹریلیا ویب سائٹ)

امریکہ

Muslims for Life: مسلمز فار لائف کا عملی آغاز 9 ستمبر 2001ء کے واقعہ کی دسویں یادگاری تقریب کے موقع پر احمدیہ مسلم جماعت امریکہ نے کیا۔ چنانچہ انہوں نے خون کا عطیہ دینے کی اس مہم میں پورے امریکہ میں تمام احمدی مساجد، نماز سینٹرز اور بیسیوں دوسری جگہوں پر خون جمع کرنے کا اہتمام کیا اور اس طرح انہوں نے 2012ء میں دو سو مقامات پر صرف امریکہ میں ہی 11170 یونٹس خون جمع کئے۔ جبکہ 2011ء میں 11803 یونٹس خون جمع کیا گیا تھا اور 2013ء میں امریکہ کے پچاس شہروں کی اکہتر (71) جماعتوں نے 12000 یونٹس خون جمع کرکے 36000 لوگوں کی جانیں بچانے کے لئے مطلوبہ خون جمع کیا۔ خون جمع کرنے کی اس مہم میں احمدی احباب کے ساتھ ساتھ دوسرے امریکن باشندوں نے بھی حصہ لیا اُن میں چند کانگریس مین

بھی تھے۔(ماخوذ از احمدیہ مسلمز آسٹریلیا ویب سائٹ)

خون کا عطیہ دینے والے کینیڈا کے احمدی رضا کار۔طاہر ہال، پیل، کینیڈا

کینیڈا

اپنے پیارے امام

سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر عمل کرنے میں جماعت احمدیہ کینیڈا بھی خون کے عطیات دینے کی مہم میں اپنی مقدور بھر کوشش کر رہی ہے۔

احمدیہ مسلم جماعت کینیڈا کی طرف سے طاہر ہال، پیل اونٹاریو میں اکثر و بیشتر سال میں ایک یا دو مرتبہ بلڈ ڈونیشن کیمپ لگائے جاتے ہیں۔ 2 مئی کو جی ٹی اے میں 115 یونٹس خون کے عطیات کینیڈین بلڈ سروسز کے تعاون کے ساتھ جمع کیے گئے۔(ماخوذ از احمدیہ گزٹ کینیڈا)

اسی طرح اسکاربرو کی عطیہ خون جمع کرنے کی مہم کے متعلق اخبار" اسکاربرو مرر "کی ایک رپورٹ ملاحظہ کریں۔

"عطیہ خون جمع کرنے کی مہم جسکا اہتمام ایک مقامی مسلم تنظیم نے اسکاربرو کی مسجد بیت العافیت میں 4 نومبر 2012ء کو کیا تھا اس میں بہت سے نوجوان خون کا عطیہ دینے کے لیے جمع ہوئے۔ یہ مہم بہت کامیاب رہی کیونکہ اس میں خون کے 53 یونٹس اکٹھے کیے گئے جو کینیڈین بلڈ سروسز کے 24 لیٹرز کے مساوی ہیں"۔

احمدیہ مسلم جماعت کینیڈا نے گذشتہ دس سال کے دوران 1.900000 یونٹس خون جمع کیا جس سے کینیڈا اور بیرونی ممالک میں بیش قیمت جانوں کو بچانے کے لئے خون مہیا کیا گیا۔

(میڈیا ایڈوائزری مورخہ فروری 24 جولائی 2013ء)

گھانا

گھانا افریقہ کے ایسے ممالک میں شامل ہے جہاں خون کے عطیہ کے متعلق بہت سی توہمات ہیں۔ اسکے باوجود احمدیہ مسلم جماعت کی مساعی سے گھانا کے شہر کماسی میں 26 فروری 2012ء کو 50 یونٹس خون کا عطیہ دے کر کماسی ہسپتال کے لیے احمدیوں نے اپنے عمل سے بتادیا کہ خدمت خلق کے نیک کام میں افریقن احمدی بھی کسی سے پیچھے نہیں۔(بحوالہ مسلم ٹائمز)

اغیار کا ردِّ عمل

وزیر اعظم یو کے۔ جناب ڈیوڈ کیمرون

لنڈن میں ساؤتھ فیلڈ South Fields کے مقام پر 1924ء میں پہلی مسجد تعمیر کرنے سے لیکر پورے ملک میں قیام امن کے لیے کی جانے والی حیران کن کوششوں میں آپ کی بہت سی کامیابیاں ہیں۔ آپکی بے لوث خدمات جو آپ ہر بوڑھے اور جوان کے لیے یکساں کر رہے ہیں ماحول کے تحفظ کے لیے ہزاروں درخت لگانا، آپکا بے گھروں کو کھانا مہیا کرنے کا پروجیکٹ اور خون کے عطیات جمع کرنے کی مہمات جیسے کارہائے نمایاں میں سے چند ایک ایسی مثالیں ہیں جن کی بنا پر برطانیہ آپ پر فخر کر سکتا ہے۔ بے شک یہ ہے حقیقی مذہب کا عملی روپ۔

انڈریو سٹونل۔ پارلیمینٹری انڈر سیکریٹری آف سٹیٹ برائے کمیونٹی اور لوکل گورنمنٹ یو۔کے

تمام مذہبی جماعتیں اپنی تعلیمات میں رحم، ایثار اور سماجی انصاف جیسی اقدار کو شامل کرتی ہیں۔ اِن تعلیمات کو عملی رنگ دینے کے لیے ان جماعتوں کے افراد کا ایک طریقہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دوسروں کو بھی از راہِ ہمدردی اس میں سے کچھ دیں۔

احمدیہ مسلم جماعت ایک لمبے عرصے سے دوسری مقامی جماعتوں کی خدمت کر رہی ہے۔ چیریٹی واکس Charity Walks سے ہی یہ ایک ملین پونڈ سٹرلنگ سے زائد رقم اکٹھی کر چکے ہیں اور ان کا تعاون نیشنل بلڈ سروسز کے ساتھ پچھلے دس سال سے ہے۔ گذشتہ سال انہوں نے خون کے 1200 یونٹس اکٹھے کیے جبکہ انکا اس سال کا ہدف 2000 یونٹس اکٹھا کرنے کا ہے۔ یہ سماجی عمل کو متحرک کرنے کے لیے بہت ہی قابل قدر آغاز ہے۔ میں آپکی اس مہم کی کامیابی کا خواہش مند ہوں۔(ماخوذ از "loveforall" ویب سائٹ)

ٹم گرلک ایگزیکٹو ڈائریکٹر بوسٹن اتھلیٹک ایسوسی ایشن

"اس کام میں اس کیمونٹی کے ساتھ شامل ہونا بوسٹن اتھلیٹک ایسوسی ایشن کے لیے ایک اعزاز ہے۔ اس جماعت کا پیغام اس قدر معقول ہے کہ ہم اپنی زندگی اپنی مرضی کے مطابق دوسرے کے ساتھ امن سے رہتے ہوئے گزاریں

گے۔ہم اس کمیونٹی کے تمام کاموں پر انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور ہم انکے پیغام میں (برابر کے) شریک ہیں۔ہم انکے آج کے کام کی یہاں بھی اور ہر دوسری جگہ خون جمع کرنے کی مہم کی تعریف کرتے ہیں جو انسانی زندگی کی حفاظت کے لئے آپ کر رہے ہیں۔ہم اس بات کو اعلانیہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم آپ کے پیغام کو سینے سے لگاتے ہیں اور ہمیں فخر ہے کہ ہم آپکے ساتھی ہیں"۔(ماخوذاز "muslims for peace" ویب سائٹ)

چیف آف پولیس کینتھ برکووٹز۔کینٹن پولیس

یہ ایک ناقابل یقین واقعہ اور خواب کی طرح کا حال لگتا ہے۔اُنہوں نے مزید کہا کہ" ہم نے مسلم فار لائیف سے باہم اشتراک سے خون جمع کرنے کی مہم کا آغاز 6 ستمبر کو کیا تھا اور ہمارا ارادہ سارے ملک سے اس سال یعنی 2013ء میں 1200 یونٹ خون جمع کرنا تھا۔خون کی ہر اکائی جو ہم جمع کرتے ہیں اس سے تین زندگیاں بچائی جاسکتی ہیں"۔

(ماخوذاز "muslims for peace" ویب سائٹ)

اب ایک ایسی ای میل کو ملاحظہ کریں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کس طرح حکومتِ امریکہ کے اعلیٰ شخص بھی اپنے رفقاء اور سٹاف کو خون کا عطیہ دینے کی اس مہم میں جو احمدیوں نے شروع کی ہے، میں شامل ہونے کی ترغیب دیتے ہیں اور یہ کہ کس طرح اس مہم کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

از گیلون، ولیم نمائندہ ریاست میساشوسٹس (یو ایس اے)

عزیز رفقا اور عملہ کے اراکین! یہ میرے لئے ایک بہت خوشی کی بات ہے کہ میں اس جمعہ اکتوبر گیارہ کو شروع ہونے والی عطیہ خون کی مہم میں جو احمدیہ مسلم جماعت شروع کر رہی ہے میں بھی شریک ہوں۔اس مہم کا انتظام مسلم فار لائف کے جھنڈے تلے کیا گیا ہے۔اس مہم کا مقصد بوسٹن چلڈرن ہسپتال کے لئے سٹیٹ ہاؤس میں اکٹھے ہو کر خون جمع کرنا ہے۔یہ مہم 9 ستمبر 2001ء کے واقعہ اور بوسٹن میرے تھان دھماکے کے شکار افراد کے اعزاز میں ہے یہ تقریب قومی سطح پر مسلم فار لائف مہم کا حصہ ہے۔انہوں نے ارادہ کیا ہے کہ وہ بارہ ہزار 12000 یونٹ خون جمع کر کے چھتیس ہزار 36000 جانوں کو بچانے میں مدد کر سکیں گے۔اگر آپ خون دینے میں دلچسپی رکھتے ہیں تو چلڈرن ہسپتال کی بلڈ موبائل وین 22Beacon Street پر" ڈنکن ڈونٹس" کے سامنے صبح گیارہ بجے سے پانچ بجے تک کھڑی ہوگی۔ساڑھے گیارہ بجے Grand Stair Case،استقبالیہ کا ریفریشمنٹ کے ساتھ انتظام بھی ہے۔یہاں بوسٹن اتھلیٹک ایسوسی ایشن کے ایگزیکٹوڈائریکٹر ٹم گریک خطاب بھی فرمائیں گے۔

"خون کا عطیہ دینے کے اس عمل میں صرف تیس منٹ لگیں گے۔یاد رہے کہ ہر جمع کردہ ایک یونٹ سے تین جانیں بچائی جاسکتی ہیں۔امید ہے کہ آپ ہمارے ساتھ شامل ہوسکیں گے"۔

ڈیموکریٹک نمائندہ بریڈ شرمن نے کہا

اس ملک میں یہ جستجو رہی ہے کہ 9 ستمبر 2001ء کے المیے کو کس طرح بہترین طریقے سے یاد رکھا جاسکتا ہے۔یقیناً اسے زندگی بخش طریقے سے یاد رکھنے سے زیادہ عظیم طریقہ اور کوئی نہیں کہ نفرت کے فلسفے کو رد کر کے عطیہ خون جمع کیا جائے۔میں مسلم فار لائف کی تعریف کرتا ہوں بالخصوص یو ایس اے کی احمدیہ مسلم جماعت کی جنہوں نے اس مہم کا اہتمام کیا ہے یہ ان تمام امریکنوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے جو 9 ستمبر 2001ء کے واقعہ کو یاد رکھنے کے طریقے تلاش کر رہے ہیں۔

یو ایس کانگریس مین ٹام پیٹری نے کہا

یہ ایک حیران کن منصوبہ ہے۔ایک المیہ سے نیکی ظاہر ہوئی ہے۔اب دوسرے سال بھی امریکہ بھر میں ہزاروں بلڈ یونٹس اکٹھے کئے گئے ہیں اور یہ کوشش ابھی جاری ہے۔متفرق افراد اپنے مذہب پر قائم رہتے ہوئے بہت نیک کام کر رہے ہیں۔اعمال الفاظ سے زیادہ بُلند بانگ ہیں"۔

(ماخوذاز ریویو آف ریلیجنز اکتوبر 2012ء)

جماعت احمدیہ حقہ اسلامیہ خلیفہ وقت حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی میں ایک طرف امن کانفرنسوں کا انعقاد کر کے اور دوسری طرف خون کے عطیات کو مقامی بلڈ بنکوں میں جمع کرا کر اسلام کے حسین و جمیل چہرے پر دہشتگردی سے لگائے ہوئے تشدد کے بد نما داغوں کو مٹانے میں مشغول ہے۔وہ دن دور نہیں جبکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دنیا امن کے شہزادے، حریت ضمیر کے چیمپئین اور محسن انسانیت کے طور پر پہچان کر اُن پر درود و سلام بھیجنے لگے گی۔

اس مضمون کی تیاری میں معاونات کی ٹیم
نگران: زاہدہ بلوچ
ٹیم ممبرز: خالدہ ثمینہ جدران، سمیرا منظور، ماہا سمیع، نتاشہ رحمان، انعم اعجاز، شائستہ اکبر، ثناء ممتاز

چیریٹی واک

تیار کردہ: طیّبہ حبیب، مشعل رحمٰن ملک ایسٹرن اونٹاریو

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”تم بہترین امت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بُری باتوں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ ان میں مومن بھی ہیں مگر اکثر ان میں سے فاسق ہیں“۔

(سورہ آلِ عمران:111)

ہمارے پیارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کم مایہ لوگوں کے لئے رحم دلی اور دکھ بانٹنے کی ایک درخشندہ مثال تھے۔ آپ نے نہ صرف ذاتی عمل سے اسکی مثال قائم کی۔ بلکہ اپنے صحابہؓ کو بھی روزمرہ زندگی میں ان تعلیمات پر عمل کرنے کا ڈھنگ سکھایا۔

سعید بن ابی بردہؓ اپنے والد اور اپنے دادا سے روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

”ہر مسلمان پر صدقہ کرنا فرض ہے۔ اس پر صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ جس کے پاس کچھ نہیں وہ کیا کرے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص اپنے ہاتھ سے کام کرے اپنی ذات کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ انہوں نے عرض کیا اگر وہ اسکی استطاعت نہ رکھتا ہو تو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے کسی ضرورت مند قریبی عزیز کی مدد کرے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اگر کوئی اسکی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس پر۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چاہیئے کہ معروف باتوں پر عمل کرے اور بری باتوں سے روکے۔ یہی اس کیلئے صدقہ ہے“۔(بخاری کتاب الزکوٰۃ)

ان تمام احکامات کو اور شرائطِ بیعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شرط نہم کو پیش نظر رکھتے ہوئے نیز اپنے پیارے خلیفہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے افراد جماعت احمدیہ نے دنیا بھر میں مختلف فلاحی کاموں اور خاص طور پر چیریٹی واکس کے ذریعے لاکھوں ڈالرز کی رقوم مہیا کی ہیں۔ یہ رقوم مختلف چیریٹی اداروں کے فلاحی پروگراموں کو فراہم کی گئیں۔ جماعت کی ان مخلصانہ خدمات کو دنیا بھر میں ہر سطح پر سراہا گیا ہے۔ ان کے ذریعے اسلام کو امن کا مذہب منوایا گیا ہے۔ اور اہل مغرب کو یہ باور کروایا گیا ہے کہ مسلمان انسانیت کی خدمت اپنے دین کا حصہ سمجھتے ہیں۔

ذیل میں خدمت انسانیت کی خاطر کی جانے والی جماعت احمدیہ کی ان غیر معمولی کاوشوں میں سے چنیدہ کا ذکر ہے جو ہمارے پیارے امام ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورِ خلافت کی پہلی دہائی میں انجام پائیں۔

برطانیہ

براہِ راست پیارے امام کے زیرِ سایہ جماعت احمدیہ برطانیہ نے سابقہ دہائی میں خدمتِ خلق کے غیر معمولی کام کئے ہیں۔

ان میں سب سے زیادہ نمایاں برطانیہ کے خدام کا خصوصی پانچ کلومیٹر اور دس کلومیٹر کا چیریٹی چیلنج قبول کرنا ہے۔ اگرچہ اس چیلنج کی ابتداء 1985ء میں ہوئی تھی مگر سابقہ دس برس میں ہمیشہ سے بہت زیادہ رقم جمع ہوتی رہی جو دس ملین سے تجاوز کر چکی ہے۔

انگلینڈ کی تمام جماعتوں میں کثرت سے Charity Walks ہوتی ہیں جو بشمول Humanity First، Leukemia Research اور Save the Children وغیرہ جیسی بہت سی تنظیموں کی کفالت کرتی ہیں۔ ان پروگراموں کی خبریں بہت سے مقامی میڈیا کے ذرائع اور مقامی بی بی سی سٹیشن بھی نشر کرتے ہیں۔

2012ء کی امن کانفرنس میں لنڈن کے میئر Boris Johnson نے جماعت کی اس خدمت کے بارے میں کہا کہ "آپ نے یہ بہت ہی عُمدہ کام کیا ہے جس سے آپ یہ دِکھارہے ہیں کہ مسلم جماعت احمدیہ لنڈن اس پورے ملک کیلئے کتنی حیران کُن خدمت بجالارہی ہے"۔

برطانیہ کی تنظیم خدام الاحمدیہ نے بھی ایسا ہی پروگرام Alps Hike 2012ء کے نام سے ترتیب دیا۔ اس پروگرام میں 34 احمدی نوجوانوں نے فرانسیسی Alps پر پانچ روز Hiking کی تاکہ Macmillan Cancer Support کے لئے رقم اکٹھی کرسکیں۔ خدا کے فضل سے وہ 6500.00 پاؤنڈ اکٹھے کرنے میں کامیاب ہوئے۔

خدام الاحمدیہ نے Poppy Selling Campaign کے نام سے ایک اور مہم کا انتظام کیا۔ خدام نے 2010ء میں Royal British Legion کے لئے یہ مہم شروع کی تھی اور اب تک 45000.00 پاؤنڈ کی رقم اکٹھی کرچکے ہیں۔ رقم اکٹھی کرنے کی اس مہم کا سلسلہ ملکی سطح پر تھا۔

اس مہم کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ جس ملک میں رہ رہے ہوں اس کے وفادار رہیں۔ ان لوگوں کو تعظیم دینا جو ملکی حفاظت کیلئے قربانی دے رہے ہوں اسلام کا ایک اہم اصول ہے۔ اور حقیقت میں یہی امن کا اہم اصول ہے۔ خاص طور پر اسوقت جب یہ پرخلوص دل سے کیا جائے اور اس کا مقصد رضائے الٰہی کا حصول ہو"۔ (دی ھفنگٹن پوسٹ۔ برطانیہ)

خدام الاحمدیہ کی Royal British Legion کیلئے رقم اکٹھی کرنے کی کوششوں کی وہاں کے عطیہ جات اکٹھے کرنے والے ڈائریکٹر Russell Thompson اور ڈپٹی پرائم منسٹر Nick Cleg نے بھی بہت تعریف کی۔ اسی طرح پرائم منسٹر (وزیر اعظم) David Cameron نے ان کوششوں کی تعریف کرتے ہوئے یہ بیان دیا۔

"میں احمدیہ مسلم یوتھ آرگنائزیشن کے لئے نیک خواہشات کا پیغام دیتا ہوں جو اس سال کی Poppy Appeal کی مدد کررہے ہیں۔ یہ سُن کر مجھے خوشی ہوئی کہ تین سو افراد پورا نومبر ریلوے سٹیشنوں پر اور ملک بھر میں دوسری جگہوں پر رقم اکٹھی کرنے کے لئے نکلیں گے۔ اتنے سارے لوگوں کا ملک کی خدمت کرنے والوں کی قربانیوں کی یاد میں اپنا وقت دینا قابلِ دید امر ہے"۔

2013ء میں خدام الاحمدیہ نے برطانیہ میں 50000 درخت لگانے کی مہم شروع کی۔ وہ اپنے ہدف سے بڑھ جانے میں کامیاب ہوئے اور 64000 درخت لگانے کا انتظام کردیا۔ ہدف پورا کرنے کیلئے ایک ہزار نوجوانوں کو بھیجا گیا۔ بہت سے مقامی اخبارات اور مقامی ریڈیو سٹیشنوں نے اس خبر کو بیان کیا جن میں BBC بھی شامل ہے۔ خدام الاحمدیہ دورانِ سال 100000 درخت لگانے کا عزم کرکے یہ مہم دوبارہ کررہی ہے۔

کینیڈا

اللہ تعالیٰ نے پچھلے دس سالوں میں جماعت احمدیہ کینیڈا کو جو کام کرنے کی توفیق عطاء فرمائی ان میں سے اہم ترین "رن فار وان" Run for Vaughan ہے۔ ہر سال ہونے والے اس پروگرام میں گذشتہ دہائی میں ٹورانٹو کے تمام بڑے شہروں (Greater Toronto Area) سے لوگ حصہ لیتے رہے۔ اس Walk میں گذشتہ دس برس میں جمع کی جانے والی رقم کا تخمینہ 400،000.00 $ سے متجاوز ہے۔ یہ تمام رقم Mackenzie Vaughan Hospital کے لئے وقف کردی گئی۔ بنیادی طور پر جماعت وان کے ذریعے شروع کیئے جانے والے پروگرام کو سپانسر کرنے میں ہر قسم کے تاجر اور حکومتی شراکت دار بھی حصہ لیتے ہیں۔

2012ء میں Vaughn کے میئر Maurizio Bevilaequa نے ایک انٹرویو میں جماعت کے اس کام کی ان الفاظ میں داد دی:

"Run for Vaughan ایک کمیونٹی کی صورت میں ایک دوسرے کے قریب آنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ میں اس قابلِ تعریف کام کے سرانجام دیئے جانے اور Run for Vaughan کا انتظام کرنے پر جماعت احمدیہ کا شکر گزار ہوں۔ یہ سب کچھ ہمارے اس شہر میں صحت و

تندرستی کیلئے کئے جانے والے کاموں میں بہت مددگار ہے"۔

(ماخوذاز "yorkregion" ویب سائٹ)

دوسری قابلِ توجہ کوششوں میں 2008ء میں Humanity First کو دُکھی انسانیت کیلئے 120،000.00 پاؤنڈز خوراک مہیا کرنا ہے۔

2009ء میں جماعت احمدیہ کینیڈا نے ہیومینٹی فرسٹ کے لیئے 159,377 پاؤنڈز خوراک کا انتظام کیا۔

امدادی کاموں کے سلسلے میں خوراک اکٹھی کرنے کا پروگرام بھی ہر سال باقاعدگی سے ہوتا ہے۔

آسٹریلیا

اگرچہ دنیا بھر کی جماعتوں میں آسٹریلیا کی جماعت چھوٹی ہے۔ پانی میں گھری ہوئی اس سرزمین کی جماعت نے اس دورِ خلافت میں خدمتِ انسانیت کی خاطر بہت سے پروگرام کئے۔

نومبر 2005ء میں جنوبی ایشیا میں آنے والے زلزلہ کے متاثرین کی مدد کے لئے بہت سے فلاحی کام کئے گئے۔ 6 نومبر 2005ء کو آسٹریلیا جماعت نے سڈنی میں المسرور ٹورنامنٹ کیا اور 4 ہزار ڈالر جمع کیے۔ اس پروگرام میں سرِفہرست کرکٹ اور والی بال کے میچ تھے۔ چند روز بعد 13 نومبر 2005ء کو برسبین (Brisbane) کی جماعت نے اسی طرز کا پروگرام مسرور کپ کے نام سے کیا اور 2140.00$ جمع کیے۔

2006ء میں جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے مغربی سڈنی میں ایک Walkathon کے ذریعے رقم اکٹھی کی جو رائل انسٹی ٹیوٹ آف ڈیف اینڈ بلائینڈ چلڈرن (Royal Institute of Deaf and Blind Children) کو ادا کی گئی۔

جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے کینسر کے مریضوں کے لئے رقم اکٹھی کرنے والے پروگرام Morning Tea Biggest کی بہت نمایاں شریک کار ہے۔ انہوں نے اس پروگرام میں 2007ء، 2008ء، 2011ء اور 2013ء میں حصہ لیا۔ یہ پروگرام ملک بھر میں ہوتے ہیں۔ جمع ہونے والی ساری رقم 8000.00$ آسٹریلیا کی کینسر سوسائٹی کو ادا کر دی گئی۔

7 مارچ 2010ء کو جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے آسٹریلیا کے یومِ صفائی (Clean up Australia Day) میں حصہ لیا اور شامل رضاکاروں کی تعداد اور فنڈ کی وصولی کی رقم جمع کرنے میں دیگر تمام تنظیموں سے آگے رہے۔ 217 ممبران نے حصہ لے کر 665.00$ جمع کئے۔ مقامی ٹی وی اور اخباروں نے یہ خبر دی۔ اسی مہینے میں کوئینز لینڈ (Queensland) کی جماعت نے ریڈ کراس تنظیم کی طرف سے چندہ اکٹھا کرنے کی اپیل میں حصہ لیا۔ دو ہفتہ کے اس پروگرام میں خدام نے 4048.00$ جمع کیے۔

حال ہی میں دس فروری 2013ء کو میلبورن (Melbourne) جماعت نے الطاہر سوکر ٹورنامنٹ (Al-Tahir Soccer Tournament) کا انعقاد کیا جس کے آخر میں اشیائے خوردونوش کے سٹال لگائے۔ اس پروگرام کا انعقاد Humanity First کے لئے تھا۔ ممبران نے 1763.00$ جمع کئے۔

ممبران جماعت آسٹریلیا نے عطیۂ خون، ماحول کی صفائی، اور 2011ء میں کوئینز لینڈ میں سیلاب کے متاثرین کی امداد وغیرہ کے ذریعے بھی خدمت خلق میں حصہ لیا۔ ان کی ان تمام مساعی کی برزبین (Brisbane) شہر نے بہت تعریف کی۔

امریکہ

جماعت امریکہ نے بھی ضرورت مندوں کو مدد دینے کیلئے بہت سے قابلِ فخر پروگرام کئے ہیں۔

نومبر 2010ء میں جماعت احمدیہ نے ہیومینٹی فرسٹ کے تحت جنوبی کیلیفورنیا کے بے خانماں اور کم مایہ لوگوں کی مدد کی۔ یہ مدد 2000 خاندانوں کو دی گئی۔

2011ء میں امریکہ کی جماعت نے Muslims for Life کے نام سے 9/11 کے متاثرین کو تعظیم دینے کے لئے ایک مہم چلائی۔ اس کے تحت جماعت نے 11,170 پوائنٹ خون اکٹھا کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ امریکہ جماعت نے یہ نیک کام کرنے کے لئے امریکن ریڈ کراس سمیت کئی تنظیموں سے شراکت کی۔ ملک کے بہت سے اخبارات نے عطیۂ خون کی اس مہم کو شائع کیا۔

2012ء میں جماعت نے انسانیت کی خدمت کیلئے بہت سی Walks کروانے کا اہتمام کیا۔ قومی سطح پر ایک walk شہر

Milwaukee میں کی اس کے بعد صوبائی سطح پر DC, New York اور Zion میں یہی عمل دہرایا گیا۔ مجموعی طور پر 92,000.00$ کی رقوم اکٹھی کی گئیں۔

2013ء میں صوبائی لیول پر نیو جرسی، زائن، ڈی سی، اور چائنو (Chino) وغیرہ میں walks کر کے 100,00.00$ سے زائد رقم اکٹھی کی گئی جس سے کئی تنظیموں کی مدد کی گئی۔ مدد دی جانے والی تنظیموں میں Why Hunger, Humanity First USA,

Boys and Girls club of lake county,

Capital Area Food Bank, Added Value, Mend NJ,

Harbor Community Benefit Foundation وغیرہ شامل ہیں ۔ ان پروگراموں کی خبریں بہت سے اخباروں نے دیں جن میں Chino's Island valley اور

The online Maryland Gazette شامل ہیں۔

علاوہ ازیں The online news blog examiner.com پر بھی یہ خبریں آئیں۔

اسی طرح 2013ء میں خدام کی مجالس نے نیو جرسی میں ہونے والے قومی اجتماع میں اشیائے خوردونوش کے 600 Packets مقامی Food Pantries کے لیئے تیار کیئے۔

دُنیا بھر میں

دوسرے ممالک جنہوں نے خدمتِ انسانیت کیلئے رقوم اکٹھی کرنے کے پروگرام کئے اُن میں جرمنی بھی شامل ہے۔

جرمنی کے انصار نے 2013ء میں جرمنی کے درج ذیل شہروں میں Charity Walks کا انتظام کیا اور اپنی ان مساعی کے ذریعے Euro6,000 جمع کیئے۔

Mannheim, Hamburg, Gemsheim, Hatersheim, Marburg اور Neuss

جماعت سوئٹزرلینڈ نے بھی Bern, Switzerland وغیرہ میں اسی طرح Walks کے پروگرام کر کے 2012ء میں 5000.00 Francs جمع کیے۔ اسی طرح 14 ستمبر 2013ء کو خدام الاحمدیہ نے Fraunfeld میں پروگرام کر کے Guatemala کیلئے صاف پانی کی فراہمی کی خاطر رقم مہیا کی۔

جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے انصار نے 2009ء سے اسی طرح Walks کے پروگرام ہر سال کر کے Humanity First اور Newzealand foundation of the blinds کی امداد کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔

الحمدللہ جماعت احمدیہ کے افراد کو خلیفۂ وقت کے بابرکت سایہ تلے دُنیا بھر میں خدمتِ انسانیت کے لئے کروڑوں کی رقوم اکٹھی کر کے مقامی جماعتوں کی نگرانی میں سینکڑوں تنظیموں کی مدد کرنے کی توفیق ملی۔ دنیا بھر کے احمدی بیعت کی شرط نہم کی پابندی کرنے کی سعی میں مصروف ہیں۔ انسانیت کی خدمت کر کے احمدیوں نے دنیا بھر کو اسلام کا اصل چہرہ دکھایا ہے۔ اس سلسلے میں نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو تاکید کی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"احسان سے یہ مراد نہیں کہ اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں ہی سے کرو بلکہ کوئی ہو، آدم زاد ہو اور خدا تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی ہو۔ مت خیال کرو کہ وہ ہندو ہے یا عیسائی۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا انصاف ہاتھ میں لیا ہے وہ نہیں چاہتا کہ تم خود کرو۔ جس قدر نرمی تم اختیار کرو گے اور جس قدر فروتنی اور تواضع کرو گے اللہ تعالیٰ اسی قدر تم سے خوش ہو گا"۔ (ملفوظات جلد نہم صفحہ 164،165)

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نصرت فرمائے اور جماعت احمدیہ ترقی کے زینوں کو طے کرتی چلی جائے۔ (آمین)

اس مضمون کی تیاری میں معاونات کی ٹیم

نگران: یاسمین ملک، صدر لجنہ ایسٹرن اونٹاریو ریجن

ٹیم ممبرز: حانیہ احمد، عائشہ ریان، ولیہ خورشید، نصرت عائشہ فاتح، ماریہ احمد، ڈاکٹر امتہ المصور خورشید، سعدیہ سیال

سیکشن
نمبر 6

شہدائے احمدیت

خُوں شہیدانِ اُمّت کا اے کم نظر رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا
ہر شہادت تیرے دیکھتے دیکھتے، پُھول پھل لائے گی ، پُھول پھل جائے گی

(کلامِ طاہر)

اس سیکشن میں شامل مضامین

- جماعت میں شہداء احمدیت کی بے مثال قربانیاں۔ 28 مئی 2010ء میں لاہور کے سانحہ پر خلیفۃ المسیح اور جماعت کا صبر و برداشت اور دعاؤں کی صورت میں ردِّ عمل۔ اس عظیم قربانی کے بعد آئندہ 2-3 سالوں میں جماعت پر خدا کے فضلوں کی جو بارش ہوئی اور جس کی مثال تاریخ احمدیت میں پہلے کہیں نہیں ملتی اُس کا تذکرہ۔
- شہیدانِ وفا کے خون سے اُمت میں رونق ہے۔

شہدائے احمدیت کی بے مثال قربانیاں

تیار کردہ: منزہ ولی سنوری، مطہرہ فاروقی - پیل ریجن

اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ ۬ۙ (الفاتحہ:6-7)

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں صراطِ مستقیم کی یہ دعا سکھا کر ہم مومنین کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کا راستہ بتا دیا ہے۔ اِس میں ہم انبیاء، رسول، شہداء اور صالحین کی نعمتیں طلب کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے معنے یوں بیان فرماتے ہیں۔

یعنی" اے خدا ہم سے پہلے جس قدر نبی اور رسول اور صدیق اور شہید گزر چکے ہیں، اُن سب کے کمالات ہم میں جمع کر"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ نمبر 152)

شہید کا انعام جو انتہائی بلندیوں کا مقام ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی حاصل کرتے رہے ہیں۔ ان انعام یافتہ میں حضرت یاسرؓ ہوں یا حضرت عمارؓ، حضرت سمیعہؓ ہوں یا حضرت زینبؓ سب کی صبر و استقامت کی داستانیں رقم ہیں۔

چنانچہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ "داعیانِ ضلالت پیدا ہو جائیں گے۔ ان حالات میں تم زمین میں خلیفہ اللہ کو دیکھو تو نہایت مضبوطی کے ساتھ اُس کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو جاؤ خواہ تمہارا جسم لہولہان کر دیا جائے اور تمہارا سب مال ضبط کر لیا جائے"۔ (مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 22916 جلد 5 صفحہ 403)

تاریخِ اسلام میں صحابہ کرامؓ سے لیکر کربلا کے میدان تک اور تاریخِ احمدیت میں کابل سے لیکر لاہور و انڈونیشیا تک قربانیوں کا ایک طویل سلسلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ان زخمیوں اور شہیدوں کی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی اور شیطان اور اُس کے چیلے کبھی کامیاب نہ ہونگے۔

تاریخِ احمدیت کے سب سے پہلے شہید مولوی عبد الرحمان صاحب ہیں جن کو قبولِ احمدیت کی پاداش میں افغانستان میں شہید کیا گیا۔ پھر شہزادہ عبد اللطیف صاحب جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک دَور میں یہ بلند مقام حاصل کیا۔ اُسکے بارہ میں آپؑ نے فرمایا

"اے عبد اللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا"۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ 60)

اُن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشفی حالت میں دیکھا کہ "ہمارے باغ میں سے ایک بلند شاخ سَرو کی کاٹی گئی اور میں نے کہا کہ اس شاخ کو زمین میں دوبارہ نصب کر دو تا وہ بڑھے اور پھولے سو میں نے یہی تعبیر کی کہ خدا تعالیٰ بہت سے اُن کے قائم مقام پیدا کر دے گا سو میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ کسی وقت میرے اس کشف کی تعبیر ظاہر ہو جائے گی"۔ (تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ نمبر 75-76)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کشفی بیان کہ " بہت سے قائم مقام صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کے پیدا ہونگے" کا ایک مثالی نمونہ شہدائے لاہور کی لاثانی قربانیوں کی صورت میں ہمیں نظر آتا ہے۔ خلافتِ احمدیہ میں یہ سلسلہ خدا کے فضل سے مسلسل چلا آرہا ہے اور انتہائی برکات و انعامات پا رہا ہے۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ عہد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں 2، خلافتِ ثانیہ میں 91، خلافتِ ثالثہ میں 39، خلافتِ رابعہ میں 79 اور خلافتِ خامسہ میں جون 2010ء تک 129 گلشنِ احمد کے بہادروں کے حصّہ میں شہادت کے انعامات آئے۔ (روزنامہ الفضل 2 جون 2010ء صفحہ 2)

اور یوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کی قربانیوں اور جماعتِ احمدیہ کی قربانیوں میں مماثلت نظر آتی ہے

؎ یوں آخرین ملے اولین کی راہوں سے
اور رواں ہے قافلۂ زندگی شہیدوں سے

(الفضل انٹرنیشنل 30 جولائی 2010ء صفحہ نمبر 26)

خلافتِ خامسہ کے دَور میں ہونیوالا عظیم سانحہ لاہور 28 مئی 2010ء صبر واستقامت کی زبردست تاریخی مثال ہے۔ ایک گروپ کی شکل میں یہ 86 شہادتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں 70 حُفاظ کرام کی ہونیوالی شہادتوں کی یاد بھی تازہ کرتی ہیں۔

ایک معلوم ریکارڈ کے مطابق خلافتِ خامسہ کے دس سال مکمل ہونے تک شہدائے احمدیت کی تعداد 342 بنتی ہے۔ جبکہ بیسیوں ایسے بھی ہیں جو دنیا کے مختلف خِطّوں میں مارے گئے۔ مگر اُن کے نام محفوظ نہیں ہوسکے۔ اس سلسلے میں شہادتوں کی مُلک وار تقسیم کا ایک مختصر جائزہ پیش ہے۔

نمبر شمار	ممالک	تعداد
1	برصغیر پاک و ہند (1947ء تک)	33
2	پاکستان (1947ء سے)	264
3	بھارت	3
4	بنگلہ دیش	11
5	سری لنکا	2
6	امریکہ	1
7	ٹرینیڈاڈ	1
8	یوگنڈا	1
9	افغانستان	14
10	عراق	1
11	البانیہ	1
12	انڈونیشیا	18

یہ پاک روحیں ہمیشہ خدا کی ابدی جنّتوں میں بسیرا کریں گی۔ اور آنے والی نسلوں کو وفا اور استقامت کے درس دیتی رہیں گی۔

(احمدیہ گزٹ کینیڈا، جولائی، اگست، 2010ء صفحہ نمبر 19)

لاہور کی سرزمین کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس: ”لاہور میں ہمارے پاک ممبر ہیں اُنکو اطلاع دی جاوے نظیف مٹی کے ہیں، وسوسہ نہیں رہے گا مگر مٹی رہے گی“۔ (تذکرہ۔ صفحہ نمبر 328)

مسجد دارالذکر لاہور۔ پاکستان

گویا اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے ایک الہام کے ذریعہ لاہور کے متعلق یہ خوشخبری دی کہ کسی زمانہ میں فتنہ بھی لاہور سے کھڑا ہو گا مگر اس کا تریاق بھی لاہور سے ہی پیدا ہو گا۔

”اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اِسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔“ (فتح اسلام صفحہ 10-11)

؎ خوں شہیدانِ امّت کا اے کم نظر رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا
ہر شہادت تیرے دیکھتے دیکھتے پھول پھل لائے گی پھول پھل جائے گی

(کلام طاہر صفحہ 15)

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ یہ مضمون اپنے بیان کیلئے بہت طوالت چاہتا ہے۔ شہدائے احمدیت کی یہ قربانیاں نہ صرف بے مثال ہیں بلکہ افضال وبرکات کی بارش کا لاثانی نزول ہیں۔ اس مضمون میں اس کے مختلف حصّوں کا بیان پیشِ خدمت ہے۔

1. خلافتِ خامسہ کے آغاز سے لے کر سانحہ لاہور سے پہلے تک کی شہادتوں کا مختصر ذکر اور جماعت کا ردِّ عمل

2. سانحہ لاہور کے چند شہداء کا ذکرِ خیر، جماعت اور پیارے آقا کا پُر اثر ردِ عمل

3. سانحہ لاہور کے بعد اگلے 3 سال میں شہادتیں اور حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت کا ردِّ عمل

4. سانحہ لاہور کے بعد آنے والے سالوں میں اللہ تعالیٰ کے لاثانی فضلوں کی بارشوں کا ذکر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو (از کلام محمود)

1. خلافتِ خامسہ کے آغاز سے لے کر سانحہ لاہور سے پہلے تک کی شہادتوں کا مختصر ذکر اور جماعت کا ردّ عمل

خلافتِ خامسہ کے پُر شوکت دَور میں اس سانحہ سے قبل بھی راہِ خُدا میں قربان ہونے کا یہ سلسلہ جاری رہا اور خدا کے فضل سے بہت سی ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہوا اور بے شمار انعامات و اکرامِ خداوندی کا حصول ہوا۔

"اس سانحہ سے قبل مختلف مقامات پر اپریل 2003 تا مئی 2010 تک 47 شہادتیں ہوئیں"۔ (از خدیجہ شمارہ 2، 2010ء صفحہ نمبر 54-55)

ان میں سے چند ایک کا ذکر ذیل میں پیشِ خدمت ہے

(1) 8 شہیدان، احمدیہ مسجد مونگ رسول پاکستان

مورخہ 7 اکتوبر 2005ء: 4 رمضان کی صبح موٹر سائیکلوں پر سوار اور جدید خود کار اسلحہ سے لیس چند نامعلوم افراد مسجد احمدیہ مونگ کے کھلے دروازوں سے نمازِ فجر میں مشغول معصوم اور نہتّے عبادت گزاروں پر گولیوں کی بارش برسا کر فرار ہوگئے۔ اس بزدلانہ حملہ کے نتیجہ میں 8 احمدیوں نے جامِ شہادت نوش کیا۔ جبکہ مجروحین کی تعداد بیس سے زیادہ تھی۔ ان شہداء میں 16 سالہ وقفِ نو یاسر احمد بھی شامل تھا۔ جسے تاریخِ احمدیت میں واقفینِ نو کے اوّلین شہید ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

گزارے تھے سجدے جہاں اب لہُو ہے
لہُو ہی لہُو ہے لہُو ہی لہُو ہے

یہ منظر ہی ایمان کی آبرو ہے
یہی خون اس قوم کی آبرو ہے

(جمیل الرحمان)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کے بارہ میں خطبہ جمعہ مورخہ 7 اکتوبر میں فرمایا "ہم نے تو جواب نہیں دینا ہمارے ہاں تو جو حملے کئے جاتے ہیں وہ اس لئے ہیں کہ ہم احمدی ہیں بہر حال وہ مسجد میں آئے اور نمازیوں پر فائرنگ کر کے فرار ہوگئے"۔ (خطبہ جمعہ 7 اکتوبر 2005ء)

شمالی پاکستان اور کشمیر کے علاقہ میں خوفناک زلزلہ اور خلیفۂ وقت کا ارشاد:

مورخہ 7 اکتوبر 2005ء کو مونگ رسول میں ہونیوالے واقعہ کے بعد اگلے دن ہی مورخہ 8 اکتوبر 2005ء کو شمالی پاکستان کے علاقہ میں خوفناک زلزلہ آیا اور ملک میں بہت تباہی کا باعث ہوا۔ اس موقعہ پر ہمارے پیارے خلیفہ نے اپنی جماعت کو بہت ہی پیاری نصائح فرمائیں جو درجِ ذیل ہیں۔

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"گزشتہ دنوں 2 ایسے واقعات ہوئے ہیں جنہوں نے ہر احمدی کے دلوں میں چاہے وہ کہیں کا بھی رہنے والا احمدی ہے ایک غم اور درد کی لہر دوڑا دی۔۔۔ ہر دل بے چین ہو گیا۔ ایک واقعہ تو گزشتہ جمعہ کے دن ہوا اور دوسرا واقعہ دوسرے روز صبح ایک خوفناک زلزلے کا تھا جس نے شمالی پاکستان اور کشمیر کے وسیع علاقے میں خوفناک تباہی مچائی"۔ آپ مزید فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ درخت بڑھا اور بڑھ رہا ہے اور ایک جگہ آپؑ نے فرمایا چھوٹی چھوٹی شاخ تراشیاں اس لئے ہوتی ہیں کہ مزید بہتری پیدا ہو پس ہمارا کام اِس ایمان پر قائم رہنا ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اس دنیا میں ہمیشہ سب شہیدوں کی

اولادوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے۔۔۔پس سب جماعت کا فرض بنتا ہے کہ شہداء اور اُن کی اولادوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں"۔

(الفضل انٹر نیشنل 4نومبر 2005ء صفحہ نمبر 5-6)

2۔ مکرم رانا عطاء الکریم نون صاحب شہید ملتان

مورخہ 7اگست 2009ء کے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا "آج بھی ایک افسوسناک خبر ہے ملتان میں۔ ہمارے ایک نوجوان مکرم عطاء الکریم نُون صاحب تھے۔ اُن کو کل 3 مسلّح افراد نے گھر میں گُھس کر شہید کر دیا۔(انا للہ وانا الیہ راجعون)۔ ان کی عمر 36 سال تھی، موصی تھے، جماعت سے بڑا اخلاص ووفا کا تعلق تھا۔۔۔ان کی شہادت کچھ اس طرح ہوئی ہے کہ یہ اپنے گھر سے 10-15 منٹ کیلئے نکلے ہیں کسی دکان پر گئے ہیں دھوبی کی۔ وہاں چند منٹ لگے ہیں لیکن غلطی سے کمرے کا باہر کا جو دروازہ تھا اس کا جو Sitting room تھا وہ کھلا چھوڑ گئے۔ 3 مسلّح افراد گھر میں گُھس کر چھپ گئے۔۔۔جب یہ گھر میں داخل ہوئے ہیں تو ان پر فائر کئے۔ ان کو 3 گولیاں لگیں اور موقعہ پر ہی شہید ہو گئے۔ پڑھے لکھے کاروباری آدمی تھے۔۔۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور مغفرت کا سلوک کرے اور لواحقین کو بھی صبر وہمت اور حوصلہ دے"۔

3۔ ڈاکٹر عبد المنان صدیقی صاحب شہید میر پور خاص اور سیٹھ محمد یوسف صاحب نواب شاہ

جیوٹی۔وی (Geo T.V) پروگرام "عالم آن لائن" مورخہ 7 ستمبر 2008ء پاکستان میں احمدیوں کو کافر کہا گیا اور یہ دعویٰ کیا گیا کہ تمام احمدی واجب القتل ہیں۔ پاکستان میں اس پروگرام کے نشر ہونے سے اگلے دن 8 ستمبر 2008ء کو میر پور خاص سندھ کے مشہور احمدی ڈاکٹر عبد المنان صدیقی صاحب کو ہسپتال میں کام کے دوران گولیوں کی بوچھاڑ سے شہید کر دیا گیا اور اسی طرح اُس کے اگلے دن 9 ستمبر 2008ء کو سیٹھ محمد یوسف صاحب کو نواب شاہ میں شہید کر دیا گیا۔ یہ پاکستان میں احمدیوں کے خلاف بھڑکائی جانے والی نفرت اور دشمنی کا نتیجہ تھا جو خاص طور پر اس پروگرام کا ذریعہ بنی اور بڑھتی چلی گئی۔

مورخہ 12 ستمبر 2008ء کے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دونوں شہداء کا بڑے پیارے انداز میں ذکر فرمایا:

"یہ جو شہادتیں ہوئی ہیں اور جس اذّیت کے دور سے بعض جگہ جماعت گزر رہی ہے اس کے پیچھے بھی 'فَتَحْنَالَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا' کی آوازیں آرہی ہیں۔ خدا دشمنوں کو کبھی خوش نہ ہونے دیگا اُن کی خوشیاں عارضی خوشیاں ہیں ہر شہادت جو کبھی بھی کسی بھی احمدی کی ہوئی ہے پھول پھل لاتی رہی ہے اور اب بھی انشاء اللہ پھول پھل لائے گی"۔۔۔گزشتہ دنوں جب ڈاکٹر صاحب کو شہید کیا گیا تو میں نے یہ نظارہ بھی دیکھا، زبانی اور تحریری طور پر میرے سامنے اظہار کیا گیا کہ اگر فلاں جگہ جہاں ہم رہتے ہیں خون کی ضرورت ہے یا کسی بھی خطرناک جگہ پر کسی احمدی کے خون کی قربانی کی ضرورت ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں موقعہ دے کہ ہم اپنا خون پیش کریں۔ پس قربانی کا یہ جذبہ اس لئے اُبھر کر سامنے آیا ہے کہ ہم دشمن کو بتائیں کہ اللہ کے آگے جھکنے والوں اور ہر حال میں رضا پر راضی رہنے والوں کو موتوں کا خوف متاثر نہیں کر سکتا کیونکہ ایسے مرنے والوں کیلئے ہی تو خدا نے فرمایا ہے کہ "وہ مردہ نہیں بلکہ دائمی زندگی پانے والے ہیں۔۔۔۔۔"

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

" اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہید کی 6 خصوصیات ہیں:

1. یہ کہ اسے خون کا پہلا قطرہ گرنے کے وقت ہی بخش دیا جائے گا۔
2. وہ جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لے گا۔
3. اُسے قبر کے عذاب سے پناہ دی جائے گی۔
4. وہ بڑی گھبراہٹ سے امن میں رہے گا۔
5. اُس کے سر پر وقار کا ایسا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت دُنیا ومافیھا سے بہتر ہوگا۔
6. اسے اپنے 70 اقارب کی شفاعت کا حق دیا جائے گا۔

(سنن ترمذی کتاب فضائل الجہاد باب فی ثواب الشہید صفحہ 4)

4۔ یکم اپریل 2010ء کو ہونیوالی ایک ہی خاندان کی 3 شہادتیں

مکرم شیخ اشرف پرویز صاحب شہید بعمر 58 سال، مکرم شیخ مسعود جاوید شہید 57 سال اور نوجوان بعمر 24 سالہ آصف مسعود شہید فیصل آباد کے ایک ہی خاندان کے 3 شہیدوں کے بارہ میں پیارے آقا کے الفاظ "انتہائی ظالمانہ کام ہوا ہے۔۔۔کہ کل جمعرات کو پاکستانی وقت کے مطابق رات تقریباً 10:00 بجے فیصل آباد کے شیخ اشرف پرویز صاحب اور

شیخ مسعود جاوید صاحب جو شیخ بشیر احمد مرحوم صاحب کے بیٹے تھے اور آصف مسعود صاحب کو جو شیخ مسعود جاوید صاحب کے بیٹے تھے ان تین احباب کو شہید کر دیا گیا ان کی دکان مراد کلاتھ ہاؤس اور مراد جیولر کے نام سے تھی ریل بازار فیصل آباد میں۔ یہ رات کو دکان بند کر کے گاڑی میں جا رہے تھے کہ فیصل ہسپتال کے قریب جب ایک جگہ پہنچے تو وہاں موجود نامعلوم چار، پانچ افراد نے اُن کی گاڑی پر اندھا دھند گولیوں کی بوچھاڑ کر دی جس کے نتیجہ میں تینوں افراد زخمی ہوئے اور ہسپتال جاتے جاتے شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون"۔

مزید فرمایا "ان ظالموں کو پتہ ہونا چاہیئے کہ اگر احمدی شہید ہو رہے ہیں تو کسی مقصد کی خاطر شہید ہو رہے ہیں۔ ہر شہادت شہید کے خاندان کا مقام بڑھانے والی ہے اور جماعت کی ترقی کا باعث بننے والی بھی ہوتی ہے"۔

(خطبہ جمعہ مورخہ 2 اپریل 2010)

اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بلند کرنے کی طرف خوب توجہ دلائی ہے۔ آپ نے 2 نفل روزانہ پڑھنے اور ہر ہفتہ روزہ رکھ کر سلسلہ کیلئے خوب ترقی کیلئے دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں "پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اُس پر کس طرح پڑ رہی ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کو اپنے حصار میں لے لے گا۔ (خطبہ جمعہ 3 دسمبر 2010ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"شہید کا کمال یہ ہے کہ مصیبتوں اور دُکھوں اور ابتلاؤں کے وقت میں ایسی قوتِ ایمانی اور قوتِ اخلاقی اور ثابت قدمی دکھلاوے کہ جو خارقِ عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان کے ہو جائے"۔

(تریاق القلوب از روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 516)

2. سانحہ لاہور کے چند شہداء کا ذکرِ خیر، جماعت اور پیارے آقا کا پُر اثر ردِّ عمل

"28 مئی 2010ء کو لاہور پاکستان کی 2 مساجد (دارالذکر، گڑھی شاہو اور بیت النور ماڈل ٹاؤن) میں نماز جمعہ ادا کرتے ہوئے نہتے، معصوم اور پُر امن مومنوں کو مسلح دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا۔ بیک وقت کئی دہشت گرد دونوں مساجد میں فائرنگ کرتے ہوئے داخل ہوئے اندھا دھند فائرنگ کے علاوہ انہوں نے ہینڈ گرنیڈ بھی پھینکے اور خود کش حملے بھی کئے جس سے 86 احمدی شہید اور 100 سے زائد زخمی ہوئے"۔

(از خدیجہ، شمارہ نمبر 2-2010، صفحہ نمبر 1)

سانحہ لاہور کے شہداء کا ذکرِ خیر

لاہور کے اس عظیم سانحہ کا تذکرہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 28 مئی 2010ء سے 9 جولائی 2010ء تک اپنے خطباتِ جمعہ میں کیا۔ پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے شہدائے لاہور کا یہ بصیرت افروز ذکرِ خیر جہاں اِن شہداء کیلئے زبردست خراجِ تحسین ہے وہاں یہ پیچھے رہنے والوں کے دلوں میں اخلاص و وفا اور قربانی کی نئی شمع روشن کرنیوالا ہے۔

شہداء کا مثالی نمونہ

یہ صبر و استقامت کے پیکر وہ عظیم لوگ ہیں جو ثباتِ قدم کے عظیم نمونے دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ اللہ کے وعدے کے مطابق وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ یعنی "اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مُردے نہ کہو بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے"۔ (سورۃ البقرہ: 155) کے مصداق بن گئے اور دنیا کو بھی بتا گئے کہ ہمیں مُردہ نہ کہو بلکہ ہم زندہ ہیں۔ ہم نے جہاں اپنی دائمی زندگی میں خدا تعالیٰ کی رضا کو پالیا ہے وہاں خدا تعالیٰ کے دین کی آبیاری کا باعث بھی بن گئے ہیں۔ ہمارے خون کے ایک ایک قطرے سے ہزاروں ثمر آور درخت نشو و نما پانے والے ہیں۔ ہمیں فرشتوں نے اپنی آغوش میں لے لیا ہے ہمیں تو اپنی جان دیتے ہوئے پتہ بھی نہیں لگا کہ ہمیں

کہاں کہاں اور کتنی گولیاں لگی ہیں۔ یہ صبر و رضا کے پیکر اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے بے چین دین کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے والے گھنٹوں اپنے زخموں اور ان میں سے بہتے ہوئے خون کو دیکھتے رہے لیکن زبان پر حرفِ شکایت لانے کی بجائے دعاؤں اور درود سے اپنی اس حالت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بناتے رہے۔ اگر کسی نے ہائے یا اُف کا کلمہ منہ سے نکالا تو سامنے والے زخمی نے کہا ہمت اور حوصلہ کرو۔ عموماً لوگ تو بغیر کسی عظیم مقصد کے اپنی جانیں قربان کر دیتے ہیں تم تو ایک عظیم مقصد کیلئے قربان ہونے جا رہے ہو اور پھر وہ اُف کہنے والا آخر دم تک صرف درود شریف پڑھتا رہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ یقین کرواتا رہا کہ ہم نے جو مسیحِ محمدیؑ سے عہد کیا تھا اسے پورا کر رہے ہیں۔ (از خطبہ جمعہ 4 جون 2010ء)

دشمنوں کی اذیّت اور دُکھوں پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت کا ردّ عمل

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:

"دل کی استقامت کیلئے بہت استغفار پڑھتے رہیں"۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ نمبر 183)

جماعت احمدیہ عالمگیر کی تاریخ میں شہادتوں کا سب سے بڑا سانحہ 28 مئی 2010ء کو لاہور، پاکستان میں ہوا۔ جماعت نے جو عہد 2 سال قبل خلافت کی صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں دہرایا تھا "ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول کیلئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی دے کر قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔ انشاء اللہ"۔

اس عہد کا اجتماعی نمونہ لاہور کے جانثاروں نے پیش کر دیا۔۔۔ خدا کے گھر میں گولیوں کی بوچھاڑ ہے ہر طرف لہو ہی لہو ہے، دھماکوں کے شور سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی لیکن زیرِ لب دہرائی جانیوالی وہ دعائیں ہی تھیں جو ہر دل کی دھڑکن بنی ہوئی تھیں۔ لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کے نعرے بلند ہو رہے تھے جو خوف کی کیفیت کو سکون میں بدلے ہوئے تھے۔ کوئی واویلا نہ تھا نہ کوئی چیخ و پکار، کیا بچے کیا بوڑھے کسی کے قدموں میں لغزش نہ آئی۔

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"موت کو سامنے دیکھ کر بھی وہاں موجود ہر احمدی نے کسی خوف کا اظہار نہیں کیا، نہ ہی دہشت گردوں کے آگے ہاتھ جوڑے، نہ زندگی کی بھیک مانگی بلکہ دعاؤں میں مصروف رہے اور ایک دوسرے کو بچانے کی کوشش میں مصروف رہے۔ کچھ مومنین کو اللہ تعالیٰ نے شہادت کا رُتبہ عطا فرمایا ہے اور یہ رُتبہ پا کر ان کو خدا تعالیٰ نے دائمی زندگی عطا فرما دی ہے اور یہ سب لوگ احمدیت کی تاریخ میں انشاء اللہ ہمیشہ روشن ستاروں کی طرح چمکتے رہیں گے"۔

(خطبہ جمعہ 11 جون 2010ء)

جماعتِ احمدیہ مسلمہ ایک پُر امن حقیقی اسلام پر عمل پیرا جماعت ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کا کوئی فرد اس واقعہ کے بعد کسی نامناسب ردّ عمل کا مظاہرہ نہیں کرے گا۔ ہماری بقاء خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہونے میں ہی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ خدائے بزرگ و برتر نے پہلے بھی ہماری مدد کی ہے اور آئندہ بھی ہماری تائید و نصرت فرمائے گا۔ کوئی دہشت گرد اور کوئی حکومت جماعتِ احمدیہ کی ترقی کو نہیں روک سکتی کیونکہ یہ ایک خدائی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ ہر سعید روح کو اپنی حفاظت میں رکھے اور شر پسندوں کے شر سے محفوظ رکھے۔

(خطاب حضور انور 28 مئی 2010ء از الفضل یکم جون 2010ء صفحہ نمبر 7)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"احمدی اپنی دعاؤں میں مزید درد پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ مخالفین کے تکبر، اِن کی شیطنت، اِن کی بڑائی، اِن کی طاقت کے زعم کو اپنی قدرتوں اور طاقتوں کا جلوہ دکھاتے ہوئے خاک میں ملا دے۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کے ایمان اور ایقان میں ترقی دیتا چلا جائے اور یہ ابتلاء کبھی ہمارے ایمان میں کمزوری کا باعث نہ بنیں۔ تمام دنیا کے احمدی پاکستان کے احمدیوں کیلئے بہت دعا کریں۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق اسیروں، زخمیوں اور شہیدوں کی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی انشاء اللہ اور شیطان اور اس کے چیلے کبھی کامیاب نہیں ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ان پر بھی رحم فرمائے اور آئندہ ہر ابتلا سے ہر ایک کو محفوظ رکھے"۔

(خطبہ جمعہ 28 مئی 2010ء ضمیمہ الفضل 31 مئی 2010ء صفحہ نمبر 2)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ اور رَبِّ کُلُّ

شَيۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ کی دعا ضرور پڑھیں۔ ثباتِ قدم کیلئے دعائیں کریں۔۔۔۔ اِن لوگوں کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کیلئے اللہ کے حضور گڑ گڑائیں، روئیں"۔

(خطبہ جمعہ 4جون 2010ء الفضل انٹرنیشنل 11 تا 17جون 2010ء صفحہ نمبر 16)

لواحقین کا ردِّ عمل

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

"گزشتہ ہفتہ میں ہزاروں خطوط معمول کے ہزاروں خطوط سے بڑھ کر مجھے ملے اور تمام مضمون ایک محور پر مرکوز تھا جس میں لاہور کے شہداء کی عظیم شہادت پر جذبات کا اظہار کیا گیا تھا۔ ہر ملک کا باشندہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مسیح محمدی کی بیعت میں آنے کی توفیق دی یوں تڑپ کر اپنے جذبات کا اظہار کر رہا تھا یا کر رہا ہے جس طرح اس کا کوئی انتہائی قریبی خونی رشتہ میں پرویا ہوا عزیز اس ظلم کا نشانہ بنا ہے اور پھر جن کے قریبی عزیز اس مقام کو پا گئے، اس شہادت کو پا گئے ان کے خطوط تھے جو مجھے تسلیاں دے رہے تھے اور اپنے اس عزیز، اپنے بیٹے، اپنے بھائی، اپنے باپ، اپنے خاوند کی شہادت پر اپنے رب کے حضور صبر و استقامت کی ایک عظیم داستان رقم کر رہے تھے"۔ (خطبہ جمعہ 4جون 2010ء الفضل انٹرنیشنل 11 تا 17جون 2010ء صفحہ نمبر 2)

اسی طرح "ایک خاتون لکھتی ہیں کہ میرے چھوٹے بچے بھی جمعہ پڑھنے گئے تھے اور خدا نے انہیں اپنے فضل سے بچا لیا جب مسجد میں خون خرابہ ہو رہا تھا تو ہماری ہمسائیاں ٹی۔وی پر دیکھ کر بھاگی آئیں کہ رو رہی ہو گی لیکن میں نے ان سے کہا کہ ہمارا معاملہ تو خدا کے ساتھ تھا مجھے بچوں کی کیا فکر ہے؟ ادھر تو سارے ہی ہمارے اپنے ہیں اگر میرے بچے شہید ہو گئے تو خدا کے حضور مقرب ہونگے اور اگر بچ گئے تو غازی ہونگے"۔

(خطبہ جمعہ 4جون 2010ء الفضل انٹرنیشنل 11 تا 17جون 2010ء صفحہ نمبر 2)

ایک اور مثال کچھ یوں ہے: "ایک ماں کا اٹھارہ سال کا اکلوتا بیٹا تھا ایک لڑکا تھا باقی لڑکیاں ہیں۔ میڈیکل کالج میں پڑھتا تھا شہید ہو گیا اور انتہائی صبر اور رضا کا ماں باپ نے اظہار کیا اور یہ کہا کہ ہم بھی جماعت کی خاطر قربان ہونے کیلئے تیار ہیں"۔

(خطبہ جمعہ 4جون 2010ء الفضل انٹرنیشنل 11 تا 17جون 2010ء صفحہ نمبر 2)

ربوہ میں سانحہ لاہور کے شہداء کی تدفین سے متعلق

صبر و تحمل اور برداشت کے حسین مثالی نمونے

"....ایک جگہ پر ایک دو سے زیادہ میّتیں دیکھنا یا تدفین کے موقعہ پر انہیں قبر میں اتارنے کے مناظر بہت ہی جذباتی اور دکھ اور افسوس سے بھرے ہوتے ہیں۔ ایسے موقعہ پر لازمی جذبات کی وجہ سے ایسی بات یا ایسی کوئی حرکت ہو جاتی ہے جو دینی روح کے خلاف ہو لیکن آفرین ہے ان احمدی مرد و خواتین پر جنہوں نے اپنے جذبات پر کمال ضبط کرتے ہوئے اللہ کے گھر میں شہید ہونے والوں کا آخری دیدار کیا اور ان کی تدفین میں شامل ہوئے۔ گرم موسم کی شدت کے باوجود گھنٹوں انتظار کر کے انہوں نے تدفین اور اجتماعی دعا میں شرکت کی۔

یہ بھی اپنی نوعیت کا انوکھا اور منفرد واقعہ ہے جو مرکزِ سلسلہ ربوہ میں جماعتی انتظام کے تحت مسلسل 4 دن شہداء کی نماز جنازہ اور تدفین کی جاتی رہی۔۔۔۔ چند میّتوں کی تدفین کے بعد احباب ابھی راستے میں ہی ہوتے کہ ہُوٹر بجاتی ایمبولینس کچھ اور میتوں کو لئے عام قبرستان پہنچ جاتیں اور احباب جو جا رہے ہوتے الٹے قدموں واپس آتے اور شہیدوں کی تدفین و دعا میں شریک ہو جاتے۔

اس سانحہ پر ربوہ بھر میں دُکھ اور افسوس کی کیفیت طاری تھی اور یہ کیفیت کیوں نہ ہوتی یہ دُکھ تو سب کا سانجھا تھا، ربوہ کے محلّے، گلیاں اور بازار سُنسان تھے۔۔۔ یہ سلسلہ 4دن تک صبح سے رات تک جاری رہا۔۔۔۔ 300 خداموں نے وقارِ عمل کر کے رات 12 بجے تک تقریباً ایک سو قبریں کھود ڈالیں جن کو رات بھر مزید سیٹ کیا جاتا رہا۔ نوجوانوں کا ایسے موقع پر خدمتِ دین سے محبت اور جذبہ قابلِ دید تھا۔۔۔۔۔۔ جس کے ہاتھ میں بھی کسّی یا بیلچہ آ جاتا وہ سخت زمین ہونے کے باوجود مسلسل کھدائی کرتا چلا جاتا اور تھکاوٹ اس کے پاس نہ آتی۔۔۔۔۔ نیز مختلف جگہوں پر پانی کی سپلائی کا کام بھی یقینی بنایا گیا۔۔۔۔۔۔ اور پوری دنیا میں یہ ثابت کر دیا کہ پُر امن رہ کر محنت اور جانفشانی کے ساتھ اتنا بڑا کام سرانجام دیا جا سکتا ہے"۔ (روزنامہ الفضل 2جون 2010ء صفحہ نمبر 1)

3. سانحہ لاہور کے بعد اگلے 3 سال میں شہادتیں اور حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت کا ردِّ عمل: مئی 2010ء تا 2013ء

دور خلافتِ خامسہ میں سانحہ لاہور کے بعد کی شہادتوں کی فہرست بمطابق خطباتِ جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

مہینے	2010ء	2011ء	2012ء	2013ء
جنوری	-----	-----	داؤد احمد صاحب شہید سرائے نورنگ ضلع بنوں	-----
فروری	-----	منیر احمد صاحب شہید، مردان چاندرا مبارک صاحب شہید، انڈونیشیا احمد ورسونو شہید، انڈونیشیا ارونی پیارانی شہید، انڈونیشیا	ڈاکٹر محمد عامر شہید، ہرنائی بلوچستان	-----
مارچ	-----	رانا ظفر اللہ صاحب، سانگھڑ	مقصود احمد صاحب شہید، نواب شاہ محمد اکرم صاحب شہید، نواب شاہ	مبشر عباسی صاحب شہید، کراچی
اپریل	-----	-----	ماسٹر عبد القدوس صاحب شہید، ربوہ	-----
مئی	-----	-----	طارق احمد صاحب شہید، لیّہ	-----
جون	نعمت اللہ صاحب، نارووال	ملک مبروز صاحب شہید، نواب شاہ	نعیم احمد صاحب شہید، گوندل	جواد کریم صاحب شہید، لاہور حامد سمیع صاحب شہید، کراچی
جولائی	-----	-----	-----	-----
اگست	ڈاکٹر نجم الحسن صاحب، کراچی پیر حبیب الرحمان صاحب، سانگھڑ	-----	-----	ظہور احمد کیانی صاحب شہید، کراچی
ستمبر	شیخ عامر رزاق صاحب، مردان نصیر احمد بٹ صاحب، فیصل آباد	سفیر احمد بٹ صاحب شہید، کراچی نسیم احمد بٹ صاحب، فیصل آباد	عبد الغفار صاحب شہید، کراچی محمد نواز صاحب شہید، کراچی نوید احمد صدیقی صاحب شہید، کراچی محمد احمد صدیقی صاحب شہید، کراچی خواجہ ظہور احمد صاحب شہید، سرگودھا	ڈاکٹر سید احمد صاحب شہید، کراچی ملک اعجاز احمد صاحب شہید، کراچی اعجاز کیانی صاحب شہید، کراچی
اکتوبر	-----	ماسٹر دلاور حسین صاحب، شیخوپورہ	سعد فاروق صاحب شہید، کراچی بشیر احمد بھٹی صاحب شہید، کراچی ڈاکٹر راجا عبد الحمید خان صاحب شہید، کراچی ریاض احمد بسراء صاحب شہید، گھٹیالیاں	-----
نومبر	شیخ محمود احمد صاحب شہید، مردان	احمد یوسف صاحب شہید، شام	منظور احمد صاحب شہید، کوئٹہ نصرت محمود صاحب شہید، کراچی مقیم امریکہ	بشیر احمد کیانی صاحب شہید، کراچی
دسمبر	شیخ عمر جاوید صاحب، مردان	مریم خاتون صاحبہ شہید، چوبارہ ضلع لیّہ	مقصود احمد صاحب شہید، کوئٹہ	خالد احمد البراقی صاحب شہید، شام
	7	11	19	9
کل تعداد شہداء: 46				

اب ذیل میں ہم چند شہداء کا مختصر ذکر پیش کرتے ہیں، جو ایسی بے مثال شہادتیں ہیں جن کے نتیجہ کے طور پر نہ صرف مومنین کے ایمان کو تقویت ملی بلکہ جماعتِ احمدیہ کی ترقی میں یہ سنگِ میل ثابت ہوئیں۔

1۔ ماسٹر عبد القدوس صاحب شہید مرحوم

اِنہیں ایک ماہ کے قریب بغیر کیس رجسٹر کئے ہوئے تھانے میں رکھا گیا پھر نامعلوم جگہ پر لے جاکر آٹھ، دس دن تک شدید تشدد کا نشانہ بنایا اور انہیں پولیس نے اپنی پسند کا بیان دینے پر مجبور کیا۔ اسی تشدد کے نتیجہ میں نہایت صبر و استقامت سے اذیت برداشت کرتے ہوئے وہ اپنے خدا کے حضور حاضر ہوگئے اور جماعت پر کوئی آنچ نہ آنے دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے 6 اپریل 2012ء کے خطبہ جمعہ میں انتہائی درد سے یوں ذکر فرمایا:

"پس اے قدوس ہم تجھے سلام کرتے ہیں کہ تو نے اپنے آپ کو انتہائی اذیّت میں ڈالنا تو گوارہ کرلیا لیکن جماعت کی عزت پر حرف آنے نہ دیا تو نے اپنی جان دے کر جماعت کو ایک بڑے فتنے سے بچالیا۔ پس ماسٹر عبد القدوس ایک عام شہید نہیں بلکہ شہیدوں میں بھی اُن کا ایک بڑا مقام ہے"۔

(الفضل انٹرنیشنل 27 اپریل 2012ء)

2۔ انڈونیشیا میں 3 دردناک شہادتیں

سانحہ لاہور کے صرف ایک سال بعد 3 انڈونیشین احمدیوں کو انتہائی ظلم وسفّاکی کے ساتھ شہید کیا گیا۔ ہمارے پیارے آقا نے اپنے خطبہ جمعہ 11 فروری 2011ء میں فرمایا:

"بہت سے احمدی جنہوں نے حملہ کی اس سفّاکانہ فلم کو دیکھا انہوں نے لکھا کہ وہ ایک منٹ سے زیادہ اس ویڈیو کو دیکھنے کی سکت نہ پاتے تھے۔۔۔ ان کی شہادت کا واقعہ اس طرح ہے کہ جب حملہ ہوا تو احمد ورسونو صاحب مشن ہاؤس کے اندر تھے مخالفین نے چھریوں، درانتیوں اور ڈنڈوں سے اُن کو ظالمانہ طور پر مارا، اُن کی لاش باہر لائی گئی اور مخالفین باری باری پولیس اور لوگوں کے سامنے لاش کو مارتے رہے، پولیس تماشا دیکھتی رہی، ان کی لاش بھی پہچانی نہ جاتی تھی۔ اسی طرح توباکوس چاندرا مبارک صاحب کو بھی مشن ہاؤس میں چھریوں کے بہت سے وار کر کے ظالمانہ طور پر مارا پھر لٹکا دیا اور مارتے رہے، پھر لاش کو ڈنڈوں اور پتھروں سے مارا اور لاش کا حلیہ بگاڑ دیا، ان کی لاش بھی نہ پہچانی جاتی۔۔۔ مکرم اروَنی پسارانی صاحب شہید کو بھی اسی طرح چھریوں اور درانتیوں سے مارا اور لاش باہر لاکر بے حرمتی کی گئی اور حلیہ بگاڑا گیا۔ الفضل انٹرنیشنل 4 مارچ 2011ء صفحہ نمبر 8، 9)

جکارتہ پوسٹ جو اُن کا اخبار ہے اُس میں ایک مضمون نگار لکھتا ہے "جماعتِ احمدیہ کے افراد پر تازہ حملہ جس وجہ سے بھی ہوا لیکن یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہمارے معاشرے میں اقلیتی گروپ کیلئے کسی بھی قسم کے مہذب جذبات اور خیالات نہیں ہیں"۔ مزید لکھتا ہے کہ "یہ افسوسناک واقعہ انڈونیشیا کی تاریخ کا ہمیشہ کیلئے ایک انمٹ حصّہ بن چکا ہے"۔

(الفضل انٹرنیشنل 4 مارچ 2011ء صفحہ نمبر 6)

3۔ مکرمہ مریم خاتون صاحبہ شہید

مکرمہ مریم خاتون شہید اہلیہ مکرم محمد ذکری صاحب آف چوبارہ ضلع لیّہ جنہیں 5 دسمبر 2011ء کو چند غیر احمدی افراد نے ایک احمدی فیملی پر حملہ کیا جس کے نتیجہ میں موقعہ پر ہی آپ کی شہادت ہوئی۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق کسّی کے دستے کے وار سے یہ شدید زخمی ہوئیں اور موقعہ پر ہی جان جانِ آفرین کے سپرد کردی۔ احمدیت کے باعث ساری مخالفت تھی۔ ان شہید خاتون کی عمر بھی 25-26 سال تھی۔

(الفضل انٹرنیشنل 30 دسمبر 2011ء صفحہ نمبر 8)

تاریخ کے اس حسین دور میں جہاں حضرت اقدس محمدؐ اور آپ کے صحابہ کی قربانیوں کے نقشِ قدم کے نمونے دکھائے ہیں وہ تاریخِ احمدیت میں خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس بابرکت دور کے ان بہادر جیالوں نے جرأت اور بہادری سے سر اٹھا کر اپنے ایمانوں کا برملا اعلان کیا جو متاعِ بے بہا ہے۔ زندگی کی سب سے بڑی دولت ہے اور خدا کے حضور سرفرازی کی علامت ہے جو آخری سانس تک عشقِ محمدؐ کے گیت گاتے رہے اور رب کی رضا کو اپنا محبوب بنا کر ہر مشکل لمحہ کا انتہائی دلیری سے سامنا کیا۔ آفرین ہے ان جانثاروں پر اور ان کے لواحقین پر جن کا آج ہر کوئی تمنائی ہے۔

اللہ تعالیٰ اِن شہداء کے درجات بڑھاتا چلا جائے اور ان کی عظیم قربانیوں کے بہترین ثمرات لائے۔

4. سانحہ لاہور کے بعد آنے والے سالوں میں اللہ تعالیٰ کے لاثانی فضلوں کی بارشوں کا ذکر

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝

(سورۃ حٰم سجدہ:31)

ترجمہ: ''یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر استقامت اختیار کی ان پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اُس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو''۔

جیسا کہ اس آیت سے واضح ہے کہ ایک عبدِ رحمان جب صبر اور دعاؤں میں اپنے جذبات کو ڈھال لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کا حقدار ٹھہرتا ہے۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ سانحہ لاہور کی شہادتوں کے بعد خلیفہ وقت کے ارشاد کے مطابق جماعت نے جس صبر و استقامت کا مظاہرہ کیا خدا تعالیٰ نے اُس کے بدلے بے شمار انعامات سے نوازا ہے۔

شہدائے لاہور کی بے مثال قربانیوں نے عملاً انہیں ایسا مقام عطا فرمایا کہ لاکھوں سے کروڑوں لوگوں کی یہ دل کی دھڑکن بن گئے۔ لاہور کی جماعت کو ایک ایسا مقام مل گیا کہ یہ اعزاز و احترام اُن کیلئے ہمیشہ رہے گا۔ پوری دنیا میں یہ تذکرہ، یہ یادیں اِن مبارک لوگوں کی مثالوں کی قائم ہو گئی ہیں۔

اس واقعہ کے ذریعہ سے پوری دنیا میں جماعتِ احمدیہ کا جو تعارف ہوا ہے یہ سب ایک لاثانی فضل ہے اور میڈیا کے ذریعے کروڑہا لوگوں تک جماعت احمدیہ کا پیغام اور مؤقف پیش کرنے کا موقعہ ملا اور جماعت کی ترقیات کی نئی راہیں کھلی ہیں۔

اس سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جلسہ سالانہ UK کے دوسرے دن کے خطاب 2013ء میں فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ترقیاں ہو رہی ہیں۔ ہر سال لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں اور دشمن کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان و ایقان میں ترقی دے''۔

گویا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ کے مطابق ان قربانیوں کے نتیجہ میں سب سے پہلا فضل تو تمام دنیا کے احمدیوں کیلئے ایمان و یقین کی ترقی کا موجب ہوا۔ بہت سے کمزور ایمان قوت پکڑ گئے۔ ان مثالوں نے ان کی زندگیوں کو بدل ڈالا۔ جو عبادتوں میں پیچھے تھے وہ ترقی پا گئے۔ جو دین کی خدمتوں میں کم وقت دینے والے تھے۔ ایک نئے جذبے سے سرشار ہوئے۔

نئے احمدی ہونے والوں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ ہر آنے والا سال ایک نئی تاریخ رقم کر رہا ہے۔

ذیل میں آپ کے سامنے ایک مختصر جائزہ کچھ ترقیات کا پیش ہے اور بعد ازاں کئی اور ایسی راہیں ہیں جو ترقی کی نئی منازل طے کرتی جا رہی ہیں۔

جائزہ ترقیات دَورِ خلافتِ خامسہ سانحہ لاہور سے قبل اور بعد

سال	2003ء	2010ء	2011ء	2012ء	2013ء
جماعت احمدیہ کا قیام	176	198	200	202	204
مساجد بنیں اور ملیں	226	294	419	338	394
مشن ہاؤسز کا قیام	1239	2204	2325	2442	----
نئے شاملین کی بیعتیں	892400	458760	480000	514352	540782
تراجم قرآن کریم	57زبانوں میں	70زبانوں میں	-----	-----	71زبانوں میں
تعداد واقفینِ نو	26321	41220	-----	47898	50693

[منقول از الفضل انٹرنیشنل، خطابات جلسہ سالانہ برطانیہ 2013،2012،2011،2010،2003۔ دوسرے اور تیسرے دن سے]

دشمنوں نے اگرچہ ہماری مسجدوں کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنایا اور بھرپور کوشش کی لیکن خدا نے ہمیں برداشت اور صبر کے نمونہ میں کئی مسجدیں عطا فرمائیں۔ اسی طرح مشن ہاؤسز اور بنی بنائی مساجد بھی اماموں اور مقتدیوں سمیت جماعت کو عطا ہوئیں تیزی سے بڑھتی ہوئی بیعتوں کی تعداد بھی اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پاک جماعت میں جانی و مالی قربانی دینے والے جانثار ہر دور میں بڑھتے چلے گئے ہیں۔

اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک ارشاد بیت الرحمان وینکوور، کینیڈا کے افتتاح کے موقعہ پر ملاحظہ

ہو" میری دعا ہے کہ اس مسجد کی تعمیر سے اس علاقہ Canada کے لوگوں کے ساتھ ہمارے تعلقات میں اضافہ ہو اور غیر مسلموں کے اسلام کے خلاف خدشات اور تحفظات بھی دور ہو جائیں گے اور سب لوگ ہمارے مذہب کی حقیقی اور خوبصورت تصویر دیکھ پائیں گے۔

(احمدیہ گزٹ ستمبر 2013ء کینیڈا صفحہ نمبر 11)

حالتِ خوف کا امن میں بدلنا

سب سے بڑھ کر لواحقین کی طرف سے اس بات کا اظہارِ مسرت تھا کہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر شہید کے گھر فون کر کے ان کے احوال معلوم کر کے اُن کے حوصلے کو بلند کیا یقیناً حضور انور ایدہ اللہ کے ٹیلی فونز نے شہداء کے لواحقین کے زخموں پر مرہم کا کام کیا۔ ایسے لگتا تھا کہ وہ خلیفۃ المسیح کی آواز کو اپنے گھر میں سُن کر اپنے سارے غم بھول گئے ہیں۔ یہ وہ کیفیت ہے جو دراصل برکاتِ خلافت کے نتیجہ میں ہی ملا کرتی ہے۔ ہاں وہ خلافت جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ خوف کی حالت کو امن میں بدل دیتا ہے۔ اس کا ایک مظاہرہ ہم نے اس عظیم سانحہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے خوف کو امن کی حالت میں اپنی آنکھوں کے سامنے بدلتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس نعمتِ خلافت سے سرفراز رکھے اور اس کی برکات سے مستفیض فرمائے۔

ایک اور اہم فضل جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا لگایا ہوا پودا MTA ہے۔ یہ بھی پھلتے پھولتے ہوئے ترقی کی نئی نئی راہیں طے کرتا جا رہا ہے۔ "اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَآءِ جَآءَ الْمَسِیْحُ جَآءَ الْمَسِیْحُ"

ترجمہ: "سنو آسمان کی آواز جو یہ اعلان کر رہی ہے کہ مسیح آ گیا اور مسیح کا ظہور ہو گیا" (از احمدیت نے دنیا کو کیا دیا صفحہ نمبر 45)

اسی طرح حضرت علیؓ کا ایک قول ہے "جب امام مہدی آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے اہلِ مشرق و مغرب کو جمع کریگا"۔

(ینابیع المودۃ جلد 3 صفحہ نمبر 90۔ جماعتِ احمدیہ کا تعارف صفحہ نمبر 97)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اعلان سے ظاہر ہے جو کہ آپ کی سچائی کے متعلق تھا یعنی خدائے ذوالمنن نے اس بات کو لفظاً اور معناً حرف بہ حرف حقیقت بنا دیا اور آج سارے عالم میں صرف اور صرف احمدیہ جماعت ہی ہے جس کا اپنا مستقل ٹی۔وی چینل ہے اور 24 گھنٹے مختلف پروگراموں میں مختلف زبانوں میں اسلام اور احمدیت کا پیغام نشر کیا جا رہا ہے۔

2003ء: 23 جون میں ایشیاسیٹ 3 شروع ہوا پھر آخری جزیرہ تادبونی میں سگنل MTA موصول ہوئے۔

(ماخوذ از تقریر حافظ مخدوم شریف جلسہ سالانہ قادیان 31 دسمبر 2012)

2007ء: ایم۔ٹی۔اے 'العربیہ' کا اجراء اس سال میں پہلی دفعہ ہوا جس نے عرب دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔ (از الفضل 27 مارچ 2007 صفحہ نمبر 1)

2011ء: امریکہ کی سرزمین پر پہلا اَرتھ سٹیشن 1994ء میں قائم ہوا۔ جو 24 گھنٹے نشریات مہیا کر رہا ہے یہ اَرتھ اسٹیشن یورپین سیٹلائیٹ سے سگنل لے کر امریکن سیٹلائیٹ پر ڈالتا ہے۔ پہلے ایک چینل تھا اب حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے نارتھ امریکہ 4 چینیلز پر اپنی نشریات نشر کر رہا ہے۔ (دورہ امریکہ حضور الفضل انٹرنیشنل 3 تا 9 اگست 2012ء صفحہ نمبر 15)

2011ء: MTA کے تینوں چینلز کے ساتھ ساتھ مختلف زبانوں کے تراجم کی نشریات کا اجراء بھی کیا گیا اور اس وقت ترجمہ کو ملا کر سولہ مختلف سٹریمز انٹرنیٹ پر بیک وقت نشر ہو رہی ہیں۔

(از الفضل انٹرنیشنل 17 اگست 2012ء صفحہ نمبر 1)

2011ء: انٹرنیٹ پر جماعتِ احمدیہ کی ویب سائٹ اور سب Electronic Devices پر جماعت کے پروگرام کو سننے اور معلومات حاصل کرنے کے ذرائع کا مہیا ہونا ایک بہت بڑا فضل ہے جو تبلیغ کیلئے بھی بہترین راہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب جلسہ سالانہ 23 جولائی 2011ء میں اس نئی ترقی کا ذکر یوں فرمایا:

" پھر اس سال Black Berry، IPhone or Android پر بھی ایم۔ٹی۔اے کا اجراء ہو چکا ہے ان پر ایم۔ٹی۔اے کی نشریات دنیا بھر میں کہیں بھی دیکھی اور سُنی جا سکتی ہیں"۔

(از الفضل انٹرنیشنل 17 اگست 2012ء صفحہ نمبر 1)

2013ء: جولائی 2013ء سے مارشل آئی لینڈ میں لوکل کیبل چینل پر ایم۔ٹی۔اے دکھایا جا رہا ہے یہ نارتھ پیسیفیک کا ملک ہے اسی طرح غانا کی نیشنل ٹی۔وی اتھارٹی سے معاہدہ ہوا ہے جہاں سے افریقہ کے بہت سے ممالک میں نیشنل ٹی۔وی پر پروگرام دکھائے جائیں گے۔

◊ MTA کے اس خوبصورت انعام کے باعث پوری دنیا کے افرادِ جماعت کو اس عظیم سانحہ لاہور کے حالات و واقعات نیز اس سلسلے میں ہدایات خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ دیکھنے اور سننے کا موقعہ ملا۔ شہدائے لاہور کی قربانی کا ایک ثمرہ اس طرح بھی ظاہر ہوا کہ MTA انٹرنیشنل نے اس موقعہ پر اپنے ناظرین کو تازہ ترین صورتِ حال سے آگاہ رکھنے کیلئے خصوصی بلیٹن اور پروگرام پیش کئے۔ شہداء کی تدفین کے مناظر بھی دکھائے جاتے رہے۔ جو اُن کے خاندانوں اور احباب جماعت احمدیہ کیلئے تسکین اور حوصلہ افزائی کا موجب بنے اور volunteers کی بے لوث خدمات کے ذریعے پوری دنیا میں جماعت احمدیہ کا امن و سلامتی کا پیغام پہنچا۔

کچھ مزید افضال

◊ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مختلف ممالک کے سربراہان کو خطوط لکھے گئے۔

◊ برطانیہ اور امریکہ کے پارلیمینٹس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات ہوئے۔

◊ امن کانفرنسز کا انعقاد ہوا۔

◊ حضور ایدہ اللہ کے دورہ یورپ کے دوران اٹلی میں کفنِ مسیح کی نمائش کو دیکھنے کی توفیق ملنا۔

◊ اس سانحہ لاہور کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیّدنا بلال فنڈ کی تحریک کی اپنے ایک خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جون 2010ء میں دوبارہ یاددہانی کروائی جو شہداء کے خاندانوں کی مدد کیلئے ہے۔

بفضلِ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے 10 سالہ دورِ خلافت کے افضال اَن گنت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

حرفِ آخر

پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں جس انعامِ خلافت سے بہرہ ور کیا ہے، اُسے جاری رکھا ہے اور آئندہ بھی جاری رکھنے کا وعدہ کیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بنتے ہوئے اُس نعمت کا اظہار کریں۔ تا کہ اُس نعمت کی برکات میں کبھی کمی نہ آئے بلکہ ہر دن ایک نئی شان دِکھانے والا ہو۔ ہم جتنا بھی خدائے واحد کے حضور جھکتے چلے جائیں گے اور دل کی گہرائیوں سے تقویٰ پر چلیں گے اُتنا ہی اللہ تعالیٰ کے انعامات سے حصّہ لیتے چلے جائیں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اطاعت کو اپنا شِعار بنا کر نسل در نسل انعامات سے حصّہ پا کر رضائے الٰہی حاصل کر سکتے ہیں۔

ان کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد مبارک ہے کہ

”یہ سب لوگ احمدیت کی تاریخ میں انشاء اللہ ہمیشہ روشن ستاروں کی طرح چمکتے رہیں گے“۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”یہ ہیرے مٹی میں رولے نہیں گئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اہمیت پہلے سے بڑھادی ہے اور اُن کو اٹھا کر پھر اپنے سینے سے لگا دیا ہے ان کو دائمی زندگی سے نوازا ہے۔ اس ایک ایک ہیرے نے اپنے پیچھے رہنے والوں کو مزید صیقل کر دیا ہے“۔

نیز فرمایا ”ان جانے والے ہیروں کو اللہ تعالیٰ نے ایسے چمکدار ستاروں کی صورت میں آسمان، اسلام اور احمدیت پر سجا دیا ہے جس نے نئی کہکشائیں ترتیب دے دی ہیں اور ان کہکشاؤں نے ہمارے لئے نئے راستے متعیّن کر دیئے ہیں“۔ (الفضل انٹرنیشنل 25 جون 2010ء صفحہ نمبر 8-9)

خوش نصیب لوگ

الغرض یہ وہ خوش نصیب تھے جنہوں نے ایک ہاتھ سے ساری دنیا کو ردّ کر دیا اور دوسرے ہاتھ سے وہ سب کچھ پا لیا جس کی تمنا ہر سعادت مند کو ہے۔ خدا اپنے عاشقوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا بلکہ ہزاروں گنا بڑھا کر انعامات عطا کرتا ہے یہی قربانیاں ہیں جن کے مقدّر کبھی فنا نہیں ہوتے بلکہ عظمتیں ہیں جو ناقابلِ تسخیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت کو اشرار کے شر سے بچائے اور اپنی حفاظت میں لے لے اور پہلے سے بڑھ کر صبر و استقامت عطا فرمائے اور اس کے افضال سے نوازے۔

اس مضمون کی تیاری میں معاونات کی ٹیم

نگران: ثمینہ بشریٰ صدر پیل ریجن

امۃ القدوس قدسیہ۔ مبارکہ میاں۔ نیشنل عاملہ

ٹیم ممبرز: امۃ الشافی، نعیمہ اقبال، بارعہ نصیر، عطیہ وڑائچ، تحمیدہ ولی، راشدہ شان، امۃ العزیز، نبیلہ صدف، قرۃ العین، ماریہ اقبال، وردہ احمر، صوبیہ اقبال، طاہرہ صالحہ، یاسمین گیلانی، آنسہ مرزا، منزہ رانا، حناء مرزا، آصفہ عاطف

فہرست شہدائے احمدیت سانحہ لاہور 28 مئی 2010ء

بترتیب عمر (انصار)

نمبر شمار	نام	ولدیت	عمر
1	مکرم محمد مالک چڈھر صاحب	مکرم فتح علی صاحب	93
2	مکرم میجر جنرل ریٹائرڈ ناصر چوہدری صاحب	مکرم چوہدری صفدر علی صاحب	91
3	مکرم چوہدری محمد احمد صاحب	مکرم ڈاکٹر نور احمد صاحب	85
4	مکرم چوہدری اعجاز نصراللہ خان صاحب	مکرم اسداللہ خان صاحب	83
5	مکرم حفیظ احمد کاہلوں صاحب	مکرم نذیر حسین سیالکوٹی صاحب	83
6	مکرم سید ارشاد علی صاحب	مکرم سید سمیع اللہ صاحب	80
7	مکرم مقصود ملک صاحب	مکرم ایس اے محمود صاحب	80
8	مکرم چوہدری محمد نواز ججہ صاحب	مکرم چوہدری غلام رسول ججہ صاحب	80
9	مکرم میاں محمد سعید درد صاحب	مکرم میاں محمد یوسف صاحب	80
10	مکرم محمد حسین صاحب	مکرم نظام دین صاحب	80
11	مکرم محمد رشید ہاشمی صاحب	مکرم محمد منیر شاہ ہاشمی صاحب	78
12	مکرم محمد یحیٰ خان صاحب	مکرم محمد عبداللہ صاحب	77
13	مکرم الیاس احمد اسلم قریشی صاحب	مکرم ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب	76
14	مکرم محمد اکرم ورک صاحب	مکرم چوہدری اللہ دتا ورک صاحب	74
15	مکرم مظفر احمد صاحب	مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب	73
16	مکرم سید لئیق احمد صاحب	مکرم سید محی الدین احمد صاحب	72
17	مکرم مسعود احمد اختر باجوہ صاحب	مکرم محمد حیات باجوہ صاحب	72
18	مکرم نذیر احمد صاحب	مکرم مستری محمد لیس صاحب	72
19	مکرم امیر صاحب شیخ منیر احمد صاحب	مکرم شیخ تاج الدین صاحب	70
20	مکرم میاں محمد منیر احمد صاحب	مکرم مولوی عبدالسلام عمر صاحب	70
21	مکرم مرزا امین صاحب	مکرم حاجی عبدالکریم صاحب	70
22	مکرم فدا حسین صاحب	مکرم بہادر خان صاحب	69
23	مکرم محمد حسین ولی صاحب	مکرم محمد ابراہیم صاحب	68
24	مکرم میاں لئیق احمد صاحب	مکرم میاں شفیق احمد صاحب	66
25	مکرم شیخ محمد اکرم اطہر صاحب	مکرم شیخ شمس الدین صاحب	66
26	مکرم میاں مبشر احمد صاحب	مکرم میاں برکت علی صاحب	65
27	مکرم عبدالرشید ملک صاحب	مکرم عبدالحمید ملک صاحب	64
28	مکرم شیخ محمد یونس صاحب	مکرم شیخ جمیل احمد صاحب	63
29	مکرم انصار الحق صاحب	مکرم انوار الحق صاحب	63
30	مکرم منور احمد خان صاحب	مکرم محمد ایوب خان صاحب	61
31	مکرم زبیر احمد صاحب	مکرم ملک رشید احمد صاحب	61
32	مکرم ڈاکٹر اصغر یعقوب صاحب	مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب	60
33	مکرم مبارک علی اعوان صاحب	مکرم عبدالرزاق صاحب	59
34	مکرم محمد اسلم بھروانہ صاحب	مکرم راجہ خان بھروانہ صاحب	59
35	مکرم اشرف بلال صاحب	مکرم عبداللطیف صاحب	59
36	مکرم شیخ ساجد نعیم صاحب	مکرم شیخ امیر احمد صاحب	59
37	مکرم ظفر اقبال صاحب	مکرم محمد صادق صاحب	59
38	مکرم مرزا محمود احمد صاحب	مکرم اکبر علی صاحب	58
39	مکرم مرزا اکرم بیگ صاحب	مکرم محمد انور بیگ صاحب	58
40	مکرم ڈاکٹر طارق بشیر صاحب	مکرم چوہدری یوسف خان صاحب	57
41	مکرم منور احمد قیصر صاحب	مکرم میاں عبدالرحمان صاحب	57
42	مکرم مبارک احمد طاہر صاحب	مکرم عبدالمجید صاحب	57
43	مکرم کیپٹن نعیم الدین صاحب	مکرم مرزا سراج الدین صاحب	56
44	مکرم مرزا ظفر احمد صاحب	مکرم صفدر جنگ ہمائیوں صاحب	56
45	مکرم عتیق الرحمان ظفر صاحب	مکرم محمد شفیع صاحب	55
46	مکرم عبدالودود صاحب	مکرم عبدالمجید صاحب	55
47	مکرم ملک وسیم احمد صاحب	مکرم محمد اشرف صاحب	54
48	مکرم طاہر محمود احمد صاحب	مکرم سعید احمد صاحب	53
49	مکرم محمود احمد صاحب	مکرم مجید احمد صاحب	53
50	مکرم لعل خان صاحب	مکرم حاجی احمد صاحب	52
51	مکرم خلیل احمد سولنگی صاحب	مکرم نصیر احمد سولنگی صاحب	51
52	مکرم خاور ایوب صاحب	مکرم محمد ایوب خان صاحب	50
53	مکرم ارشد محمود بٹ صاحب	مکرم محمود احمد بٹ صاحب	48
54	مکرم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ	مکرم غلام احمد صاحب	48
55	مکرم شیخ مبشر احمد صاحب	مکرم شیخ حمید صاحب	47
56	مکرم محمد اشرف بھلر صاحب	مکرم عبداللہ صاحب	47
57	مکرم اعجاز الحق صاحب	مکرم رحمت حق صاحب	46
58	مکرم نثار احمد صاحب	مکرم غلام رسول صاحب	46
59	مکرم محمد انور صاحب	مکرم محمد خان صاحب	45
60	مکرم افتخار الغنی صاحب	مکرم سردار عبدالشکور صاحب	43
61	مکرم شیخ ندیم احمد طارق صاحب	مکرم شیخ محمد منشاء صاحب	40

فہرست شہدائے احمدیت سانحۂ لاہور 28 مئی 2010ء
بترتیب عمر

(خدّام)

1	مکرم اعجاز احمد بیگ صاحب	مکرم محمد انور بیگ صاحب	39
2	مکرم ناصر محمود خان صاحب	مکرم عارف نسیم صاحب	39
3	مکرم نور الامین صاحب	مکرم نذیر نسیم صاحب	39
4	مکرم کامران ارشد صاحب	مکرم ارشد قمر صاحب	38
5	مکرم شیخ شمیم احمد صاحب	مکرم شیخ نعیم احمد صاحب	38
6	مکرم وسیم احمد صاحب	مکرم عبد القدوس صاحب	38
7	مکرم سعید احمد طاہر صاحب	مکرم صوفی منیر احمد صاحب	37
8	مکرم عمیر احمد ملک صاحب	مکرم ملک عبد الرحیم صاحب	36
9	مکرم منصور احمد صاحب	مکرم عبد الحمید جاوید صاحب	36
10	مکرم انیس احمد صاحب	مکرم صوبیدار منیر احمد صاحب	35
11	مکرم عامر لطیف پراچہ صاحب	مکرم عبد اللطیف پراچہ صاحب	35
12	مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب	مکرم چوہدری نثار احمد	34
13	مکرم مسعود احمد بھٹی صاحب	مکرم احمد دین بھٹی صاحب	33
14	مکرم مرزا عرفان احمد ناصر صاحب	مکرم عبد المالک صاحب	31
15	مکرم ڈاکٹر عمر احمد صاحب	مکرم میاں عبد الشکور صاحب	31
16	مکرم سجاد اظہر بھروانہ صاحب	مکرم مہر اللہ یار بھروانہ صاحب	30
17	مکرم محمد آصف فاروق صاحب	مکرم لیاقت علی صاحب	30
18	مکرم منور احمد صاحب	مکرم صوبیدار منیر احمد صاحب	30
19	مکرم مرزا منصور بیگ صاحب	مکرم مرزا سرور بیگ صاحب	29
20	مکرم محمد شاہد صاحب	مکرم محمد شفیع صاحب	28
21	مکرم احسان احمد خان صاحب	مکرم وسیم احمد خان صاحب	26
22	مکرم حسن خورشید اعوان صاحب	مکرم خورشید اعوان صاحب	24
23	مکرم عبد الرحمان صاحب	مکرم محمد جاوید اسلم صاحب	21
24	مکرم مرزا شابل منیر صاحب	مکرم مرزا منیر احمد صاحب	19
25	مکرم ولید احمد صاحب	مکرم محمد انور صاحب	17 2/1

میرا شہید

امۃ القدوس قدسیہ

میرے شہید کی چمکتی ہوئی ہے پیشانی
وفا کے رنگ سے آئی ہے کیسی تابانی
سلام تم کو کریں عرش کے فرشتے بھی
یہ کون شان سے آیا، کرے ہے مہمانی
قسم تمہاری سبق دے گئے محبت کا
تمہاری یاد رہے گی سدا یہ قربانی
یہ خون کام بھی آیا ہے کس مسیحا کے
پیوند اُس سے رہے مل گئی ہے سلطانی
وہ جان و دل ہتھیلی پہ رکھ کے لایا تھا
وہ سجدہ ریز تھا بھولا نہیں نگہبانی
وہ جس شان جس تمکنت سے کام آیا
نقوش چھوڑ گیا ہے وہ اپنے لاثانی
وہ زخم زخم ہوا ایسی بوند بوند بہا
مگر یہ صبر کا عالم، کہا نہیں پانی
زہے نصیب دونوں جہاں میں تم کو ملی
یہ ''افتخار'' ہے، پائی حیاتِ یزدانی

شہیدانِ وفا کے خون سے اُمّت میں رونق ہے

تیار کردہ: امتہ الرفیق ظفر

مذاہب کی تاریخ عظیم الشان قربانیوں سے معمور ہوتی ہے۔ راہِ حق میں توحید کیلئے قربانیاں دینا اور تکالیف برداشت کرنا انبیاء کرامؑ کی سُنت ہے۔ اور سیّدنا حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو سب نبیوں کے سردار تھے اِس لئے کہ اللہ کی راہ میں بلاکشی کی دستارِ فضیلت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرِ اقدس پر رکھی جاتی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر سے ایک حظِّ عظیم عطا فرمایا گیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے

وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ .(حٰم سجدہ آیت 36)

اور یہ مقام نہیں عطا کیا جاتا مگر اُسے جو بڑے نصیبے والا ہو۔

وہ سارے مظالم اور حوادث جو گزشتہ انبیاء پر علیحدہ علیحدہ توڑے گئے وہ اِس پاک معصوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اس کے فدائین، متبعین پر توڑے گئے مگر آپ نے اُف تک نہ کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عظیم صبر واستقلال کسی بزدلی کی وجہ سے نہ تھا بلکہ غیر معمولی قوتِ برداشت کے ساتھ اِن مظالم کو اپنے ربّ کے فرمان "فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ۔ (سورۃ ق۔ آیت 40) پس صبر کر اِس پر جو وہ کہتے ہیں" کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم سہتے رہے۔

پس سچی الٰہی محبت کے جوش میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کا لحہ لحہ خدا کی راہ میں وقف کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیّد الشہداء کہلائے۔ خدا تعالیٰ نے جو قدر دان خدا ہے اس عبد الشکور کی ہر قسم کی قربانیوں کو محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے یہ اعلان کروادیا۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞

(سورۃ الانعام آیت 163)

تُو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

پس مذہب اسلام کی تاریخ لازوال اور قابل رشک قربانیوں سے لبریز ہے۔ اُس رحمتہ للعالمین کی بخشش، شفقتوں اور تحفوں کے ساتھ انسان نے ایک نئی زمین اور ایک نئے آسمان کی تعمیر میں حصّہ لیا۔

آپؐ کی خوشخبریوں کے مطابق چودھویں صدی کے سَر پر مسیح موعود و مہدی معہود آیا۔ جب کہ اسلام مطاعن کی آماجگاہ بن چکا تھا تمام مذاہب اُس پر حملہ آور تھے اور اسے چند دن کا مہمان سمجھ رہے تھے۔ عین اُس وقت باطنی نُور سے منور، سلامتی کے اِس شہزادے، اِس رجلِ فارس نے نابود ہوتے ہوئے اِسلام کو تھاما اور اسلام کی صداقت، قرآن کی حقانیت اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمتِ شاں کیلئے زبردست دلائل ساطعہ پیش کئے اور دشمن کو مقابل پر للکارا۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم برکت جو دُنیا کو عطا ہوئی۔ وہ ایک پاک الٰہی جماعت ہے یعنی جماعت احمدیہ۔ جس کی بشارت اللہ تعالیٰ نے سورۃ الجمعہ آیت 4 میں وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کے مبارک الفاظ میں دی ہے اور اس الٰہی جماعت کی شان کا تذکرہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا۔

اُمّتِی اُمّۃ مبارکۃ لا یدری اولھا خیر او اٰخرھا

(جامع الصغیر مصری جلد1 صفحہ نمبر54)

میری امّت ایک مبارک امّت ہے۔ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کا پہلا زمانہ بہترین ہو گا یا بعد میں آنے والا۔ گویا دونوں زمانے بڑی شان و شوکت والے ہوں گے۔

پس اللہ تعالیٰ نے اِس آسمانی روشنی رکھنے والے وجود سعید سے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے، ایسی جماعت کی بناء ڈالی جس نے آخرین کو اوّلین سے ملا دیا۔

احمدیت کی ایک سو پچیس سالہ تاریخ میں سینکڑوں شہداء کا خون شامل ہے۔ کابل کی سرزمین میں جہاں شہزادہ عبد الطیف شہید ہوئے وہاں آپ کی شہادت نے سینکڑوں قابلِ فخر عبدالطیف شہید پیدا کر دیئے۔

پھر 1953ء، 1974ء، 1986ء اور 2010ء سے لیکر آج تک کے سال اس امر پر گواہ ہیں کہ ان قربانیوں کے صدقے اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو نئی اور روشن تر زندگی عطا کر دی اور احمدیت کو فتوحات پر فتوحات بتائید الٰہی نصیب ہوتی چلی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مسلسل امتیازی قربانیاں پیش کرتے چلے جانا تو جماعت احمدیہ کا طُرّہ امتیاز ہے۔

فضلِ ایزدی سے 22 اپریل 2003ء کو قدرتِ ثانیہ کے پانچویں دور کا آغاز ہوا اور حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے مسندِ خلافت پر متمکن فرمایا تو چشم ارض و فلک نے سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کے دلکش نظارے دیکھے۔ جہاں خلافت کے جانثاروں نے ایمانی جذبوں سے سرشار ہو کر اپنے پیارے خلیفۃ المسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دین اسلام کی سرفرازی کیلئے ہر قسم کی قربانیاں کرنے کا عہد نئے سرے سے باندھا اور اپنے عہد کی حفاظت کیلئے دُعاؤں کے ساتھ عمل کے ہتھیار بھی سجا لئے وہاں ہم دیکھتے ہیں کہ معاندین احمدیت نے اپنی طاغوتی طاقتیں تیز کر دیں۔ اور اپنے بد ارادوں سے معصوم احمدیوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنانے لگے۔ یہاں تک کہ ان وحشی درندہ صفت لوگوں نے خدا کے گھر میں ہی خدا کے حضور سجدہ ریز ہونے والوں کے پاک لہو سے اپنے ہاتھ رنگ لئے اور خدا کے پاک گھر میں خون کی ہولی کھیلی۔

28 مئی 2010ء جمعۃ المبارک کا دِن احمدیت کی تاریخ میں منفرد قربانیوں سے معمور دن ہے۔ جس دن جماعت احمدیہ کی تاریخ کا اجتماعی شہادت کا سب سے بڑا دردناک واقعہ پیش آیا۔ جب لاہور کی دو بڑی مساجد دارالذکر اور بیت النور میں سینکڑوں احمدی احباب کو جمعہ کی ادائیگی کے وقت دہشتگردوں نے گولیوں اور گرنیڈوں کی اندھا دُھند بوچھاڑ سے اور خود کش بم دھماکوں کے ذریعہ خون میں نہلا دیا۔ جس کے نتیجہ میں چھیاسی احمدی افراد نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے احمدیت کو نئی روشنی عطا کر دی۔ ان شہیدوں نے اپنے خونوں سے احمدیت کی صداقت پر مُہر ثبت کر دی اور اپنے لہو سے صبر و استقامت اور ایثار و قربانی کی ایک منفرد درخشندہ داستان رقم کر دی۔ پس صد مبارک ہیں یہ گوہر نایاب، یہ اسلام کے متوالے جو سیّدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے مظہر بن گئے۔

تاریخ گواہ ہے کہ جب سے اس الٰہی جماعت کا قیام عمل میں آیا ہے۔ دُشمن نے اسے نابود کرنے کیلئے خطرناک وار کئے، ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے۔ لیکن افراد جماعت کے ایمان میں ذرا لغزش نہ آئی۔ وہ ثباتِ قدم دکھاتے ہوئے، ہنستے مُسکراتے، کامیابی کے ساتھ فتح و نُصرت کی شاہراہوں پر چلتے گئے اور آگے بڑھتے گئے۔ اِن حوادث اور مصائب نے انہیں اپنے مالکِ حقیقی کے اور قریب کر دیا اور اُنہوں نے صبر و رضا کے وہ روشن نمونے دکھائے کہ آج کی مادہ پرست دُنیا میں اِن کی نظیر نہیں ملتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر جماعت کو پہلے ہی سے ابتلاؤں کی خبر دے دی تھی۔ اور آپؑ نے جماعت کو خدا کے قرب کے میدانوں کو حاصل کرنے کیلئے اِن پُرشوکت الفاظ میں خوشخبری سُنائی تھی۔ آپؑ فرماتے ہیں:

”یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اُس کیلئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو آخیر

تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے، ایسا ایمان جس کے ساتھ دُنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں۔ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صِدق کا قدم ہے"۔(الوصیت صفحہ 9 روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

یہ ایک زندہ حقیقت ہے کہ شہادت وہ عظیم الشان قربانی ہے۔جو پھلتی، پھولتی اور پھل لاتی ہے۔یہ وہ عظیم الشان انعام ربّانی ہے جو اپنے بعد شیریں اور تازہ پھل دیتا چلا جاتا ہے۔شہید کا ظاہری جسم اگرچہ آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے، لیکن اس کی رُوح زندہ رہتی ہے۔مرتا صرف وہ ہے جس کی روح مر جائے جس کی روحانیت کا خاتمہ ہو جائے۔لیکن شہید ہمیشہ زندہ رہتا ہے کیونکہ اُس نے اپنی دائمی زندگی میں خدا کی رضا کو حاصل کر لیا ہوتا ہے اور اپنے خون سے شجر اسلام کی آبیاری کر جاتا ہے۔وہ آنے والی قوموں کیلئے روشنی کا ایک مینار بن جاتا ہے۔ وہ اپنے خون سے صداقت کی گواہی دے کر اُن نرم ونازک پودوں کو جو حال کی گودوں میں لہلہا رہے ہوتے ہیں آنے والے دور کیلئے ایک مضبوط سایہ دار شیریں پھلدار درخت بننے کی دعوت دے رہا ہوتا ہے۔

جان دیتے ہیں جو رہِ حق میں　　زندگی کا وقار ہیں وہ لوگ
غیر فانی ہے زندگی اُن کی　　جاودانی بہار ہیں وہ لوگ

شہدائے لاہور وہ جوہر قابل، صادق، وفا شعار خوش نصیب تھے جو حضرت مسیح موعودؑ کے اس الہام

"لاہور میں ہمارے پاک مُحبّ ہیں"۔ (الہام 13 دسمبر 1900ء)

کی خوشخبری کا مورد بن گئے۔اور آنے والی نسلوں کیلئے ازدیادِ ایمان، تسلی اور یقین کا موجب ٹھہرے۔راہ حق میں جان دینے والوں کی قربانیاں احمدیت کی تاریخ کا ایک روشن باب ہیں۔

دُعاؤں میں رغبت

اِن عظیم الشان قربانیوں کے وہ خوبصورت اثمار جو بحیثیت جماعت اور افراد پر خدا کے فضلوں کی صورت میں نازل ہوئے اور ہوتے چلے جائیں گے۔ان کا اعداد و شمار تو ناممکن ہے۔آیئے خدا کے حضور جذباتِ تشکر کے ساتھ ان کی ہلکی سی جھلک سے اپنے ایمانوں کی تازگی اور روحوں کی بالیدگی کے سامان کریں۔

ان قربانیوں کا شیریں پھل جس نے احمدی احباب مرد و زن اور بچوں کے اندر ایک روحانی انقلاب برپا کر دیا ہے۔وہ دُعاؤں میں مزید رغبت ہے۔احمدی اپنے ربّ کے حضور سراپا دُعا بن کر اللہ کے آستانے پر جھکے دُعاؤں میں مشغول ہو کر تسکین پاتے ہیں۔اور خدا تعالیٰ کی رضا کو دُعاؤں سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اور قبولیت دعا کے نظاروں سے متمتع ہو کر حلاوت ایمان پاتے ہیں۔

دِل سے خوں رستا رہا اور ہونٹ ہم نے سی لئے
ہاں مگر سجدوں میں کی آہ و فغاں سب سے الگ

(ارشاد عرشی ملک)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیشہ احباب جماعت کو صبر کی تلقین فرماتے ہوئے دُعاؤں پر زور دینے کی نصیحت فرمائی۔آپ فرماتے ہیں:

" جماعت احمدیہ کی ایک سو اکیس سالہ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی الٰہی تقدیر کے تحت جماعت پر ابتلاء آیا۔اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ثباتِ قدم عطا فرمایا۔دُعاؤں کی طرف راغب کیا اور جماعت کی متضرعانہ اور مضطربانہ دُعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے کامیابیوں کی طرف پہلے سے بڑھ کر رواں دواں کر دیا۔اور بشر الصابرین (البقرہ 156) کی خوشخبری کا مصداق بنا دیا۔

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس فرمودہ 27 جون 2010ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افرادِ جماعت کو دُعاؤں میں مزید درد پیدا کرنے کی نصیحت فرمائی۔نیز کثرت سے درج ذیل دُعا پڑھنے اور حرزِ جان بنانے کی طرف توجہ دلائی۔

اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم۔
رب کل شی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔

پس آج ہر احمدی کا اِس یقین پر اعلیٰ وجہ بصیرت قائم و دائم ہے کہ دُعا کے حربے کے ساتھ ہی ہماری فتح ہے۔ اور ہماری بقا اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہونے میں ہے۔ اور وہ وقت دُور نہیں جب وہ نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتۡحٌ قَرِیۡبٌ کے مبارک مُژدے اور دلکش نظاروں سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے گا۔

ایمان کی مضبوطی

ان وفا شعار معصوم شہیدوں پر لاکھوں سلام! جنہوں نے اپنے ایمان کی گواہی دی۔ اور صدق اور خلافت سے وفا کی ایسی لازوال داستان رقم کر دی جس سے شمعِ احمدیت ہمیشہ روشن رہے گا۔ اِن شہیدوں نے موت کو شکست دے دی اور حقیقی اسلام کے نام پر اپنی زندگیاں قربان کر کے جاودانی حیات حاصل کر لی ہے۔

وہ شہادت کا درجہ حاصل کر کے اللہ کے مقرب بن گئے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ان کی قربانیاں ان کے عزیز و اقارب کیلئے اور افرادِ جماعت کے لئے ایمان کی مضبوطی کا باعث ٹھہریں اور قربِ الٰہی کے حصول کا موجب بن رہی ہیں اور بنتی چلی جائیں گی اور بعد میں آنے والے لوگ اُن کی قربانیوں سے، اُن کے ثباتِ ایمان سے اپنے ایمانوں کو تقویت دیں گے۔

قابلِ صد احترام ہیں وہ احمدی مائیں جو پہاڑوں جیسا مضبوط ایمان رکھتی ہیں اور آہنی عزم۔ یہ مائیں قربانیوں کی عظیم مثال بن گئی ہیں۔ احمدیت کی تاریخ ہمیشہ ان کے ایمان و ایقان پر ناز کرتی رہے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قوت ایمانی رکھنے والی ماؤں کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ ”پس اے احمدی ماؤں! اس جذبے کو اور ان پاک جذبات کو اور ان خیالات کو کبھی مرنے نہ دینا۔ جب تک یہ جذبات رہیں گے، جب تک یہ پر عزم سوچیں رہیں گی کوئی دشمن کبھی جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا“۔

یہ قربانیوں کا شیریں پھل ہے کہ جس نے احمدیوں کے اندر پاک تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ جب وہ اپنے صبر اور احساسات و جذبات کو دعاؤں میں ڈھالتا ہے تو اسے ایمان کی ترقی نصیب ہونے لگتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اس کی منتہائے مقصود بن جاتی ہے۔ اور دنیاداروں کی یہ مخالفتیں، یہ ظلم و ستم، یہ درندگی یہ سفاکی اسے اپنے مقصد سے نہیں ہٹا سکتی۔

خلیفہٗ وقت اور افرادِ جماعت کے درمیان الٰہی محبت کا مضبوط رشتہ

قربانیوں کا ایک عظیم ثمرہ الٰہی محبت و مودّت ہے۔ جو خلیفہٗ وقت اور جماعت کے افراد کے درمیان پائی جاتی ہے۔

لاہور کے اس دردناک سانحہ کے بعد ہزاروں احمدیوں نے اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنے دکھوں، غموں اور درد میں ڈوبے ہوئے احساسات و جذبات کا اظہار خطوط کے ذریعے کیا۔ ہر احمدی ایک دوسرے کے غم میں برابر کا شریک تھا۔ غم زدہ خود ایک دوسرے کو تسلی دیتے اور دعاؤں کے ساتھ ہمت بندھاتے۔ کیونکہ یہ ایک اجتماعی شہادت کا واقعہ بہت جان گداز تھا۔ اس لئے اپنے پیارے خلیفہ کے لئے بھی ہر احمدی صبر کی دعائیں کرنے لگا۔ کیونکہ یہ سب قربانیوں کی طرح ذبح ہونے والے ان کی روحانی اولاد تھی۔

یہ صدمہ بہت گراں بار تھا۔ اِس پر اِس کوہِ وقار اُولوالعزم امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبر و حوصلہ کے ساتھ خطبہ جمعہ ارشاد فرما کر افرادِ جماعت کو صبر کی تلقین کی اور یہ مقدمہ ربّ العزت کی عدالت میں پیش کر دیا۔ کیونکہ یہی ہمارے آقا حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سنت تھی اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصیحت تھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شہداء کے گھروں میں فون پر تعزیت فرمائی اور ان کے زخمی دلوں کو ڈھارس دی۔ تو خلیفہٗ وقت کی اس محبت نے انہیں صبر و ثبات میں اور بڑھا دیا اور خلیفہٗ وقت کے ساتھ عقیدت اور وابستگی اور دلی لگاؤ نے ان کے دکھوں پر محبت کے پھاہے رکھ دیے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز افراد جماعت کی محبت کا یوں تذکرہ فرماتے ہیں۔

”میں نے ہر گھر میں فون کیا تو بچوں، بیویوں، بھائیوں، ماؤں اور باپوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی پایا۔ خطوط میں جذبات تو چھپ ہی سکتے ہیں لیکن فون پر ان کی پُر عزم آوازوں میں یہ پیغام صاف سنائی دے رہا تھا کہ

ہم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو سامنے رکھتے ہوئے مومنین کے اس ردّ عمل کا اظہار بغیر کسی تکلیف کے کر رہے ہیں کہ "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ" ہم پورے ہوش وحواس اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ادراک کرتے ہوئے یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر خوش ہیں۔ یہ ایک ایک دو دو قربانیاں کیا چیز ہیں ہم تو اپنا سب کچھ اور اپنے خون کا ہر قطرہ مسیح موعودؑ کی جماعت کے لیے قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔

اس لئے تیار ہیں کہ آج ہمارے لہو، آج ہماری قربانیاں ہی حضرت محمد رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے افضل الرُسل اور خاتم الانبیاء ہونے کا اظہار اور اعلان دنیا پر کریں گے۔ ہم وہ لوگ ہیں جو قرونِ اولیٰ کی مثالیں قائم کریں گے ہم ہیں جن کے سامنے صحابہ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کا عظیم نمونہ پھیلا ہوا ہے۔ یہ سب خطوط، یہ سب جذبات پڑھ کر اور سن کر اپنے جذبات کا اظہار کرنا تو میرے بس کی بات نہیں ہے"۔

(خطبہ فرمودہ 4جون 2010ء الفضل انٹرنیشنل 25جون تا جولائی 2010ء صفحہ 6-5)

اس دل سوز اور غم ناک سانحہ پر تمام احمدی احباب نے ہر ایک شہید ہونے والے بھائی کیلئے گہرے دکھ کا اظہار کیا۔ اور ان کے ہمت اور قربانی سے درس لیتے ہوئے صبر وثبات کے ایسے نمونے پیش کئے کہ آنے والی نسلیں اُن پر فخر کریں گی اور اُن کی عظمت کو اُجاگر کریں گی۔

امتیازی نشان

شہداء کی قربانیوں سے اور شہداء کے ذکر خیر سے احمدیت کی شان وعظمت اور خلافت احمدیہ کی حقانیت دنیائے اسلام میں ایک نئی شان سے جلوہ گر ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبات جمعہ اور اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء میں شہداء کے شمائل حسنہ کا ایمان افروز ذکر خیر فرما کر ان کی قربانیوں کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ جو اُن سب شہیدوں کے لیے اور آنے والی نسلوں کے لیے بھی ایک امتیازی شان رکھتا ہے۔ شہداء کی قربانیوں کے دِلگداز اور قابلِ رشک تذکرے اُن کی قربانیوں کے درخشندہ نمونے قیامت تک آنے والی نسلوں کے لیے قربانی کی نئی شمعیں روشن کرنے والے ہوں گے اور انہیں اخلاص ووفا اور پُرجوش عزم کے ساتھ اللہ کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے کے لیے اُبھارتے رہیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کس قدر محبت کے ساتھ راہِ مولیٰ کے ان عظیم جانثاروں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ان جانے والے ہیروں کو اللہ تعالیٰ نے ایسے چمکدار ستاروں کی صورت میں آسمانِ اسلام اور احمدیت پر سجا دیا ہے جس نے نئی کہکشائیں ترتیب دی ہیں۔ اور ان کہکشاؤں نے ہمارے لیے نئے راستے متعیّن کر دیئے ہیں"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 4جون 2010ء)

یہ ایک مصدقہ حقیقت ہے کہ کوئی چیز بھی قربانی کے بغیر حاصل نہیں ہوتی اور کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی جب تک اس کے افراد ہر وقت اپنی جانوں کو قربان کرنے کے لیے تیار نہ ہوں اور پھر وہی قوم ہمیشہ کی زندگی پا جاتی ہے جس کے دل میں اپنے شہداء کا پورا احترام ہو اور اس کے لواحقین کا پورا خیال ہو۔

خدا کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے "سیّدنا بلال فنڈ" کے نام شہداء کے خاندانوں کے لئے مالی تحریک کا اجراء فرمایا تھا۔ اور آج بھی اپنے ان پیاروں کی قربانیوں کو زندہ رکھنے کے لیے احمدی احباب بطور عطیہ اس مد میں اپنی مالی قربانیاں پیش کر کے خدا کے فضلوں کو سمیٹ رہے ہیں۔

لامحدود جزاء

خدا تعالیٰ کی خاطر قربانیاں کرنے والوں کی جزا محدود نہیں ہوتی۔ پس کتنے ہی خوش نصیب تھے یہ صالح، وفا شعار جنہوں نے اپنے عہدوں کو سچا کر دکھایا اور جن کی صدیقیت کی گواہی امامِ وقت نے دی۔ اور جنہوں نے اپنی جانیں قربان کر کے شہادت کا رُتبہ پا کر خود کو خاص کر لیا۔ اور خدا کی ذات جو لامحدود ہے اس کی جانب سے ہمیشہ ان قربانیوں کی بہترین جزا وصلِ الٰہی کی صورت میں پاتے رہیں۔ اور انشاء اللہ قیامت تک ان کی نسلیں بھی ان کی قربانیوں کے شیریں پھل کھاتی رہیں گی۔ بے شک تاریخ کے اوراق شہداء کی قربانیوں سے ہمیشہ مزیّن رہیں گے اور ہر شہادت کے ساتھ

ساتھ ان کی قربانیوں کے تذکرے بھی قیامت تک زندہ رہیں گے اور آنے والی نسلوں کے لیے شہادت کا یہ دلگداز سفر نمونہ بن کر ان کے لیے خدا کے قرب کی راہیں متعین کردے گا کیونکہ جماعت ہمیشہ نمونے کی محتاج ہوتی ہے۔

عظیم ابتلاء کی عظیم جزاء

ابتلاؤں کا آنا ایمان کی ترقی کے لیے ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مومنین کی جماعت کو پہلے سے ہی آزمائشوں کے متعلق بتادیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ''وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۗ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۞ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۞ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۞ (سورۃ البقرہ آیات 156-158)

ترجمہ: اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں کی کمی کے ذریعے سے ضرور آزمائیں گے اور (اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) تو ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادے جن پر جب (بھی) کوئی مصیبت آئے (گھبراتے نہیں بلکہ یہ) کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی طرف سے برکتیں (نازل ہوتی) ہیں اور رحمت بھی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتادیا کہ ابتلاؤں کے گذرے بغیر تم خدا کا قرب حاصل نہیں کرسکتے۔ اور انہی ابتلاؤں میں صبر وثبات دکھا کر سچے دل کے ساتھ خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ گے۔ تو پھر خدا کی طرف سے غیر معمولی نعمتوں کے وارث ٹھہروگے۔ روحانی برکات سے بھی خدا تعالیٰ تمہیں مستفیض کرتا چلا جائے گا اور مادی فوائد اور اعلیٰ ترقیات بھی عطا کرتا چلا جائیگا۔ گویا صبر واستقامت کے نتیجہ میں تم انعام یافتہ ہو جاؤ گے پس مبارک ہو تمہیں کہ تمہارے ایمان کی پختگی ثابت ہو گئی اور اللہ سے ملاقات کی راہیں تمہارے لئے کھول دی گئی ہیں۔

پس ابتلاء ثمرات شیریں کا پیش خیمہ ہوتے ہیں اور دینی ترقیات اس میں مضمر ہوتی ہیں۔ اور الٰہی رضا کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔ سیّدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اور آپؐ کے فدائین نے ابتلاؤں کی بھٹی میں سے گزر کر صبر واستقامت کے وہ عظیم الشان نمونے دکھائے جو فوق الکرامت تھے۔ جن سے تاریخ اسلام بلکہ تمام دنیا روشنی حاصل کرتی چلی جائیگی اور ان کی چمک، ان کی تابانی اور ان کی لازوال قربانیوں کی عظمت وجلالت کبھی ماند نہ پڑے گی۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی پاکیزہ حیات میں ہی یہ عظیم الشان معجزات ظہور پذیر ہوئے اور خدا تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خوشخبری سنادی اور فرمایا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۞ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۞ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۞ (سورۃ حٰم سجدہ آیات 31-33)

''یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا ربّ ہے پھر استقامت اختیار کی۔ ان پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اس جنّت (کے ملنے) سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے تھے۔ ہم اس دنیاوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی۔ اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو تم طلب کرتے ہو۔ یہ بخشنے والے اور بے انتہا رحم کرنے والے خدا کی طرف سے بطور مہمانی کے ہوگا''۔

پس کس قدر خوش نصیب ہیں یہ قربانی دینے والے وجود جنہوں نے ابتلاؤں کی نازک گھڑیوں میں بغیر کسی جزع وفزع کے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر صبر واستقامت کی مثال قائم کی۔ اور خدا کی رضا کی جنتوں کے وارث بن گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان عباد الرحمٰن کی شان میں فرماتے ہیں:

''مبارک ہیں لاہور کے احمدی جنہوں نے یہ استقامت دکھائی۔ جانے والوں نے بھی اور پیچھے رہنے والوں نے بھی۔ پس یقیناً اللہ تعالیٰ جو سچے وعدوں والا ہے اپنے وعدے پورے کرے گا۔ اور دلوں کی تسکین کے لئیے جو وعدے ہیں وہ ہمیں نظر آرہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہونے کا ہی نشان ہے۔'' (خطبہ جمعہ 4 فرمودہ جون 2010ء)

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''آج ہمارے شہداء کی خاک سے بھی یقیناً یہ خوشبو آرہی ہے جو ہمارے دماغوں کو معطر کررہی ہے۔ اُن کی استقامت ہمیں پکار پکار کر کہہ

رہی ہے کہ جس استقامت اور صبر کا دامن تم نے پکڑا ہے۔ اُسے کبھی نہ چھوڑنا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کا سچا ہے۔ ابتلاء کا لمبا ہونا تمھارے پایۂ استقلال کو ہِلا نہ دے"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جون 2010ء)

شوقِ قربانی

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تاثیر قدسی اور تاثیر روحانی ہمیشہ کے لئے زندہ اور جاری وساری ہے۔ آج پندرہ سو سال گزرنے کے بعد آپؐ کی قوتِ قدسیہ اور فیضان کا یہ کمال ہے کہ آج مسیح محمدیؑ کے ماننے والے عظیم لوگ صحابہ کرامؓ کی طرح ہر قسم کی قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ ان راہِ مولیٰ کے جانثاروں نے جماعت احمدیہ کے افراد کے اندر اخلاص و وفا اور قربانی کی مشعلیں روشن کر دی ہیں۔ وہ اپنی اس دلی تمنا کو اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھ کر اپنی قربانی کا یقین دلاتے ہیں۔ جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"کئی خطوط مجھے اس مضمون کے بھی آ رہے ہیں جو سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۔ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر 24) کہ مومنوں میں سے ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اُسے سچا کر دکھایا۔ پس ان میں سے وہ بھی ہیں جس نے اپنی منّت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہیں جو ابھی انتظار کر رہا ہے۔ اور انہوں نے ہرگز اپنے طرز عمل میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اور وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ لکھ کر یہ لوگ پھر اپنے عہد وفا اور قربانی کا یقین دلا رہے ہیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جون 2010ء)

یقیناً قابل صد ستائش ہے جماعت احمدیہ۔ جس میں ایسے شہیدِ وفا ہیں۔ جن کی قربانیاں یہ درس دے رہی ہیں کہ اے میرے پیارو! اپنے عہدوں کی حفاظت کرنا اور صبر واستقامت، صدق اور وفا کی مثالوں کو ہمیشہ روشن رکھنا۔

بیعت دِلوں کا سودا

شہداء کی قربانیوں کا حسین پھل جو اس الٰہی جماعت کے نصیب میں آیا ہے وہ یہ ہے کہ عشاقانِ خلافت کے صبر وثبات کے عظیم الشان نمونے۔ جنہیں دیکھ کر کئی سعید روحیں اور پاک نفوس اس الٰہی جماعت میں شامل ہوئے اور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

جیسا کہ حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"یہ صبر کے نمونے جب دنیا نے دیکھے تو غیر بھی حیران ہو گئے۔ ظلم اور سفاکی کے ان نمونوں کو دیکھ کر غیروں نے نہ صرف ہمدردی کا اظہار کیا بلکہ احمدیت کی طرف مائل بھی ہوئے اور بیعت میں آنے کی خواہش کا اظہار بھی کیا۔ پس یہ ظلم جو تم نے ہم سے روا رکھا اس کا بدلہ اس دنیا میں ہمیں انعام کی صورت میں ملنا شروع ہو گیا ہے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جون 2010ء)

جلسہ ہائے سالانہ کے بابرکت مواقع پر عالمگیر بیعت کی مقدس روحانی تقریب دلوں میں غیر معمولی روحانی ارتعاش پیدا کرنے کا موجب بن جاتی ہے۔ امام وقت کے دستِ مبارک پر جہاں ہزاروں کی تعداد میں سعید روحیں جماعت میں شامل ہو کر ایک نئی پاک زندگی گزارنے کا عہد کر رہی ہوتی ہیں۔ وہاں لاکھوں کی تعداد میں احمدی MTA کی برکت سے اپنے پیارے امام کے پیچھے عہد دُہرا کر اپنے عہد کی تجدید کرتے ہیں۔

2010ء کے جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عالمی بیعت لینے سے قبل فرمایا کہ اس سال 4 لاکھ 58 ہزار 760 روحوں کو جماعت میں شامل ہونے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا کی ہے۔ گزشتہ سال سے 42 ہزار کا اضافہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام شامل ہونے والوں کو استقامت اور ثبات قدم عطا فرمائے۔ آمین۔

2011ء میں 4 لاکھ 80 ہزار سے زائد روحیں جماعت احمدیہ میں شامل ہوئیں جن کا تعلق 124 ممالک کی 392 قوموں سے ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 5 اگست 2011ء)

2012ء میں 5 لاکھ 4 ہزار 352 نئے افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے۔ (الفضل انٹرنیشنل 21 تا 27 ستمبر 2012ء)

2013ء کے جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر 5 لاکھ 40 ہزار 782 افراد

اس الٰہی جماعت میں بیعت کر کے شامل ہوئے۔ الحمدُللہ علیٰ ذٰلک۔

تیزی سے بڑھتی ہوئی بیعتوں کی تعداد اس بات کی غمازی کر رہی ہے کہ اس پاک الٰہی جماعت میں جانی اور مالی مسلسل قربانیاں دینے والے جانثار اور عشاقانِ خلافت ہر دور میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ عالمی بیعت کے روح پرور نظارے اور اجتماعیت کے خوبصورت منظر اس بات کے عکاس ہیں کہ یہ جماعت کل عالم کو اکٹھا کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک تائید و نصرت کا نشان ہے۔ الحمدُللہ کہ ہر سال لاکھوں لوگ اس سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوتے جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 204 سے زائد ممالک میں اس کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار (دُرِّثمین)

MTA احمدیت کی صداقت کا عظیم نشان

احمدیت کی ایک عظیم الشان بر کت مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے صوتی ذرائع سے دین کی اشاعت اور خدمت کے مواقع مہیا فرما کر ہمارے ایمانوں کو جلا بخش دی ہے۔ یہ وہ چشمہ ہے جو زندگی بخش ہے اور جس سے دل خدا تعالیٰ کی محبت سے سیراب ہو رہے ہیں اور پیاسی روحیں اُس سے آبِ حیات حاصل کر رہی ہیں۔

آج خدا تعالیٰ کے فضل سے سارے عالم میں صرف ایک جماعت احمدیہ ہی ہے جس کا اپنا ایک مستقل ٹیلی ویژن سٹیشن ہے جو 24 گھنٹے دنیا کی متعدد زبانوں میں اسلام اور احمدیت کا پیغام نشر کر رہا ہے۔

خلافتِ خامسہ کے بابرکت تاریخ ساز دور میں MTA کی ترقی میں نمایاں انقلاب نظر آ رہا ہے۔ یورپ، ایشیاء اور عرب ممالک غرض ہر جگہ اکنافِ عالم میں اللہ تعالیٰ کے نام کی منادی ہو رہی ہے اور رسولِ مقبول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کی عظمت و شان کے ترانے بلند ہو رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک عہد میں MTA خدا تعالیٰ کے فضلوں کی نئی بہاریں لے کر آیا ہے۔ آج دنیا کے ساتوں برّ اعظم میں احمدی اپنے پیارے امام کے خطبات، خطابات اور روح پرور درسوں سے مستفیض ہو کر اپنی روحوں کی شادابی کے سامان پیدا کرتے ہیں۔ "الحوار المباشر" کے عربی پروگرام نے عرب دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا ہے۔ اور نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار ہو رہا ہے۔

آج MTA تمام دنیا کی قوموں کو امّتِ واحدہ میں تبدیل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ پس MTA صحبتِ صالحین کا ذریعہ ہے۔ یہ وہ روحانی مائدہ ہے جس میں ہماری اور ہماری آئندہ نسلوں کی بقاء ہے۔ اس سے وابستہ رہ کر ہم تقویٰ کی راہوں کو اختیار کر سکتے ہیں۔ اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر کے اللہ کی رضا کو حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ بات برحق ہے کہ محنت، تقویٰ اور قربانی کے بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد نہیں آیا کرتی۔

مساجد میں اضافہ

سعید فطرت روحیں خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں پیش کر کے تزکیہ نفس کرتی ہیں۔ اور نیکی اور تقویٰ کے میدانوں میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتی ہیں۔

آج خدا کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت و راہنمائی میں احمدیت کے جانثاروں نے قربانیوں کے ایسے نمونے دکھائے ہیں جو ناقابل فراموش ہیں۔ سانحہ لاہور میں دی گئی قربانیوں کے بعد تو جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہو رہی ہے۔ دنیا کے ہر ملک میں مساجد کی تعمیر میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نمازیوں سمیت بنی بنائی مساجد سے بھی نواز رہا ہے۔

2010ء تک کے جائزے کے مطابق نئی تعمیر کردہ مساجد کی تعداد **15349** تھی جبکہ ان تین سالوں میں **1566** کا اضافہ ہوا ہے۔ اسی طرح مشن ہاؤسز اور بنی بنائی مساجد میں بھی کثرت سے اضافہ ہوا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے جماعت کو دیکھنے کو ملے ہیں"۔ (احمدیہ گزٹ کینیڈا ستمبر 2013ء صفحہ 11)

18 مئی 2013ء میں وینکوور کینیڈا میں مسجد بیت الرحمٰن کا افتتاح حضور انور کے مبارک ہاتھوں سے ہوا۔ آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"میری دعا ہے کہ اس مسجد کی تعمیر سے اس علاقہ کے لوگوں کے ساتھ ہمارے تعلقات میں اضافہ ہو گا اور غیر مسلموں کے اسلام کے متعلق خدشات اور تحفظات بھی دور ہو جائیں گے اور سب لوگ ہمارے مذہب کی

حقیقی اور خوبصورت تصویر دیکھ پائیں گے۔" (افتتاحی خطاب فرمودہ 18 مئی 2013ء)

ترقی کی راہیں

روزِازل سے یہ مقدر ہے کہ غلبہ اشاعتِ اسلام اس الٰہی جماعت کے ہاتھوں ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے قائم فرمایا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ خود اس جماعت کی نشوونما کا اہتمام کرے گا۔ دشمن تو ہمیں جانی اور مالی نقصان پہنچا کر خوفزدہ کرنا چاہتا ہے اور ہمارے ایمان کو کمزور کرنا چاہتا ہے لیکن خدا تعالیٰ ان قربانیوں کے بدلے ہمیں فتوحات اور جنتوں کی خوشخبری سناتا ہے اور ترقی کی نئی راہیں ہمارے لئے کھول رہا ہے۔ "جلسہ سالانہ یوکے کے موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات اور دیگر تقاریر کارواں ترجمہ بارہ زبانوں میں کیا گیا۔ یاد رہے کہ UNO کی تقاریر کارواں ترجمہ صرف 6 زبانوں ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے بفضلِ خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ زیادہ وسیع پیمانے پر انتظامات کی توفیق پا رہی ہے"۔

(الفضل انٹرنیشنل 5 اگست 2011ء)

پھر خدا تعالیٰ کے فضل جماعت احمدیہ اشاعت اسلام کے لیے متعدد زبانوں میں تراجم کرنے اور دعوت الی اللہ کے پروگرامز پیش کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ چینی ڈیسک، بنگلہ ڈیسک، ترکش ڈیسک، انڈیا ڈیسک، رشین ڈیسک اور عرب ڈیسک کے تحت خدمت اسلام ہو رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذلک خدا تعالیٰ کی عنایات بے انتہا ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل برسات کی طرح نازل ہو رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کی روشنی میں آخر میں مختصر سا جائزہ پیش خدمت ہے۔

2010ء قرآن مجید کا ترجمہ گنی بساؤ کی زبان "پورچگیز، کریول" میں شائع کیا گیا۔ 55 ممالک کی رپورٹ کے مطابق 568 مختلف کتب، پمفلٹس، فولڈرز وغیرہ 88 زبانوں میں، 38 لاکھ 30 ہزار 602 کی تعداد میں طبع ہوئے۔ 626 نمائشوں اور بک سٹالز کے ذریعے 21 لاکھ 99 ہزار 790 افراد تک اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ 2010ء میں مختلف ممالک میں 516 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ دورانِ سال تبلیغی مراکز اور مشن ہاؤسز کی تعداد میں 87 کا اضافہ ہوا۔ اب تک 102 ممالک کے تبلیغی مراکز کی تعداد 2204 ہو چکی ہے۔ 11 ممالک میں پاکستان سمیت پرنٹنگ پریس قائم ہو چکے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 17 ستمبر 2010ء)

2011ء کے دوران 121 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا۔ اور 102 ممالک میں تبلیغی مراکز اور مشن ہاؤسز کی تعداد 2325 ہو چکی ہے۔ دوران سال مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈرز وغیرہ 38 زبانوں میں طبع ہوئے۔ جن کی تعداد 76 لاکھ 78 ہزار 844 ہے۔

2012ء میں 52 ممالک میں وفود بھجوا کر نئے شامل ہونے والوں سے رابطے کئے گئے۔ پاکستان کے علاوہ 605 جماعتیں قائم ہوئیں۔ ان کے علاوہ 957 مقامات پر احمدیت کا پودا لگا۔ 117 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔ 108 ممالک میں تبلیغی مراکز کی تعداد 2442 ہو چکی ہے۔ تبلیغی مراکز میں انڈیا کی جماعت سرفہرست ہے۔ جس میں 40 مقامات پر مشن ہاؤسز قائم ہوئے۔ 60 ممالک کی رپورٹ کے مطابق 569 کتب کے ترجمے ہوئے۔

(خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یوکے جلسہ سالانہ 2012ء)

2013ء میں 2 نئے ممالک احمدیت میں شامل ہوئے۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے 204 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ الحمد للہ 45 ممالک میں وفود بھجوا کر احمدیت میں شامل ہونے والوں سے رابطے کئے گئے۔ ملک وار جماعتوں کا قیام اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 565 ہے۔ ان جماعتوں کے علاوہ 1052 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔

اس سال ایک زبان یا ہو YAHO میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اس طرح 71 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ستارہ قیصریہ کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امن کے قیام کے بارے میں متعدد لیکچر اکٹھے کر کے جو آپ نے مختلف جگہوں پر ارشاد فرمائے تھے۔ world crisis and the pathway to peace اس کا ترجمہ عربی، مالٹی، چینی، جرمن، فرانسیسی زبانوں میں شائع کیا گیا۔

دوران سال 186 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔ اور 4 نئے ممالک میں جماعت احمدیہ کا نفوذ ہوا۔ جس میں گوآڈے لوپ (Guadeloupe)، سینٹ مارٹن (Saint Martin)، فرنچ گنی (French Guinean) (گیانا) اور ہیٹی (Haiti) شامل ہیں۔ ان ممالک میں جماعت فرانس کو جماعت

پھیلانے کی توفیق ملی۔(الفضل انٹرنیشنل 15 نومبر 2013ء)

اسی طرح دکھی انسانیت کی خدمت میں ہومینیٹی فرسٹ کے ذریعے 44 ممالک میں نمایاں کردار ادا کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق ایک عظیم روحانی انقلاب برپا ہو رہا ہے۔ وہ بیج جو آپ کے مقدس ہاتھوں سے بویا گیا تھا وہ ہر آن بڑھ رہا ہے اور شیریں ثمرات دے رہا ہے۔ دنیا کی مختلف قومیں احمدیت کے چشمہ سے پانی پی رہی ہیں۔

ہم پر دعوتِ اسلام دینے کی بھاری ذمہ داری ہے۔ اس لئے ہمیں اسلامی برکات کو پھیلانے کے لیے ایسے چراغ بننا ہوگا جس کی روشنی سے تمام عالم منور ہو جائے۔ پس ضروری ہے کہ ہم اپنا تزکیہ نفس کریں اپنی اصلاح کریں۔ خلافت کے سچے اطاعت گزار بن جائیں اور وفاؤں کے پیکر بن کر کامل اطاعت کا نمونہ دکھاتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے قربانیاں کرتے چلے جائیں تا ہم خدا کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کے امیدوار بن جائیں اور غلبہ دینِ حق کی صبح کو دیکھ لیں۔ اے خدا! ہمیں توفیق بخش۔ (آمین)

خاکسار اپنے اس مضمون کو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس مضطربانہ دعا کے ساتھ ختم کرتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”اے اللہ! تو ہم کمزوروں کو باوجود ہماری تمام تر کمزوریوں کے ہر آن اپنے مسیح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے عاشق صادق سے کئے گئے وعدوں کے پورا ہونے کے نظارے دکھاتا چلا جا۔ ہماری کمزوریوں سے صرفِ نظر فرما۔ ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔ ہمیں اپنی رحمت کی آغوش میں لے لے۔ کبھی کوئی ابتلاء کوئی امتحان ہمارے ایمانوں میں کمزوری پیدا کرنے کا باعث نہ بنے۔ ہمارے ایمانوں میں پہلے سے بڑھ کر مضبوطی عطا فرما۔ ہماری پردہ پوشی فرما۔ مخالفین اور منافقین کے ہر شر سے ہمیں بچا۔ مخالفین پر ہمیں فتح و کامیابی عطا فرما۔ رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ (سورۃ البقرہ-251)۔ آمین یارب العالمین۔

(خطاب فرمودہ 27 جون 2010ء بمقام منہائم جرمنی)

شہدائے لاہور کیلئے پیارے آقا کا فرمان

منزہ ولی سنوری

کرب اتنا ہے کہ سارا جہاں رو پڑا ہے
زمیں تو زمیں آسماں بھی رو پڑا ہے
صبر کرو صبر کرو یہی فرمانِ خلیفہ ہے
سب دُعائیں کرو دُعائیں کرو یہی ارشاد مِلا ہے
صبر کا کٹھن امتحان ہے مگر سب کچھ جھیل کر
انعامات کی بارش ہے اور پیمانہ بھی لبریز ہوا ہے
گالیاں سُن کر دعا دو مسیحِ پاکؑ کا ارشاد ہے
قائم رہو اس پر یہی ارشاد ملا ہے
ٹوٹا ہے وہ کوہ ستم خاموش زباں ہے
دل ہوا خون اور جگر چاک ہوا ہے
معصوم چہروں پر شہادت کی رعنائی ہے
باپ ہے یا بیٹا چہرہ بھی زخموں سے بھرا ہے
شہادت کا یہ رتبہ پاکر معیاروں کو بلند کیا ہے
جس نے بھی دیکھا ہے سُنا ہے سَر بلند کیا ہے
دعائے رحمان ہے ، پیاروں کی جُدائی ہے
خلیفہ کی محبت ہے ارمان ہے دلاسہ بھی ملا ہے
صبر کا دامن تھام کر جینا سکھایا ہمیں رب نے
کتنے ہی شہیدوں کے گھروں میں اُجالا ملا ہے
کتنے ہی ستارے ہیں جو کہکشاؤں سے ملے ہیں
فخر احمدیت ہے ، فخر دوجہاں سے ملا ہے
صبر تو شان ہے منزّہ یہی سب کی پہچان ہے
اطاعتِ خلیفہ بھی ہے راضی رسول اور خدا ہے

سیکشن
نمبر 7

توسیع و اشاعت

2003ء - 2013ء

اس سیکشن میں شامل مضامین

- ان دس سالوں میں کتنے نئے ممالک میں جماعت کا نفوذ ہوا؟ کن کن نئی اقوام نے اسلام احمدیت کو قبول کیا؟
- دنیا بھر میں اسلام مخالف اور دشمنی کی فضا کے باوجود گذشتہ دس سالوں میں کتنے ممالک میں کتنی مساجد کی تعمیر عمل میں آئی؟ کہاں کہاں پہلی دفعہ کسی احمدیہ مسجد کی تعمیر ہوئی؟ ان کے مختصر کوائف۔
- کتنی زبانوں میں اب تک تراجم قرآنِ کریم شائع ہو چکے ہیں؟

نئی جماعتوں کا قیام

تیار کردہ: ڈاکٹر فوزیہ ذکریا، سُمیّہ مشہود باجوہ۔ پریری ریجن

مورخہ 22 اپریل 2003ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلی بیعتِ عام سے قبل مختصر ساخطاب فرمایا۔ آپ نے تشہد تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"احباب جماعت سے صرف ایک درخواست ہے کہ آج کل دعاؤں پر زور دیں، دعاؤں پر زور دیں، دعاؤں پر زور دیں، بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی تائیدو نصرت فرمائے اور احمدیت کا یہ قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے۔ آمین"۔

(ہفت روزہ انٹرنیشنل الفضل لندن 25 اپریل 2003ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ ایک عظیم انقلابی دور میں داخل ہو چکی ہے۔ اور دن دُوگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔

اس ترقی کی رفتار کا عملی رنگ دنیا کے ہر کونے ہر گوشے میں نئی جماعتوں کے قیام کی شکل میں نظر آئے گا اور یہ اعزاز صرف اور صرف جماعتِ احمدیہ کو ہی حاصل ہے کہ وہ نئی جماعتیں قائم کر کے اسلام کے پیغام کو آگے بڑھا رہی ہے اور آج بفضلِ خدا تعالیٰ

احمدیت کا یہ قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں ہے اور ماشاء اللہ پوری شان و شوکت کے ساتھ مندرجہ ذیل ممالک میں قائم ہو چکا ہے۔

2003ء

◆ ایک نئے ملک کیوبا میں جماعتِ احمدیہ قائم ہوئی۔ پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں دنیا میں قائم ہوئیں ان کی تعداد 518 ہے۔

◆ اس کے علاوہ 452 نئے مقامات پر احمدیت کا پودا لگا۔ مجموعی طور پر 1060 نئے علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہوا اور نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔ نئے مقامات پر جماعت کے نفوذ میں 2 نئی جماعتوں کے قیام میں ہندوستان سرفہرست ہے جس میں 220 جماعتیں قائم ہوئیں۔ دوسرے نمبر پر کینیا ہے۔ جہاں 76 مقامات پر نئی جماعتیں بنی ہیں۔ پھر بورکینا فاسو میں 44، کانگو میں 40، نائیجیریا میں 24، آئیوری کوسٹ میں 22، غانا میں 16، سینگال میں 12 اور سیرالیون میں 14 نئی جماعتیں دورانِ سال قائم ہوئیں۔ اس کے علاوہ گیمبیا میں 5 نئی جماعتیں قائم ہوئی اس کے علاوہ مزید 17 ممالک میں جن میں کسی

میں ایک، کسی میں دو کسی میں تین یا اس سے زائد جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔(ہفتہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 5 ستمبر 2003ء)

2004ء

احمدیت دو نئے ممالک میں قائم ہوئی امسال کُل 178 ممالک میں احمدیت کا پودا لگا۔ ایک تو سینٹ کیٹس اور دوسرا مارٹینیک میں۔ سینٹ کیٹس کو Saint Christopher Island بھی کہتے ہیں جو ویسٹ انڈیز میں ہے اور مارٹینیک میں فرانس جماعت کی کوششوں سے 2 بیعتیں ہوئیں۔ اس کے علاوہ 542 نئے ممالک میں جماعتیں قائم ہوئیں جن میں سے 188 نئے مقامات پر قائم ہوئی ہیں۔
(الفضل انٹرنیشنل 20 اگست 2004ء)

2005ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے علاوہ 488 نئی جماعتیں بنی ہیں۔ اس کے علاوہ اس سال 497 نئے مقامات پر احمدیت کا پودا لگا پہلی بار یعنی اس سال مجموعی طور پر 985 نئے علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ نئی جماعتوں کے قیام میں سرفہرست ہندوستان ہے۔(روزنامہ الفضل ربوہ 5 اگست 2005ء)

2006ء

الحمدُللہ 4 نئے ممالک میں جماعتیں قائم ہوئیں۔

جن میں ایسٹونیا جو کہ جرمنی جماعت کو دیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 9 ممبرز اس جماعت میں شامل ہوئے۔

◆ اینٹی گوا جو کہ ویسٹ انڈیز کا آئی لینڈ ہے۔ ٹرینی ڈاڈ جماعت کو دیا گیا تھا۔ 3 ممبرز اس میں شامل ہوئے۔

◆ برموڈہ کینیڈا کو دیا گیا تھا اور 1 بیعت اس میں شامل ہوئی۔

◆ اس کے علاوہ نئی جماعتوں کے قیام کی تعداد 945 ہے ان میں سے 589 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا۔ اس طرح مجموعی طور پر 1534 نئے علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ ان میں ہندوستان سرفہرست ہے جہاں 186 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔(روزنامہ الفضل ربوہ 4 اگست 2006ء)

2007ء

اسوقت دنیا میں 189 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ اس سال 4 نئے ممالک شامل ہوئے ان میں سے گو آڈے لوپ، سینٹ مارٹن، فرنچ گیانا اور ہیٹی شامل ہیں۔

◆ گو آڈے لوپ Caribbean sea میں واقع ہے کُل 13 افراد کی جماعت قائم ہو چکی ہے۔ کرائے کا مکان لے کر مشن ہاؤس بنایا گیا اور ریڈیو ٹی۔وی اور اخبارات نے جماعت کے تعارفی پروگرامز نشر اور شائع کئے۔ جماعت فرانس کے ذریعہ یہاں جماعت کا نفوذ ہوا۔

◆ سینٹ مارٹن چھوٹا سا جزیرہ ہے جس کی آبادی 7700 ہے یہاں بھی جماعت فرانس کے ذریعہ سے جماعت کا نفوذ ہوا۔ 5 اپریل پر مشتمل ایک خاندان احمدی ہوا اور جماعت قائم ہوئی۔ فرنچ گیانا کی سرحد ایک طرف سرینام اور دوسری طرف برازیل سے لگتی ہے۔ جماعت فرانس کے وفد نے دعوتِ الی اللہ کی اور ایک طویل نشست کے بعد 30 افراد نے بیعت کرلی۔

◆ ہیٹی: یہ کیوبا اور ڈومینیکن ریپبلک کے درمیان واقع ہے۔ یہاں فرانس کا وفد گیا اور پمفلٹس تقسیم کئے۔ سوال وجواب کے پروگرام ہوئے اور 25 افراد نے بیعت کرلی۔

◆ اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ 653 نئی جماعتیں قائم ہوئیں اور ان جماعتوں کے علاوہ 631 نئے مقامات پر احمدیت کا پودا پہلی بار لگا ان میں ہندوستان سرفہرست ہے

جہاں 154 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ پھر دوسرے نمبر پر بینن یہاں 87 مقامات پر جماعتیں قائم ہوئیں۔ تیسرے نمبر پر نائجیریا جہاں 71 مقامات پر جماعتیں قائم ہوئیں پھر گیمبیا 50، آئیوری کوسٹ میں 34، سیر الیون، بورکینا فاسو میں 28، صومالیہ اور مالی میں 21-21، ایتھوپیا میں 20، غانا اور مڈغاسکر میں 16-16 اور کانگو میں 13، انڈونیشیا میں 11 اور اس کے علاوہ مزید 15 ممالک میں چھوٹی چھوٹی جماعتیں قائم ہوئیں۔ (روزنامہ الفضل ربوہ 6 اگست 2007)

2008ء

اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ 593 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔

◆ اس کے علاوہ 515 نئے مقامات پر احمدیت کا پودا لگا۔ ہندوستان میں 145 نئی جماعتیں، غانا میں 60 مقامات پر، کانگو میں 49 نائجیریا میں 44 آئیوری کوسٹ میں 36، مالی میں 34، بوروکینا فاسو میں 31، صومالیہ میں 28، تنزانیہ میں 26 گیمبیا میں 19، یوگنڈا میں 18 اور انڈونیشیا میں باوجود مخالفت کے 15 جماعتیں قائم ہوئیں۔ سیر الیون اور گنی بساؤ میں 12-12 اور بینن اور کینیا میں 10-10 جماعتیں قائم ہوئیں۔

اس کے علاوہ دیگر 18 ممالک میں جماعتیں قائم ہوئیں۔ (روزنامہ الفضل ربوہ 4 اگست 2008ء)

2009ء

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 198 نئے ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے۔

◆ دو نئے ممالک سربیا اور لیتھونیا میں جماعت قائم ہوئی۔ 38 ممالک میں وفود بھجوا کر نئے رابطے قائم کیے گئے ہیں اور بیعتیں ہو رہی ہیں۔

◆ پاکستان کے علاوہ 531 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔

◆ اس طرح پہلی 790 ملا کر کل 1321 نئے علاقوں میں جماعتیں قائم ہوئیں۔

(ہفت روزہ الفضل لندن 28 اگست 2009ء)

2010ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت دنیا کے 198 ممالک میں احمدیت کا پودا لگا۔ اللہ تعالیٰ نے 107 نئے مقامات جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے۔ دوران سال 3 نئے ممالک میں جماعت کا نفوذ ہوا۔

◆ ترکمانستان ایک اسلامی ملک ہے یہاں آٹھویں صدی میں صحابہ اکرامؓ کے ذریعے اسلام پھیلا۔ یہاں کے بہت سے قبائل اپنے آپ کو صحابہ کی نسل سمجھتے ہیں۔ یہاں اس سال جماعت احمدیہ کا نفوذ ہوا اور اب جماعت کے افراد کی کل تعداد 10 ہے۔

◆ ڈومینیکا ویسٹ انڈیز کا ایک ملک ہے۔ جہاں ٹرینیڈاڈ کے ذریعے احمدیت کا نفوذ ہوا۔ یہاں ایک خاندان احمدی ہوا۔

◆ فیرو آئی لینڈ برّاعظم یورپ کا ملک ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا ملک ہے اس سال جرمن کے جلسہ پر بھی اس ملک کے نمائندے آئے تھے۔

◆ پاکستان کے علاوہ نئی جماعتوں کی تعداد 516 ہے۔ اس کے علاوہ 742 مقامات پر احمدیت کا پودا لگا۔ ان میں سیر الیون سر فہرست ہے۔ یہاں 125 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔

◆ دوسرے نمبر پر نائجیریا ہے، جس میں 43 مقامات پر۔ تیسرے نمبر

پر بوروکینا فاسو ہے، یہاں 42 مقامات پر۔ پھر کانگو ہے، جہاں 38 جماعتیں۔ مالی میں 35۔ بینن میں 29۔ آئیوری کوسٹ میں 28 نائجیریا میں 27، غانا اور انڈیا میں 14-14 یوگنڈا میں 12 کینیا اور سینیگال میں 11-11 اور گیمبیا میں 9 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 11 اگست 2010ء)

2011ء

- دنیا کے 200 ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگا۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو 1984ء کے آرڈیننس کے بعد 27 سالوں میں 109 نئے ممالک عطا فرمائے۔
- اس سال دو نئے ممالک چلی اور بارباڈوس جس میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ پاکستان کے علاوہ 893 تعداد ہے۔ اس کے علاوہ مختلف ملکوں اور شہروں میں 1118 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا۔

(ہفتہ روزہ الفضل لندن 16 ستمبر 2011ء)

2012ء

- 52 ممالک میں مبلغ بھیج کر احمدیت میں نئے شامل ہونے والے لوگوں سے رابطے کیے۔
- پاکستان کے علاوہ 605 جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ 957 مقامات پر پہلی دفعہ احمدیت کا پودا لگا۔
- اب دنیا کے 202 ممالک میں احمدیت قائم ہو چکی ہے۔ اس طرح گزشتہ 28 سالوں میں 111 ممالک جماعت کو عطا ہوئے۔
- دورانِ سال نئے ممالک میں پانامہ (Panama) جو سینٹرل امریکہ میں واقع ہے یہاں اٹلی سے ایک دوست گئے تھے اور ان کے ذریعے جماعت قائم ہوئی۔ امریکن ساموآ میں بھی جماعت قائم ہوئی۔ یہ انگلینڈ جماعت کے سپرد کیا گیا تھا۔(روزنامہ الفضل ربوہ 17 ستمبر 2012ء)

میں کیوں کر گِن سکوں تیری عنایات
تیرے فضلوں سے پُر ہیں میرے دن رات

2013ء

- دنیا میں 204 ممالک میں احمدیت کا پودا لگا۔ اس میں دو نئے ممالک کا اضافہ ہوا۔ جن میں کوسٹاریکا (Coast Rica) جو سینٹرل امریکہ میں واقع ہے اور دوسرا مونٹینیگرو (Montenegro) جو کہ یورپ میں ہے میں جماعت احمدیہ کا نفوذ ہوا۔(ہفتہ روزہ الفضل لندن 27 ستمبر 2013ء)
- اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خلافتِ خامسہ کے اِن دس سالوں کے کاموں میں بہت برکت ڈالے اور آئندہ بھی اسلام کے کاموں میں روح القدس کی خاص تائیدات سے نوازے اور آپ کی بابرکت قیادت میں احمدیت کا قافلہ شاہراہِ اسلام پر مضبوط قدموں کے ساتھ اور تیزی سے رواں دواں رہے۔ (آمین ثم آمین)

اس مضمون کی تیاری میں شامل ٹیم ممبرات کے نام
فوزیہ خواجہ، حُمدہ ملک۔ خالدہ خواجہ۔ نعیمہ بیگ۔ تجلّی سحر۔ عطیہ شیخ۔ منیبہ مرزا۔ فرزانہ خواجہ شبانہ اسماء۔ حفصہ حیدر۔ صبیحہ نووا۔ حیقہ احمد

دُنیا بھر میں نئی مساجد کی تعمیر

تیار کردہ: شازیہ رحمٰن پریری ریجن
شاہدہ خان۔طاہرہ نسیم نیشنل عاملہ

اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰہَ ۟ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُہۡتَدِیۡنَ ﴿۱۸﴾ (التوبہ-18)

ترجمہ:" اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں"۔

مسجد اللہ کا گھر اور وہ مقدس جگہ ہے جہاں خدا تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے۔ یہ کسی بھی ملتِ اسلامیہ کی شناخت اور اس کے کے اُفق پر چمکتے ستارہ کی مانند ہوتی ہیں۔ مسجدیں بھائی چارے اور برادری کی اساس سمجھی جاتی ہیں۔ مسجدیں بار بار اکٹھے ہونے کے لئے امن کا گہوارا ہوتی ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"اور جب ہم نے (اپنے) گھر کو لوگوں کے بار بار اکٹھا ہونے کی اور امن کی جگہ بنایا"۔(البقرۃ-126)

مسجد کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ جیسا کہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"تُو اُس میں کبھی کھڑا نہ ہو۔ یقیناً وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن ہی سے تقویٰ پر رکھی گئی ہو زیادہ حقدار ہے کہ تو اُس میں (نماز کیلئے) قیام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا
"اگر آپ اسلام کی ترقی چاہتے ہیں تو مسجد تعمیر کریں۔ جہاں بھی کہیں جماعت قائم ہو۔ وہاں ایک مسجد ضرور ہو۔ ہماری جماعت کی ترقی کا راز مساجد کی تعمیر میں ہے۔ اگر کسی گاؤں یا شہر میں مسلمانوں کی تعداد کم ہے تو اِس نیت سے مسجد بنانی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ یہاں پر مسلمانوں کو خود لائے گا"۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 42)

کرے۔ اِس میں ایسے مرد ہیں جو خواہش رکھتے ہیں کہ وہ پاک ہو جائیں اور اللہ پاک بننے والوں سے محبت کرتا ہے"۔(التوبہ-108)

مساجد کی تعمیر اِسلام کی ترقی کی ایک نشانی ہے۔ پاکستان وہ ملک ہے جہاں پر سب سے زیادہ احمدیہ مساجد قائم کی گئیں۔ جب نفرت کی مسموم آندھی چلی تو ہماری مسجدیں بھی ظلم و ستم کا نشانہ بنیں۔ 22 مسجدوں کو شہید کیا گیا۔ 28 بند کر دی گئیں۔ 14 پر زبردستی قبضہ کر لیا گیا اور 41 مساجد کو تعمیر کرنے سے روک دیا۔ یہ وہ دردناک حقائق ہیں جن کے پیشِ نظر جماعت احمدیہ نے ہر اس ملک میں جہاں مذہبی آزادی و رواداری کا قانون ہے مساجد کی ترویج و ترقی کے لیے پیش قدمی کی۔

(مجلس شوریٰ کینیڈا 25-27 اپریل 2014)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت کے

پہلے دس سالہ مبارک دور میں مساجد کی تعمیر پر بہت کام ہوا ہے۔ اِس دس سالہ دور میں جو مساجد تعمیر ہوئیں اُن کی کچھ تفصیل درج ذیل میں بیان کی جاتی ہے۔ ان میں سے کچھ مساجد مقامی باشندوں کی بھرپور مخالفت کے باوجود خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے تعمیر ہوئیں اور ان کے ذریعے مقامی باشندوں کے رویہ میں تبدیلی واقع ہوئی۔ ایسی مساجد میں فرانس، جرمنی، ناروے اور ہالینڈ کی مساجد شامل ہیں۔

2003ء

مجموعی طور پر اِس سال کل 226 مساجد تعمیر ہوئیں۔ اِن میں 121 مساجد کی نئی عمارتیں بنائی گئیں۔

برطانیہ کے شہر مورڈن کے علاقے میں پہلی مسجد تعمیر ہونے کے اُناسی (79) سال کے بعد اکتوبر 2003ء میں مسجد بیت الفتوح کا افتتاح ہوا۔ 5.2 ایکڑ کے رقبے پر پھیلی ہوئی یہ مسجد تقریباً دس ہزار نمازیوں کے لئے کشادہ ہے۔ ہمارے پیارے امام نے اِس علاقے کی تقریباً چھ سو اہم شخصیات کے سامنے بیت الفتوح کے افتتاح کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

”برطانیہ میں اِس مسجد کی تعمیر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا صرف آغاز ہے اور دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو اِس سے بھی بڑی اور خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی ہمت عطا کرے“۔

آپ نے مزید فرمایا:

”صرف مسجد بنانے سے ہمارا کام ختم نہیں ہو جاتا۔ اِن مسجدوں کو آباد کرنے کی کوششیں جاری رکھنی چاہیئے اور ہمارا امن اور محبت کا پیغام تمام دُنیا میں پھیل جانا چاہیئے“۔ (احمدیہ مسلم جماعت پریس ریلیز 19 اکتوبر 2003)

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ حضور ایّدہ اللہ تعالیٰ کی فرمائی ہوئی یہ بات کس شان سے پوری ہوئی کہ آج ہر جمعہ کا خطبہ امن اور سلامتی کا پیغام لیئے ہوئے اِسی مسجد سے دنیا بھر میں سنا جاتا ہے۔

2004ء

اِس سال کے دوران جماعت احمدیہ نے 162 مساجد تعمیر کیں جن میں 74 نئی تعمیرات تھیں۔

برطانیہ کے شہر برمنگھم میں 31000 مربع فٹ کے رقبے پر پھیلی ہوئی مسجد دارلبرکات میں حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ نے جذبۂ اتحاد کے فروغ کی یاددہانی کرواتے ہوئے فرمایا:

” وہ جنہوں نے اس مسجد کے لئے قربانی دی ہے اُن کی قربانی کی رُوح نہیں بھولنی چاہیئے۔ اُن کی جدوجہد کا مقصد عبادت کی ایسی جگہ قائم کرنا تھا جو لوگوں میں جذبہ اتحاد فروغ دے سکے“۔

(خطاب بر موقعہ افتتاح مسجد دارالبرکات برمنگھم 2004)

اِسی طرح برطانیہ کے سالانہ جلسہ کے دوسرے دن حضور ایّدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا:

”غربت کے باوجود افریقہ میں کئی مساجد تعمیر ہو رہی ہیں اور کینیا کے کچھ لوگوں نے اپنے طور پر اپنے خاندان کے ساتھ مل کر مسجد بنانے کی ذمّہ داری اُٹھائی ہے“۔ (خطاب جلسہ سالانہ یوکے 2004)

بیت التوحید جو کہ شہر بینین میں ہے حضور ایّدہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ پھر اپنی مسجدوں کو آباد کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

”اب اس مسجد کو بھرنا آپکا کام ہے اور اپنے گھروں کو بھی دعاؤں سے لبریز رکھنا آپ کا کام ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا عبادت گزار بندہ بنائے“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9 اپریل 2004 بمقام ۔کوتونو، بینن)

2005ء

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے ساتھ مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیرات دُگنی ہو گئیں اور مزید 319 مساجد عطا ہوئیں۔ جن میں سے قابلِ ذکر مسجد ناصر ہے جو کہ برطانیہ کے شہر ہارٹلے پول کے انصار کے مالی عطیات سے بنائی گئی۔

11 نومبر 2005ء میں اسی مسجد کے افتتاحی خطبہ کے دوران حضور ایّدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”مسجد کی تعمیر کے ساتھ ہماری ذمہ داریاں اور بڑھ گئی ہیں۔ تمام محنت اور قربانی کا کوئی فائدہ نہیں اگر ہم مسجد کو مخلص عبادت گزاروں سے آراستہ نہ کر سکے“۔ اِسی موقع پر حضورایّدہ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کی طرف توجہ دِلائی اور اپنے بچپن کا واقعہ یاد کرتے ہوئے فرمایا

”جب کبھی کوئی بچہ امتحان میں کامیاب ہوتا تو مسجد کی تعمیر کیلئے پیسے دیئے جاتے تھے۔ فرمایا اراکین جماعت اِس کو اپنانے کی کوشش کریں“۔ (الفضل انٹر نیشنل 6 جنوری 2006ء)

2006ء

اِس سال کے دوران دنیا کے مختلف ممالک میں 361 مساجد کا قیام ہوا۔ 171 مساجد بالکل نئی تعمیر ہوئیں۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کئی مساجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کیلئے دور دراز کے شہروں اور ملکوں کا سفر تک کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ماریشس کے شہر راڈر گز میں سنگِ بنیاد رکھتے ہوئے فرمایا:

”یہاں کی جماعت تعداد میں تھوڑی ہے مگر اخلاص میں بڑھ رہی ہے اور خدا کرے کہ یہ چھوٹا سا جزیرہ مکمل طور پر احمدیت کی آغوش میں داخل ہو جائے“۔

دورہ سنگاپور کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈبل سٹوری مشن ہاؤس کا سنگِ بنیاد رکھا جو اب مسجدِ طہٰ ہے۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وہاں کی مقامی جماعت کی تعریف فرمائی اور فرمایا کہ انڈونیشیا اور ملائیشیا کی جماعت نے شدید اسلام دشمنی کے باوجود ثابت قدمی کا ثبوت دیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرطِ جذبات سے اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ سکے اور فرمایا کہ انہوں نے یہاں مختلف ممالک مثلاً فلپائن، کمبوڈیا، تھائی لینڈ اور پاپوانیو گنی کے لوگوں سے ملاقات کی ہے۔ اُن کا اخلاص اور خلافت سے محبت قابل دید ہے اور فرمایا کہ میں نے حضرت مسیح موعودؑ کے فرمان ”کہ یہ اللہ تعالیٰ کے گروہ ہیں اور خدا خود اُن کی حفاظت فرمائے گا“ کی سچائی کو پورا ہوتے دیکھا ہے۔ (خطبہ جمعہ 19 مئی 2006ء)

2007ء

اس سال مسجدوں اور میناروں کی مخالفت زوروں پر تھی۔ خاص طور پر سوئٹزرلینڈ میں جہاں ایک سروے کے مطابق 32 فی صد آبادی مساجد کی تعمیر کے مخالف تھی۔

مساجد کو تباہ کرنے کی دھمکیوں کے باوجود مساجد کی ترقی کا سلسلہ کامیابی کے ساتھ جاری رہا اور 299 مساجد حاصل ہوئیں۔

برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کے خطاب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”جس طرح مساجد کی تعمیر کا عمل جاری ہے اِس طرح احمدیت کا پیغام بہت جلد تمام دُنیا میں پھیل جائے گا“۔

2008ء

اس سال خلافت کے سو سال پورے ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو 351 نئی مساجد کی تعمیر کی سعادت دی۔

ہمارے پیارے امام نے خود اُن ملکوں کا دورہ کیا جہاں احمدیت کا بیج پھول پھل کر اب تناور درخت کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ ان ممالک میں بینن کی ”المہدی مسجد“ اور ”مسجد ہادی“۔ نیز ساؤتھ انڈیا میں تعمیر ہونے والی ”مسجد عمر“ ہیں۔ فرانس، جرمنی، اور کینیڈا کی مساجد بھی ان تعمیرات کا حصہ ہیں۔

10 اکتوبر 2008ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرانس کی پہلی مسجد ”مسجد مبارک“ کے افتتاح کے موقع پر فرمایا:

”اس مسجد کی تعمیر نے یہ بات ظاہر کر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اپنے راستے کی رکاوٹوں کو دور کرتا ہے۔ کیونکہ یہاں کی حکومت کے بعض اعلیٰ حکام خاص طور پر Saint.Prix کے Mr.Jean.Pierre Enjalbert. Mayer نے بہت مخالفت کی لیکن بعد میں ان کا ذہن بدل گیا۔ اور مسجد بنانے کی اجازت دے دی۔

خود Mr.Jean کا کہنا ہے کہ ” میں نے بہت سی ملاقاتیں کیں کئی اجلاسوں میں شرکت کی اس طرح مجھے پتہ چلا کہ احمدیہ جماعت کے مقاصد نیک ہیں“۔

اسی طرح ایک ہی ہفتہ کے بعد جرمنی میں ”مسجد خدیجہ “کا افتتاح ہوا۔ یہ مسجد جو کہ خاص طور پر صرف اور صرف جرمنی کی لجنہ کی کاوشوں کا ثمر ہے۔ اس مسجد کو ایک اور تاریخی اہمیت حاصل ہے۔ وہ یہ کہ حضرت مصلح موعودؓ نے 1923ء میں جرمنی میں ایک مسجد بنانے کی خواہش ظاہر کی تھی مگر جرمنی کے بگڑتے ہوئے حالات کی وجہ سے یہ خواہش اپنی تکمیل کو

نہ پہنچ سکی۔اس مسجد کی افتتاحی تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”برلن کی مسجد کی تعمیر نے یہ سبق بھی آپ کو دیا ہے کہ عورتوں کی یہ خواہش ہے کہ اُنکے مرد عبادت گزار ہوں اور اگر اُن کے بس میں ہو تو وہ ہر جگہ آپ کو مسجد بنا کر دیں۔۔۔پس اس مسجد کی تعمیر کے بعد ایک اہم ذمہ داری ہے کہ ہر مرد اور عورت اپنا اور اپنی اولادوں کا تعلق مسجد سے جوڑیں۔

خدیجہ مسجد، برلن، جرمنی

مساجد کی تعمیر پر بہت سے اعتراضات بھی اُٹھے اور کہا گیا کہ مساجد کو غیر قانونی کاموں کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑے تحمل سے فرمایا کہ یہ مسجد خالصتاً اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے بنائی گئی ہے اس میں کسی بھی قسم کی تخریب کاری نہیں ہوتی۔اس مسجد سے صرف انسانیت سے محبت، مفاہمت، اور امن و سلامتی کی آواز آئے گی اور آپ دیکھیں گے کہ میرے لفظ صرف خالی لفظ نہیں بلکہ وقت خود بتائے گا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ثابت ہو جائے گا“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17 اکتوبر 2008)

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے Kerala کے شہر Kochi میں مسجد عمر میں خطاب دیتے ہوئے فرمایا:

”یہ کافی نہیں ہے کہ پتھر اور گارے سے مسجد بن جائے بلکہ آپ کو پانچ وقت کی نماز ضرور پڑھنی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کی مدد مانگیں کہ آپ اپنے ہمسائیوں کا خیال رکھ سکیں اور ان تک سچے اسلام کا پیغام پہنچا سکیں“۔

(احمدیہ مسلم جماعت پریس ریلیز 30 نومبر 2008)

2009ء

امسال دنیا کے کئی ممالک میں 399 مساجد قائم ہوئیں۔ چند شہروں میں پہلی مسجد اور پہلا مشن ہاؤس قائم کیا گیا۔

ان شہروں کا ذکر مندرجہ ذیل ہے۔

South Brazil, Maraicabo, Venezuela, Chad,

Estonia &Macedonia, Slovenia, Iceland

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کے خطاب میں ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

” Ivory Coast کے شہر Bondoukou جو کہ ایک ہزار مساجد کا شہر مانا جاتا ہے۔ یہاں پر ہماری جماعت کو سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں تک کہ یہاں کے میئر اور گورنر نے بھی ساتھ نہ دیا تھا۔ مگر خلافت کی جوبلی کے پروگرام میں شرکت کے بعد گورنر نے جماعتِ احمدیہ کو مسجد بنانے کی اجازت دے دی اور یہ بھی کہا کہ ہمیں جماعت کی اچھی اور ہمدردانہ سوچ کا اب پتہ چلا ہے“۔(الفضل انٹرنیشنل 28 اگست 2009ء)

2010ء

اِمسال پاکستان میں لاہور کی دو مساجد میں نمازِ جمعہ کے دوران نمازیوں کے سفاکانہ قتلِ عام کا بدترین ظالمانہ واقعہ پیش آیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے 294 نئی مساجد جماعت کو عطا ہوئیں۔ ان میں سے 115 مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں اور 179 بنی بنائی ملی ہیں۔

گالوے، آئرلینڈ میں مریم مسجد کا سنگِ بنیاد رکھتے ہوئے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ممبران جماعت کو حضرت مسیح موعودؑ کے الہام ”میں تیرا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ کے الفاظ کو دہرایا اور فرمایا:

”اگر دیکھا جائے تو Galway بھی ایک لحاظ سے دنیا کا ایک کنارہ ہے۔ یہ سمندر کے کنارے واقع ہے۔ بحیرۂ اوقیانوس یہاں سے شروع ہوتا ہے۔ اس کے بعد سیدھی لائن میں سوائے یورپ کے اور کوئی جزیرہ نہیں ہے یہاں سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا۔ کہ آخری فتح اسلام کی ہو گی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے خود تمام رکاوٹوں کو ختم کر دیا“۔(خطبہ جمعہ فرمودہ 17 ستمبر 2010)

2011ء

اس سال کے دوران سب سے زیادہ مساجد تعمیر ہوئیں۔

کُل 419 نئی مساجد عطا ہوئیں جن میں سے 121 نئی تعمیر شدہ اور

298 بنی بنائی عطا ہوئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 30 ستمبر 2011ء میں سب سے بڑی مسجد "بیت النصر" اوسلو ناروے کا افتتاح کیا۔ سکینڈینیویا میں مساجد میں سب سے زیادہ بڑی اور دور سے نمایاں ہونے والی یہ مسجد ایک تاریخی امن کا نشان بن گئی۔ 4500 عبادت گزاروں کی یہ مسجد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق امن کی جگہ بن گئی جو کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے بنائی گئی تھی۔

"بیت النصر" اوسلو، ناروے

2012ء

اس سال کے دوران برطانیہ کے شہر مانچسٹر میں "دارالامان" اور امریکہ کے شہر Harrisburg میں "مسجد ہادی" سمیت 294 مساجد قائم ہوئیں۔

مساجد کے غلط استعمال کے بارے میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اب ایک عام عقیدہ ہو گیا ہے کہ صرف انتہا پسند ہی مسجد میں آتے ہیں۔ آپ نے انتہا پسند مسلمانوں جو مسجد کو ذاتی مفادات کے لئے استعمال کرتے ہیں کی سخت مذمت کی اور فرمایا کہ اب جماعتِ احمدیہ کے مسلمانوں کا کام ہے کہ اسلام کی سچی اور پُر امن تعلیمات کو تمام دنیا میں پہنچادیں"۔

(احمدیہ مسلم جماعت پریس ریلیز 24 جون 2012)

2013ء

آسٹریلیا، سپین، اور کینیڈا کی جماعتیں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص سرپرستی میں اپنی مساجد کا افتتاح کر سکیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس سال بھی 394 مساجد قائم ہوئیں۔

مارچ 2013ء میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سپین کے شہر ویلنسیا میں دوسری بڑی مسجد "بیت الرحمٰن" کے افتتاح کے موقع پر دعا فرمائی:

"یہ مسجد اسلام کی سچی اور خوبصورت تصویر لوگوں کو پیش کرنے کا ایک ذریعہ ثابت ہو سکے۔ اور یہاں کے رہنے والے تمام احمدی مسلمان اپنی ذمہ داریوں کو پورا کر سکیں"۔ (احمدیہ مسلم جماعت پریس ریلیز 30 مارچ 2013)

کینیڈا میں وینکوور کی مسجد "بیت الرحمٰن" کے افتتاح کے موقع پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وضاحت کی اور فرمایا:

"یہ مسجد برٹش کولمبیا کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ یہ مسلمانوں اور غیر مسلم کے لیے خاص اہمیت کی حامل ہے۔ اب یہ احمدی مسلمانوں پر ہے کہ ان کے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہ ہو"۔ آپ نے مزید فرمایا" ثابت کردوان لوگوں کے لئے جو بھی اس مسجد میں آئے کہ ہر احمدی مسلمان کی نیّت دوسرے انسان کو فائدہ پہنچانا اور مدد کرنی ہے۔ یہی تعلیم قرآن اور اسلام نے دی ہے کہ صرف دوسروں کا فائدہ سوچیں نہ کہ صرف اپنا۔ ہم دوسروں کی بھلائی صرف سوچتے ہی نہیں بلکہ ہمارے اعمال اسکی عکاسی

"بیت الرحمٰن" وینکوور، کینیڈا

کرتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ چاہے گا تو ہمارے اعمال کی سچائی اس مسجد کے قیام سے ظاہر ہو جائے گی"۔ (احمدیہ مسلم جماعت پریس ریلیز 18 مئی 2013)

اسی طرح ایک اور موقع پر نیوزی لینڈ کے شہر Aukland میں "بیت المقیت" کے افتتاح کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ

تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مساجد کے اصل مقصد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

"اسلام کے نام سے خوف کی وجہ صرف بعض لوگوں کی اسلامی تعلیمات سے لاعلمی ہے۔ان کے نظریات بعض انتہا پسند گروہوں کی نفرت بھری کارروائیوں کی تشہیر کی وجہ سے متاثر ہوگئے ہیں۔اور شائد اسی لیے ان کو یہ یقین ہوگیا ہے کہ ان کے علاقے میں مسجد کی تعمیر کا مطلب ہے کہ ان کا علاقہ امن کی کمی اور اضطراب کا مرکز بن جائے گا۔ مجھے یہ بتانے میں کوئی عار نہیں کہ یہ تاثر سراسر غلط ہے۔ یہ مسجد اس لیے تعمیر ہوئی ہے کہ یہاں کے لوگ اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔اس کی تعمیر اس لیئے ہوئی ہے کہ یہاں کے لوگ مل جل کر انسان کے حق اور انسانیت کی خدمت کے منصوبے بنائیں۔اور خدا کے سامنے مل کر التجا کریں۔ دعا ہے کہ ان کا اپنی قوم سے محبت اور وفاداری کا معیار بڑھتا رہے"۔(احمدیہ مسلم جماعت پریس ریلیز 3نومبر 2013)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دس سالہ دور میں 3560 مساجد اور مراکز قائم ہوئے۔ دنیا کے کونے کونے میں مساجد قائم ہونے سے حضرت مصلح موعودؓ کی اس دعا کی قبولیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

"خدا کرے کہ دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک مساجد قائم ہوں اور ہر مسجد سے اذان کی آواز سنائی دے۔ جہاں کہیں بھی سورج طلوع ہو اُس سے خدا تعالیٰ کا پاک نام نظر آئے۔ میری خواہش ہے کہ دنیا کے ہر ایک حصے میں مسجد ہو"۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جماعت احمدیہ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں اُنکی دلی خواہش کو پورا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان مساجد کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا باعث بنائے اور ہمیں سچے اسلام کے حقیقی پیغام امن کو متحد انسانیت کے لیے دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

دُنیا بھر میں نئی مساجد کی تعمیر

2003ء - 2013ء

سال	تعمیر شدہ	نئی تعمیرات	ٹوٹل مساجد
2003	105	121	226
2004	88	74	162
2005	135	184	319
2006	188	171	359
2007	130	169	299
2008	202	149	351
2009	235	164	399
2010	179	115	294
2011	298	121	419
2012	219	119	338
2013	258	136	394

اس مضمون کی تیاری میں معاونات کی ٹیم

نگران: ڈاکٹر فوزیہ ذکریا۔ صدر لجنہ پریری ریجن

عطیۃ العلم۔ نمودِ سحر۔ فرح ناز۔ مُحسنہ ہاشم

ماریہ عاصم۔ عائشہ چوہدری

تراجم قُرآن کریم

ماخوذ از متفرق الفضل انٹرنیشنل رپورٹس جلسہ سالانہ برطانیہ

بُشریٰ آفتاب، ڈاکٹر فوزیہ ذکریا۔ سُمیّہ مشہود باجوہ۔ پریری ریجن

قرآن کریم دنیا بھر میں سب سے زیادہ پڑھا جانے والا کلام ہے۔ قرآن کریم آخری و ابدی شریعت، کامل و مکمل ضابطۂ حیات اور خدائے بزرگ وبرتر کا وہ کلام ہے، جس کی سورۃ الفاتحہ سے لے کر سورۃ الناس تک ہر حرف اور سطر میں بیان مضامین کا جمِ غفیر بنی نوع انسان کے لئے ہدایت ورہنمائی کا موجب ہے۔ اس میں پنہاں حکمت ودانائی کی باتوں پر عمل کر کے انسان خالقِ کائنات کی خوشنودی حاصل کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے پاک ومطہر کلام میں فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ۝

(یونس:59-58)

ترجمہ: ”اے انسانو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے نصیحت کی بات آچکی ہے اِسی طرح جو (بیماری) سینوں میں ہے اس کی شفا بھی۔ اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت بھی۔ تُو کہہ دے کہ (یہ) محض اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے۔ پس اس پر چاہئے کہ وہ بہت خوش ہوں۔ وہ اُس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں“۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”قرآن شریف وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں، اپنی حکمتوں اپنی صداقتوں، اپنی بلاغتوں، اپنے لطائف ونکات، اپنے انوارِ روحانی کا آپ دعویٰ کیا ہے اور اپنا بے نظیر ہونا آپ ظاہر فرمادیا ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں کہ صرف مسلمانوں نے فقط اپنے خیال میں اس کی خوبیوں کو قرار دے دیا ہے بلکہ وہ تو خود اپنی خوبیوں اور اپنے کمالات کو بیان فرماتا ہے اور اپنا بے مثل ومانند ہونا تمام مخلوقات کے مقابلہ پر پیش کر رہا ہے اور بلند آواز سے ھل من مّعارض کا نقارہ بجا رہا ہے اور دقائق حقائق اس کے صرف دو تین نہیں جس میں کوئی نادان شک بھی کرے بلکہ اس کے دقائق تو بحرِ ذخّار کی طرح جوش مار رہے ہیں اور آسمان کے ستاروں کی طرح جہاں نظر ڈالو چمکتے نظر آتے ہیں کوئی صداقت نہیں جو اُس سے باہر ہو، کوئی حکمت نہیں جو اس کے محیط بیان سے رہ گئی ہو۔ کوئی نور نہیں جو اس کی متابعت سے نہ ملتا ہو اور یہ باتیں بلا ثبوت نہیں۔ کوئی ایسا امر نہیں جو صرف زبان سے کہا جاتا ہے بلکہ یہ وہ محقق اور بدیہی الثبوت صداقت ہے کہ جو تیرہ سو برس سے برابر اپنی روشنی دکھلاتی چلی آئی ہے“۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 664-662 حاشیہ نمبر 11)

یہ وہ واحد کلامِ حقیقی ہے جس کا ایک ایک حرف محفوظ ہے۔ جس کی حفاظت کا ذمہ خود خدائے بزرگ وبرتر نے لیا۔ جس میں معرضِ وجود سے لے کر آج تک کسی قسم کا کوئی ردوبدل نہ تو ہوا اور نہ ہی رہتی دنیا تک ہو گا۔

مسیح ومہدی کی بعثت کی ایک بنیادی غرض قرآنی تعلیمات کو رُوئے زمین پر چار سو پھیلانا تھا اور یہی وہ مشن ہے جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے کرام کے مختلف ادوار میں پوری تن دہی سے کام ہوتا رہا۔

اس مضمون کا مقصد خلافتِ خامسہ (2003-2013) کے بابرکت دور میں شائع ہونے والے تراجم قرآن کریم پر نظر ڈالنا ہے۔

الحمدللہ 2003ء سے لے کر 2013ء تک جماعت احمدیہ کو سترہ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

2003 کیٹالان زبان (Catalan) میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا گیا۔ یہ زبان سپین، اٹلی اور فرانس میں 7.2 ملین لوگوں میں بولی جاتی ہے

2004 اس سال میں جماعت احمدیہ کو کنڑا زبان (Kannada) میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی توفیق ملی

یہ زبان انڈیا اور خاص طور پر ریاست کرناٹک میں 40 ملین لوگوں میں بولی جاتی ہے۔

2005 اس سال میں کرول (Creole) اور ازبک زبان (Uzbek) میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کیا گیا۔

کرول زبان 1.1 ملین لوگوں میں جبکہ ازبک زبان ازبکستان، کرغستان، افغانستان اور ترکمانستان میں 25 ملین سے زیادہ لوگوں میں بولی جاتی ہے۔

2006 اس سال میں قرآن کریم کے گیارہ سے بیس پاروں یعنی کل نو پاروں کا تھائی زبان (Thai) میں ترجمہ ہوا۔

2007 اللہ تعالیٰ کے فضل سے 2007ء میں جماعت احمدیہ کو چار نئی زبانوں میں تراجم کرنے کی سعادت ملی۔

- مورے (Moore) زبان بورکینا فاسو میں 8 ملین سے زیادہ لوگوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اس زبان میں قرآن کریم کا پہلی مرتبہ ترجمہ کیا گیا ہے جو تقریباً دس سالوں میں مکمل ہوا۔
- وولف (Wolof) زبان سینیگال، گیمبیا اور موریطانیہ کے 4.2 ملین لوگوں کی زبان ہے۔
- تیسری زبان مینڈینکا (Mendinka) مالی، سینیگال، گیمبیا، بورکینا فاسو اور سیرالیون میں 1.3 ملین لوگوں میں بولی جاتی ہے۔
- چوتھی فولا (Fula) یہ زبان زیادہ تر مغربی افریقہ کے پچیس ملین لوگوں میں بولی جاتی ہے۔

2008 اس سال میں بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو مزید نئی چار زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

- بوزنین زبان (Bosnian) یہ زبان بوسنیا، سربیا، کروشیا (Croatia)، میکڈونیا اور سلواکیہ کے تین ملین لوگوں میں بولی جانے والی زبان ہے۔
- دوسری زبان قرغیز (Kyrgis) ہے۔ یہ کرغزستان اور تاجکستان کے تین ملین لوگوں کی زبان ہے۔
- تیسری زبان تھائی ہے جو کہ تھائی لینڈ کے ساٹھ ملین لوگوں میں بولی جاتی ہے۔
- چوتھی زبان مالاگاسی (Malagasy) ہے۔ یہ زبان میڈ گاسکر کے 18 ملین لوگوں میں بولی جاتی ہے۔

2009 اس سال میں جماعت احمدیہ کو گھانا کی اسانٹی (Asante) زبان میں ترجمہ قرآن کریم پیش کرنے کی توفیق ملی۔

2010 اس سال میں جماعت احمدیہ کو پرتگیز زبان میں ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔ یہ زبان گنی بساؤ (Guinea Bissau) میں بولی جاتی ہے۔

2011ء اور 2012ء میں کسی زبان میں ترجمہ نہیں ہوا۔

2013 اس سال میں جماعت احمدیہ کو یاؤ (Yao) زبان میں قرآن کریم گیارہ سے بیس پاروں کا ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔ اسی طرح اس سال قرآن کے پہلے دس سیپاروں کا انڈونیشیا کی زبان جاوا نیز (Javanese) میں ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔ جاوانیز زبان انڈونیشیا کے 82 ملین لوگوں میں بولی جاتی ہے۔

- اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو حضرت مولانا شیر علی صاحب کے انگریزی ترجمہ قرآنِ کریم کو (Braila) میں ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔ جس سے الحمدللہ دنیا بھر سے چالیس ملین سے زیادہ نابینا افراد استفادہ کررہے ہیں۔ اس وقت تک جماعت احمدیہ کو 72 زبانوں میں قرآن کریم کی تراجم کرنے کی توفیق مل چکی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

اس مضمون کی تیاری میں شامل ٹیم ممبرات کے نام

نگران۔ ڈاکٹر فوزیہ ذکریا۔ ریجنل صدر لجنہ پریری ریجن

مینا ناصر۔ نیشنل عاملہ

انعم جمشید۔ نائلہ انور۔ رمشہ جمشید۔ طاہرہ کامران

سمیرا قربان۔ امتہ القیوم شفیق

سیکشن
نمبر 8

روشن مستقبل کی تیاری

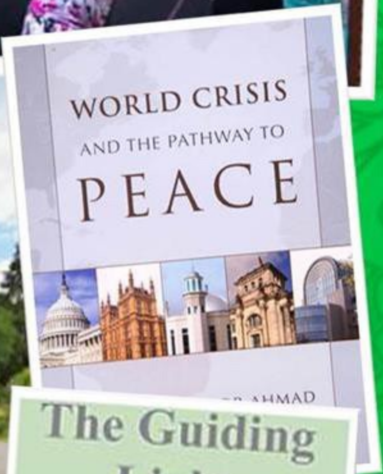

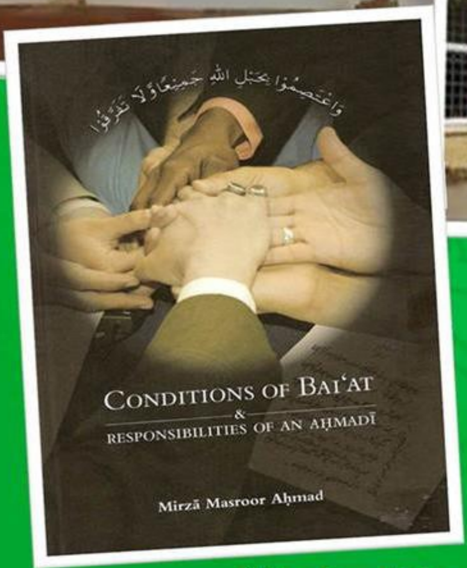

Ahmadiyya Institute of Islamic Studies
JAMIA AHMADIYYA CANADA

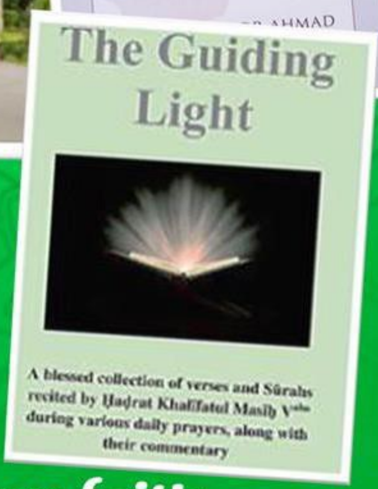

"I shall give precedence to my faith over all worldly affairs"

اس سیکشن میں شامل مضامین

- گذشتہ دس سالوں کے دوران دنیا کے مختلف ممالک مثلاً برطانیہ، کینیڈا، جرمنی میں جامعات احمدیہ نیز گھانا میں انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ کا قیام۔ان جامعات کی مختصر تاریخ اور ان میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد؟ نیز فارغ التحصیل کی تعداد اور ان کی مختلف ممالک میں تعیناتی
- ایم ٹی اے کے ذریعے واقفین نو کیلئے کلاسز کا اجراء
- یونیورسٹی طلباء، طالبات کے ساتھ میٹنگز
- کُتب از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ کی توسیع اور نئے جامعات کا قیام

تیار کردہ: امتہ الباسط۔ ناردرن اونٹاریو ریجن

قرآن پاک کی سورۃ آلِ عمران آیت 105 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

" اور چاہیئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بُری باتوں سے روکیں۔ اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں"۔

اسی طرح سورۃ التوبہ آیت 122 میں مومنوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

" مومنوں کے لئے ممکن نہیں کہ وہ تمام کے تمام اکٹھے نکل کھڑے ہوں۔ پس ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ان کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ نکل کھڑا ہوتا کہ وہ دین کا فہم حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو خبردار کریں جب وہ ان کی طرف واپس لَوٹیں تا کہ شاید وہ (ہلاکت سے) بچ جائیں"۔

پیغمبرِ اسلام فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجدیدِ دین اور اسلام کی ترویج وترقی کے لیے جس مسیح ثانی کے ظہور کی پیشگوئی کی تھی، آخرین میں آنے والے اُس مسیح موعود و مہدی معہود کے ذمے" اسلام کی ترقی وفتح کے عظیم کام کا بیڑہ اُٹھانا تھا۔

اس مشن کو پایۂ تکمیل تک پہچانے کے لیئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہودؑ نے جنوری 1906ء میں " مدرسہ احمدیہ" کے نام سے ایک مذہبی درسگاہ کی بنیاد رکھی۔ جسے بعد ازاں " جامعہ احمدیہ" کا درجہ نصیب ہوا۔ درحقیقت حضرت مسیح موعودؑ نے 1905ء میں اپنے ایک پُر تاثیر خطاب میں دو عالی مرتبت عالم صحابہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ اور حضرت مولوی برہان الدین جہلمیؓ کی وفات سے پیدا ہونے والے علمی اور تربیتی خلاء کو پُر کرنے کے لیے ایک مذہبی تعلیم کے ادارے کے قیام کی ضرورت کو بہت اہم خیال فرمایا۔

جامعہ احمدیہ کے پس منظر کی طرف نظر دوڑائی جائے تو اس کا آغاز تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی ایک چھوٹی سی برانچ کے طور پر ہوا۔ جسے 1909ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے ایک علیحدہ عمارت میں منتقل کروا دیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ 1910ء سے لیکر مارچ 1914ء تک اس مدرسہ کے منتظم اعلیٰ رہے۔ اور اُنکے خلیفہ کے منصب پر فائز ہونے کے بعد اس ادارے کی ذمہ داری حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے کاندھوں پر ڈالی گئی جسے آپ نے بہت خوش اسلوبی سے نبھایا۔

(واقفِ زندگی کی اہمیت وبرکات صفحہ 98 تا 101)

حضرت مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ مدرسہ احمدیہ کی ابتدائی حالت کا نقشہ کچھ اس طرح سے کھینچتے ہیں۔

" صرف ایک عمارت تھی۔۔۔ اُسوقت نہ بینچ تھے نہ کُرسیاں نہ ڈیسک ہوتے تھے نہ چیزیں صرف تپڑ (ٹاٹ) ہوتے تھے اور وہ بھی اپلچن ملز کے بنے ہوئے نہیں بلکہ عام تپڑ جو چُوڑھے چمار بنا کر بیچتے ہیں۔ وہ عرض میں اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ اگر کوئی معمولی جسم والا انسان بھی اُن پر بیٹھے تو اس کا آدھا جسم نیچے ہو جاتا ہے۔ جائے نماز استاد کی جگہ ہوتی تھی"۔

(الفضل 22 دسمبر 1925ء)

♦ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے 20 مئی 1928ء کو اس ادارے کا الحاق تعلیم الاسلام ہائی سکول سے ختم کر کے "جامعہ احمدیہ قادیان" کے نام سے ایک جدید علمی اور تربیتی درسگاہ کی بنیاد رکھی۔

♦ 1948ء میں جب برّصغیر پاک و ہند کی تقسیم کے بعد جماعت احمدیہ نے اپنا مرکزی دفتر ہندوستان سے تبدیل کر کے ربوہ پاکستان میں قائم کرلیا۔ اُسوقت جامعہ احمدیہ قادیان چند ماہ کے لیے پہلے لاہور اور چنیوٹ منتقل ہونے کے بعد چند سال کے لیے عارضی طور پر احمد نگر میں جاری کر دیا گیا۔

♦ 1955ء میں جامعہ احمدیہ کا مستقل قیام جماعت کے نئے مرکز ربوہ پاکستان میں کیا گیا۔ اُس وقت سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی اور بڑھتی ہوئی تعداد کے پیشِ نظر مختلف ممالک میں اس کے کیمپس بنائے گئے ہیں۔ جہاں ہر سال بڑی تعداد میں عالم فاضل مبلغین جماعت اپنی تعلیم و تربیت مکمل کرنے کے بعد دُنیا کے مختلف ممالک میں اشاعت دین کے فرائض بخوبی سرانجام دیتے ہیں۔

(اُردو ڈاکومینٹری برائے جامعہ احمدیہ ربوہ۔ الاسلام ویب سائٹ)

جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کی تاریخ کے دس شاندار سال 2003ء تا 2013ء

خلافتِ خامسہ کا زرّیں دور ابتداء سے ہی اقوامِ عالم میں تبلیغی اور دینی کامیابیوں کے لیے ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ گزشتہ 10 سال کے عرصہ میں جامعہ احمدیہ کی شاندار ترقیات نے بھی تاریخ کا ایک سنہری دَور رقم کیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ کی ترقی و ترویج کے لیے جو شاندار اقدامات کیئے ہیں اُن میں کینیڈا، برطانیہ اور جرمنی میں نئے انٹرنیشنل جامعات کا قیام اور جامعہ احمدیہ ربوہ اور جامعہ احمدیہ گھانا کی اعلیٰ پیمانے پر وسعت کے منصوبہ جات نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ جامعہ احمدیہ قادیان اور جامعہ احمدیہ نائیجیریا کو بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی توجہ اور شفقت سے حصہ ملا ہے۔

ان تمام جامعات سے زبان وبیان، مذہبی فلاسفی، اسلامی نظریات اور تقابلی علم پر مشتمل 7 سالہ علمی وتربیتی پروگرام کے بعد "شاہد" کی ڈگری کا اجراء کیا جاتا ہے۔ یہاں سے طالبِ علم اپنے ذہنوں کو علم اور روحانی نور سے روشن کرکے اپنے عہد بیعت کو نبھاتے ہوئے اور جان، مال، وقت اور اولاد کی قربانی دیتے ہوئے دُنیا کو اسلام اور احمدیت کی تعلیم سے روشناس کراتے ہیں۔

ذیل میں مختلف ممالک میں قائم شدہ جامعات کی پچھلے دس سال میں ترقی کے سفر کا ایک سرسری جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

جامعہ احمدیہ قادیان۔ ہندوستان

سرائے طاہر کی خوبصورت عمارت میں قائم شدہ جامعہ احمدیہ قادیان دُنیا کے دوسرے ممالک میں موجود جامعات میں سب سے زیادہ نمایاں اور منفرد حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اسکی بنیاد حضرت مسیح موعودؑ نے خود اپنے دستِ مبارک سے رکھی تھی۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 12 جنوری 2006ء کو جامعہ احمدیہ قادیان کی صد سالہ تقریب میں ازراہِ شفقت شرکت فرمائی۔ اور آخری سال کے 24 طالب علموں سے مختلف دینی اور انتظامی امور کے متعلق سوالات کیئے اور قیمتی ہدایات سے نوازا۔ حضور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے نمازِ تہجد کی باقاعدگی سے ادائیگی پر زور دیا۔ طالب علموں کی جسمانی صحت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔

جامعہ احمدیہ قادیان

آخری سال کے مقالہ جات کے عنوانات سے متعلق ہدایات فرمائیں۔ اور طالب علموں کو اس بھاری ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی کہ وہ مستقبل میں خلیفۂ وقت کے نمائندے کی حیثیت سے خدمت بجالانے والے ہونگے۔

(الفضل انٹرنیشنل مارچ 17 تا 23 2006ء صفحہ نمبر 16)

انٹر نیشنل جامعہ احمدیہ ربوہ پاکستان کی توسیع کا منصوبہ

1955ء میں احمد نگر سے ربوہ منتقلی کے بعد 1966ء میں جامعہ احمدیہ کے لئے دارالبرکات میں ایک عمارت کا کمپلیکس تعمیر کیا گیا تھا۔ جس میں ایک وسیع تدریسی عمارت کے علاوہ طلباء کے لیے ہوسٹل، ایک مسجد اور سٹاف کے لیے رہائشی سہولتیں شامل تھیں۔

2003ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات پر مبلّغین کی تعلیم و تربیت کے ابتدائی 2 سالہ خود مختار ٹریننگ کے پراجیکٹ کے تحت دارالنصر غربی میں ایک علیحدہ عمارت کی تعمیر کی گئی۔ اس توسیعی منصوبہ کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے پہلے سے فرمادی تھی۔ اس منصوبے کے تحت تدریسی عمارت کے علاوہ طالب علموں کی رہائش کے لیے طاہر اور نور ہوسٹلز کی تعمیر کے ساتھ ایک مکمل "جامعہ احمدیہ ربوہ۔ جونیئر سیکشن" کا قیام عمل میں آیا۔ اس کے ساتھ دارالبرکات میں پہلے سے قائم شدہ ادارے کو آخری پانچ سالوں کی تعلیم کے لیے مختص کر کے "جامعہ احمدیہ ربوہ سینئر سیکشن" کا درجہ دے دیا گیا۔ اور پھر 2005ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سینئر سیکشن کی توسیع کے منصوبے کے تحت ایک جدید Academic Block اور ایک نئے محمود ہاسٹل کی تعمیر کا کام مکمل کیا گیا۔ ان توسیعی منصوبہ جات کے نتیجے میں جامعہ احمدیہ ربوہ کی بڑھتی ہوئی تدریسی ضروریات کو احسن طریقے سے پورا کیا جا رہا ہے۔ الحمد للہ۔

(الفضل انٹرنیشنل اپریل 9 تا 15 2004ء صفحہ نمبر 2)

جامعہ احمدیہ گھانا (افریقہ) کی انٹر نیشنل درجہ کے لیے ترقی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے زیر نگرانی 21 مارچ 1966ء کو براعظم افریقہ میں مبلّغین کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے گھانا میں احمدیہ مسلم مشنری ٹریننگ کالج (AMMTC) قائم کیا گیا۔ اور مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوریؓ اس کے پہلے پرنسپل مقرر ہوئے۔

6 جنوری 2003ء کو یہ کالج گھانا کے سنٹرل ریجن میں اکرافو (Ekrafo) کے مقام پر تعمیر کی گئی ایک نئی عمارت میں منتقل ہو گیا۔ اس عمارت کا باقاعدہ افتتاح 14 مارچ 2004ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تاریخ ساز دورۂ افریقہ کے دوران خود اپنے دستِ مبارک سے فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دسمبر 2010ء میں احمدیہ مسلم مشنری ٹریننگ کالج (AMMTC) کو "جامعۃ المبشرین" کا نیا نام دیا جو افریقی ممالک میں اسلام اور احمدیت کا پیغام ہر کونے میں پھیلانے کا کام بخوبی سرانجام دے رہا ہے۔

2012ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص ہدایات کے تحت گھانا میں مکمل 7 سالہ کورس کی "شاہد" ڈگری کے لیے "انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ گھانا" کا قیام عمل میں آیا۔ اس ادارے کے لیے سنٹرل ریجن کے مینکاسم (mankassim) ٹاؤن میں ایک وسیع عمارت تعمیر کی گئی۔ اس خوبصورت عمارت کا باقاعدہ افتتاح گھانا کے موجودہ امیر و مشنری انچارج مولوی عبدالوہاب آدم صاحب نے 26 اگست 2012ء کو کیا۔ یہ جدید عمارت انتظامی بلاک، کانفرنس روم، لائبریری، کلاس رومز، ہاسٹل، گیسٹ ہاؤس اور سٹاف کی رہائش پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ 200 طالب علموں کے لیے بہترین ڈائننگ ہال اور 500 افراد کے نماز ادا کرنے کے لیے ایک بڑی مسجد بھی بنائی گئی ہے۔

(Jamiatulmubashireen.org)

انٹر نیشنل جامعہ احمدیہ کینیڈا

کینیڈا میں جامعہ احمدیہ کے قیام کے منصوبے کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے عطا فرمائی تھی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق 7 ستمبر 2003ء کو انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ کینیڈا کی باقاعدہ کلاسز کا آغاز کیا گیا۔ یہاں بھی جامعہ احمدیہ ربوہ پاکستان کی طرز پر مذہبی تربیت کا 7 سالہ کورس مکمل کرنے کے بعد کامیاب طالب علموں کو "شاہد" کی ڈگری دی جاتی ہے۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا کا عملہ مختلف پیشہ وارانہ

اساتذہ، نامور مشنریز، انسٹرکٹرز اور قابل پروفیسروں پر مشتمل ہے۔ جس میں دینی و مذہبی تعلیم کے ساتھ محبت اور بھائی چارے کی فضا کو پروان چڑھاتے ہوئے مختلف جسمانی سرگرمیوں کو بھی اہمیت دی جاتی ہے۔

(www.Jamiaahmadiyya.ca)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23 اگست 2004ء کو جامعہ احمدیہ کینیڈا کی "visitor book" میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

" طلباء جامعہ احمدیہ ہمیشہ اپنے ذہنوں میں یہ بات رکھیں کہ اُنہوں نے اپنے والدین کا خدا تعالیٰ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنے کے لیے شعور کی عمر کو پہنچ کر اپنے آپ کو پیش کر دیا ہے۔ تا آئندہ ہمیشہ وفا کے ساتھ حضرت اسماعیلؑ کے اس جواب پر بھی عمل کرتے رہیں کہ " سَتَجِدُنِی اِنشاءَ اللّٰہُ مِنَ الصَّابِرِیْنَ "۔ تعلیم کے دوران بھی اور میدانِ عمل میں بھی شاید بعض کٹھن مراحل آئیں۔ لیکن آپ نے اللہ سے مدد مانگتے ہوئے صبر اور ایمان کی اعلیٰ مثالیں قائم کرنی ہیں۔ انشاء اللہ۔۔۔"

"۔۔۔یاد رکھیں آپ خدا کے مسیح کی خاص فوجوں میں شامل ہو چکے ہیں۔ آج اس بھٹکی ہوئی دُنیا کو آپ نے ہی اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لے کر آنا ہے تا کہ دُنیا اپنے مقصدِ پیدائش کو سمجھے اور اپنے پیدا کرنے والے خدا کے حضور جھکنے والی ہو۔ یاد رکھیں یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں ہونگے۔ اس لئے خدا کے حضور گڑگڑاتے ہوئے اپنی سجدہ گاہوں کو تر کرتے ہوئے اسکے حضور جھکے رہیں۔ تا خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنی تائید و نصرت اور اپنے فضلوں کی بارش آپ پر برساتا رہے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اللہ آپ کو توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ تمام اساتذہ و طلباء جامعہ احمدیہ کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین"۔

(www.jamiaahmadiyya.ca/pdf/jamiabook.pdf)

جامعہ احمدیہ کینیڈا کی پہلی کانووکیشن کی تقریب

جامعہ احمدیہ کینیڈا کی پہلی کانووکیشن کی تقریب منعقدہ 11 جولائی 2012ء کو 2010ء، 2011ء، 2012ء میں تربیت مکمل کرنے والے 40 طالب علموں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے "شاہد" کی ڈگری وصول کی۔

میپل (Maple) شہر میں نئی تعمیر شدہ طاہر ہال کی عمارت میں منعقد کی گئی اس پُر شوکت تقریب کی صدارت حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمائی اور اپنے رُوح پرور خطاب میں طلباء کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا:

" یاد رکھیں کہ جامعہ احمدیہ سے سند لے لینا ہی کافی نہیں ہے۔ یہ وہ ابتدائی قدم ہے جو آپ نے آج اُٹھایا ہے۔ اور ابھی بہت سے مرحلے آپ نے طے کرنے ہیں۔ سب سے بڑی چیز جو ایک مربی اور مبلغ میں ہونی چاہیئے وہ اسکی عاجزی ہے۔ صرف دوسروں کو نصیحت کرنے والے نہ ہوں بلکہ جب بھی کوئی علم حاصل کریں تو اسکا پہلا مخاطب اپنے آپ کو سمجھیں۔"

ایک احمدی مشنری کی ترجیحات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" دین اور اُسکی اشاعت آپکا مقصد ہے ہمیشہ اپنے اصل مقصد کو سامنے رکھیں۔ ممکن ہے کہ تبلیغی مقاصد کے سلسلہ میں نامور سیاستدان، وکلاء اور پُر اثر شخصیات سے ملاقات ہو۔ اس چیز کو آپکی سوچوں کو بدل نہیں دینا چاہیئے۔ آپکی سوچوں کا محور بہر حال یہ رہنا چاہیئے کہ ہم واقفِ زندگی ہیں۔ دینِ اسلام کی تبلیغ اور جماعت احمدیہ کے افراد کی تربیت کے لیے ہم نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں اور یہی ہمارا محور ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 7 تا 13 دسمبر 2012ء صفحہ نمبر 12-13)

انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ کینیڈا کی نئی عمارت کا افتتاح

کینیڈا کے شہر Mississauga میں واقع " بیت الحمد" میں 2003ء سے جامعہ احمدیہ کے آغاز کے بعد ستمبر 2012ء میں اس ادارے کو نئی تعمیر شدہ عمارت " طاہر ہال" میں منتقل کر دیا گیا۔ اس عمارت کا باقاعدہ افتتاح 17 جولائی 2012ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ہاتھوں سے ہوا۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا طاہر ہال کی تیسری منزل پر واقع ہے۔ جس میں استقبالیہ لاؤنج، اسمبلی ہال، 7 کلاس رومز، سٹاف روم، کمپیوٹر لیب اور ایک باورچی خانہ بھی شامل ہے۔ جبکہ لائبریری، جمنیزیم اور ملٹی پرپز ہال گراؤنڈ فلور پر بنائے گئے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 19 تا 25 اکتوبر 2012ء صفحہ نمبر 1)

انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ یوکے

انٹرنیشنل جامعہ کی شاندار تاریخ میں جامعہ احمدیہ۔ U.K ایک سنہری باب کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کا بابرکت افتتاح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم اکتوبر 2005ء کو فرمایا۔

اس موقع پر جامعات کی ضروریات کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" اس جامعہ نے اس علاقے کے واقفینِ نو جوانوں کو جنہوں نے اپنے آپ کو مبلغ بننے کے لیے پیش کیا ہے اُن کو سنبھالنا ہے۔۔۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جب وقفِ نو کی تحریک فرمائی تھی تو فرمایا تھا کہ ہمیں لاکھوں واقفینِ نو چاہئیں۔ اب تک تو واقفینِ نو کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ لیکن جس طرح جماعت کی تعداد بڑھ رہی ہے اور جس طرح والدین کی اس طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ لاکھوں کی تعداد ہو جائے گی اور پھر ظاہر ہے کہ ہر ملک میں جامعہ احمدیہ کھولنا پڑے گا اور یہ انشاءاللہ ایک دن ہو گا"۔

طالب علموں کو نصیحت کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" یہاں جو چند سال آپ نے گزارے ہیں، تقریباً سات سال، ان میں ہر دن آپ میں انقلاب لانے والا دن ثابت ہونا چاہیئے۔۔۔ آپ کے اساتذہ کو بھی، آپ کے گھر والوں کو بھی، آپ کے ماحول کو بھی اور آپکو خود بھی اپنے اندر ہر روز ایک نئی اور پاک تبدیلی پیدا ہوتی نظر آنی چاہیئے۔ آپ کا خدا تعالیٰ سے تعلق روز بروز بڑھنا چاہیئے۔ ہمیشہ ذہن میں یہ رہے کہ مَیں وقفِ زندگی ہوں اب میرا اپنا کچھ بھی نہیں۔ میری ذات اب خدا کے لئے اور خدا کے مسیح کی جماعت کے لئے ہے۔۔۔ ہمیشہ آپ کو اس بات پر فخر رہے اور یہ فخر عاجزی میں بڑھائے کہ ہم خدا کی مسیح کی فوج کے سپاہی ہیں۔ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو تمام دنیا میں گاڑنا ہے۔ انشاءاللہ۔ اللہ تعالیٰ آپکو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"۔

(وقفِ زندگی کی اہمیت اور برکات صفحہ 107 تا 111)

جامعہ احمدیہ U.K کی نئی عمارت کا افتتاح

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21 اکتوبر 2012 کو سرے (Surrey) کے ٹاؤن ہیسل میر (Haslemere) میں جامعہ احمدیہ U.K کی نئی مرمت شدہ عمارت کا افتتاح فرمایا۔ آپ نے تمام شعبہ جات کا بغور معائنہ کیا اور اپنے رُوح پرور خطاب میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

" آپ کا اس ادارہ میں پڑھنا اور ہر مربی اور مبلغ جو ہمارا ہے اُسکا یہ دین کا علم حاصل کرنا اس لیے ہوتا ہے کہ دُنیا کو ہلاکت و تباہی سے بچائے پس یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر ڈالی ہے اور خود آپ نے اس کو حاصل کرنے کے لئے، ذمہ داری کو اُٹھانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے"۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طالب علموں کو بتایا کہ وہ امن کے پیامبر ہیں اور مزید فرمایا:

" اپنے ہاتھ کو حضرت طلحہؓ کا ہاتھ سمجھیں جو صرف آپ نے اس زمانے کے امام کی حفاظت کے لئے اُٹھایا ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لیے بھی آپکا ہاتھ اُٹھنا چاہیئے"۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 تا 20 دسمبر 2012 صفحہ نمبر 16)

انٹر نیشنل جامعہ احمدیہ U.K کی پہلی کانووکیشن کی تقریب

جامعہ احمدیہ U.K کے پہلے کانووکیشن منعقدہ 9 جون 2012ء کو Haslemere,Surrey میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23 نئے مبلغین کو ''شاہد'' کی ڈگری سے نوازا اور طلباء کی کثیر تعداد سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''آپ کی اپنی اصلاح صِرف اپنے لئے نہیں بلکہ آپ کے نمونے اب دوسروں کے لیے بھی راہِ ہدایت کا باعث بننے والے ہیں۔۔۔۔ پس کبھی اپنے آپ کو کامِل نہ سمجھیں۔ کبھی اپنے آپ کو کسی بھی علم میں ماہر نہ سمجھیں۔ کامل انسان دُنیا میں ایک پیدا ہوا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ کامل انسان ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہے''۔

(الفضل انٹر نیشنل 26 اکتوبر 2012ء صفحہ نمبر 16)

انٹر نیشنل جامعہ احمدیہ۔U.K کی دوسری کانووکیشن کی تقریب

11 جنوری 2014ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ U.K کی دوسری کانووکیشن کی تقریب کی صدارت فرمائی اور اس طرح 20 نئے مبلغین کو میدانِ عمل میں اُترنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طالب علموں کو توجہ دلائی کہ وہ خدا کے مسیح کے خلیفہ کے نمائندے ہیں اور فرمایا:

''احمدی مبلغ کی نبض ہر وقت خلیفۂ وقت کی دل کی دھڑکن کے عین مطابق چلنی چاہیئے''۔

(الاسلام. آرگ۔ ای گزٹ۔ پریس ریلیز)

مؤرخہ 21 اکتوبر 2012ء۔۔جامعہ احمدیہ U.K کی نئی عمارت کی تقریبِ افتتاح کے موقعہ پر

انٹر نیشنل جامعہ احمدیہ۔ جرمنی

جامعہ احمدیہ جرمنی کا قیام انٹر نیشنل جامعہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک اور سنہری باب کا اضافہ ہے۔ جس کا افتتاح 20 اگست 2008ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ہاتھوں سے ہوا۔

15 دسمبر 2009ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس جامعہ کے لیے نئی عمارت کی بنیاد مسجد بیت العزیز سے ملحقہ پلاٹ پر رکھی اور اب اس عمارت کے مکمل ہونے کے بعد اس میں تقریباً 80 سے زائد طالب علم یہاں دینی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ (دی مسلم ٹائمز. آرگ)

جامعہ احمدیہ جرمنی کی نئی عمارت کا افتتاح

17 دسمبر 2012ء کو حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ریڈشٹڈ (Reichstadt) کے شہر میں جامعہ احمدیہ جرمنی کے لیے نئے تعمیر شدہ کمپلیکس کا افتتاح فرمایا۔ اس شاندار تقریب کے زیرِ اہتمام شہر کے معززین ،وکلاء ، صحافی اور دیگر شہریوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ جرمنی کی یورپ میں مستقبل کی حثییت کے بارے میں فرمایا:

''یہاں صرف جرمنی کے طلباء ہی نہیں پڑھ رہے بلکہ اس چھوٹے شہر سے علم کی روشنی نکل کر سارے یورپ میں پھیلنے والی ہے۔ اور یورپین یونین تو اپنے معاشی حالات کی وجہ سے ، اقتصادی حالات کی وجہ سے اور سیاسی حالات کی وجہ سے ایک ہو کے کام کر رہی ہے۔ لیکن مذہب کی طرف یورپین یونین توجہ نہیں دے رہی۔ تو یہ جماعت احمدیہ ہے جس نے ریڈشٹڈ میں ایک ایسی اکائی یورپ کی بھی قائم کر دی ہے۔ جہاں سے دین اسلام کی حقیقی تعلیم دینے والے لوگ سارے یورپ میں پھیل کر اور ہو سکتا ہے یورپ سے باہر نکل کر بھی اسلام کی حقیقی تصویر کو پیش کریں۔ اس لحاظ سے بھی یہ اعزاز اس شہر کو حاصل ہے''۔ (الفضل انٹر نیشنل یکم تا 7 مارچ 2013ء صفحہ نمبر 14)

جامعہ احمدیہ۔ نائیجیریا

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 11 اپریل 2004ء کو افریقی ممالک کے تاریخی دورہ کے دوران ازراہِ شفقت جامعہ احمدیہ نائیجیریا میں بھی تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا۔ یہ ادارہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نائیجیریا کے شہر الارو (Ilaro) میں 1982ء سے قائم ہے۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "ریمارکس بُک" میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ جامعہ احمدیہ کے طالبِ علموں کو اسلام کا سچّا خادم بنائے۔ اللہ تعالیٰ انہیں علم اور روحانیت کے نور میں ہمیشہ ترقی عطا فرمائے۔ اللہ انہیں خلافت احمدیہ سے سچّی محبت رکھنے والا بنائے۔ آمین"۔

اسی روز جلسہ سالانہ نائیجیریا کے خطاب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ احمدیہ کے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"آپ دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے آئے ہیں۔ اس مقصد کی وجہ سے آپ پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس ذمہ داری کو وفاداری اور محنت سے ادا کریں۔ اساتذہ کرام کا ادب اور احترام کریں۔ جس سے ایک لفظ بھی سیکھا ہو اس کا احترام کریں۔ جو علم حاصل کریں وہ دوسروں تک پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور ہمیشہ مدد گار ہو"۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 تا 20 مئی 2004ء صفحہ نمبر 11)

جامعہ احمدیہ کے گریجوایٹس کی تقرری

مندرجہ بالا جامعات سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد طلباء غلبۂ اسلام کے اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لیے اپنی زندگیاں وقف کرتے ہوئے دُنیا کے طول و عرض۔ بشمول شمالی افریقہ، شمالی امریکہ، یورپ اور فار ایسٹ میں پھیل رہے ہیں۔ جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل طلباء کی تقرری بطور مربی و مبلغین، مُحقق، عالم فاضل یا دوسری جماعتی ضروریات کے تحت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خود فرماتے ہیں۔

انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ: ایک بابرکت اکیڈمی ہے جو ایسے عالمِ دین کی تربیت کا کام کر رہی ہے جنہوں نے مسیح دوراں کی فوجوں کے سپاہی بن کر تمام دُنیا کو اسلام احمدیت کے جھنڈے تلے لانے کے اعلیٰ مقصد کے لیے کام کرنا ہے۔ اس مقصدِ عظیم کی پیشگوئی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے ظہور میں آنے سے کر دی تھی۔

108 سال پہلے قادیان کے گاؤں میں "مدرسہ احمدیہ" کے نام سے جس پودے کی آبیاری کی گئی تھی اب وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے "انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ" کی شکل میں ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ جس کی جڑیں مضبوطی سے زمین میں قائم ہیں اور جس کی شاخیں تمام دُنیا میں پھیل چکی ہیں۔ الحمدللہ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذاتی دلچسپی اور شفقت کے زیرِ سایہ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تمام جامعات عالمی سطح پر اسلام کا پیغام عام کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ یہ جامعات صرف تعلیمی ادارے نہیں بلکہ محبت، تعاون اور قربانی کی آماجگاہ ہیں۔ جہاں ہر طالب علم روحانیت کے نور سے منور ہو کر ایک نئی زندگی پاتا ہے۔ اور اسلام احمدیت کی خدمت کے لیے ایک مبارک فوج میں شامل ہونے کا فخر پاتا ہے۔ الحمدللہ۔

اس مضمون کی تیاری میں معاونات کی ٹیم

نگران: شمیم رحمان صدر ناردرن اونٹاریو ریجن

ٹیم ممبر: صدف شاہ

زرّیں ہدایات کے سمندر میں سے واقفینِ نو بچوں اور بچیوں کے لئے چند نگینے

تیار کردہ: فائزہ ایّوب، عائشہ جمیل

نشاطِ اسلام کے دورِ ثانیہ میں جماعتِ احمدیہ کی دوسری صدی کے آغاز سے قبل خدا تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی توجہ ایک عظیم الشان تحریک کی جانب مبذول کروائی۔ یہ تحریک 13 اپریل 1987ء کو تحریکِ وقفِ نو کے نام سے شروع ہوئی۔ اس تحریک کا مقصد جماعت احمدیہ کے توسط سے آئندہ ہونے والی ترقیات تجدیدِ دین اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت قائم کرنے کے لئے ایک ایسی جماعت کی تیاری تھی جس میں شمولیت کے لئے آج کے والدین اپنے بچوں کو قبل از پیدائش پیش کریں گے۔ اس تحریک کے آغاز سے ہی حضورؒ نے اس تحریک میں شامل ہونے والے بچوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم و تربیت کے حوالے سے خصوصی ہدایات فرمائی تھیں۔

خلافتِ خامسہ کا آغاز اُس وقت ہوا جب یہ تحریک اپنے سترھویں سال میں تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورِ خلافت کے آغاز سے ہی سالارِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خدائی فوج کے ننھے خادموں کے سر پر اپنا دستِ شفقت رکھا۔

اس سلسلے میں پیارے آقا نے ان بچوں کی علمی، روحانی اور دینی تربیت کے لئے وقفِ نو کلاسز کا اجراء فرمایا۔ جن میں 15 سال سے کم عمر واقفین اور واقفات کی کلاسز بُستانِ وقفِ نو اور 15 سال سے زائد عمر کے واقفین اور واقفات کی کلاسز گلشنِ وقفِ نو کے نام سے منعقد کی جاتی ہیں۔ ان کلاسز میں پیارے آقا اپنی بابرکت موجودگی میں نہ صرف واقفینِ نو کی بنیادی دینی تعلیم کے متعلق تفصیلاً ہدایات دیتے ہیں بلکہ ان کی دنیاوی تعلیم کے حوالے سے بھی ان کی رہنمائی فرماتے ہیں۔

دنیا کے مختلف ممالک میں ہونے والی ان واقفینِ نو کلاسز میں پیارے آقا کی فرمودہ ہدایات الفضل میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہتی ہیں۔ علاوہ ازیں یوکے میں منعقد ہونے والی کلاسز ایم ٹی اے پر ہفتہ وار نشر کی جاتی ہیں۔

خلافتِ خامسہ کے گزشتہ دس سالوں کے دوران واقفینِ نو کے اجتماعات۔ پیارے حضور کے خطباتِ جمعہ اور مختلف ممالک کے دورہ جات جن میں کینیڈا، امریکہ، آسٹریلیا، جرمنی، جاپان، سنگاپور، بھارت، افریقہ، سپین، ناروے اور ماریشس شامل ہیں کے دوران واقفین اور واقفات کو وقفِ نو کلاسز میں دی جانے والی ہدایات میں سے چند بیش قیمت ہدایات درج ذیل ہیں:

والدین کے لئے وقفِ نو بچوں کی تربیت کے چند رہنما اصول:

اپنے دورۂ قادیان 2006ء کے دوران خطبۂ عید الاضحیہ میں بھی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے والدین کو جنہوں نے اپنے بچوں کو پیدائش سے پہلے وقف کیا ہوا ہے توجہ دلائی ہے کہ یہ دعا کیا کریں کہ اے میرے اللہ

مجھے نیکو کار اولاد عطا کرنا جو صالح ہو اور وقف کے تقاضوں کو پوری کرنے والی ہو۔ اور جن والدین کے بچے جو وقفِ نو میں شامل ہیں پیدا ہو چکے ہیں وہ اُن کے لئے بھی دعا کیا کریں کہ اُن کے بچے خادمِ دین ہوں اور اُن کا شمار ذُریّت طیبہ میں ہو۔ (الفضل انٹرنیشنل 10 مارچ 2006ء)

○ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 مئی 2003ء کو وقفِ نو بچوں کے اجتماع کے موقع پر اُن سے مخاطب ہوتے ہوئے والدین کو یہ ہدایت فرمائی:

”ماں باپ کی طرف سے بچوں کو یہ احساس بھی دِلانا چاہیئے کہ وقف نام ہے قُربانی کا۔۔۔ بعض والدین واقفینِ نو بچوں کو دوسرے بچوں سے زیادہ اہم سمجھتے ہیں یا اس لئے کہ یہ جماعت کی پراپرٹی ہے ان کا زیادہ خیال رکھتے ہیں۔ لیکن بعض دفعہ اس سے بچوں کی عادتیں خراب ہو جاتی ہیں، اس لئے والدین پہلے دِن سے ہی بچوں کو سخت جانی کی اور Hardships کی عادت ڈالیں۔ پھر جس طرح حضرت صاحب نے فرمایا تھا بچپن سے ہی سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہو ہلکا سا مذاق بھی جو جھوٹ کی طرف لے جانے والا ہو بچوں سے نہیں کرنا چاہیئے۔ ایک بہت بڑی بات بچوں کے لئے خوش مزاجی ہے۔ بعض بچے چڑ چڑے ہو جاتے ہیں، بلاوجہ بچوں کو ضدی نہ بنائیں“۔ (الفضل انٹرنیشنل، 6 جون 2006ء)

○ خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جون 2004ء میں بھی تربیتِ اولاد کے حوالے سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

”۔۔۔ پھر واقفینِ نو بچوں کی تربیت کے لئیے خصوصاً اور تمام احمدی بچوں کی تربیت کے لئیے بھی عموماً ہماری خواتین کو بھی اپنے اپنے علم میں اضافے کی ساتھ ساتھ اپنے بچوں کو بھی وقت دینے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اور اس کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔۔۔ میں نے دیکھا ہے کہ جن واقفینِ نو یا عمومی طور پر بچوں کی مائیں بچوں کی طرف توجہ دیتی ہیں اور خود بھی کچھ دینی علم رکھتی ہیں اُن کے بچوں کے جواب اور وقفِ نو کے بارے میں دلچسپی بھی بالکل مختلف انداز میں ہوتے ہیں۔۔۔ یہ خاوندوں کی اور مردوں کی ذمہ داری بھی ہے کہ ایک تو وہ اپنے عملی نمونے سے تقویٰ اور علم کا ماحول پیدا کریں پھر عورتوں اور بچوں کی دینی تعلیم کی طرف خود بھی توجہ دیں“۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جون 2004ء از الفضل انٹرنیشنل 2 جولائی 2004ء)

بُستانِ وقفِ نو کلاس یو کے 7 دسمبر 2003

بلاناغہ پنج وقتہ نماز، تلاوتِ قُرآنِ کریم اور ترجمہ و تفسیر پڑھنے کی عادت اور بہترین عملی نمونہ قائم کرنے کی ہدایت

○ اپنے دورۂ ماریشس دسمبر 2005ء میں واقفینِ نو بچوں کی کلاس کے دوران آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا:

”وقفِ نو بچوں کو نمازوں کا پابند ہونا چاہیئے۔ اگر نماز نہیں پڑھتے تو وقف کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔ پہلی بات نماز ہے اور دوسری بات قُرآن کریم کی روزانہ تلاوت کرنا۔۔ سکول جانے سے پہلے تلاوتِ قرآن کریم کرنی ہے۔ اپنے آپ کو پانچوں نمازوں کا عادی بنائیں۔ اگر آپ ان باتوں پر عمل کریں گے تو اپنے علم کو بڑھا سکیں گے اور پھر ہی صحیح وقفِ نو بچے کہلا سکیں گے“۔ (الفضل انٹرنیشنل 6 جنوری 2006ء)

○ ستمبر 2005ء میں اپنے دورۂ ڈنمارک میں واقفین بچوں کی کلاس کے دوران حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفین کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا:

”۔۔۔ امی ابو کو نماز کے لئے کہہ دیا کریں کہ وہ آپ کو جگا دیا کریں۔ ہر احمدی کو تلاوت کرنی چاہیئے اور واقفین نو کو اس طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ نماز پڑھنے والے گناہوں سے محفوظ رہتے ہیں“۔

(الفضل انٹرنیشنل 21 اکتوبر تا 27 اکتوبر 2005ء)

○ واقفینِ نو کے سالانہ اجتماع بر موقع 2011ء میں فرمایا:

”۔۔۔۔ قرآنی علوم کی گہری سمجھ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کی تفاسیر کا مطالعہ کیا جائے جو کہ اردو اور انگریزی میں مہیا ہیں۔ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہر واقف کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ وہ علمِ قُرآن حاصل کرے“۔ (الفضل انٹرنیشنل 6 مئی 2012ء)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 27 جون 2003ء میں واقفینِ نو بچوں کی تربیت کے متعلق متفرق ہدایات دیتے ہوئے واقفینِ نو کو نظام کا احترام سکھانے کے مضمون کے ضمن میں فرمایا:

”۔۔۔ پھر یہ بات واضح کروں کہ کسی بھی قسم کی برائی دل میں تب راہ پاتی ہے جب اس کے اچھے یا برے ہونے کی تمیز اُٹھ جائے۔ بعض دفعہ ظاہر اُہر قسم کی نیکی ایک شخص کر رہا ہوتا ہے، نمازیں بھی پڑھ رہا ہے، مسجد جا رہا ہے، لوگوں سے اخلاق سے بھی پیش آ رہا ہے لیکن نظامِ جماعت کے کسی فرد سے کسی وجہ سے ہلکا سا شکوہ بھی پیدا ہو جائے یا اپنی مرضی کا کوئی فیصلہ نہ ہو تو پہلے تو اس عہدے دار کے خلاف دل میں ایک رنجش پیدا ہوتی ہے۔ پھر نظام کے بارہ میں کہیں ہلکا سا کوئی فقرہ کہہ دیا، اس عہدے دار کی وجہ سے۔ پھر گھر میں بچوں کے سامنے بیوی سے یا کسی اور عزیز سے کوئی بات کر لی تو اس طرح اس ماحول میں بچوں کے ذہنوں سے بھی نظام کا احترام اُٹھ جاتا ہے۔ اس احترام کو قائم کرنے کے لئے بہر حال بہت احتیاط کی ضرورت ہے“۔

اپنے دورۂ یورپ دسمبر 2012ء کے دوران واقفاتِ نو کے ساتھ کلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”۔۔۔ واقفۂ نو کے لئے یہ معیار ہونا چاہیئے کہ چاہے اپنے افسروں سے یا اپنے عہدے داروں سے شکوے بھی ہوں تب بھی آپ نے کامل اطاعت کر کے اپنا جو مقصد ہے وقفِ نو کا اس کو پورا کرنا ہے۔ دل میں شکوہ نہیں لانا۔ کوئی برائی کرتا ہے تو دل میں شکوے آتے ہیں، دل میں خیال پیدا ہوتا ہے لیکن وہ خیال جو پیدا ہوتا ہے اس کو جماعتی کاموں کیلئے روک نہیں بننا چاہیئے۔ آپ لوگوں کی نیکیوں میں کمی کرنے کا باعث نہیں بننا چاہیئے۔ پس یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ سچی اطاعت وہ ہے جو باوجود اس کے کہ آپ سے اچھا سلوک نہ ہو تب بھی کرنی چاہیئے“۔ (الفضل انٹرنیشنل 25 جنوری 2013ء)

پردہ

اپنے دورۂ کینیڈا 2008ء کے دوران واقفاتِ نو کے ساتھ کلاس میں پردے کے حوالے سے واقفات کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا:

”۔۔۔ آپ جو بچیاں واقفاتِ نو ہیں۔ آپ کا دوسری بچیوں سے تھوڑا سا فرق ہونا چاہیئے۔ آپ کے ڈریسز میں فیشن نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔ آپ کا جو بھی پروفیشن ہو اس کے ساتھ دینی تعلیم ضروری ہو یہ نہیں کہ جوڑا کونسا خوبصورت ہے۔ بال کس طرح کے ہوں، پھر ڈریسنگ کس طرح کروانی ہے۔ ان باتوں کی طرف توجہ نہ ہو۔ آپ باہر نکلیں تو باقاعدہ حجاب ہو۔ کوٹ پہننا شروع کر دینا چاہیئے۔ سر پر دوپٹہ ہو، حجاب ہو۔ یہ نہیں سوچنا کہ فلاں نے جینز پہنی ہے تو ہم بھی جینز پہنیں گی۔ تم وقفِ نو ہو۔ تم نے دوسروں کیلئے نمونہ بننا ہے۔ اگر تم لوگ بھی دوسروں کی طرح ماحول میں بہتے ہوئے چلے گئے تو پھر سب ایک جیسے ہو جائیں گے اور آئندہ تربیت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ پس تم نے نہ صرف اپنی تربیت کرنی ہے بلکہ چھوٹے بچوں کی بھی تربیت کرنی ہے اور بعد میں آنے والوں کی بھی تربیت کرنی ہے“۔ (الفضل انٹرنیشنل 19 ستمبر 2008ء)

پردہ کے متعلق واقفات کو نصائح کرتے ہوئے اپنے دورۂ جرمنی 2011ء میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”۔۔۔ پس ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ آپ کا پردہ قرآنی حکم کے مطابق ہونا چاہیئے۔ کہ جب وہ باہر نکلے تو کسی قسم کی زینت اور حسن عورت کا، لڑکی کا کسی کو نظر نہ آتا ہو۔ سر ڈھکا ہو، بالوں کا پردہ ہے، چہرے کا پردہ ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ ناک بند کر کے ہی چلنا ہے اگر میک اپ نہیں کیا ہوا، ٹھوڑی، ماتھا، اور بالوں کا جو پردہ ہے وہ ٹھیک ہے۔ لیکن اگر میک اپ کیا ہوا ہے تو بہر حال چہرہ چھپانا ہوگا۔۔۔۔ ہندوستان میں رواج ہے تنگ پاجامہ پہننے کا، لیکن جب باہر نکلتے ہیں تو برقعہ ہوتا ہے، لمبا کوٹ ہوتا ہے۔ ۔۔ جینز اگر پہن لی، اگر لمبی قمیض ہے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر جینز پہن کے چھوٹا بلاؤز ہے صرف سر پر حجاب لے کے باہر نکل آئی ہیں تو وہ بے فائدہ چیز ہے۔ کیونکہ سر کا پردہ تو آپ نے کر لیا جسم کا نہیں کیا“۔

(الفضل انٹرنیشنل 12 اگست 2011ء)

اسی ضمن میں اپنے دورہ ناروے کے دوران واقفاتِ نو کی ایک کلاس میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفات کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا:

"بچیاں کہتی ہیں کہ ہم تو ابھی چھوٹی ہیں۔ گیارہ بارہ سال کی ہیں۔ بڑی ہوں گی تو ہم سکارف پہن لیں گی یا کوٹ پہن لیں گی۔ تو اگر دس سال تک یہ احساس پیدا نہیں ہوا تو پھر بڑے ہو کر بھی یہ احساس پیدا نہیں ہو گا۔" (الفضل انٹرنیشنل 2 دسمبر 2011ء)

اپنے دورۂ کینیڈا 2012ء کے دوران واقفاتِ نو کے ساتھ کلاس میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"۔۔۔وقفِ نو تب ہی ہے کہ Sacrifice کرو۔ تم لوگ اپنے سکارف Sacrifice نہیں کر سکتے تو پھر اور کیا کرنا ہے"۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 ستمبر 2012ء)

پندرہ سال کی عمر کو پہنچنے پر اپنے وقف کی تجدید کرنا

اپنے خطبہ جمعہ 22 اکتوبر 2010ء میں 15 سال سے اوپر واقفینِ نو کے متعلق ہدایات دیتے ہوئے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"۔۔۔۔جب بچے پندرہ سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو مقامی اور نیشنل سیکرٹریانِ وقفِ نو ان کے وقف کی تجدید کروائیں۔ پہلے بھی میں بتا چکا ہوں، بلکہ اب میں نے کہا ہے کہ جو یونیورسٹیوں، کالجوں میں پڑھ رہے ہیں وہ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد بھی تجدید کریں"۔

2013ء کے اپنے دورۂ کینیڈا میں واقفینِ نو کے ساتھ کلاس کے دوران حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"۔۔۔پھر 18 سال کے بعد جب یونیورسٹی جاتے ہو تو پہلے اجازت لو کہ میں یہ پڑھنا چاہتا ہوں"۔ (الفضل انٹرنیشنل 16 اگست 2013ء)

اس طرح اپنے دورۂ سپین 2013ء کے دوران سیکرٹری وقفِ نو کے اپنے شعبے کی رپورٹ پیش کرنے پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"۔۔۔جو پندرہ سال سے اوپر ہیں کیا انہوں نے اپنا وقف کا فارم پُر کر دیا ہے؟ جنہوں نے ابھی تک فارم نہیں بھرا اُن کو فون پر یاد دہانی کروائیں اور پھر جنہوں نے فارم نہیں بھرا اُن کی فہرست مرکز میں بھیج دیں تاکہ میں ان کا نام وقف سے خارج کر دوں"۔ (الفضل انٹرنیشنل 31 مئی 2013ء)

واقفینِ نو کے شعبوں کا چناؤ اور مختلف زبانیں سیکھنے کی طرف توجہ

اپنے دورۂ جرمنی 2008ء کے دوران واقفین کے ساتھ کلاس میں شعبوں کے چناؤ کے سلسلے میں واقفین کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا:

"۔۔۔اس لئے آپ زیادہ سے زیادہ کوشش کریں کہ جامعہ میں جائیں یا پھر ڈاکٹر بنیں اور ٹیچرز کی بھی ضرورت ہے۔ اسی طرح مختلف فیلڈ کے انجینئرز بھی بنیں اور یورپ کی مختلف زبانیں بھی سیکھیں اور ان زبانوں کے ساتھ ساتھ عربی اور اُردو بھی سیکھیں اور اس طرف توجہ دیں۔۔۔ بعض ایسے ہوں گے جو سائنسدان بننا چاہیں گے۔ وہ بتا دیں کہ ہماری دلچسپی ہے اور ہم ریسرچ فیلڈ میں جانا چاہتے ہیں۔ اسکی باقاعدہ اجازت لیں"۔ (الفضل انٹرنیشنل 12 ستمبر 2008ء)

واقفاتِ نو بچیوں کو اسی ضمن میں نصائح کرتے ہوئے فرمایا:

" واقفات بچیوں کو زبانوں میں مہارت حاصل کرنی چاہیئے۔ ٹیچنگ اور میڈیسن کے شعبے اختیار کرنے چاہئیں۔ وکالت پڑھنے والی بچیوں کو تعلیم مکمل کرنے کے بعد عدالت وغیرہ میں جاب کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔۔۔ جرنلزم میں تعلیم حاصل کر سکتی ہیں۔۔۔ مگر اس شعبے میں جاب کرنے سے پہلے جماعت سے اجازت لے لیں"۔ (الفضل انٹرنیشنل 12 ستمبر 2008ء)

اپنے خطبہ جمعہ 18 جون 2004ء میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفین اور واقفات کو شعبوں کے چناؤ کے سلسلے میں ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

"۔۔۔اب دوروں کے دوران مختلف جگہوں پر میں نے پوچھا ہے تو ابھی تک یا تو بچوں نے ذہن ہی نہیں بنایا ہوا 16، 17 سال کی عمر کو پہنچ کے بھی یا پھر کسی ایسے شعبے کا نام لیتے ہیں جس کی فوری طور پر جماعت کو شائد ضرورت بھی نہیں ہے۔ مثلاً کوئی کہتا ہے میں نے پائلٹ بننا ہے۔ پھر بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں تو کھیلوں سے دلچسپی ہے، کرکٹر بننا ہے یا فٹ بال کا پلیئر بننا ہے۔ یہ تو شعبے واقفینِ نو کے لئے نہیں ہیں"۔

اسی خطبہ جمعہ میں مختلف زبانیں سیکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

"۔۔۔وہ انگریزی، عربی، اردو اور ملکی زبانیں جو سیکھ رہی ہیں جب

سیکھیں تو اس میں اتنا عبور حاصل کر لیں، (میں نے دیکھا ہے کہ زیادہ تر لڑکیوں میں زبانیں سیکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے) کہ جماعت کی کتب اور لٹریچر وغیرہ کا ترجمہ کرنے کے قابل ہو سکیں تب ہی ہم ہر جگہ نفوذ کر سکتے ہیں"۔ (الفضل انٹر نیشنل 2 جولائی 2004ء)

پڑھائی مکمل کرنے کے بعد جماعت سے رابطہ کرنے کی ہدایات

واقفینِ نو جرمنی کے ساتھ ہونیوالی ایک کلاس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"۔۔۔ ہر وقفِ نو جو ہے وہ یاد رکھے کہ چاہے وہ کسی بھی فیلڈ میں ہے اُس نے اپنی تعلیم سے فارغ ہو کر اپنی خدمات کو جماعت کے لئے پیش کر دینا ہے۔ جماعت اگر کہے گی، خلیفۂ وقت اگر کہے گا کہ تم لوگ جماعت کی خدمت کے لئے آ جاؤ تو اسی وقت فوراً آ جائیں۔ اور اگر کہا جائے گا کہ دو سال کے بعد، چار سال بعد اپنی فیلڈ میں Experience لے کر آؤ، تب آئیں۔ پھر اگر کہا جائے کہ اپنا کام کرتے رہو پھر کرتے رہیں۔ لیکن یہ فیصلہ آپ نے خود نہیں کرنا بلکہ جماعت نے کرنا ہے، خلیفۂ وقت نے کرنا ہے"۔ (الفضل انٹر نیشنل 12 اگست 2011ء)

دعوت الی اللہ

8 اکتوبر 2011 کو ہونے والی ایک واقفاتِ نو کی کلاس میں دعوت الی اللہ کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" دعوت الی اللہ کیلئے راستے آپ کو تلاش کرنے پڑیں گے۔ دعوت الی اللہ کیلئے خود مواقع پیدا کرو۔ اگر آپ پڑھائی میں ہوشیار ہیں، آپ کا حلیہ، رویہ، کردار اچھا ہے۔ سکارف ٹھیک ہے اور پردہ ہے۔ دوستیاں بڑھانے کی طرف توجہ نہیں ہے تو دوسری لڑکیاں آپ کی طرف متوجہ ہوں گی اور پوچھیں گی کہ کون ہو۔ تو تم بتاؤ کہ میں احمدی ہوں۔ پھر بتاؤ کہ امام مہدی کو مانا ہے۔ اس طرح بات آگے بڑھے گی اور دعوت الی اللہ کا رستہ کھلے گا"۔ (روزنامہ الفضل 21 نومبر 2011ء)

خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سننے کی ہدایت

اپنے دورۂ ماریشس 2006ء کے دوران واقفاتِ نو کے ساتھ کلاس میں خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سننے کے حوالے سے واقفات کو ان الفاظ میں تلقین فرمائی: "۔۔۔ آپ کے نصاب میں داخل ہے کہ تمام واقفات اور واقفین کو خطبہ سننا چاہیئے"۔ (الفضل انٹر نیشنل 6 جنوری 2006ء)

کتبِ سلسلہ خصوصاً حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ باقاعدگی سے کرنے کی ہدایت

- دورۂ ماریشس 2006ء کے دوران واقفین کے ساتھ کلاس میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفین کو کتبِ سلسلہ خصوصاً حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے روزانہ مطالعہ کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

"۔۔۔ جماعت کے لٹریچر میں سے کوئی کتاب لے کر خاص طور پر حضرت مسیح موعودؑ کی کتب میں سے جو فرنچ یا انگریزی میں ترجمہ ہو چکی ہیں، چاہے ایک صفحہ بھی پڑھیں ضرور پڑھیں۔ اپنا مذہبی علم بڑھائیں۔۔۔ اور عادت بنالیں کہ سونے سے پہلے کتاب پڑھنی ہے"۔ (الفضل انٹر نیشنل 6 جنوری 2006ء)

- واقفینِ نو بھارت کے ساتھ اپنے دورہ 2005ء کے دوران کلاس میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں واقفین کو ہدایات فرمائیں:

"۔۔۔ وقفِ نو کا سلیبس تو سترہ سال کی عمر میں ختم ہو جاتا ہے اسکے بعد تفسیر حضرت مسیح موعودؑ اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کا مطالعہ کریں"۔ (الفضل انٹر نیشنل 6 جنوری 2006ء)

فاسٹ فوڈ کے متعلق چند متفرق ہدایات

- جیلیٹن کے استعمال کے متعلق ایک واقفہ کے سوال کے جواب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"۔۔۔ جیلیٹن مختلف ذریعوں سے بنتی ہے۔ کچھ جانوروں کی ہڈیوں سے بناتے ہیں۔ اس میں سؤر کی ہڈیاں بھی شامل کر دیتے ہیں اور اس پر سؤر کا نام لکھا ہوتا ہے۔ کچھ Vegetable Gelatine ہیں جو Aloe

Vera سے بھی بنتی ہیں اور کچھ اور پودے ہیں۔ Beans سے بھی جیلیٹن بنتی ہے۔ تو یہ جیلیٹن تو حلال ہیں اور جس پر سؤر بنا ہوا جیلیٹن لکھا ہو، وہ نہ کھاؤ۔ تو وہ جیلیٹینز جو حلال اشیاء سے بنی ہوں، آپ کھا سکتی ہیں"۔

(الفضل انٹرنیشنل 12 تا 18 جولائی 2013ء)

○ اپنے دورۂ آسٹریلیا کے دوران فاسٹ فوڈ کے متعلق ایک واقفِ نو کے سوال کے جواب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ان جگہوں پر ایک ہی تیل میں چکن، فِش، اور سؤر وغیرہ فرائی کرتے ہیں۔ یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ایک ہی تیل میں یہ سب چیزیں تو فرائی نہیں کی جا رہیں۔ تو اگر ایسا ہے تو اس صورت میں نہیں کھانا چاہیئے"۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 22 نومبر 2013ء)

فیس بک کے استعمال کے متعلق ہدایات

○ اپنے دورۂ جرمنی 2011ء کے دوران واقفاتِ نو کے ساتھ کلاس میں ایک واقفہ کے فیس بک کے متعلق سوال کے جواب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"۔۔۔ میں نے بتایا تھا کہ اس کے نقصان زیادہ ہیں اور فائدہ بہت کم ہے۔۔۔ بعض جگہ لڑکیاں ٹریپ ہو جاتی ہیں اور فیس بک پر اپنی بے پردہ تصاویر ڈال دیتی ہیں۔ گھر میں، عام ماحول میں، آپ نے اپنی سہیلی کو تصویر بھیجی، اس نے آگے اپنے فیس بک پر ڈال دیا اور پھر پھیلتے پھیلتے ہمبرگ سے نکل کر نیویارک اور آسٹریلیا پہنچی ہوتی ہے۔۔۔ اس لئے یہی بہتر ہے کہ برائیوں میں جایا ہی نہ جائے"۔ (الفضل انٹرنیشنل 6 جنوری 2012ء)

○ اپنے دورۂ آسٹریلیا 2013ء کے دوران فیس بک کے حوالے سے کیے گئے ایک سوال کے جواب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"کہ "الاسلام" پر جو فیس بک موجود ہے وہ تبلیغ کے لئے استعمال کریں۔ اپنی ذاتی فیس بک بنا کر استعمال کی جائے، اسکی اجازت نہیں ہے"۔

(الفضل انٹرنیشنل 22 نومبر 2013ء)

لڑکیوں کا دوسرے شہروں میں جاکر تعلیم حاصل کرنا

دورۂ جرمنی 2011ء کے دوران ایک واقفہ کے دوسرے شہر میں جاکر تعلیم حاصل کرنے کے سوال کے جواب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اگر ماں باپ اجازت دیں تو پھر سوچا جا سکتا ہے کہ جہاں جانا ہے وہاں کس کے پاس رہنا ہے۔ لڑکیوں کا علیحدہ ہوسٹل ہونا چاہیئے۔۔۔ پھر وہاں رہتے ہوئے اپنے تقدس کا، پاکیزگی کا خیال رکھنا ضروری ہے۔۔۔ اگر والدین کو تسلی نہیں ہے تو پھر بہتر ہے کہ اپنے علاقہ میں رہو اور یہیں پڑھائی کرو"۔ (الفضل انٹرنیشنل 6 جنوری 2012ء)

شادی شدہ واقفات کیلئے چند نصائح

دورہ جرمنی 2012ء کے دوران واقفات نو کے ساتھ واقفہ نے اپنا رشتہ طے ہونے پر دعا کی درخواست کی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کو چند نصائح فرمائیں:

"۔۔۔ یہ جن کے رشتے ہوئے ہیں ناں اللہ تعالیٰ ان سب کے رشتے مبارک کرے اور صبر سے حوصلے سے اپنے رشتوں کو نبھانے کی کوشش کرنا۔ اپنی طرف سے کوئی پہل نہ کرنا۔ موقعہ نہ دینا۔ نہ اپنے خاوند کو نہ اپنے سسرال کو کہ وہ انگلی اٹھا کہ یہ کہیں کہ اس لڑکی نے یہ کیا اور وہ کیا تھا۔ جو اپنی کوشش ہو سکتی ہے رشتوں کو نبھانے کیلئے وہ کوشش کرو"۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 25 جنوری 2013ء)

رشتے کیلئے تصویر بھیجنا

ایک واقفہ کے سوال پر کہ ایک لڑکی جو عموماً حجاب لیتی ہے رشتے کیلئے تصویر کیسے بھیجے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"رشتے کیلئے تصویر انٹرنیٹ یا فیس بک پر تو نہیں لگانی اگر کسی جگہ سے رشتہ آتا ہے تو خود آکر دیکھ لیں، اگر کسی دوسرے ملک میں تصویر بھیجنی پڑتی ہے تو کسی ذمہ دار رشتہ دار یا عزیز کے ہاتھ بھجوائیں۔ جماعتی عہدے دار کے ہاتھ، تاکہ وہ جائے اور دکھا کہ واپس آجائے۔ یہ نہیں کہ اس تصویر کا غلط استعمال شروع ہو جائے"۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 25 جنوری 2013ء)

اس مضمون کی تیاری میں معاونات کی ٹیم

ٹیم ممبرز: دُرِّ شہوار احمد، ملیحہ احمد، زنیرہ نجف
عائشہ عثمان کریم، عالیہ مجید

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طلباء و طالبات کیساتھ سوال و جواب کی محفلوں میں سے چند جھلکیاں

تیار کردہ: امتہ السلام ملک، صائمہ احمد، مُنیبہ عدنان بھلّی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورِ خلافت میں مختلف ممالک میں دورہ جات کے دوران ہر طبقہ عمر کی رہنمائی فرمائی۔ آپ نے اپنے خطابات، میٹنگز اور سوال وجواب کی محفلوں کے ذریعے ذیلی تنظیموں، واقفین نو، عہدے داران، ممبران جماعت اور مختلف مدارج کے طلبا کو زریں نصائح اور مشوروں سے نوازا۔ سوال وجواب کی محفلیں خاص طور پر دلچسپی کا باعث بنیں کیوں کہ ان میں ہر شخص ہر موضوع پر اپنے پیارے امام کے ساتھ براہ راست اپنا سوال پیش کر کے راہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔

طلبا کے ساتھ سجنے والی درجنوں سوال و جواب کی محفلیں ہر موضوع حیات پر علم کا ایک خزانہ ہیں۔ سوال و جواب کے اس روحانی سمندر میں سے چند گوہر نایاب طلبا کی دلچسپی اور رہنمائی کے لئے یہاں پیش کئے جاتے ہیں۔

عبادات اور اخلاقیات کے بارے میں سوالات کے جوابات

کیا انسان دُعا سے قسمت بدل سکتا ہے؟

حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''دعا سے قسمت کی تبدیلی کا کیا سوال ہے۔ مَیں تمہیں ایک سوال کے ذریعہ سمجھاتا ہوں۔ تم لڑکیاں ہو۔ عورت شادی کرتی ہے۔ بعض دفعہ مرد دوسری شادی کرتا ہے۔ شریعت نے اسے بعض حالات میں، بعض شرائط کے ساتھ اجازت دی ہے اور عورت اس میں روک نہیں بن سکتی۔ تو ایسی صورت میں عورت دعا تو کر سکتی ہے۔ تو ایسی صورت میں عورت دعا کرے۔ اب دُعا کی قدرت کا قانون شادی کرنے کے قانون پر غالب ہو جائے گا۔ لیکن جو دُعا کرنے کی شرائط اور لوازمات ہیں ان کے ساتھ دعا کی جائے۔ اضطراری کیفیت پیدا ہو، دل سے دعا کرو اور کامل یقین سے دعا کرو۔ دُعا کی قبولیت پر بھی پورا یقین ہو تو قانونِ قدرت غالب آسکتا ہے۔ دُعاؤں سے تقدیر بدلتی ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل 15جون تا21جون2012ء۔ صفحہ نمبر11)

معاشرہ کی بُرائیوں سے بچنا

حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ استغفار کیا کرو۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھا کرو۔ حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سوسائٹی میں اچھی چیزیں بھی ہوتی ہیں لیکن جو بُری چیزیں ہیں اُن سے بچو۔ (الفضل انٹرنیشنل 31مئی تا06جون 2013ء صفحہ نمبر16)

نفسِ مطمئنہ کی حالت تک کیسے پہنچا جائے

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''اگر آپ ہر وقت بے چین رہتے ہیں تو پتہ چل جائیگا کہ نفسِ مطمئنہ حاصل نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر آپ کی دعاؤں کی طرف توجہ

رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رہتی ہے۔ دنیاداری کی طرف توجہ زیادہ نہیں ہے اور اطمینان ہے تو سمجھیں آپ کا دل نفسِ مطمئنہ کی طرف جا رہا ہے۔ اور اگر ہر چیز کی بے چینی ہے اور بے اطمینانی ہو رہی ہے تو پھر دعا کریں اور استغفار کریں۔ (الفضل انٹرنیشنل 30 اگست تا 12 ستمبر 2013ء صفحہ 20)

مطالعہ کُتب حضرت مسیح موعودؑ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جامعہ احمدیہ یو کے کلاس 23 اکتوبر 2010ء

"جب آپ میں اتنی عقل ہو کہ آپ اس کا احاطہ کر سکتے ہیں اور اسے سمجھ سکتے ہیں تو اس کو پڑھنا شروع کر دیں۔ اور آسان آسان کتابیں جو بعد کی ہیں وہ پہلے پڑھیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی جو 1900ء سے پہلے کی کتابیں ہیں وہ ذرا مشکل ہیں۔ اردو تو آپ کو پڑھنی نہیں آتی اور اگر اردو پڑھنی آتی ہے تب بھی وہ آپ کیلئے مشکل ہوں گی۔ ان ابتدائی کتب کا انگریزی زبان میں ترجمہ کرنا بعض دفعہ مشکل ہو جاتا ہے۔ تو جو 1900ء کے بعد کی کتابیں ہیں ان کو پڑھیں۔ مثلاً حقیقۃ الوحی ایک کتاب ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے لکھا ہے کہ اس کو تین دفعہ پڑھو۔ ویسے تو ہر کتاب کا لکھا ہے کہ تین دفعہ پڑھو اگر پڑھ سکتے ہو لیکن حقیقۃ الوحی کے بارہ میں کہا ہے کہ اگر اس کو یاد کر لو تو آپ ہر ایک کو جواب دے دو گے"۔ (الفضل انٹرنیشنل 30 اگست تا 12 ستمبر 2013ء صفحہ 21)

ہم جنس پرستی کے متعلق جماعت کے عقائد

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"یہ تو بے حیائی ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ یہ قدرت کے خلاف ہے۔ یہ چیز نیچر میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں تمام جانوروں میں ہر جگہ جو صنفِ مخالف ہے اس کیلئے کشش رکھی ہے۔ یہ تو دنیا کے اپنے خیالات ہیں۔ اس کے بعد کہہ دیتے ہیں کہ دماغی مسئلہ ہے۔ بچپن میں ہی بعض ایسی باتیں ہو جاتی ہیں جو بچوں کی سوچ کو تبدیل کر دیتی ہیں۔ اس کے بعد بہت شاذ واقعات ایسے ہوتے ہیں۔۔۔ تو ماں باپ کو بھی چاہئیے کہ وہاں سے اپنے بچوں کو بچائیں اور آپ کو خود بھی بچنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ قرآنِ کریم میں ایک قوم کا ذکر آتا ہے کہ اُن میں ایسی باتیں تھیں اور ان کو بڑی وارننگ دی لیکن وہ باز نہیں آئے تو ان کی تباہی بھی ہوگئی۔ تو اس چیز سے بچنا ہی چاہئیے۔ اصل میں جو اس قسم کے لوگ ہوتے ہیں وہ ایک فیصد سے بھی کم ہوتے ہیں لیکن جب آپ اس کو قانون کے تحت لے آتے ہیں تو وہ بے حیائی پھر عام ہو جاتی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 02 اگست تا 8 اگست 2013ء صفحہ 13)

پردے اور موڈیسٹی کے بارے میں

احمدی بچیوں کا حجاب لینا باعثِ مظلومی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"آپ کو لوگوں کو سمجھانا چاہئیے کہ آپ حجاب کیوں لیتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اگر آپ حجاب لیتے وقت پریشان لگیں گی تو پھر آپ مظلوم ہی لگیں گی۔ آپ خوش رہیں اور حجاب لیتے وقت مزید خوشی دکھائیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 جون تا 20 جون 2013ء صفحہ 16)

غیروں کو نقاب اور پردہ کا تصور سمجھانا

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"اگر ایک عورت اسٹیج پر پہنچ کر کہے کہ اس کی نیچر اس کو بتا رہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو پردہ میں رکھے تو پھر زبردستی کس طرح ہوئی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"نکاح اور پردے کا فلسفہ کیا ہے؟ حیا (Modesty) آج کی بات نہیں بلکہ یہ عورت میں ہمیشہ سے ہے۔ مَیں تو حضرت موسیٰؑ کے زمانہ کی مثال دیتا ہوں کہ جب وہ کنویں یا پانی کے چشمہ پر گئے تو دیکھا کہ بکریاں چرانے والے اپنے ریوڑ لے کر آئے تھے اور ان کو پانی پلا رہے

تھے۔ دو لڑکیاں اپنی بکریوں اور بھیڑوں کے ساتھ ایک کنارہ پر بیٹھی تھیں۔ حضرت موسیٰؑ نے پوچھا تم کیوں علیحدہ بیٹھی ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جب یہ مرد پانی لے لیں گے تب ہم جائیں گی۔ تو وہ ایک حجاب تھا جس کی وجہ سے وہ ان میں Mix Up نہیں ہونا چاہتی تھیں۔ تو یہ ان کی نیچر تھی۔ اس کو کسی نے پڑھایا نہیں تھا یا ان کی کوئی مذہبی تعلیم نہیں تھی۔ حضرت موسیٰؑ نے ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا اور وہ واپس چلی گئیں۔ اس کے بعد ان میں سے ایک واپس آئی۔ اس کے بارے میں قرآن شریف میں لکھا ہے کہ وہ حیا سے شرماتی ہوئی واپس آئی اور اس نے کہا کہ میرا باپ آپ کو بلا رہا ہے۔ تو اس پر حضرت موسیٰؑ اس کے ساتھ چلے گئے۔ باپ سے باتیں ہوئیں۔ اس گھر میں رہنے کیلئے بھی Justify کرنا تھا کہ نوجوان آدمی کو نوجوان لڑکیوں کے ساتھ نہیں رہنا چاہیئے۔ باپ نے کہا ایک بچی سے شادی کر لو۔ تو یہ جو حیا کا Concept ہے یہ ہر جگہ موجود ہے اور اسی کو قائم رکھنا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ" کہ حیا ایمان کا حصّہ ہے۔ اور اس حیا کو سامنے رکھو گے تو دوسروں سے بچ کر رہو گے۔۔۔"

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"عورت کی اگر یہ حیا نہ ہو، پردہ نہ ہو اور Mixing-Up ہو تو بے حیائی پھیلتی چلی جائے گی۔ جس طرح اس سوسائٹی میں پھیل رہی ہے۔ یہاں شادیاں ہوتی ہیں۔ شادیوں کے بعد اسی پردہ کے نہ ہونے کی وجہ سے، حیا نہ ہونے کی وجہ سے اور Mix Up کی وجہ سے 65 فیصد شادیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اسلام نے کہا ہے کہ حیا کو قائم رکھو اور اپنے گھروں کو سنبھالو۔ عورت کا کام ہے کہ گھر میں بچے کی ایسی تربیت کرے کہ وہ سوسائٹی کو، اپنے ملک کو اور اپنی نیشن کو ایک Valuable Product دے۔ جب یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ نقاب کیوں رکھا جائے تو یہ سوال بھی اٹھتا ہے کہ ان کا نقاب کیوں زبردستی اتارا جائے؟ بعض ملکوں میں لاء (Law) پاس ہوا ہے تو اس کا کیا جواز ہے؟ فرانس نے لاء (Law) پاس کیا ہے کہ لڑکی نے حجاب نہیں پہننا۔ حجاب کے ساتھ لڑکیاں Public Places میں نہیں جاسکتیں۔ تو یہ بھی تو (Force) استعمال ہو رہی ہے۔ ہر ایک مسلمان کو کھلا اختیار ہونا چاہیئے۔ پاکستان جاؤ تو وہاں 75 فیصد عورتیں دیہاتوں میں رہتی ہیں۔ اور ان میں سے 75 فیصد ایسی ہیں جو نہ نقاب اوڑھتی ہیں نہ پردہ کرتی ہیں۔ ایک دوپٹہ سر پر لیا ہوتا ہے جو ان کے لباس کا حصّہ ہے۔ وہاں کوئی زبردستی تو نہیں ہو رہی۔

گلشنِ وقفِ نو کلاس نیوزی لینڈ 31 اکتوبر 2013

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

انہوں نے ہر ایک چیز کو مسئلہ بنا دیا ہوا ہے۔ یہ بھی دجال کی چال ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے پردہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اللہ نے پردہ کی ایک وجہ یہ بھی رکھی ہوئی ہے کہ مسلمان عورت کی ایک پہچان ہو جائے تاکہ اس کو لوگ نہ چھیڑیں۔ اگر اچھا لباس ہو، پردہ کرتی ہوں اور حیا سے کام لیتی ہوں تو چند ایک اوباش اور چھیڑ چھاڑ کرنے والے، Hooting کرنے والے Street Boys کے علاوہ لوگ ایسی لڑکیوں کا بڑا ادب کرتے ہیں۔۔"۔ (الفضل انٹرنیشنل 02 اگست تا 8 اگست 2013ء صفحہ نمبر 14)

احمدیہ اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن میں خدام سے رابطہ

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"آپ کو کالجز میں احمدی اور غیر احمدی طلباء کے ساتھ ایک ہی طریق سے واسطہ رکھنا چاہیئے اور آپ کو صرف پڑھائی کے متعلق واسطہ رکھنا چاہیئے۔ دوستیاں نہیں بنانی اور طلباء کے ساتھ کیفے ٹیریا میں وقت نہیں گزارنا چاہیئے۔ اُن سے پڑھائی کے حوالہ سے، اپنے مضمون کے حوالہ سے سوال پوچھ سکتی ہیں یا اگر کسی طالبعلم کو پڑھائی کے حوالہ سے آپ کی مدد کی ضرورت ہو تو آپ اس کی مدد کر سکتی ہیں۔ ہمیشہ ان سے طلباء کی حیثیت سے بات کرو نہ کے دوست کی حیثیت سے۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 جون 2013ء تا 20 جون 2013ء صفحہ نمبر 16)

لڑکوں کے ساتھ FREE MIX UP ہونا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک تو یہ بتاؤ کہ

"ہم نے ایک عہد کیا ہے کہ ہم اس دین پر عمل کرنے والے ہیں جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں حکم دیا ہے کہ تم پردہ کرو تاکہ تمہاری جو ایک Sanctity ہے وہ قائم رہے اور تمہیں یہ احساس رہے کہ مَیں نے سوسائٹی میں لڑکوں میں زیادہ MixUp نہیں ہونا اور اپنے درمیان اور لڑکوں کے درمیان ایک Barrier رکھنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یونیورسٹی میں لڑکے اور لڑکیاں پڑھ رہے ہوتے ہیں اور اس میں بعض دفعہ Interaction ہو جاتا ہے لیکن اس میں صرف جہاں تک تمہاری پڑھائی کا تعلق ہے کوئی بات سمجھنی ہے، کرنی ہے صرف اس حد تک ہونا چاہیئے۔ اس کے علاوہ کوئی Free Relationship قائم نہیں ہونا چاہیئے۔ دوستی نہیں ہونی چاہیئے۔ لڑکیاں دوستی صرف لڑکیوں کے ساتھ کریں۔ (الفضل انٹرنیشنل 12 اکتوبر تا 18 اکتوبر 2012ء صفحہ نمبر 11)

MIX AUDIENCE میں تقریر کرنا

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:

"اگر تو آپ نے باقاعدہ ریسرچ کی ہے۔ مثلاً میڈیسن یا دوسری سائنس میں کوئی ریسرچ کی ہے اور یونیورسٹی کے سیمینار میں اپنی Presentation دینی ہے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ کیونکہ یونیورسٹی میں آپ کے اپنے سیمینار بھی تو ہوتے ہیں۔ آپ اپنے مضمون کے حوالے سے بھی تو وہاں پیش کر رہی ہوتی ہیں۔ آپ کے Course Work ہوتے ہیں وہ ابھی آپ مختلف لیول پر اپنے ان سیمینارز اور پروگراموں میں پیش کر رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے اپنی کسی ریسرچ پر Presentation دینے میں حرج نہیں ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل 12 اکتوبر 2012ء تا 18 اکتوبر 2012ء صفحہ نمبر 11)

طلباء و طلبات کیلئے متفرق PROFESSIONS

عورت کا اپنا کریئر بنانا

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"ہر وہ کیریئر بنانے کی اجازت ہے جس میں عورت کی حیا پر حرف نہ آئے۔ "اَلْحَيَآءُ مِنَ الْاِيْمَانِ"۔ ہمیشہ مدنظر رہنا چاہیئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر KLM میں ایئر ہوسٹس بننا ہے، سکرٹ پہننی ہے اور سر پر چھوٹی سی ٹوپی رکھنی ہے تو اس کی تو اسلام اجازت نہیں دیتا اور نہ کسی احمدی بچی کو اس کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ آپ ڈاکٹر، ٹیچر، انجینئر، سائنٹسٹ، پروفیسر، وکیل وغیرہ تو بن سکتی ہیں بشرطیکہ آپ کا لباس ٹھیک ہو اور آپ کا حجاب نہیں اترنا چاہیئے۔ آپ کا لباس حیا والا ہو تو ٹھیک ہے۔ وکالت کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کریمنل کیسز ہیں ان میں نہیں جانا۔ (الفضل انٹرنیشنل 15 جون تا 21 جون 2012ء۔ صفحہ نمبر 11)

لڑکیوں کے لئے مضامین کا انتخاب کرنا

اصل چیز یہ ہے کہ آپ لوگوں کو سائنس پڑھتے ہوئے یا کوئی بھی مضمون پڑھتے ہوئے کسی بھی قسم کا کوئی کامپلیکس نہیں ہونا چاہیئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہاں مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ Law پڑھنے والی لڑکیاں 12.5 (فیصد) ہیں اور Medicine اور Teaching میں صرف سات اور ساڑھے سات پرسنٹ (فیصد) ہیں۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو علم سب سے اچھے ہیں: علم الادیان اور علم الابدان۔ کہ ایک دین کا علم اور ایک جسم کا علم۔

اب تلاوت بھی آپ نے سنی ہے اس میں بھی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بے فائدہ پیدا نہیں کی۔ غور کرنے کیلئے وسیع میدان ہے۔ Law ایک علم کی حد تک تو ٹھیک ہے یا پیسے کمانے کیلئے ہو۔۔۔۔ لیکن Medicine اور Teaching میں رہنا چاہیئے۔

لڑکیوں کو تو زیادہ تر Medicine میں جانا چاہیئے اور پھر Economics بھی ٹھیک ہے، خالص سائنس بھی ٹھیک ہے

Journalism بھی اچھا ہے۔ خالص سائنس میں صرف 9 پرسنٹ (فیصد) ہیں اور IT میں زیادہ ہیں۔ ٹھیک ہے کیونکہ عام طور پر اس میں رجحان زیادہ ہے لیکن جو دوسرے مضامین ہیں وہ 32 پرسنٹ ہیں۔ ان میں سے ہر مضمون میں 2 پرسنٹ (فیصد) ہیں۔

لڑکیوں کا زبانوں کی طرف بھی زیادہ رجحان ہونا چاہیئے۔ رجحان جو ہے اس میں زیادہ Medicine کی کوشش کریں۔ سب سے اچھی چیز یہ ہے، پھر Teaching، پھر زبانیں ہیں، پھر Journalism ہے اور Law تو سب سے آخر پر رہنا چاہیئے جس کو آپ نے سب سے اوپر رکھا ہوا ہے۔ وہ بلکہ 2 پرسنٹ (فیصد) میں آنا چاہیئے۔۔۔"

اُن لڑکیوں کو سائنس میں بھی جانا چاہیئے جن کا سائنس میں Interest ہو۔ لیکن ایسی چیز ہو جس سے دنیا کو فائدہ پہنچا سکیں۔ وکیل تو کافی ہیں دنیا میں فائدہ پہنچانے والے، بلکہ نقصان پہنچانے والے۔

(الفضل انٹرنیشنل 09 ستمبر تا 15 ستمبر 2011ء۔ صفحہ نمبر 4)

فارمیسی کا پروفیشن اور پردہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"عورتوں کو فارمیسی کرنی چاہیئے۔ یہ Medicine کی ایک لائن ہی ہے۔ Hospitals میں فارمیسی کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔۔۔۔ باقی جگہوں پر بھی تو جا کر کام کرتی ہیں۔ حجاب میں وہاں جا سکتی ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ مشکلات تو ہر جگہ ہیں۔ اگر سکارف نہیں لینا تو نہ کام کریں۔ اگر سکارف لے کر اجازت ہے تو پھر کریں۔۔۔ فارمیسی پڑھ رہی ہیں، اچھا subject ہے پڑھیں! اللہ فضل کرے"۔

(الفضل انٹرنیشنل 09 ستمبر 2011ء تا 15 ستمبر 2011ء۔ صفحہ نمبر 4)

لڑکیوں کا جرنلزم میں جانا

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"بالکل اجازت ہے۔ اخباروں میں لکھو گی تو ولڈرز (Wilders) کا مقابلہ کر سکو گی۔ مَیں تو لڑکیوں کو کہتا ہوں کہ اخباروں میں آرٹیکل لکھو۔ مضامین لکھو اور جو بھی اسلام کے خلاف اعتراضات ہوتے ہیں ان کا جواب دو۔۔" (الفضل انٹرنیشنل 15 جون 2012ء تا 21 جون 2012ء۔ صفحہ نمبر 11)

لڑکیوں کا شعبہ ریسرچ میں جانا

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"یورپین ممالک میں یورپین سٹوڈنٹس ریسرچ میں نہیں جا رہے۔ ان کا اس طرف کم رجحان ہے اس لئے میں نے احمدی طلباء کو کہا ہے کہ وہ اپنے مختلف مضامین میں ریسرچ میں جائیں اور یہ جو ریسرچ کا خلاء ہے اس کو پُر کریں۔ اگر آپ لوگ بھی کسی مضمون میں اچھے ہیں تو اس میں ریسرچ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہاں ان ممالک میں ایشین اور افریقن طلباء کو بہت زیادہ تحقیق اور چھان بین کرنے کے بعد اہم اور حسّاس اداروں میں ملازمت ملتی ہے۔ آپ ریسرچ ورک میں جائیں اور اپنا نام پیدا کریں تو پھر آگے بڑھنے کے مواقع بہت زیادہ ہوں گے۔

(الفضل انٹرنیشنل 31 مئی تا 06 جون 2013ء صفحہ نمبر 4)

دفاعِ اسلام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"آپ کو کسی بھی جدید مضمون کو لینا چاہیئے جس کا اسلام کے ساتھ خاص تعلق ہو۔ آپ یہ دیکھیں کہ مخالفین کس طرح اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بدنام کر رہے ہیں اور قرآنِ کریم کی آیات کی غلط تفاسیر کر رہے ہیں۔ تو آپ قرآن کریم پڑھیں اور وہ علم حاصل کریں جس سے اسلام کا دفاع ہو سکے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ نہ صرف اسلام کا دفاع کریں بلکہ یہ بھی واضح کریں کہ اسلام بعض خاص حالات میں، خاص شرائط کے ساتھ جہاد کی اجازت دیتا ہے۔ قرآنِ کریم کی صرف 190 آیات جہاد کے مضمون سے تعلق رکھتی ہیں جبکہ بائبل میں پانچ صد سے زیادہ آیات دشمن کے خلاف تلوار اٹھانے کے موضوع پر ہیں"۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 جون 2013ء تا 20 جون 2013ء صفحہ نمبر 4)

شعبہ وکالت

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”اگر واقفہ نو ہیں تو مَیں واقفات نَو بچیوں کو وکالت پڑھنے سے منع کرتا ہوں۔ اگر آپ واقفہ نو نہیں ہیں اور وکالت ہی پڑھنا چاہتی ہیں تو پھر آپ کو انسانی حقوق کی وکالت یا فیملی لاء (Law) پڑھنا چاہیئے تاکہ آپ مظلوم عورتوں کی مدد کر سکیں۔ عورتوں کو Criminal Law نہیں پڑھنا چاہیئے۔(الفضل انٹر نیشنل 14 جون 2013ء تا 20 جون 2013ء صفحہ نمبر 4)

شعبہ آرکیٹیکٹ

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”ہمیں آرکیٹیکٹس کی ضرورت ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بیت الحمید اچھی عمارت ہے لیکن اس کا مینار باقی عمارت کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا۔ لڑکوں کی نسبت لڑکیوں کی ڈیزائنگ کرنے اور خوبصورتی پہچاننے کی حِس بہتر ہے اور وہ بہتر آرکیٹیکٹ بن سکتی ہیں۔

(الفضل انٹر نیشنل 14 جون 2013 صفحہ نمبر 4)

شعبہ سیاست

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”ملک میں جو نظام چل رہا ہے وہ Democratic نظام ہے اور اس میں پولیٹیکل پارٹیز ہیں۔ اب ہر پارٹی کا ایک Manifesto ہے جس کی بنیاد پر وہ اپنی پارٹی کو چلاتے ہیں اور لوگوں کو توجہ دلاتے ہیں۔ اگر کسی کو پسند آتا ہے وہ Manifesto تو وہ ملک کی خدمت کیلئے، انسانیت کی خدمت کیلئے اچھی چیز ہے۔ تو انفرادی طور پر اگر آپ اس میں شامل ہو جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر یہ کہا جائے کہ جماعت احمدیہ ایک پارٹی کو سپورٹ کرلے تو یہ نہیں ہوتا اور نہ ہو گا کبھی۔ ہر ایک شہری ہونے کی حیثیت سے اپنی اپنی پسند کی پارٹی کو ووٹ دے سکتا ہے۔ لیکن ایک احمدی کو یہ بات سامنے رکھنی چاہیئے کہ ہر اس شخص کو ووٹ دیں چاہے وہ کسی بھی پارٹی کا ہو جو پڑھا لکھا ہے، Broad-Minded ہے، ملک کیلئے فائدہ مند ہے۔ اس کی بیک گراؤنڈ اس لحاظ سے اچھی ہے کہ آپ سمجھتے ہیں کہ وہ ملک کو فائدہ دے گا۔ اس کے اپنے خیالات اچھے ہیں کہ آپ ذاتی طور پر جانتے ہیں اور اپنے ملک کے علاوہ مجموعی طور پر انسانیت کیلئے فائدہ مند ہے۔ دنیا کے امن کیلئے فائدہ مند ہے، غریب ملکوں کی امداد کیلئے فائدہ مند ہے تو ایسے لوگوں سے تعلق بڑھانے چاہئیں اور ان کی پارٹی میں شامل ہونے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے اور ان کو ووٹ دینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ ہر ایک کا انفرادی فعل ہے۔

گلشنِ وقفِ نو کلاس خدام و اطفال، سپین 30 مارچ 2013

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

” بیس، پچیس آدمی ایک شہر میں رہتے ہیں وہ سمجھتے ہیں وہاں پارٹی کا فلاں ممبر جماعت کیلئے بھی اور ملک کیلئے، دنیا کیلئے بھی، انسانیت کیلئے بھی فائدہ مند ہے یا اس پارٹی کا منشور فائدہ مند ہے تو اس کو اکٹھے بھی ووٹ دے سکتے ہیں لیکن کسی کو کوئی پابند نہیں کیا جاسکتا کہ ضرور تم نے فلاں جگہ جانا ہے یا نہیں جانا۔ تو آپ اگر کسی پارٹی میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو بے شک ہوں۔ اچھی بات ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: افریقہ میں اور بالخصوص غانا میں کیونکہ وہاں احمدیوں کی تعداد بھی زیادہ ہے، وہاں دو تین پارٹیاں ہیں اور ہمارے احمدی اپنی پسند کے لحاظ سے مختلف پارٹیوں میں شامل ہیں اور وہ لوگ اس لیول کے ہیں کہ ان میں سے ممبر آف پارلیمنٹ تو بنتے ہی ہیں لیکن وہ منسٹرز بھی بن جاتے ہیں۔ ایک گورنمنٹ آتی ہے تو اس میں بھی ہمارے احمدی منسٹرز ہوتے ہیں، دوسری گورنمنٹ آتی ہے تو اس میں ہمارے احمدی ہوتے ہیں۔(الفضل انٹر نیشنل 30 اگست تا 12 ستمبر 2013ء صفحہ نمبر 27)

سودی کاروبار کس کس طرح حرام ہیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر اپنے ہاتھ سے سؤر کا کام کر رہے ہو جیسے اُس کو کاٹ رہے ہو وغیرہ تو اس کی قطعی اجازت نہیں۔ جہاں تک شراب اور الکوحل کا سوال ہے تو اس بارے میں آنحضرت ﷺ نے بڑے واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ اس کو بنانے والا، اس کو رکھنے والا، اس کو پلانے والا، اس کو بیچنے والا، اس کو پینے والا سب پر لعنت بھیجی گئی ہے۔ جہاں تک سؤر کا سوال ہے تو اگر بھوکے مر رہے ہو تو اس کو کھا بھی سکتے ہو مگر شراب نہیں پی سکتے۔ میں نے بھی اور مجھ سے پہلے حضرت خلیفہ رابعؒ نے بھی یہی کہا تھا کہ اگر تم بھوکے مر رہے ہو اور کوئی اور جاب نہیں ہے تو تمہیں ایسے ہوٹلوں میں کام کرنے کی اجازت مل سکتی ہے۔ لیکن جماعت تم سے چندہ نہیں لے گی کیونکہ جماعت بھوکی نہیں مر رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دوسرا یہ کہ آج کل کا جو بینکنگ کا نظام ہے اس میں سود ہر جگہ شامل ہے۔ اس نظام کے بارہ میں بھی حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ موجودہ بینکنگ کا نظام درہم برہم ہو چکا ہے۔ اس لئے اس میں بھی اجتہاد کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے جماعت نے ایک کمیٹی بنائی ہے۔ اس نے بڑا لمبا عرصہ لے لیا ہے۔ وہ اس پر غور کر رہی ہے کہ کس حد تک بینکنگ میں یہ چیزیں جائز ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ نے کسی کو پیسہ دیا اور اس کے پاس رکھ دیا کہ میں اتنے فیصد منافع لوں گا اور مجھے اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ تم نقصان میں جاتے ہو کہ فائدہ میں۔ آج کل کی عموماً جو بینکنگ ہے، اس میں عام طور پر آپ دیکھیں گے کہ اگر وہ گھاٹے میں جاتے ہیں تو دیوالیہ ہونے کا اعلان کر دیتے ہیں۔ نہ منافع اس کو ملتا ہے، نہ Limited Company کو ملتا ہے اور نہ ہی اس Share Holder کو ملتا ہے۔ بلکہ بینک لے لیتا ہے۔ تو اس لئے یہ نظام ویسا نظام تو نہ رہا جہاں سو فیصد خالصتاً سود کی بنیاد پر ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دوسرا آپ بینک میں کام کر رہے ہیں اور تنخواہ لے رہے ہیں تو آپ بینک سے طے نہیں کر رہے یا اگر آپ بینکنگ میں بزنس کر رہے ہیں یا کہیں اور بزنس کر رہے ہیں اور بینک کے ساتھ یہ طے کر رہے ہیں کہ میں اپنے بزنس پر بینک سے اتنا قرضہ لوں گا اور اگر مجھے بزنس میں اتنا منافع ملتا رہے گا تو میں اس میں سے اتنے فیصد منافع بینک کو دیتا رہوں گا۔ لیکن اگر میرا کاروبار تباہ ہو جاتا ہے تو میں کچھ نہیں دوں گا، کورٹ میں جاؤں گا اور Bankruptcy Order لے لوں گا۔ تو اس میں بھی ابھی سوچنے کی ضرورت ہے۔ لیکن میں تو یہی کہا کرتا ہوں کہ اگر کسی احمدی کے پاس بزنس کرنے کیلئے پیسے ہیں تو وہ بینک سے قرضہ لینے کی بجائے اپنے پیسوں سے ہی بزنس کرے۔۔“

(الفضل انٹرنیشنل 02 اگست تا 8 اگست 2013ء صفحہ نمبر 14)

شادی بیاہ کے متعلق سوال وجواب

شادی کیلئے تعلیم کا معیار

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”بات یہ ہے کہ جب لڑکا محسوس کرتا ہے کہ وہ شادی کے قابل ہے اور ایسے حالات ہیں تو کر لینی چاہیئے۔ وہ لڑکیاں جو پڑھ رہی ہیں اور کہتی ہیں کہ میں نے کالج میں جانا ہے یا یونیورسٹی میں جانا ہے یا میڈیسن کرنا ہے، ان کو مَیں کہا کرتا ہوں کہ اگر اچھا رشتہ ملتا ہے تو تم لوگ شادی کر لو اور ساتھ یہ شرط (Condition) رکھ دو کہ ہم نے بعد میں پڑھائی مکمل کرنی ہے۔ اسی طرح یوکے میں بہت سارے لڑکے ایسے ہیں جن کی شادیاں بیس، اکیس سال میں ہو گئی ہیں وہ پڑھائی بھی کر رہے ہیں۔ تین، چار کو میں جانتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میرا خیال ہے آپ کی شادی بھی ہو چکی ہے۔ بس پھر آپ کو کیا اعتراض ہے۔ باقیوں کو Encourage کریں کہ بیس سال کی عمر میں شادی کرا لیا کرو۔ اپنی مثال سامنے کھڑی کریں تاکہ آپ کو دیکھ کر ان سب اسٹوڈنٹس میں شادی کی طرف توجہ پیدا ہو۔ فیملی لائف بنانی چاہیئے اس سے بہت ساری برائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ (الفضل انٹرنیشنل 02 اگست 2013ء صفحہ 14)

سائنس کے متعلق سوال وجواب

دماغ کا مذہب سے کیا تعلق ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”مذہب تو ایک ایسی چیز ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ جب پیدا ہوتا ہے وہ نیک فطرت لے کر پیدا ہوتا ہے مگر اُس کی فطرت کو اس کا ماحول، اُس کا معاشرہ اُس کا Atmosphere بدل رہا ہوتا ہے۔ جو مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا ہے تو اُس کو اسلام کی باتیں پہنچتی رہیں گی، جو ہندو کے گھر میں پیدا ہوا ہے اس کو ہندو مت کی باتیں پہنچتی رہیں گی اور جو یہودی ہے اُس کو یہودیت کی کی باتیں پہنچتی رہیں گی اور جو لامذہب ہیں اسے کچھ بھی نہیں پہنچائیں گے۔ جو دہریے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرتے رہیں گے۔ اب دنیا کی باون فیصد آبادی دہریہ ہوگئی ہے۔ اس لئے اکثریت جو تھی وہ عیسائی تھی اور عیسائیت نے اب دیکھ لیا ہے کہ دو ہزار سال ہوگئے ہیں ان کا خدا نیچے آہی نہیں رہا۔ تو آہستہ آہستہ مذہب کے بارہ میں اُن کا عقیدہ بدل گیا ہے۔

حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب پریکٹیکل یا اصل مذہب جو اپنی تعلیمات کے لحاظ سے رہ گیا ہے وہ اسلام ہے لیکن اس میں بھی ملّاں نے اتنا دخل دے دیا ہے کہ اس کو بالکل Distort کرکے، بدل کر رکھ دیا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعودؑ آئے تھے تاکہ مذہب کی اور قرآن کریم کی صحیح تصویر دنیا کو بتائیں۔ مذہب یہ نہیں ہے کہ اسے دماغ کے کسی خانہ میں بچہ لے کر پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ (الذاریات:57) میں نے جنّ وانس کو صرف عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔ اور عبادت کیا ہے؟ خدا تعالیٰ کو جاننا ہی عبادت ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ Psychologist یہ کہتے ہیں کہ اس خانہ میں مذہب ہے اور اس خانہ میں دنیا ہے۔ یہ کہنا کہ انہوں نے مذہب کا خانہ خالی کردیا ہے اس لئے وہ دنیا دار ہوگئے درست نہیں ہے۔ باقی بچہ نیک فطرت لے کر پیدا ہوتا ہے۔ اس کو مذہب کے ماحول میں رکھیں تو مذہبی بن جائیگا اور اگر غیر مذہب کے ماحول میں رکھیں تو غیر مذہبی بن جائیگا۔ زندگی کا بنیادی مقصد جو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے وہ عبادت ہے۔ اور عبادت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پہچان کرنا۔

حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

” جب آدم پیدا ہوا تو شیطان نے کہا کہ میں ہر راستہ پر کھڑا ہو جاؤں گا اور دنیا کی اکثریت کو ورغلاؤں گا اور مذہب کے اور اللہ تعالیٰ کے قریب نہ آنے دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ٹھیک ہے تم نے جو کرنا ہے کرو میں نے دونوں راستے کھول کر بیان کردیئے ہیں۔ یہ مذہب کا راستہ ہے اور یہ شیطان کا راستہ ہے اور کہا کہ اگر تم ورغلاؤ گے اور اکثریت تمہارے ساتھ جائے گی تو مذہب سے ہٹ جائے گی اور اپنی پیدائش کا مقصد پورا نہیں کرے گی جس کیلئے انسان کو بنایا گیا ہے۔ تو اس پر اپنی ریسرچ کرو“۔

(الفضل انٹرنیشنل 30 اگست تا 12 ستمبر 2013ء صفحہ نمبر 19)

روحانیت کا تعلق دل سے

اس پر حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”اب تو میں نے ایک آرٹیکل بھی پڑھ لیا ہے۔ اب وہ اس طرف آرہے ہیں کہ آرڈرز پہلے دل کو جاتے ہیں اور پھر وہاں سے دماغ کو جاتے ہیں اور پھر body کو جاتے ہیں۔ اب صرف جاپانی نہیں باقی سائنسدان بھی اس طرف ریسرچ کرنے لگ گئے ہیں۔ تو جس طرح آپ کہہ رہے ہیں اس طرح تو دماغ پہلے آگیا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ وحی دل پر آتی ہے اور پھر دل سے دماغ پر جاتی ہے اور پھر زبان پر یا جسم کے کسی دوسرے حصّہ پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ روحانیت پر ابھی سائنسدان ریسرچ نہیں کرسکتے۔ وہ تو کسی روحانی آدمی سے ہی پوچھا جاسکتا ہے۔ اس لئے الہامی کیفیت بہرحال دل کے اوپر پہلے ہوتی ہے۔ یہ ایک حالت ہے، ایک کیفیت ہے جو دل پر طاری ہوتی ہے۔ انبیاء کی حالت کے بارہ میں بھی آتا ہے۔ بعض صحابہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی الہامی کیفیت کا بھی ذکر کیا ہے کہ جب الہامی کیفیت طاری ہوتی تھی تو بالکل مختلف صورت ہو جاتی تھی۔ تو اس وقت جو صورتحال ہوتی ہے وہ اس دنیا کی صورت سے باہر ہوتی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 30 اگست تا 12 ستمبر 2013ء صفحہ 27)

طالبات کی کلاس۔ کیلگری، کینیڈا

طالبات کی کلاس یو ایس اے

Homosexuality کی وجہ ایک جین ہے یا نہیں؟

اس بچے کے ایک اور سوال پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:

”اللہ تعالیٰ تو ہمیں کہتا ہے کہ لوط کی قوم میں ایسی باتیں تھیں جو تباہ ہوگئی۔ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ یہ ایک بے حیائی ہے۔ اگر تم کسی کو اس بے حیائی میں دیکھو تو اس کو سزا دو۔ مذہبی لحاظ سے تو بہرحال یہ ایسی چیز ہے جو اسلام میں منع ہے اور سختی سے منع ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو اتنی ناپسند ہے کہ ایک قوم کو بھی تباہ کر دیا۔۔۔۔ باقی احمدیوں میں سے اگر کسی کے دل میں ایسے خیالات پیدا ہوتے ہیں تو اس کو استغفار کرنا چاہئے۔ اپنے آپ کو اس چیز سے دور کریں۔ اپنے اندر نفرت پیدا کریں۔ پھر آہستہ آہستہ دل سے خیالات نکل جاتے ہیں لیکن اگر اس کی طرف توجہ ہی رہے گی تو پھر بہرحال خیالات بڑھتے چلے جائیں گے۔ باقی جو سائنسدان ریسرچ کر رہے ہیں، دیکھتے ہیں وہ اس میں سے کیا نکالتے ہیں“۔

اس سلسلے میں مزید سوال کئیے جانے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”اس کو disease کے طور پر نہیں کہہ سکتے۔ شاید اِکّادُکّا کسی میں بیماری کے طور پر بھی ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ایسی چیز ہے کہ میں اس کی وجہ سے قوموں کو تباہ کر دیتا ہوں تو یہ بیماری تو نہیں ہے۔ یہ خود ماحول کی پیدا کردہ چیز ہے۔ بعض لوگ اس مخصوص ماحول میں رہتے ہیں کہ نفسیاتی اثر پیدا ہو جاتا ہے کہ ایک دوسرے کی طرف Attraction پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ نفسیاتی اثر ہے۔ لیکن جب اس کو آپ قومی Character بنا لیتے ہیں تو وہی چیز تباہی لے آتی ہے“۔

(الفضل انٹرنیشنل 30 اگست تا 12 ستمبر 2013ء صفحہ نمبر 27)

کیا جسم اور روح دونوں مختلف مادے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”جسم میں روح ہوتی ہے اور روح کیلئے جسم کا ہونا ضروری نہیں۔ جب آپ کی وفات ہو جاتی ہے تو روح اپنی جگہ پر اللہ تعالیٰ کے پاس چلی جاتی ہے جہاں جزا سزا اور سوال جواب ہوتے ہیں۔ لیکن بہرحال جسم کے اندر روح ہوتی ہے۔ جب Uterus میں بچہ بن رہا ہوتا ہے اور ایک وقت کے بعد جب اس میں جان پیدا ہونی شروع ہوتی ہے تو اس وقت اس میں روح پیدا ہونا شروع ہوتی ہے۔ پہلے دن سے ہی اس میں روح آجاتی ہے اور آہستہ آہستہ Develop ہوتی ہے۔ جب بھی اس میں زندگی کے آثار آجائیں تو وہ دراصل روح ہی ہوتی ہیں۔ جسم تو ایک مادی چیز ہے اور جو چیز زندگی ہے وہ روح ہے۔ تو یہ دونوں چیزیں اس طرح سے الگ الگ ہیں کہ جسم کے اندر روح ہے مگر روح کے اندر جسم کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ جس مادی جسم سے روح نکلتی ہے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگلے جہان میں جاؤ گے تو مختلف قسم کا جسم مل جائیگا اور وہ ایک روحانی جسم ہوگا جس کا تصور نہیں ہو سکتا۔“ (الفضل انٹرنیشنل 20 ستمبر تا 26 ستمبر 2013ء صفحہ نمبر 15)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی کُتب کا تعارف

تیار کردہ: امتہ الرفیق طاہرہ ،عائشہ اکیڈمی

اللہ تبارک و تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں خلافت کی نعمت عطا کی ہے اور ہمیں اس سے وابستہ ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ یہ ایک عظیم امانت ہے جس کا ہمیں امین بنایا گیا ہے۔ یہ فضل اور انعام اپنے ساتھ ذمہ داریاں بھی لاتا ہے۔ قدرتِ ثانیہ کے ہر خلیفہ نے افرادِ جماعت کو خلافت کے تعلق میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ فرمایا اور اُن کی بہترین راہنمائی فرمائی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ، تیرہ سو سال کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا"۔

(خطباتِ نور صفحہ 131)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے خلافت کی اہمیت یوں بیان فرمائی:

"اس بات کو اچھی طرح یاد رکھو کہ خلافت حبل اللہ ہے اور ایسی رسّی ہے کہ اس رسی کو پکڑ کر تم ترقی کر سکتے ہو۔ اس کو جو چھوڑے گا وہ تباہ ہو جائیگا"۔ (درس القرآن بیان فرمودہ یکم مارچ 1921 حوالہ درس القرآن صفحہ 67 مطبوعہ قادیان)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کے شکر گزار بندے بن کر اپنی زندگیوں کے دن گزاریں اور جماعت کے اندر اتحاد اور اتفاق کو ہمیشہ قائم رکھیں اور اِس حقیقت کو نظر انداز نہ کریں کہ سب بزرگیاں اور ساری ولایت خلافتِ راشدہ کے پاؤں کے نیچے ہے"۔

(تعمیر بیت اللہ کے 23 عظیم الشان مقاصد صفحہ 116)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"قیامت تک کیلئے خلافت سے اپنا دامن اس مضبوطی سے باندھ لیں کہ جیسے عروہ وثقیٰ پر ہاتھ پڑ گیا ہو جس کا ٹوٹنا مقدر نہیں۔۔۔۔ پس اگر خلافت کے ساتھ رہیں گے تو خلافت لازماً آپ کے ساتھ رہے گی اور یہی دونوں کا ساتھ ہے جو توحید پر منتج ہو گا"۔ (ماہنامہ خالد مئی 1994ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلافت کی نعمت سے نوازا ہے جو تمام قسم کی ترقیات کیلئے ایک بابرکت راہ ہے۔ اِس حَبْلُ اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔ وحدت اور یکجہتی کے قیام کیلئے اور کامیابیوں کے حصول کیلئے خلافت کے دامن سے ہمیشہ وابستہ رہیں اور نسل در نسل اپنی اولادوں کو بھی اس نعمتِ عظمیٰ سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہیں۔ ہمیشہ اس کی سربلندی اور مضبوطی کیلئے کوشاں رہیں اور اس راہ میں درپیش ہر قربانی کیلئے مستعد رہیں"۔ (مشعل راہ جلد 5 حصّہ 1 صفحہ 32-33)

حقیقت یہ ہے کہ خلافت امن اور عافیت کا ایک قلعہ ہے جس کے سایہ تلے احمدیت کا قافلہ نہایت شان سے کامرانیوں کی منازل طے کرتا رواں دواں نظر آتا ہے۔

آج خلافتِ خامسہ کے بابرکت دور میں بھی خلافت ہمارے لئے ایک چشمہ رواں ہے جس سے ہم ہر لحہ فیض اٹھا رہے ہیں۔ ہمیں آپ کے محبت پیار اور حکمت سے بھرے خطبات اور خطابات سے مستفیض ہونے کا موقع ملتا ہے۔ ہر لحہ یہ احساس ہوتا ہے کہ ہمارے لئے ایک سائبان اور محبت کرنے والا وجود موجود ہے جو ہمارے لئے راتوں کو جاگتا اور خدا سے راہنمائی اور دعائیں مانگتا ہے۔ ہمیں ہر وقت اور ہر قسم کے حالات میں راہنمائی دیتا، تربیت و اصلاح کرتا، کمزوریوں سے آگاہ کرتا اور ہر قسم کے حالات سے نبرد آزما ہونے کے طریق وضوابط سکھاتا ہے۔

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات اور خطبات کو پڑھنے اور غور کرنے سے یوں محسوس ہوتا ہے۔ گویا علم وحکمت کے خزانے ان صفحات پر بکھرے ہوتے ہیں۔ حضور کے خطابات جو کتابی شکل میں شائع ہو چکے ہیں ان کا مختصر تعارف درجِ ذیل ہے۔

شرائطِ بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں

- حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد پہلے جلسہ سالانہ پر ''شرائط بیعت'' کا موضوع منتخب فرمایا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقرر کردہ دس شرائط بیعت میں سے پہلی تین شرائط کو قرآن مجید، احادیث نبویہؐ اور سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادت کی روشنی میں نہایت عمدہ رنگ میں تفصیل بیان فرمائیں۔
- یہ جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء کا اختتامی خطاب تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''بیعت'' کے لفظ کی وضاحت کے بعد اس کے اغراض اور مقاصد بیان فرمائے تا کہ ہر احمدی بیعت کی شرائط کو سمجھ سکے اور کماحقہ اُن پر عمل پیرا ہو سکے۔
- جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر 24 اگست 2003ء کو اپنے اختتامی خطاب میں چوتھی، پانچویں اور چھٹی شرطِ بیعت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔
- اسکے بعد 29 اگست کو شیورٹ ہالے، فرینکفرٹ، جرمنی میں خطبہ جمعہ میں ساتویں اور آٹھویں شرائط بیعت کو تفصیل سے بیان فرمایا۔
- نویں شرط حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فضل لندن میں اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 12 ستمبر 2003ء کو بیان فرمائی۔
- دسویں شرط بھی خطبہ جمعہ مؤرخہ 19 ستمبر 2003ء مسجد فضل لندن میں تفصیلاً بیان فرمائی۔
- اس کتاب کا پہلا ایڈیشن 2004ء میں انگلستان میں شائع ہوا۔ جون 2004ء میں چھپنے والے ایڈیشن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اُن تین مزید خطبات کا اضافہ کیا گیا جو حضور نے اسی موضوع پر 26 ستمبر 2003ء کو مسجد فضل لندن میں 10 اکتوبر 2003ء کو مسجد بیت الفتوح مورڈن، لندن میں اور 17 اکتوبر 2003ء کو مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمائے۔ ان خطبات میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اُن پاک روحانی تبدیلیوں کے بارہ میں روشنی ڈالی ہے جو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہو کر پاک فطرت لوگوں میں پیدا ہوئیں۔ جس خوبصورت اور تفصیلی انداز میں یہ شرائط حضور نے بیان فرمائی ہیں اور ان کے پاکیزہ نمونے جو صحابہؓ نے عملی طور پر پیش کئے، پڑھ کر ایمان تازہ ہوتا اور نیا جوش پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شرائطِ بیعت پر صحیح رنگ میں عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔ اس کا انگریزی ترجمہ یوکے میں پہلے 2005 میں شائع ہوا اور پھر مزید تینوں خطبات کے ساتھ یوکے میں 2006ء میں شائع ہوا۔ کل صفحات 277 ہیں۔

اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خاکوں کی حقیقت

حق وباطل ہمیشہ آپس میں برسرپیکار رہے ہیں۔ اِسلام کے مخالفین اپنی کارروائیاں کرتے رہے ہیں مگر خدا کا فضل ہمیشہ انہیں ناکام وخائب کرتا ہے۔ چند سال قبل بعض عناصر نے آزادئ ضمیر اور آزدی صحافت کا بہانہ بنا کر اسلام اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اپنا بُغض نکالنے اور عالمِ اسلام کے خلاف نفرت پھیلانے کیلئے بیہودہ خاکے اور کارٹون مختلف کتُب اور اخبارات میں شائع کئے۔ بعض مسلم تنظیموں اور اسلامی ممالک میں اسکا

سخت ردِ عمل ظاہر ہوا، آگ لگائی گئی اور توڑ پھوڑ کی گئی۔

خلافتِ احمدیہ کی عظیم الشان برکت ظاہر ہوئی اور حضرت خلیفتہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقع پر لگاتار پانچ خطبات جو آپ نے 24، 17، 10 فروری 3 اور 10 مارچ کو پیش فرمائے۔ یہ خطبات حضور نے مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن میں ارشاد فرمائے۔

- 10 فروری 2006ء کے خُطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقعات پر سیر حاصل بحث فرمائی نیز عالمِ اسلام کا ردِّ عمل اور انصاف پسندوں کا تبصرہ بیان فرمایا۔ جو حقیقی مومن کا ردِّ عمل ہے نہایت وضاحت سے سمجھایا۔
- ایسے وقت پر اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع ہے جو مسیح موعود علیہ السلام نے کرنا تھا۔ آج ہمیں پاک اُسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ جھنڈے جلانے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت نہیں قائم ہو سکتی بلکہ اپنے درد کو دعاؤں میں ڈھالیں اور کثرت سے درود شریف پڑھیں۔
- اس سلسلہ کے دوسرے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 2006ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دوسروں کے جذبات سے کھیلنا نہ تو جمہوریت ہے اور نہ آزادیٔ ضمیر۔ پھر آپ نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ کس طرح اسلام کی شان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تقدس کو قائم کرنا ہے۔ یہی نزولِ مسیح کا حقیقی مقصد اور اسلام کا احیاء ہے۔
- تیسرے خطبہ جمعہ فرمودہ 24 فروری 2006ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وضاحت سے مغربی ممالک اور اخبارات کا دوہرا معیار اور مسلمانوں کا حال بیان فرمایا۔ مسلمانوں کے انتشار اور کمزوری کی اصل وجہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی اور مسیح ومہدی کا انکار ہے۔
- چوتھے خطبہ فرمودہ 3 مارچ 2006ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اخبار جنگ، لندن میں جماعت احمدیہ کے متعلق جھوٹی اور بے بنیاد خبر کی اشاعت پر تبصرہ فرمایا جو محض شرانگیزی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق بیان کیا نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں تفصیلاً واضح فرمایا۔
- اس سلسلہ کے آخری خطبہ جمعہ فرمودہ 10 مارچ 2006ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے بعض گروہوں کے خلافِ اسلام عمل، غیر مسلموں کو اسلام پر حملہ کرنے میں معاون بنتے ہیں۔ آپ نے غیر مسلموں کے ساتھ حُسنِ سلوک کے متعلق اسلام کی تعلیم، دشمنانِ اسلام کی زیادتیوں کے بالمقابل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان اسوۂ حسنہ، حُسنِ اخلاق اور مذہبی رواداری کا ذکر فرمایا۔ اور ثابت فرمایا کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں بلکہ حُسنِ اخلاق اور اسلام میں آزادیٔ ضمیر و مذہب کی تعلیم سے پھیلا ہے۔

پانچ خُطبات پر مشتمل یہ کتاب 111 صفحات پر مشتمل ہے۔ اسکی پہلی اشاعت یوکے میں 2006ء میں ہوئی اور دوسرا ایڈیشن 2007ء میں شائع ہوا۔

پوپ کے الزامات پر خطبہ جمعہ

پوپ نے جرمنی کی ایک یونیورسٹی میں لیکچر دیا جس میں اُس نے یہ الزام لگایا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے اور مسلمانوں کے خدا کے وجود کا عقیدہ کمزور ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 15 ستمبر 2006 کو خطبہ جمعہ میں ان الزمات کی تردید کی کہ قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط تعلیمات منسوب کر کے پوپ نے مسلمانوں کے احساسات کو ٹھیس پہنچائی ہے ۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس تحریرات پڑھیں جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور اسلامی تعلیمات پر روشنی پڑتی ہے۔

3۔ خطابات

خلافت کے حوالہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چار شہرہ آفاق خطابات یوکے میں 2009ء میں شائع ہوئے جو 110 صفحات پر مشتمل ہیں۔ تفصیل درجِ ذیل ہے۔

(1) عالمگیر جماعت احمدیہ کے نام پیغام

صد سالہ خلافت جوبلی (2008ء-1908ء) کے پُرمسرت موقع

پر احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کے نام ایک خصوصی پیغام بھیجا جو اردو اور انگریزی میں شائع ہوا۔

اس پیغام میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختصر طور پر جماعت احمدیہ کی تاریخ ، مخالفین کی کوششوں، خلافت احمدیہ کے قیام اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظاروں کا ذکر فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر اللہ تعالیٰ نے قدرتِ ثانیہ کا ظہور فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں خدا کا فضل شاملِ حال رہا۔ پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جماعت احمدیہ کو تمکنت نصیب ہوئی اور جماعت باوجود مخالفتوں کے طوفان کے مضبوط ہوتی گئی۔ قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر یعنی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورِ خلافت میں حکومتوں کے ٹکرانے اور ظالمانہ قوانین کے اجراء کے باوجود یہ قافلہ ترقی کی جانب بڑھتا رہا۔ پھر خلافتِ رابعہ کی صورت میں جماعت احمدیہ کو ترقی اور رفعت نصیب ہوئی۔ ”احمدیت کے کینسر“ کو ختم کرنے کا دعویٰ کرنے والوں کو خدا نے نیست و نابود کر دیا۔ خلیفۂ وقت کو پاکستان سے ہجرت کرنا پڑی مگر یہ ہجرت ترقی کی نئی منازل کی بنیاد بن گئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے خدائی وعدہ ” میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ کا ظہور ایم ٹی اے کے ذریعہ اس طرح ہوا کہ اس مردِ مجاہد کی آواز، جو خلیفۂ وقت کو عضوِ معطّل کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے، اُن کے گھروں میں پہنچ گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات پر خدا نے اپنی قدرت کا جلوہ پھر سے دکھایا اور جماعت کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کر دیا۔ اور اب پھر ہر دن نئی شان سے طلوع ہو رہا ہے۔ آخر میں حضور نے دنیا کے تمام احمدیوں کو نصیحت فرمائی کہ مسیح محمدیؐ کے مشن کو دنیا میں قائم کرنے اور وحدت کی لڑی میں پروئے جانے کا حل صرف اور صرف خلافتِ احمدیہ سے جُڑے رہنے میں ہے۔

(2) خطاب بر موقع صد سالہ خلافت جوبلی 2008ء

یہ شہرہ آفاق خطاب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 مئی 2008ء کو ایکسیل سنٹر لندن سے فرمایا جو ایم ٹی اے کی برکت سے ساری دنیا میں بیک وقت سنا گیا۔

سب سے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کے حضور شکر گزاری اور عاجزی کی طرف توجہ دلائی جس نے اپنے فضل واحسان سے اس انعام سے بہرہ ور فرمایا ہے۔ پھر فرمایا کہ جماعت کی تاریخ مخالفین کی مخالفت اور ایذاء دہی کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہر خلیفہ کو استقامت، جرأت اور دلیری عطا کی۔ دشمنوں کے سارے منصوبوں سے بے خوف خدا پر توکّل کرتے ہوئے جماعت کو حوصلہ اور تسلّی دیتے رہے۔ اور ہر خلیفہ کی وفات پر خدا نے جماعت کو تھام لیا اور نئے خلیفہ کے ذریعہ استحکامِ خلافت نصیب ہوا۔ اب قدرتِ ثانیہ کا پانچواں دور بھی اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ایک نیا باب ہے، دشمن پر ایک تازیانہ ہے۔

خلافت کی نئی صدی میں داخل ہونا ہمارے لیئے انشاء اللہ تعالیٰ، احمدیت کی ترقی اور فتوحات کا دَور ہو گا۔ خلافت احمدیت کے ساتھ جو ترقی وابستہ کی گئی ہے یہ ایک نہ ختم ہونیوالا سلسلہ ہے اور خدا ہمیشہ ان انعامات کے نظارے کرائے گا جو خلافت کے ساتھ جُڑے رہنے سے ہر فردِ جماعت پر بھی ہوں گے۔ خدا ایسے افراد جماعت کو عطا کرے گا جن کے دلوں کو خود خلافت کی محبت سے بھر دیگا، بھر رہا ہے اور بھرا ہوا ہے۔

پھر حضور نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا خدام کے اجتماع 1959ء پر لئے جانے والے عہد کو معمولی تبدیلی کے ساتھ ساری دنیا میں موجود احمدی مرد و خواتین سے لیا اور جو موجود تھے، سب نے کھڑے ہو کر حضور کے ساتھ اس عہد کو دُہرایا پھر حضور نے پُر سوز دعا کروائی۔

(3) خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 2008ء

مورخہ 30 مئی 2008ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ میں 27 مئی کو سو سالہ یومِ خلافت کے متعلق فرمایا کہ یہ عموماً ایک انسان کی زندگی میں ایک بار ہی آتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی بنیاد کی پہلی صدی 1889ء میں یعنی اُنیس (19) سال پہلے منائی گئی۔ لندن کا پروگرام مرکزی جلسہ کے طور پر تھا جس میں 18-19 ہزار کی حاضری تھی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس تقریب نے سب کے ایمان تازہ کر

دیئے اور خلافت سے محبت اور عقیدت کا اظہار ہوا۔ اگر دلوں میں کوئی معمولی شک بھی تھے تو وہ اس تقریب کی برکت سے صاف ہو گئے۔ گویا آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہی نے اس عروہ وثقی کو پکڑا ہوا ہے جس کے نہ ٹوٹنے کی ضمانت خود خدا نے دی ہے۔

آج ایم ٹی اے ہی وہ چینل ہے جو مسیح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کا ہے اور انسان کی پیدائش کے مقصد کو پورا کر رہا ہے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کی کہ اسوقت جوبلی کی تقریب سے جو تبدیلی محسوس ہوئی ہے وہ عارضی نہ ہو بلکہ اسے ہمیشہ یاد رکھیں اور جو عہد باندھا ہے اُس پر ہمیشہ کاربند رہیں۔ پھر حضور نے اس خوشخبری کا ذکر فرمایا کہ اٹلی میں مسجد و مشن ہاؤس کیلئے جگہ کا 27 مئی کو سودا ہوا ہے۔ الحمدللہ۔

(4) اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 2008ء

مؤرخہ 24 اگست 2008ء کو جرمنی کے جلسہ سالانہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے معرکۃ الآراء اختتامی خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے تفصیل سے خلافت کا مقام بیان فرمایا جماعتِ احمدیہ خوش قسمت ہے جنہیں خلافت کی نعمت عطا ہوئی ہے۔ اور وہ اس نعمت کی برکت سے اسلام کی تعلیمات دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ مسلم ممالک کو اسوقت بہت سی پریشانیوں کا سامنا ہے کیونکہ ان کے حکمرانوں کو صرف اپنے آرام اور مفاد سے غرض ہے وجہ یہی ہے کہ انہوں نے امامِ وقت کا انکار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت کو اہم کردار ادا کرنے کی توفیق مل رہی ہے اور وہ دُور دراز اسلام کی خوبصورت تعلیمات کو پہنچا رہے ہیں نیز ایم ٹی اے کی بدولت یہ پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے اور بہت سی ویب سائٹس بھی بن گئی ہیں۔ پاکستان اور انڈونیشیا میں احمدیوں کے ساتھ جو ناروا سلوک کیا جا رہا ہے وہ عارضی ہے۔ مخالفین احمدیت جو اپنی نفرت کا نشانہ بناتے ہوئے احمدیوں کو قتل کر رہے ہیں، وہ خدا کی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جماعت کی تاریخ گواہ ہے جب بھی ایسی روکیں ڈالی گئیں، خدا نے خود ہر موڑ پر جماعت کی حفاظت کی، مخالفین کی کوششیں ناکام ہوئیں اور جماعتِ احمدیہ کو طاقت اور قوت حاصل ہوئی۔

4۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثالی نمونہ

خطبہ جمعہ فرمودہ 23 فروری 2007ء

ہالینڈ کے ایک ممبر پارلیمنٹ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلامی تعلیم، قرآن کریم کے بارہ میں انتہائی بیہودہ اور ظالمانہ الفاظ استعمال کئے گئے۔ اس کی مذمت اور غلط پروپیگنڈہ کو روکنے کیلئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23 فروری 2007ء کو خطبہ جمعہ میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے حسین لمحوں کی تصویر بیان کی جو محسنِ انسانیت ہیں ان کے احسانات کا تذکرہ کیا تا یہ لوگ آپؐ کی پاک ذات پر حملے کر کے عذاب کو دعوت نہ دیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس تحریرات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام، اعلیٰ اخلاق، مخلوقِ خدا سے ہمدردی، دشمنوں پر رحمت و شفقت اور رحم دلی کا ذکر کیا۔

ہالینڈ کا یہ ممبر آف پارلیمنٹ کیتھولک گھر میں پیدا ہوا اور اسلام پر پُرانا اعتراض کرنے والا ہے۔ اس نے ہمارے پیارے نبی جو رحمۃ اللعالمین تھے اور قرآن مجید جو خدا کا کلام ہے، ان پر بیہودہ الزام لگائے ہیں۔ اس لحاظ سے حضور نے احمدیوں کو بھی اس ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ لوگوں تک پاک اسوۂ رسول کی تصویر پہنچائیں۔ اُن کو بتائیں کہ اسلام میں دہشت گردی کی تعلیم نہیں بلکہ جنگوں میں بھی عورتوں، بچوں، بوڑھوں کے ساتھ نرمی، احسان اور رحم کی تعلیم دی ہے۔ جنگی قیدیوں کے ساتھ شفقت اور رحم کا یہ سلوک ہے کہ آپ بھوکے رہ کر یا روکھی سوکھی کھا کر اُن کو اچھا کھلایا ہے۔

احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات کو عام کریں کیونکہ وہ لوگ جو ایسی نازیبا باتیں کرتے ہیں اپنے ملک کے بھی خیر خواہ نہیں ان کا مقصد صرف اور صرف دنیا میں فتنہ اور فساد پیدا کرنا ہے۔

اُردو میں اس خطبہ کے 11 صفحات اور انگلش ترجمہ کے بھی 11 صفحات ہیں۔

5۔ عائلی زندگی کے متعلق خطاب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شادی کے اہم بندھن کی اہمیت اور اس کو حسن وخوبی سے نبھانے کے لیے تفصیلی ہدایات پر مشتمل مؤرخہ 23 جولائی 2011ء کو جلسہ سالانہ یو کے کے موقع پر مستورات سے خطاب فرمایا جسے بعد میں لجنہ اماء اللہ یو کے نے انگلش ترجمہ کے ساتھ 2012ء میں شائع کیا۔ اردو حصہ کے 30 اور انگریزی حصہ کے 32 صفحات ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نکاح کے موقع پر پڑھی جانے والی تین مختلف سورتوں کی آیات کی تلاوت کے بعد تفصیلی طور پر بتایا کہ ان آیات میں عورت اور مرد کے لئے شادی کے اہم بندھن کو نبھانے کے لئے بڑی اہم باتوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان آیات میں پانچ مرتبہ تقوٰی کا ذکر ہے۔ والدین کا فرض ہے کہ نہ صرف خود خیال رکھیں بلکہ اپنے بچوں کو بھی رحمی رشتوں کا تقدس اور احترام سکھائیں۔

حضور نے فرمایا کہ عائلی مسائل کا اثر اولاد پر پڑتا ہے اور گھریلو جھگڑے بالآخر خلع اور طلاق تک پہنچ جاتے ہیں۔ شادی بیاہ کے معاملات میں تقوٰی، قولِ سدید، سچائی اور باہمی اعتماد گہری حکمت رکھتے ہیں۔ حضور نے قرآن اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان رشتوں کی اہمیت واضح فرمائی۔ آخر میں حضور نے فرمایا کہ طلاق اور خلع کی شرح بڑھنے کی وجہ بے صبری، نیکیوں میں کمی اور تقوٰی سے دوری ہے۔ اور اس طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ مردوں اور عورتوں کو تقوٰی پر قائم رہتے ہوتے اپنے رشتے نبھانے کی توفیق دے۔ آمین۔

6۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبّت

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر 2012ء بیت الفتوح لندن)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام دشمن عناصر کے انتہائی گھٹیا، گھناؤنے اور ظالمانہ فعل یعنی عظیم محسنِ انسانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اہانت بھری فلم بنانے اور فرانس میں کارٹون بنائے جانے پر شدید غم کا اظہار اس خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ اگرچہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو اس پر تکلیف ہوئی ہے۔ مگر سب سے بڑھ کر تکلیف ہم احمدی مسلمانوں کو ہے۔ کیونکہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور غلامِ صادق کے ماننے والوں میں سے ہیں۔ جس نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم مقام کا ادراک عطا فرمایا۔ اس لحاظ سے احمدیوں کا فرض ہے کہ اپنے اپنے ملک میں اربابِ حکومت کو اس بیہودہ گوئی سے روکنے کی طرف توجہ دلائیں۔ اس سازش کے خلاف اصل حقیقت سے آشنا کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے خوبصورت پہلو دکھائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ اسوۂ حسنہ کا اظہار اپنے ہر عمل سے کرکے، اسلام کی تعلیم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی عملی تصویر بن کر دنیا کو دکھائیں۔

اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کو اپنے غم اور دُکھ کے صحیح اور حقیقی اظہار کا سلیقہ سکھایا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان دنیا پر ظاہر ہو۔

7۔ اسلام امن پسند دین ہے

یہ لیکچر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گھانا، بورکینا فاسو، بینن اور نائیجیریا کے دورہ کے دوران بینن کی Cotonou D'Abamey Calavi یونیورسٹی میں دیا۔

یہ لیکچر انگریزی زبان میں ہے اور 12 صفحات پر مشتمل ہے۔

اس میں حضور نے وضاحت سے فرمایا کہ اسلام کے مخالف عناصر نے اسلام کو ایک ظالم اور دہشت گرد مذہب کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس وجہ سے ضروری محسوس ہوتا ہے کہ اسلام کی امن کی تعلیمات جو ہر گوشۂ حیات سے متعلق ہیں پیش کی جائیں، بیان کی جائیں اور ان کا عملی اظہار کیا جائے۔ اس تصور اور پراپیگنڈہ کو دلائل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے واقعات سے دور کیا جائے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں قرآن تھا۔ اسلام کی بیان کردہ جنگوں کے متعلق تعلیمات کو پھیلایا جائے جن میں تاکید ہے کہ اپنی حدود سے

تجاوز نہ کریں۔ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو نہ ماریں نہ ہی جانوروں کو ماریں اور درختوں کو کاٹیں۔

اسلامی تعلیمات سے آگاہی دنیا کو اسلام کے امن پسند مذہب ہونے کا علم دے گی۔ اسی طرح اسلام کی مذہبی آزادی اور آزادیٔ ضمیر کی تعلیم سب سے بہتر اور مکمل ہے۔

8۔عالمی بدامنی اور امن کی شاہراہ

یہ کتاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی امن کے موضوع پر چھ معرکۃ الآراء تقاریر اور دنیا کے بارہ عظیم سربراہانِ مملکت کے نام خطوط پر مشتمل ہے۔ اس کے 198 صفحات ہیں۔

پہلا ایڈیشن 2012ء میں یوکے میں شائع ہوا۔ دوسرا 2013ء میں اور تیسرا بھی 2013 میں یوکے میں شائع ہوا۔

اگر ہم اس وقت دنیا کے حالات کا جائزہ لیں تو ہر طرف بدامنی، فساد اور نفسا نفسی کا دور دورہ ہے۔ ایسے حالات میں اسلام اور امن کا پیغام دینا ایک عظیم الشان جہاد ہے۔ ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک امن کے پیغامبر بن کر دنیا کے بڑے بڑے ایوانوں میں اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور امن پر مبنی تعلیمات لے کر پہنچے۔ انہیں بتایا کہ اس وقت صرف اور صرف اسلام کی تعلیم ہی اُن کی بے چینی اور دکھ کا ازالہ کر سکتی ہے۔ یہ بدامنی خواہ سوسائٹی میں ہو، شہر میں ہو یا دنیا میں۔ اسلام کی آغوش اور اس کی تعلیم پر عمل ہی اس کا حل ہے۔

صرف اسی پر بس نہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کے عظیم سربراہان کو اسلام کی پاکیزہ تعلیم اور وقت کی ضرورت سے روشناس کرنے کے لئے خطوط لکھے۔

(1)عالمی بدامنی کے متعلق اسلامی نظریہ

اس سلسلہ کی پہلی تقریر حضور نے برطانوی پارلیمنٹ، ہاؤس آف کامن، لندن یو۔کے میں 22 اکتوبر 2008ء کو فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضع ”عالمی بدامنی کے متعلق اسلامی نظریہ“ تھا۔ اس موقع پر بہت سے ایم پی اور معززین نے شرکت کی اور استفادہ کیا۔

(2)وطن کی محبت اور وفاداری کے متعلق اسلامی تعلیمات

دوسرا خطاب حضور نے مؤرخہ 30 مئی 2012 کو جرمنی کے ملٹری ہیڈ کوارٹر کوبلنز میں فرمایا۔

آپ کا موضوع تھا ”وطن کی محبت اور وفاداری کے متعلق اسلامی تعلیمات“

اس خطاب میں حضور نے وضاحت سے وطن کی محبت اور وفاداری کو بیان کیا۔ نیز یہ کہ غداری اور بے وفائی کس طرح ملک و قوم کے لیے نقصان دہ ہو سکتی ہے۔ اسی طرح ملک کے عہدیداروں کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ ہمیشہ سب کے مفاد کو مدّ نظر رکھیں۔ اس موقع پر بریگیڈیئر، جنرل کرنل اور بہت سے فوج کے اعلیٰ عہدیداروں نے شرکت کی اور حضور کے خطاب سے مستفیض ہوئے۔

(3) ایٹمی جنگ کے بھیانک اور کامل انصاف کی اشد ضرورت

مؤرخہ 24 مارچ 2012ء لندن میں منعقد ہونے والے امن سیمینار میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ”ایٹمی جنگ کے بھیانک نتائج اور کامل انصاف کی اشد ضرورت“ کے موضوع پر بیت الفتوح مسجد لندن میں خطاب فرمایا ایک ہزار سے زائد حاضرین میں حکومت کے وزراء، عمائدین، ہاؤس آف کامن اور ہاؤس آف لارڈز کے ممبر، لندن کے میئر نیز معززین نے شرکت کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2004ء سے ”امن سمپوزیم“ کا آغاز کیا تھا۔ جس میں مختلف شعبہ حیات سے تعلق رکھنے والے منسٹرز، پارلیمنٹ کے ممبرز، مذہبی لیڈرز اور دوسرے عمائدین شامل ہوئے تھے۔ مقصد یہ تھا کہ دنیا کو عالمی امن کے سلسلہ میں اسلامی تعلیمات سے روشناس کرایا جائے۔ جنگ کی تباہی اور ہلاکت سے آگاہ کیا جائے۔ اور عاجزی وانکساری سے خدا کے حضور جھکنے کی طرف متوجہ کیا جائے۔ صرف یہی وہ راستہ ہے جو تباہی سے بچانے والا اور فلاح عطا کرنے والا ہے۔

(4)امن کا راستہ۔۔۔اقوام کے درمیان تعلقات

کیپیٹل ہل واشنگٹن میں 27جون 2012ء میں ایک تاریخی واقعہ رونما ہوا۔جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کانگرس کے عمائدین، سینیٹرز، سفراء، مذہبی سربراہان، پروفیسرز، بیوروکریٹس اور معززین اور صحافیوں سے ''امن کا راستہ۔۔۔اقوام کے درمیان عمدہ تعلقات'' کے موضوع پر عظیم الشان خطاب فرمایا۔

بعد میں حضور کو کیپیٹل ہل بلڈنگ کا دورہ بھی کروایا گیا۔جس سے پہلے حضور کے دورۂ امریکہ کے اعزاز میں ایک قرارداد بھی پاس کی گئی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا میں امن وسلامتی کے لیے بین الاقوامی تعلقات میں کامل انصاف کی طرف توجہ دلائی اور اس سلسلہ میں اسلامی تعلیمات بیان کیں۔

اقوام کا کام ہے کہ وہ غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کریں۔امیر ملک غریب اور کمزور ملکوں کو ترقی اور آگے بڑھنے میں مدد کریں۔ترقی پذیر ممالک کے قدرتی وسائل پر کنٹرول کرنے کی بجائے انہیں آگاہ کریں کہ وہ اپنے وسائل کس طرح بروئے کار لا کر اپنے ملک و قوم کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔حضور نے قرآنی تعلیم کا حوالہ دیا کہ جب دو قومیں باہم لڑنے پر آمادہ ہوں تو کسی تیسری قوم کو باہمی افہام و تفہیم سے معاملہ حل کرنے میں مدد کرنی چاہیئے۔ تاکہ جنگ کی صورتِ حال پیدا نہ ہو اور دنیا میں امن وامان قائم ہو۔

(5)امن کی کلید۔۔۔عالمی اتّحاد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 4دسمبر 2012ء کو برسلز بیلجیم میں یورپین پارلیمنٹ سے '' امن کی کلید۔۔۔عالمی اتحاد'' کے موضوع پر تاریخی خطاب فرمایا۔جس میں تیس ممالک کے 350 سے زائد نمائندگان شامل ہوئے۔

حضور نے اپنے خطاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امن وسلامتی کی تعلیم کا ذکر فرمایا جسے مسلمان بھول چکے تھے اور اسے زندہ کرنے اور دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا۔جن کی آمد کی پیشگوئی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔شروع میں حضور نے دنیا کے موجودہ حالات کا ذکر فرمایا کہ ہر طرف فساد اور بدامنی پھیل چکی ہے۔اس کی بڑی وجہ عالمی مالی معاملات بھی ہیں۔

پھر حضور نے اسلام کی بنیادی تعلیم بیان فرمائی کہ سچا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے محفوظ رہیں۔چھوٹے درجہ سے لیکر بڑے درجہ تک اگر اِن تعلیمات پر عمل کیا جائے تو مذہبی بدامنی ختم ہو سکتی ہے۔کیونکہ اس طرح ایک دوسرے کے جذبات اور حقوق کا خیال رکھا جائے گا۔

امنِ عالم کے لئے ایک اہم اسلامی تعلیم یہ ہے کہ کسی قسم کا تکبّر اور غرور نہ کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں۔رنگ، قبائل اور قومیت صرف پہچان کے لیے ہیں اسی طرح ہر قسم کی ناانصافی خواہ وہ کسی کے حقوق کے سلسلہ میں ہو۔ناقابلِ قبول ہے۔

اس تفصیل کے بعد حضور نے فرمایا کہ آج مسلم دنیا کی بے امنی کی وجہ ان تعلیمات سے دوری ہے۔احمدیہ جماعت ان تعلیمات کو پھر سے دنیا کو روشناس کروا رہی ہے۔خدا ہمیں اس کی توفیق دے اور دنیا کو ہر قسم کی تباہی سے بچائے اور عالمی امن قائم فرمائے۔(آمین)

(6)کیا مسلمان مغربی معاشرے میں مدّغم ہو جائیں

اس موضوع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت الرشید مسجد'' ہیمبرگ جرمنی میں 2012 میں خطاب فرمایا۔

اس خطاب میں حضور نے فرمایا کہ سچا اسلام برائی سے بچاتا ہے اور نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔اسلام کا امتیاز یہ ہے کہ یہ مسلمانوں کو ہر اچھائی اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔اس لیے مسلمان اپنی خوبیوں کے ساتھ ہر معاشرہ میں رہ سکتے ہیں اور اسے فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔نہ صرف جرمنی بلکہ ہر وہ ملک جہاں مختلف قومیت کے لوگ رہتے ہیں۔وہ ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کریں تو عالمی امن کی ضمانت بن سکتے ہیں۔

(7)عالمی سربراہان کے نام خطوط

2011ء اور 2012ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل 12 سربراہانِ ممالک کے نام خطوط لکھے۔

1۔ عزت مآب پوپ بینی ڈکٹ XVI کے نام خط محرّرہ 31 اکتوبر 2011ء
2۔ اسرائیل کے وزیر اعظم کے نام خط محرّرہ 26 فروری 2012ء
3۔ اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر کے نام خط محرّرہ 7 مارچ 2012ء
4۔ ریاست ہائے متّحدہ امریکہ کے صدر کے نام خط محرّرہ 8 مارچ 2012ء
5۔ وزیر اعظم کینیڈا کے نام خط محررہ 8 مارچ 2012ء
6۔ مملکتِ سعودی کے بادشاہ مقامات مقدسہ کے نگہبان کے نام خط محررہ 28 مارچ 2012ء
7۔ عوامی جمہوریہ چین کے سربراہ کے نام خط محررّہ 9 اپریل 2012ء
8۔ وزیر اعظم برطانیہ کے نام خط محررہ 15 اپریل 2012ء
9۔ جرمنی کے چانسلر کے نام خط محررہ 15 اپریل 2012ء
10۔ جمہوریہ فرانس کے صدر کے نام خط محرّرہ 16 مئی 2012ء
11۔ عزت مآب ملکہ برطانیہ اور مملکت دولت مشترکہ کے نام خط محرّرہ 19 اپریل 2012ء
12۔ اسلامی جمہوریہ ایران کے وزیر حکومت کے نام خط محرّرہ 14 مئی 2012ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان خطوط میں ان کے ملکی حالات کے لحاظ سے جامع ہدایات دی ہیں اور عالمی امن کے قیام میں مدومعاون اسلامی تعلیمات کو نہایت جرأت اور دلیری سے بیان کر کے اسلام کا پیغام پہنچایا ہے۔ یہ ایسا عظیم کام ہے جو خلافت کی برکت سے ظہور میں آیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امریکہ کے صدر کو واضح الفاظ میں لکھا کہ دنیا کے حالات تیسری عالمی جنگ کی طرف جارہے ہیں۔ اس وقت دنیوی ترقی کی بجائے دنیا کو تباہی سے بچانے کے لیے امن کے قیام کی ضرورت ہے جو صرف مالک حقیقی جو ہمارا خالق ہے۔ اس کے حضور جھکنے میں ہے۔ یہی دنیا کے بچاؤ کی ضمانت ہے۔ خدا کرے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں اور قیمتی ہدایات انسانیت کو تباہی سے بچالیں اور دنیا انصاف اور عاجزی کے راستے کو اپناتے ہوئے خدائے واحد کی طرف آجائے اور دائمی امن کو حاصل کرے۔ آمین۔

9۔ مشعلِ راہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آج کے زمانہ میں اسلام کو پھر سے زندہ کرنے کے لیے مبعوث فرمایا۔ اور آپ کی وفات کے بعد قدرتِ ثانیہ ظاہر فرمائی تاکہ خلافت کے ذریعے روحانی آبیاری ہوتی رہے۔ جس قوم کے سر پر خلیفہ کا ہاتھ ہو وہ خلیفہ کی نگہبانی اور نگرانی میں ہے۔

ہماری خوش نصیبی ہے کہ دعاؤں اور محبتوں کا یہ دور اور لازوال خزانہ ہمارے ساتھ ہے۔ سنّتِ الٰہی کے مطابق جب ایک خلیفہ اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو خدا کی قدرت اپنے فضل سے جماعت کو پھر سے تھام لیتی ہے۔ اور محبت وشفقت کا ہاتھ سینے کے دکھوں کو سکون اور اطمینان سے بدل دیتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے لیے خلفاء کی راہنمائی ہی ترقی کا زینہ ہے۔ اور ان کی اطاعت سے فلاح وکامیابی وابستہ ہے۔

مجلس خدّام الاحمدیہ پاکستان نے خلفائے کرام کے ان فرمودات اور ارشادات کو جو خدام الاحمدیہ کی تنظیمی، تربیتی، اخلاقی اور روحانی بہتری کے لئے بیان فرمائے ہیں کتابی شکل میں مدون کر کے ”مشعلِ راہ“ کے نام سے شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے فرمودات پر مبنی مشعلِ راہ جلد اوّل، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر مشتمل مشعلِ راہ جلد دوم اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطبات پر مبنی کتاب مشعلِ راہ جلد سوم ہے۔ مشعلِ راہ جلد چہارم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کے اطفال سے متعلقہ ارشادات دیے گئے ہیں۔

مشعلِ راہ جلد پنجم (حصّہ اوّل)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات وخطبات پر مشتمل مشعلِ راہ جلد پنجم (حصہ اوّل) ایک نئی کاوش ہے۔ جس میں آغازِ خلافت سے 30 اپریل 2004ء تک کے ارشادات شامل کئے گئے ہیں۔

اس کے کل 203 صفحات ہیں اور یہ جولائی 2004ء میں شائع ہوئی۔ اس جلد میں حضورانور کا 22 اپریل 2003ء کا تاریخی خطاب اور 11 مئی 2003ء کا جماعت کے احباب کے نام محبت بھرا خصوصی پیغام بھی شامل ہے۔

مشعلِ راہ جلد پنجم (حصہ دوم)

یہ جلد 203 صفحات پر مشتمل ہے اور مارچ 2006ء میں شائع ہوئی۔ اس جلد میں یکم مئی 2004ء سے 30 اپریل 2005ء تک کے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات و فرمودات جمع کئے گئے ہیں۔ اس میں ایک ضمیمہ بھی شامل ہے جس میں وہ خطابات ہیں جو مشعلِ راہ جلد پنجم (حصہ اوّل) میں شامل ہونے تھے مگر اس وقت میسّر نہ آسکے تھے۔

مشعلِ راہ جلد پنجم (حصہ سوم)

اس جلد میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یکم مئی 2005ء سے 30 اپریل 2006ء تک کے ارشادات و فرمودات جمع کئے گئے ہیں۔ اس میں حضور کے مطبوعہ خطابات اور مجلس خدام الاحمدیہ سے میٹنگز کی رپورٹس شامل کی گئی ہیں۔ یہ 125 صفحات پر مشتمل ہے۔

مشعلِ راہ جلد پنجم (حصہ چہارم)

یہ جلد یکم مئی 2006ء تا 30 اپریل 2007ء فرمودات وارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر مشتمل ہے۔ یہ جولائی 2007ء میں شائع ہوئی اور کل 200 صفحات پر مشتمل ہے۔

10۔ اوڑھنی والیوں کے لئے پھول

اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ اُس نے جماعت احمدیہ کو خلافت کی نعمت سے متمتع فرمایا۔ خلفائے وقت کی نصائح اور ارشادات ہمارے لیے قیمتی خزانہ اور راہنما ہیں۔ یہ ایسی نعمت ہیں کہ ہمیں ہر طاغوتی طاقت اور حملہ سے بچاتی ہیں اور وقت کے مناسب حال راہنمائی کرتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے خواتین سے خطابات ”الازھار لذوات الخمار“ یعنی اوڑھنی والیوں کے لیے پھول کے زیرِ عنوان حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی نگرانی میں مدون کیے گئے۔ گویا ایک قیمتی خزانہ کو محفوظ کر لیا گیا۔

آج جماعتِ احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔ لجنہ اماء اللہ پاکستان نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے احمدی مستورات سے خطابات جو آپ نے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد 2003ء تا 2005ء ارشاد فرمائے ان کو کتابی شکل میں تیار کیا۔

الازھار الذوات الخمار۔ جلد سوم حصہ اوّل

”الازھار الذوات الخمار یعنی اوڑھنی والیوں کے لیے پھول جلد سوم (حصہ اول) کے طور پر مئی 2008ء میں شائع کئے۔

اس میں جلسہ سالانہ برطانیہ، جلسہ سالانہ جرمنی، اجتماع لجنہ برطانیہ، جلسہ سالانہ ہالینڈ، جلسہ سالانہ کینیڈا، جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ، جلسہ سالانہ فرانس، جلسہ سالانہ گھانا، جلسہ سالانہ نائیجیریا، جلسہ سالانہ کینیا، جلسہ سالانہ تنزانیہ جلسہ سالانہ سویڈن، جلسہ سالانہ ماریشس اور جلسہ سالانہ قادیان کے علاوہ بعض خطباتِ جمعہ جو خاص طور پر خواتین سے متعلق ہیں شامل کئے گئے ہیں۔ 372 صفحات پر مشتمل یہ کتاب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زریں ہدایات پر مشتمل ہے۔

الازھار الذوات الخمار - جلد سوم حصہ دوم

اس جلد کی اشاعت بھی لجنہ اماء اللہ پاکستان کے زیرِ اہتمام 2009ء میں ہوئی۔ اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے 2006ء تا 2007ء تک کے خطابات شامل ہیں۔

ان میں جلسہ سالانہ برطانیہ، جلسہ سالانہ آسٹریلیا، اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی، اجتماع لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے علاوہ حضور کے خطباتِ جمعہ جو مالی قربانی، پردے کے احکام، خواتین اور دعوتِ الی اللہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ، نظامِ جماعت کی اہمیت، پردے کی روح، بچوں کے لیے دعا، باہمی رشتوں کی مضبوطی، اسلام کی خوبصورت تعلیم پر اعتراضات، مالی قربانی کا اعلیٰ معیار، چندے کی ادائیگی، عورت اپنے گھر کی نگران، مسجد کے آداب، اپنے ارد گرد ماحول پر نظر، عورتیں نمود و نمائش نہ کریں، عورتیں جماعتی پروگراموں میں خاموشی اختیار کریں اور عورت کے حقوق کے بارہ میں دیئے گئے عنوان شامل ہیں۔ اس کتاب کے کل 150 صفحات ہیں

دی گائیڈنگ لائٹ

یہ کتاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روزانہ نمازوں میں تلاوت کی جانے والی سورتوں اور آیات پر مشتمل ہے۔

یہ 2012ء میں یو۔کے میں شائع ہوئی۔ اسے پروفیسر امتہ الرزاق کارمائیکل نے مدوّن کیا ہے۔ اور اس کے 587 صفحات ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تلاوت شیڈول کی رپورٹ الفضل سے لی گئی ہے۔ یہ کتاب انگلش میں ہے اور آیات کا ترجمہ مولانا شیر علی صاحبؓ کے ترجمہ قرآن کریم سے لیا گیا ہے۔ تفسیر کے لئے Five Volume Commentary سے مدد لی گئی ہے۔ تاکہ ان آیات کا ترجمہ اور مطالب سمجھے جاسکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام احیائے اسلام اور قرآنی تعلیم کو زندہ کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ اسی وجہ سے آپ علیہ السلام نے قرآن مجید کی تعلیم پر بہت زور دیا۔ فرمایا ”جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے“۔

تمام خلفائے احمدیت نے قرآن کریم اور اس کی تعلیم کو سمجھنے اور عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اسی وجہ سے قرآن مجید کا درس ہمیشہ جاری رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نماز باجماعت پڑھاتے ہوئے بعض خاص سورتوں اور آیات کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی منتخب شدہ سورتیں اور آیات روزانہ باجماعت نماز پڑھاتے ہوئے تلاوت فرماتے ہیں۔ اپنے بابرکت دورِ خلافت میں خلفاء کا یہ انتخاب اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کے ساتھ وقت کی ضرورت کے عین مطابق ہے۔ اس لئے ان آیات کا تلاوت کرنا ہمارے لئے بھی باعثِ برکت ہے۔

ان سب منتخب شدہ سورتوں اور آیاتِ کریمہ کو ایک کتاب میں باقاعدہ چارٹ بنا کر اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ اور پھر انگلش ترجمہ اور مختصر تفسیر نے ان کے معانی اور مفہوم کو سمجھنا آسان بنا دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر القرآن، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی ”حقائق القرآن“ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تفسیر کبیر سے مدد لے کر سورتوں کی اہمیت بھی بیان کی گئی ہے۔ ہر حصہ کے آخر میں اپنی سمجھ کے لئے مشق کا اضافہ کیا گیا ہے۔ غرض یہ کتاب ایک بہت مفید کتاب ہے۔

بر موقع افتتاح "ایوانِ طاہر"

میپل، کینیڈا 2012ء

ایک پارک میں بر موقعہ دورہ

میلبورن، آسٹریلیا 2013ء

شانِ خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

"جتنے خلفاء راشدین ہوئے ہیں یعنی نبی کریم ﷺ کے بعد سے خلافتِ راشدہ شروع ہوئی۔ پھر اس خلافت کے بعد کچھ اور لوگ آگئے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے پھر خلافت کا مضبوط نظام قائم فرمایا اور یہ نظام اس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ جماعت اپنے آپ کو خدا کی نگاہ میں اس انعام کی مستحق ثابت کرتی جائے گی۔ (الفضل 21 دسمبر 1966ء)

سیکشن
نمبر 9

کاروانِ خلافت کی حسیں رہگزر

- نگارشات
- نظمیں
- دینی معلومات

نگارشات

ڈاکٹر امتہ القدوس فرحت۔ بیری

کہیں زادِ رہ تھیں عنائتیں۔ کہیں باوفاؤں کی کاوشیں
جو حروف ہم نے رقم کئے وہ سب کے سب ہیں کرامتیں

یہ زماں مکاں کی مسافتیں۔ سو بصیرتوں کی وضاحتیں
ہیں یہ عشقِ حق کی عبارتیں ترے عاشقوں کی سعادتیں

بڑے چاؤ سے ہیں یہ لائے ہم، پیامِ حق کی عبارتیں
جو قبولِ فکر و نظر ہوئیں تو یہ سب کی سب ہیں نگارشیں

امتہ الرفیق طاہرہ۔ پیس ویلج

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مختلف مضامین، تقاریر وغیرہ لکھنے کا موقع ملتا رہا ہے مگر اس دفعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں مضمون لکھنے کی سعادت ملنا، عجیب کیف و سرور رکھتا ہے۔ دعا کے ساتھ کام شروع کیا۔

میرے مضمون کا عنوان تھا

"حضرت خلیفتہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتب کا تعارف"

اگرچہ حضور کے خطبات اور خطابات سنے تھے مگر ان کی تحقیق اور ریسرچ کے سلسلہ میں ان کو اچھی طرح پڑھنے اور سمجھنے کا بہت ہی نادر موقع ملا۔ الحمدللہ۔

حضور کے شہرہ آفاق، پر مغز خطابات پڑھ کر دل کی عجیب کیفیت تھی، دنیا کے بڑے بڑے ایوانوں میں جا کر خدائے واحد کا پیغام نہایت حکمت اور جرأت سے پہنچانا، یہ صرف اور صرف خدا کا فضل ہے کہ حضور نے نہایت بہادری سے امن کا پیغام دیا اور سب کو آگاہ کیا کہ آج دنیا کی سلامتی صرف خدائے واحد کے حضور جھکنے اور اس کے بھیجے ہوئے فرستادہ کو قبول کرنے میں ہے۔ دل سے بے اختیار پیارے آقا کی صحت و سلامتی اور مزید دینی ترقیات کی دعائیں نکلتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیشہ حضور کے ساتھ ہو اور ہم بھی خلافت کے جھنڈے تلے، وفا اور استقامت سے اسلام کے پیغام کو ساری دنیا میں پھیلانے والے بن جائیں۔ آمین۔

میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے اس مضمون کو لکھنے اور ان دنوں میں خاص طور پر دعا کا موقع ملا، دن رات چلتے پھرتے سوچتی رہی کہ ساری دنیا کے عظیم سربراہوں کو اس سے بہتر رنگ میں خدا کا پیغام پہنچانا ممکن نہ تھا۔ یہ ہمارے لیے بھی نہایت اعلیٰ مثال اور نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے اور مقبول خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین

بشریٰ آفتاب۔ سسکاٹون

ٹیم کے ساتھ کام کر کے بے حد مزہ آیا۔ یہ ہماری ٹیم کی بہت خوش قسمتی تھی کے ہمیں حضور انور کی ہدایات کے زیر نگرانی کام کا موقع ملا۔

سعیدہ باسط بقاپوری۔ احمدیہ ابوڈ آف پیس

مجھے نیشنل ٹیم ممبر کے طور پر ریسرچ اور مضمون مرتب کرنے کا کام سونپا گیا۔ یہ سوچ کر کہ ان مضامین کے بابرکت عناوین حضور انور کی طرف سے ازراہ شفقت تجویز کردہ ہیں میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتی ہوں۔ میں نے اس سلسلے میں بڑی احتیاط کے ساتھ مواد کو اکٹھا کیا۔ یہ مواد ایک معلوماتی ذخیرہ تھا اور جو پیش خدمت ہے وہ دریا کو کوزے میں بند کرنے کی محض ایک کوشش ہے۔ بہت لطف آمیز اور معلوماتی تھا یہ سفر اور بہت کچھ سیکھا ہے میں نے اس تجربے سے گزر کر!

کہکشاں بابر

صحافت سے وابستگی اور شوق نے بالآخر "اپنی حیثیت منوانے" اور تحریری لحاظ سے اپنی قابلیت کو ظاہر کرنے کا موقع جس انداز میں دیا اُس خدائے بزرگ و برتر کا شکر یہ الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتا...... تحقیقاتی کام کے سلسلہ میں بے بہا معلومات کا اندازہ ہوا۔ خدا تعالیٰ کی برکت سے ذہن اور روح اس قدر معطر ہو گئے کہ الفاظ خوشبو کا لباس زیب تن کر کے ہمیشہ ہاتھ باندھے سامنے کھڑے رہیں گے اور ناچیز ہر مقام پر اپنے سامعین، حاضرین، قارئین کو علم کے خزانے بانٹتی رہے گی۔

جہاں تک تجاویز کا تعلق ہے تو عرض کرنا چاہوں گی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دس سالہ شاندار عہدِ خلافت کے کارناموں کو لجنہ، ناصرات، خدام، انصار تمام لوگوں تک ایک کتابی شکل میں فراہم کیا جائے۔ کیونکہ جریدہ اور میگزین زیادہ عرصے تک محفوظ نہیں رہ سکتے۔ جبکہ کتاب زماں و مکاں اور وقت کی قیود سے آزاد ہے۔ جزاکم اللہ

منزہ ولی سنوری

الحمدُللہ کہ خدا تعالیٰ نے خاکسار کو اس عظیم سانحۂ لاہور کی ظلم و بربریّت کی داستان کو پڑھنے اور کچھ نہ کچھ قلمبند کرنے کا موقعہ فراہم کیا۔ جماعت احمدیہ کے عظیم الشان بہادر سپوتوں کے جانفشانی اور جرأت و بہادری کے مظاہرے کا مطالعہ کر کے نبی کریمؐ اور اُن کے صحابہ اور حضرت مسیح موعودؑ کی پیاری تعلیمات پر عمل پیرا ہونیوالی ان عظیم ہستیوں اور اُن کے وارثوں کیلئے دِلی دعائیں نکلیں جنہیں خدا تعالیٰ نے ان عظیم انعامات سے نوازا ہے۔ دہشت گردوں کا بہادری سے مقابلہ کرنے والوں کی یہ عظیم داستانیں جو رقم ہوئی ہیں، ہمیشہ آئندہ زمانوں میں ہماری نسلوں کو بھی تقویت اور بہادری عطا کرتی رہیں گی۔ خدا تعالیٰ سے ہر دم یہی دعا ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے اس پیاری جماعت کو اتنے پیارے لوگ عطا فرمائے جنہوں نے بے مثال قربانیاں پیش کی ہیں اُن کی نسلوں میں خدا تعالیٰ ہر آن بے شمار ترقیات عطا کرتا چلا جائے اور نبی کریمؐ کی اطاعت میں غلامانِ مسیح موعودؑ کے سچے اور فانی محبّوں کے یہ دلرُبا قافلے ہمیشہ رواں دواں رہیں اور تاریخ اُن پر فخر کرے۔ جزاکم اللہ۔

نسیم ساہی

چند لائینیں لکھ رہی ہوں اس سفر کے متعلق جو ہم نے اکٹھا طے کیا۔ سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہوں گی کہ الحمدللہ بڑا ہی مزا آیا اس سفر میں کیونکہ یہ بڑا ہی انوکھا، نرالا اور عام سفروں سے جدا ایک دلچسپ سفر تھا جو نہ صرف تحقیقاتی تھا بلکہ مہتاتی، معلوماتی اور تجرباتی بھی تھا آپکی دور بین نگاہ نے کیسا صحیح اندازہ لگایا کہ اس سفر میں کئی کہانیوں نے جنم لیا ہو گا کہ جذبات واحساسات بھی جاگے ہوں گے جن کا ہمیں سامنا کرنا پڑا ہو گا حقیقتاً ایسا ہی ہوا۔ میرے اس سفر میں ویسے تو کئی کہانیاں روح پذیر ہوئیں مگر وقت کی کمی کے پیش نظر میں ایک کہانی پر ہی اکتفا کرونگی مثلاً ایک روز میرا پوتا خورس دوڑتا دوڑتا میرے پاس آیا اور بہت رازدارانہ لہجہ میں چھوٹے بھائی فارقلیط کی شکایت کی کہ اس نے اپنی گیم کمپیوٹر میں ڈالی ہے اور میرا اردو لینگوج پروگرام اُڑا دیا ہے اندازہ کیجئے کہ غصّہ سے میرا کیا حال ہوا ہو گا؟ دماغ گھوم گیا غصّے سے خون کھولنے لگا مگر دادی ہوئی کہ نانی درگزر کرنا پڑا اور غصّہ پی کر رہ گئی مگر بہت بڑا مسئلہ پیدا ہو گیا تھا اور یہ مسئلہ ایسا تھا جس پر میرا سارا دارومدار تھا سفر ابھی کافی طے کرنا تھا اور راستے میں بہت بڑی رکاوٹ آگئی تھی خیر دعائیں کرتے ہوئے متعلقہ لوگوں سے رابطہ کیا اور پھر چند دن تک سفر کو التوا میں ڈالنا پڑا اس دوران بہت سے جذبات واحساسات سے واسطہ پڑا مثلاً صبر و برداشت حوصلہ اور، منزل پر وقتِ مقررہ پر پہنچنے کیلئے قوتِ ارادی کو مضبوط بنانے کی کوشش۔ اس دوران دعاؤں اور استغفار کا بڑا موقع ملا اور پھر منزل مقصود پر پہنچنے سے لامتناہی خوشی، سکونِ قلب کا حاصل ہونا بلکہ حقیقی اور روحانی خوشی کا حاصل ہونا یعنی منزلِ مقصود پر پہنچ کر ایسا لگا گویا کسی سیر روحانی سے لوٹی ہوں۔

نورجہاں قریشی۔ ہیلیفیکس۔ نووا اسکوشیا

ریسرچ کا مرحلہ بے حد مصروفیت کا وقت تھا۔ اخبارات کا مطالعہ، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات کو سننا اور پھر صحیح طور پر مرتب کرنا۔ یہ سب انتہائی مسرت آمیز تھا۔ بچوں اور کچن کے کام کے بعد عشاء کی نماز اور پھر روزانہ ایک روٹین کے تحت ریسرچ کا کام کیا۔ کام تو ختم ہو گیا لیکن حضور کے خطابات سننے کا شوق دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ میرے میاں اور بچوں کو بھی سارے خطبات اور خطابات کا مضمون ازبر ہو چکا ہے۔

خلافت

صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ

اخلاص ہے دستور غلامان خلافت
تسلیم سے مشروط ہے پیمانِ خلافت

انکارِ خلافت تو ہے ابلیس کا شیوہ
ہے حزبِ ملائک تو ثناء خوانِ خلافت

ہر دور میں مبعوث خلیفہ ہوئے لیکن
نبیوں کا ہے سردار ہی سلطانِ خلافت

یہ لعلِ نبوّت تو ہے اک گوہرِ یکتا
بعد اس کے گراں مایہ ہے مرجانِ خلافت

استادؐ سے شاگردؑ نے وہ فیض ہے پایا
وہ شانِ نبوت ہے تو یہ جانِ خلافت

ہے باغ نبوت کا ہی اک نخلِ ثمر دار
اس گل کا ہی تو تخم ہے ریحانِ خلافت

اعدائے خلافت تو نگونسار ہوئے پَر
ہیں نغمہ سرا زمزمہ پیرانِ خلافت

پڑتے ہیں شریروں پہ ہی خود اُن کے شرارے
ہے ربّ خلافت ہی نگہبانِ خلافت

ہر ایک کو اس سائے میں ملتی ہیں پناہیں
ہے کتنا وسیع دیکھو تو دامانِ خلافت

ہر ذات کی پہچان، ہر اک بات کا ادراک
ہے فضلِ خدا شاملِ وجدانِ خلافت

اے تخت نشینو! جو بصیرت ہے تو دیکھو
کس پائے کا ہے تختِ سلیمانِ خلافت

ہے اہلِ وفا کی یہ محبت کا تقاضہ
ہوتی رہے پابندئ فرمانِ خلافت

تاروزِ قیامت رہے جاری مرے مولا
خوش بختی کا یہ دور یہ فیضانِ خلافت

نظم

طاہرہ محبوب—کیلگری

محبت پیار کی تفسیریں گائیں
مرے آقا کی سب باتیں دھرائیں
امن اور آشتی ہوتی ہے کیسی
یہی پیغام ہم سب کو سنائیں
مسخر دل کو کرتے جارہے ہیں
خلیفہء وقت سب پہ چھا رہے ہیں
کبھی سڈنی کی پارلیماں میں سجدہ
کبھی دیوانِ یو ایس کو جھنجھوڑا
کبھی ایوانِ لندن سے مخاطب !
کبھی ٹی وی پہ ہی پیغام چھوڑا
امن کو عام کرتے جا رہے ہیں
خلیفہء وقت سب پہ چھا رہے ہیں
مسلماں کی قیادت ہوگی کیسی
محمدؐ سے لگن ہوجائے جیسی
یہ دنیا کو دکھا کے دم ہے لینا
کہ اصل اسلام کی تصویر کیسی
یہی مقصد بتانا چاہ رہے ہیں
خلیفہء وقت سب پہ چھا رہے ہیں
بنی دنیا ہے دوزخ کا نمونہ
عدو کا کام ہے بس نفرتیں بونا
امن کا راستہ تو کھو گیا ہے
ضرر اور موت ہی سب کا کھلونا
محبت کی ندا پہنچا رہے ہیں
خلیفہء وقت سب پہ چھا رہے ہیں

نظم

امتہ القدوس قدسیہ

دلوں میں صدائیں لبوں پہ دعائیں
کبھی زیرِلب اور کبھی گنگنائیں
خلافت کا جشنِ طرب ہم منائیں
محبت کے الفت کے سب گیت گائیں
روحانی تیاری کا مقصد یہی ہے
کہ یہ سلسلہ تاقیامت چلائیں
سبھی نیک روحوں کو اپناتے جائیں
انھیں دیں جو ہم پہ ہوئی ہیں عطائیں
جھکیں اس کے آگے جو مالک ہے سب کا
اسی کے محمدؐ کی بھائیں ادائیں
خدایا ہمیں تو ثباتِ قدم دے
یہ قربانیاں نہ ہمیں ڈگمگائیں
دلوں کو کجی سے بچانا ہمیشہ
دعا ہے کہ رستہ کی ٹھوکر نہ کھائیں
خدایا تو دشمن پہ غلبہ عطا کر
کفر کو اس جہاں سے ہمیشہ مٹائیں
میں اپنے گناہوں کی معافی بھی مانگوں
ہمیں بخش دے معاف کرسب خطائیں
بھروسہ ہو تیری ہی رحمت پہ مولا
نہ غیروں کے آگے کبھی سرجھکائیں
خلافت کی نعمت ہمیشہ عطاکر
یہ جشنِ طرب ہم ہمیشہ منائیں

نظم

امتہ الباری ناصر

کوئی کر سکتا نہیں بارش کے قطروں کو شمار
آسماں کے تاروں اور مٹی کے ذروں کو شمار
ہیں جماعت پر خدا کے فضل اس سے بھی سوا
رہتا ہے ہر آن رب کے رحمتوں کا دَر کھُلا
وہ جو آنحضرتؐ نے دی تھی اک مسیحاؑ کی خبر
منتظر صدیوں سے تھے جس کے لئے اہلِ نظر
قادیاں کی پاک بستی سے جری اللہ اٹھا
اس مسیح و مہدی نے اسلام کا احیاء کیا
کردیا قرآن پر مبنی شریعت کا قیام
احمدیت میں ہوا جاری خلافت کا نظام
سربراہ اسلام کا ہے اب خلیفہ پانچواں
برق رفتاری سے شہراہِ ترقی پررواں
کارناموں کے تنوع سے یہ روشن ہوگیا
حضرتِ مسرور کے ہمراہ ہے زندہ خدا
بادشاہ وقت کی تقدیر ہے فتح و ظفر
ساتھ ہے ہر قوت و تائید خدائے مقتدر
ہورہا ہے آج مغرب سے طلوعِ آفتاب
امن کے داعی نے برپا کردیا ہے انقلاب
کانفرنسیں بین المذاہب ہورہی ہیں جابجا
اونچے ایوانوں میں گونجا ہے پیامِ مصطفیٰؐ
امن کے سمپوزیم ہیں امن کے انعام ہیں
بے غرض سب خدمتیں انسانیت کے نام ہیں

مقتدر لوگوں کو خط لکھے ہدایت کے لئے
دردمند دل سے بنی نوع کی محبت کے لئے
اپنے آقا کی یہ خواہش پوری کرتا ہے غلام
جا کے انگریزوں سے انگریزی میں کرتا ہے کلام
شش جہت میں امن کا اب ایک ہی پیغام ہے
پانچوں برِّاعظموں میں یہ صلائے عام ہے
اپنے خالق کی طرف آؤ ملے گی عافیت
ایک حل ہے سب مسائل کا فقط وحدانیت
کیا سیاستدان دے پائے ہیں انساں کو اماں؟
ایٹمی ٹکراؤ کی جانب ہے سب دنیارواں
اس تباہی سے بچا سکتا وہ قادر خدا
جس نے ہے اسلام کا سیدھا صحیح رستہ دیا
رعب سے نصرت ملی اتنی کہ سب پر چھاگئے
آپ کے افکار سارے میڈیا پر آگئے
جس طرف دیکھیں ہیں تازہ ولولہ ہر سو رواں
اب تو گھر گھر میں پہنچتی ہے صدائے قادیاں
افتتاح ہے اور مساجد کی کہیں بنیاد ہے
ہر خدا کا گھر خدا کے ذکر سے آباد ہے
مشنری ہاؤس، سرائے، گیسٹ ہاؤس، ہسپتال
ہر طرف پھیلا دیا ہے کالج اسکولوں کا جال
اب پریس اپنے ہیں چھپتی ہیں کتابیں بے شمار

ساری دنیا کھا رہی ہے باغِ احمدؑ کے ثمار
ابلاغ کی سب صورتوں سے خدمت دین متیں
بٹ رہے ہیں خوب روحانی خزائن بالیقیں
سات دن چوبیس گھنٹے ساری دنیا کو پیام
باثمر ہے کیسا ایم ٹی اے کا بابرکت نظام
عربوں کی بگڑی بنا دی عربی چینل کھول کر
ہورہی ہے عربوں کو تبلیغ اب دل کھول کر
وہ زمیں ہے جذب جس میں احمدی پیاروں کا خوں
اس کی خاطر بھی دعا کرتے ہیں باصبر و سکوں
کرتے ہیں تلقین ہر لمحہ دعا کرتے رہیں
عرش کے پائے ہلا دیں فضل و رحمت مانگ لے
ہر گھڑی ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہیں
نیکیوں کا رات دن معیار بڑھاتے رہیں
قرب کا میدان خالی ہے سدا آگے بڑھیں
احمدی ہیں گر تو اچھے احمدی بن کر رہیں
جو بھی اس آغوش میں آئے گا راحت پائے گا
یہ خدا کے ہاتھ کا پودا ہے بڑھتا جائے گا
کر عطا ہر خیر آقا کو الہ العالمیں
اپنے فضلوں سے بچا ہر شر سے رب العالمیں

نظم

بشریٰ طاہر سیال

باغِ احمد پر ہیں یارو پھر بہار آنے کے دن
اب کمر کس لو کہ ہیں یہ دیں کے پھیلانے کے دن

ساتھ ہے تائید و نصرت حق کی اب مسرور کے
یہ تو ہیں اب دشمنانِ دین کے گھبرانے کے دن

باغِ احمد کے مقدّر میں ہے پھلنا پھولنا
پرچمِ اسلام دنیا پر ہیں لہرانے کے دن

جلسہ ٹلفورڈ، انگلستان اس پر ہے گواہ
آگیا حق، دجل کے ہیں کوچ کر جانے کے دن

''نحن مصلحون'' کہہ کر خوب کرتے ہیں فساد
اہلِ امریکہ کو لوگو اب نہ سمجھانے کے دن

سارے قضیوں کو چکانے کا ہے حل اسلام میں
امن ہوگا ہر طرف یہ راز کھل جانے کے دن

زندگی پر ہے برابر حق ہر اک انسان کا
عدل ہو قائم تو مٹ جائیں یہ دکھ پانے کے دن

کوئی بھی بے فیض دنیا میں نہ رہ جائے کہیں
مسجدیں اب ہر جگہ پر ہیں یہ بنوانے کے دن

ہر جگہ چشمے ہوں تاکہ کوئی پیاسا نہ رہے
یہ ہیں جامِ معرفت دنیا کو پلوانے کے دن

بے کسوں لاچاروں بیماروں کو دو اب ہسپتال
بستیاں، صحرا میں ہیں تعمیر کروانے کے دن

اُن کے بھی ہوں ذہن روشن اُنکو دو اسکول بھی
روشنی تعلیم کی آئے ہیں بکھرانے کے دن

زلزلے ہیں آگ ہیں طوفان ہیں سیلاب ہے
آگئے شائد خدا کے زور دکھلانے کے دن

نعرۂ ''انسانیت پہلے'' ہے نعرہ آج کا
آگئے ہیں درد و دکھ سب کے ہی بٹوانے کے دن

نظم

طاہرہ مسعود ۔ سکاربرو جماعت

اے جانشینِ احمد ، حامی خدا تمہارا
ظاہر ہوئے ہیں تجھ سے فیضانِ احمدیت

وہ روح پھونک دی ہے مردانِ با وفا میں
ہر سو چہک رہے ہیں مرغانِ احمدیت

اللہ کا تو ہے پیارا ،تو پاک پاک بندہ
سچ یہ کہوں کہ تو ہے اب جانِ احمدیت

شرق وغرب میں سب کو پیغام دے دیا ہے
سب کو بتا دیئے ہیں فرقانِ احمدیت

دنیا ترس رہی تھی نعمت ہے وہ، خلافت
پائی ہے ہم نے ، یہ ہے اِحسانِ احمدیت

اسلام کی نشأۃِ ثانی کا مژدہ لے کر
کرنا ہے چاروں جانب اعلانِ احمدیت

غالب رہے گا تو اے سالارِ احمدیت
پختہ ہے اسقدر یہ ایقانِ احمدیت

خلافت

وحیدہ مرزا ۔ پیس ولیج ویسٹ

خدا کا ہے ہم پہ انعام خلافت
نبوّت کا ہے قائم مقام خلافت

مومنوں سے خدا کا ہے وعدہ
رہے گی تم میں مدام خلافت

گر تھام لو بڑھ کے رسّی خدا کی
تو ہوگی عطا یہ انعامِ خلافت

باندھے گا جو اس سے تعلق وفا کا
تو ہو جائے گی خود نگہبان خلافت

اطاعت کی ہمیں توفیق دینا اے خدا
تا ہم میں رہے قائم ودائم خلافت

یونہی گزریں ہزاروں سال یہ لب پر دُعا رکھنا

ارشاد عرشی ملک

خلافت کی محبت میں دلوں کو یوں فنا رکھنا
کوئی مسلک اگر رکھنا تو تسلیم و رضا رکھنا

سمعنا اور اَطَعْنَا میں چھپی روحِ خلافت ہے
یہ نکتہ بھول مت جانا اسے دِل میں بسا رکھنا

بہت سے ابتلا آئیں گے ہمت ہار مت دینا
سدا با حوصلہ رہنا سدا خوئے وفا رکھنا

خدا کے فضل و احساں سے بہاریں اَن گنت آئیں
بہاریں اَن گنت آئیں گی دروازہ کھلا رکھنا

ہوئے ہیں خیر سے دس سال پورے دورِ خامس کے
یونہی گزریں ہزاروں سال یہ لب پر دُعا رکھنا

یہ لعل بے بہا ہے گوہر نایاب ہے پیارو
خلافت کی حفاظت اپنی جانوں سے سوا رکھنا

اگر منصب خلافت کا کبھی قربانیاں مانگے
تو جان و مال، وقت اولاد، ہر شئے کو فدا رکھنا

یہ راہِ عشق ہے اہل یقیں کی رہگذر ہے یہ
نہ دل میں وسوسہ رکھنا نہ لب پر چوں چرا رکھنا

طبیعت میں تدبر ہو، تحمل، بردباری ہو
تم اپنے نفس کے جوشوں کو غصے کو دبا رکھنا

شہادت دو عمل سے جب بھی اقرارِ وفا باندھو
فقط لفظی شہادت پر نہ ہرگز اکتفا رکھنا

جو اقرار بیعت باندھا ہے یوں اس کو نبھانا ہے
جلا کر کشتیاں ساری خدا کا آسرا رکھنا

خدا کے در پہ رونا، گڑگڑانا عاجزی کرنا
کسی انسان کے آگے نہ دست التجا رکھنا

خدا مالک، خدا رازق وہی ہے کارساز اپنا
نہ اس کے ماسوا اپنا کوئی حاجت روا رکھنا

تم اپنی خواہش و مرضی دبا لینا، مٹا دینا
رضائے قادرِ مطلق میں ہی اپنی رضا رکھنا

جو مخلوقِ خدا سے معاملہ کرنا پڑے تم کو
بھلا کر اپنے سب سود و زیاں خوفِ خدا رکھنا

تمہاری راہ میں حائل نہ ہوں کمزوریاں اپنی
سو استغفار سے دن رات ہونٹوں کو سجا رکھنا

یہ تیر بے خطا ہے نسخہ اکسیر ہے پیارو
خدا کے در پہ پھیلائے ہوئے دست دعا رکھنا

اگر تقویٰ پہ عرشیؔ مرد و زن قائم رہے دائم
خلافت دائمی ہوگی سو خود کو پارسا رکھنا

وہ وقت کیسا تھا!

راشدہ اشرف سیال۔ آٹواہ

وہ وقت کیسا تھا جب دلوں پر
کڑک کے بجلی گری تھی ایسی
کہ ساری دنیا دہل گئی تھی!
وہ وقت کیسا تھا جب نگاہیں
ہر اک کو تکتی تھیں التجا سے
کوئی تو کہہ دے ، وہ سو رہا ہے
وہ اپنے کاندھوں کے بار سے کچھ تھکا ہوا ہے
یہی گھڑی دو گھڑی ذرا سا وہ آج آرام کر رہا ہے
مگر ہر اک آنکھ کہہ رہی تھی
تمہیں ہمیشہ تھا خوف جسکا، وہ واقعہ آج ہو گیا ہے
وہ وقت کیسا تھا ! ایک آندھی
تمام خرمن کو پامال کر گئی تھی
ہماری کشتی اسیر گرداب یوں ہوئی تھی
کہ دل حلق میں پھنسے ہوئے تھے
قریب ساحل نہ بادباں تھا
نہ میرے ملاّح کا نشاں تھا
مگر وہ اِک ہاتھ میرے رب کا
سنبھال کر یہ شکستہ ناؤ، قریب ساحل کے لا رہا تھا
ہمارے کمزور دست و بازو
اُسی کی جانب اُٹھے ہوئے تھے
اُسی کی رسی کا آسرا تھا
پھر اک صدا تھی۔ بس اک ندا تھی۔

کہ جو تڑپتے ہوئے دلوں کو سکوں کا مژدہ سنا رہی تھی
کہیں سے آواز آ رہی تھی
کرو دعائیں کرو دعائیں
کرو دعائیں کہ اس نے تمکو اک ابتلاء سے بچا لیا ہے
پھر اس نے تم پر کرم کیا ہے
پھر اس نے رہبر عطاء کیا ہے
وہ وقت کیسا تھا آخرِ شب
کہ رقصِ بسمل بھی تھم گیا تھا!
ہر اک جبیں خم تھی اسکے آگے
دلوں میں حمد و ثناء کے نغمے
لبوں پہ عہدِ وفا کے کلمے
چھلکتی آنکھوں میں اپنے محبوب
جانے والے کے ہجر کا غم
لرزتے ہونٹوں پہ آنے والے کا خیر مقدم
وہ ایک خاموش اجنبی جو نظر میں
جاں میں سما رہا تھا
دل اسکی جانب لپک رہے تھے
ہماری جانب وہ آ رہا تھا
وہ آنے والا کہ جس کے شانوں پہ
سج رہی تھی رِدائے احمدؐ
ندا ہے جسکی ندائے احمدؐ
عطأً ہے جسکو لوائے احمدؐ

خلافت

امۃ الستار۔ احمدیہ ابوڈ آف پیس

مقامِ خلافت سے دین کے ہوتے ہیں اُونچے مینارے
دیدارِ خلیفہ سے ہوتے ہیں سب کے وارے نیارے

اوصافِ کریمہ جس میں سارے ہوتے ہیں مذکور
خدا چاہتا ہے جس کو کھڑا کرتا ہے اُس کو ضرور

پہناتا ہے اپنی محبت سے اُس کو خلافت کا تاج
گود میں لے کر مثلِ شیر خوار رکھتا ہے پیارے خلیفہ کی لاج

مردِ خدا وہ دلیر میرا کھڑا ہوتا ہے باحکمِ خدا
بٹنا ہے وہ حبلُ اللہ دیتا ہے سب کے ہاتھوں میں ہاتھ

خدا کے نور سے اُس کا چہرہ ہر دَم تمتماتا ہے
شفقتِ الٰہی سے وجود اُس کا برکتوں سے بھر جاتا ہے

اُس کی تحریر و تقریر اور خطبات سے فیضان جاری رہتا ہے
اُس کی زبانِ مبارک سے فضلِ خدا کا عرفان بہتا ہے

مالکِ حقیقی کو سونپ دیتا ہے وہ اپنی جان
نصرتِ الٰہی سے کٹھن راہیں طے کرتا ہے وہ ہر آن

اُس کا ارفع و اعلیٰ مقام کوئی بھی پاسکتا نہیں
عدوّ بھی اس کے جاہ وجلال کے مقابل آسکتا نہیں

اُس کے ہر قول اور فعل سے خدا خود بولتا ہے
حقائق و معارف کے خزانے اُس پر کھولتا ہے

بے درد شہادتوں کے واقعات جو سامنے آتے ہیں
یاد ختم الانبیاء محمدؐ مصطفیٰ کے زمانے آتے ہیں

سلسلہ بیعت کا جو خلیفہ وقت کے ساتھ جاری رہتا ہے
وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ کے معنی بتاتا ہے

خدا کے فضل و احسان کے سائے اُس کے ساتھ ہوتے ہیں
خدا کی محبت و حفاظت کے سائباں اُس کے ہاتھ ہوتے ہیں

عشقِ خلافت کا انداز میں کسی کو اپنا بتا سکتی نہیں
چاہوں بھی اگر خلیفۂ وقت کی دعاؤں کا ثمر دکھا سکتی نہیں

توہم سب کو اپنی دعائیں عطا کر

ڈاکٹر امۃ القدوس فرحت

تو حصار ایماں اور امن و یقیں
اے خلیفۂ دیں ، اے مکمل تریں
ہے تیری جماعت ہی بالا نشیں
قیادت پہ تیری ہے صد آفریں

تو ہم سب کو اپنی دعائیں عطا کر

خدا نے تجھے ''اِنّی مَعَکَ'' کہا
یا مسرور کہہ کر عرش سے بڑھا
فیصلہ آسماں سے یہ صادر کیا
ساتھ تیرے رہے گا ہمیشہ خدا

تو ہم سب کو اپنی دعائیں عطا کر

بنیں ہم امانت صداقت شعار
قناعت ہو لاثانی طبع منکسار
خلافت کی خاطر کریں جانثار
محمدؐ کے دیں کی ہوں ہم پاسدار

تو ہم سب کو اپنی دعائیں عطا کر

دوشِ فرحت پہ احرام سجتا رہے
جنسِ تقویٰ سے دامن یہ بھرتا رہے
آبِ کوثر صبوح سے چھلکتا رہے
ہاں خلافت سے رشتہ یہ چلتا رہے

تو ہم سب کو اپنی دعائیں عطا کر

دس سالہ دورِ خلافت

منزہ ولی سنوری۔۔برمپٹن

شکر ربّی کہ دس سالہ دَور خلافتِ خامسہ
پورا ہوا سو آج الحمد للّٰہ پورا ہوا پورا ہوا
نزول رحمتوں کا کس قدر اس دَور مبارک میں ہوا
کثرتِ مساجد و مشن ہاؤس و شہداء سے سجا ہوا
دارالذّکر کی تباہی کر کے کیا ملا تم کو اے دشمنو!
فضلِ ربّی کس شان سے بعد از سانحہ پھر ہوا
نزول بیوت اللہ پر حیران ہیں سب ہی دیدۂ ور
کیا بیت الرحمان ا لرحیم والسبحان والمقیت و العطاء
بنی بنائی مل گئیں خلیفہ کا جب ارشاد ہوا
بیعتوں کی جو بارش ہوئی ساون سے گھر بھر گیا
کثرت تراجم قرآن سے جو ہر سو نور کا نزول ہوا
MTA کی برکات کا کائنات پہ سب نزول ہوا
کیا حکام و پارلیمینٹ و شاہ و گدا کا ملاپ ہوا
خوب سراہے بِنا خلیفہ کو پھر کوئی نہ رہ سکا
خوبصورت کلام خوش الحانی آواز و خوب ہمنوا
پیکرِ حسن و پیکر دلفریب پھر سب جاری ہوا
دعاؤں کا فرمانِ خلیفہ جب سے جاری ہوا
تحریک دعائے نفل و روزہ کا پھر سے حصول ہوا
صدائے منزہؔ ہے جاری رہے یہ دَور خلافتِ خامسہ
مہکتا رہے بھینی خوشبو سے یہ جماعت کا سلسلہ

لجنہ اماء اللہ کینیڈا

امۃ الباسط ۔ ڈرہم

پیاری لجنہ! تم اللہ کی ہو باندیاں
عہد باندھا ہے جو بیعت کرتے ہوئے
سب سے اوّل تجھے خدمتِ دین ہو
تیرا ہر پا اُٹھے بس خدا کی طرف

تم ہو وارث دعائے مسیح وفاں
اس کو تازہ رکھو کہ جو دی ہے زباں
بجھنے دو نہ کبھی راستی کی شمع
تیرے اعمال میں ہو صحابہ کی شاں

عاجزی تیرا زیور توکل سنگھار
روح مسرور کی تم پہ مسرور ہو
دین کے نور سے خود کو روشن رکھو
تیرا کردار ہو مثل مانند چٹاں

نورِ فرقاں بنے تیرا حسن و جمال
تیرے دم سے بنے کینیڈا کی مثال
تم عبادت کی لذت میں پاؤ کمال
تیرے پیچھے ہوں تیری مثالیں بیاں

اب کے مسرور تشریف لائیں جبھی
سارے مَردوں کو دیویں مثالیں تیری
کیسے سدھرے نمازوں کی حالت بُری
جوت دو دن رات اپنے تبلیغ میں

اک نمونہ بنیں عمل تیرے سبھی
تم بھی ہو جاؤ جیسے ہے لجنہ کھری
تم کو بھی ربّ سکھادے یہ کاری گری
تم پہ آقا کا ہے جو یہ اُونچا گماں

خوش نصیبی ہے گر وقفِ نو کی ہو ماں
فکر تیرے بڑے ذمہ داری گراں
حسنِ اخلاق میں تم ملاؤ دعا
تم جو ہو جاؤ ساری اسی میں نہاں

تم بنو حاجرہ اور ملے زم زماں
ایک ہی ذات ہے جو کرے سب اسباب
جس سے بن جائیں وہ جوہرے بہاں
کیسے ممکن ہے تم کو چھوئیں مشکلاں

یہ جو داعی الی اللہ ہیں سارے یہاں
صنفِ نازک ہو پر حوصلہ ہے چٹاں
تیرے بچوں کو جنت کی بشارت ملی
تو جو اوڑھے رہے صبر کی چادراں
”تم دعائیں کرو یہ دعا ہی تو ہے“

تیری گودوں میں پل کے ہوئے ہیں جواں
ناز کرتی اپنے شہیدوں پہ ماں
جتنا بھی تو کرے کم ہے وہ شکراں
تجھ کو ڈھانپے رکھے تیرا یارِ نہاں
جس سے بگڑی بنے جس سے بیڑے ہوں پد

جو بنادے تیرے دو جہاں رشک بار
جیسے جیسے جھکائے تجھے انکسار
تم جو پہنچو دعا میں تڑپ ہے جہاں

جس سے تم شادماں تیرا دشمن خوار
ویسے ویسے نصیبے میں تیرے وقار
ایک جنت تھمادے وہی گڑگڑاں

احمدیت کی بیٹی کی شرم و حیا
تو مسیح کی امانت محمدؐ کی لاج
تو سراسر تصویرِ اسلام ہو
تو خلیفہ کی بن لاڈلی میری جاں

ننگ کے دَور میں پاکی کو بقا
تیرا علم و فہم سب پہ حاوی ہوا
زیورِ دین سے خود کو ایسا سجا
تیرا ربّ تجھ کو بخشے پناہ دو جہاں

گر مبلغ سے تیری ہے شادی ہوئی
تُو بٹھائی گئی بالا خانے میں آج
تیرے حصے میں آئیں ہر اک برکتاں
تو خلیفہ کی آنکھوں کا تارا بنی

وقف کا عہد تُو نے ہے باندھا ہاں
نُور سے مہکا گھر اور سجی کہکشاں
تیری مقبول ہوں ساری قربانیاں
تجھ پہ نازاں ہوئیں حضرتِ امّاں جاں

فکر کچھ نہ کریں دادیاں، نانیاں
گھر کی رونق ہے تُو اور ہے سب کی جاں
تُو دُعاؤں سے بھر ان کی سب چاٹیاں
تُو جو تھامے رکھے نُور کی مشعلیں

تیرا سارا وجود موجبِ برکتاں
پوتا پوتی پڑھیں تُجھ سے سارا قرآں
تیری خدمت کریں اور لُٹیں جنتاں
تیرے رستے چلیں سب کے سب کارواں

مسکراہٹ ہے چہرے پہ باسط تیرے
تُجھ کو مولا ملے جاؤ دی ہے دعا
یہ جو باغات ہیں تیرا مسکن بنیں

مدتوں بعد دیکھا تُجھے شادماں
تیرے پہلو بہیں نُور کی ندیاں
تیرے گھر میں بسیرا کریں

خوشیاں تیری خاطر کرے ربِّ عرشِ عظیم
برکتوں سے بھرے وہ تیری جھولیاں

دینی معلومات

ماخوذ از دینی معلومات ۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی نیز آپ کے والد ماجد اور والدہ ماجدہ کا نام بتائیں؟

جواب: 15 ستمبر 1950ء کو ربوہ میں۔ آپ کے والد ماجد حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ہیں۔ اور والدہ ماجدہ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ ہیں۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شادی کب اور کن سے ہوئی؟

جواب: 31 جنوری 1977ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شادی حضرت سیّدہ امتہ السبوح بیگم صاحبہ بنت مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب و محترمہ صاحبزادی امتہ الحکیم صاحبہ سے ہوئی۔ 2 فروری کو دعوتِ ولیمہ ہوئی۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ وقف کرکے کب اور کس ملک میں گئے تھے؟

جواب: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اگست 1977ء میں وقف کرکے نصرت جہاں سکیم کے تحت غانا روانہ ہوئے اور 1985ء میں پاکستان واپس تشریف لائے۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے عہدہ پر کب متمکن ہوئے؟

جواب: 10 دسمبر 1997ء کو۔ آپ تا انتخاب خلافت اس عہدہ پر فائز رہے۔

سوال: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک مقدمہ میں اسیر راہِ مولیٰ رہے۔ کب؟

جواب: حضور ایدہ اللہ تعالیٰ 30 اپریل 1999ء کو اسیر ہوئے اور 10 مئی 1999ء کو رِہا ہوئے۔

سوال: خلافتِ خامسہ کا آغاز کس تاریخ کو ہوا اور کون خلیفہ بنے؟

جواب: 22 اپریل 2003ء کو بیت الفضل لندن میں نماز مغرب و عشاء کے بعد مجلس انتخاب خلافت کا اجلاس ہوا اور لندن وقت کے مطابق 11:40 بجے رات (پاکستانی وقت کے مطابق 23 اپریل 2003ء کو صبح 3:40 بجے) حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت کا اعلان ہوا۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سب سے پہلے خطاب میں جماعت کو کیا پیغام عطا فرمایا؟

جواب: ''بہت دعائیں کریں۔ بہت دعائیں کریں۔ بہت دعائیں کریں''۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دور خلافت کے پہلے جلسہ سالانہ (برطانیہ) میں کتنی بیعتیں ہوئیں؟

جواب: یہ جلسہ 25 تا 27 جولائی 2003ء اسلام آباد ٹلفورڈ میں منعقد ہوا۔ 98 ممالک کی 229 اقوام کے 8 لاکھ 92 ہزار 403 افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ 25 ہزار کے قریب حاضری تھی۔

سوال: حضرت خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طاہر فاؤنڈیشن کا قیام کب فرمایا؟

جواب: 26 جولائی 2003ء کو۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی طلبہ کو کم از کم کہاں تک تعلیم حاصل کرنے کی تحریک فرمائی ہے؟

جواب: ایف۔اے تک۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ پہلے غیر ملکی دورہ پر کب روانہ ہوئے اور کب واپس تشریف لائے؟

جواب: حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ 19 اگست 2003ء کو لندن سے روانہ ہو کر 20 تاریخ کو بذریعہ بیلجئیم جرمنی پہنچے اور 8 ستمبر کو فرانس سے لندن واپس تشریف لے گئے۔

سوال: حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ اس دورہ میں کہاں کہاں تشریف لے گئے؟

جواب: بیلجئیم، جرمنی، ہالینڈ، فرانس۔

سوال: جامعہ احمدیہ کینیڈا کا افتتاح کب ہوا؟

جواب: 7 ستمبر 2003ء کو مسی ساگا کینیڈا میں

سوال: مغربی یورپ کی سب سے بڑی بیت الذکر "بیت الفتوح" کا سنگِ بنیاد کب اور کس نے رکھا؟

جواب: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 19 اکتوبر 1999ء کو لندن میں بیت المبارک قادیان کی اینٹ سے رکھا۔

سوال: بیت الفتوح کا افتتاح کب ہوا؟

جواب: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 اکتوبر 2003ء کو نماز جمعہ کے ذریعہ افتتاح فرمایا۔

سوال: ربوہ میں قائم ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (دارالصناعۃ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان) کا قیام کب عمل میں آیا؟

جواب: 5 فروری 2004ء کو۔

سوال: خلافت خامسہ کی پہلی مجلس مشاورت پاکستان کب منعقد ہوئی؟

جواب: 26 تا 28 مارچ 2004ء ربوہ میں۔

سوال: حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے اپنا پہلا دورۂ مغربی افریقہ کب سے کب تک فرمایا؟

جواب: 13 مارچ 2004ء سے 13 اپریل 2004ء تک۔

سوال: حضور انور اس دورہ میں کن کن ممالک میں تشریف لے گئے؟

جواب: غانا۔ بورکینا فاسو۔ بینن۔ نائیجیریا۔

سوال: اس دورہ میں وہ کون سے ممالک ہیں جہاں پر پہلی دفعہ کسی خلیفۃ المسیح کے مبارک قدم پڑے؟

جواب: بورکینا فاسو اور بینن۔

سوال: ایم ٹی اے ٹو (MTA2) کا آغاز کب ہوا؟

جواب: 22 اپریل 2004ء کو۔

سوال: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا پہلا دورۂ کینیڈا کب سے کب تک فرمایا؟

جواب: 21 جون تا 5 جولائی 2004ء۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریکِ جدید کے دفتر پنجم کا آغاز کب فرمایا؟

جواب: 5 نومبر 2004ء کو۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2008ء تک کل کتنے موصیان کا ٹارگٹ عطا فرمایا؟

جواب: کل چندہ دہندگان کا 50 فیصد۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا پہلا دورۂ سپین کب سے کب تک فرمایا؟

جواب: یکم جنوری 2005ء سے 16 جنوری 2005ء تک۔

سوال: حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے سپین کے کس شہر میں دوسری بیت الذکر بنانے کی تحریک فرمائی؟

جواب: سپین کے شہر ویلینسیا (Valencia) میں۔

سوال: طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل کی بنیاد کب اور کہاں رکھی گئی؟

جواب: 17 اپریل 2005ء کو ربوہ میں۔

سوال: نور العین، دائرۃ الخدمۃ الانسانیۃ کس عمارت کا نام ہے؟

جواب: جماعت کے پہلے آئی بنک اور بلڈ بنک بمقام ربوہ کا نام ہے۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا پہلا مشرقی افریقہ کا دورہ کب سے کب تک فرمایا؟

جواب: 26 اپریل 2005ء سے 25 مئی 2005ء تک۔

سوال: حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے مشرقی افریقہ کے کن ممالک کا دورہ

فرمایا؟

جواب: کینیا، تنزانیہ، یوگینڈا۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ یوکے کا افتتاح کب فرمایا؟

جواب: یکم اکتوبر 2005ء۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خلیفہ بننے کے بعد پہلی دفعہ کب قادیان تشریف لے گئے؟

جواب: 15 دسمبر 2005ء کو۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا پہلا مشرق بعید کا دورہ کب سے کب تک فرمایا؟

جواب: 4 اپریل 2006ء سے 15 مئی 2006ء تک۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشرق بعید کے کن ممالک کا دورہ فرمایا؟

جواب: سنگاپور، آسٹریلیا، فجی، نیوزی لینڈ، جاپان۔

سوال: دنیا کے کنارے (فجی) سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا براہ راست خطبہ کب نشر ہوا؟

جواب: 28 اپریل 2006ء کو۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 23 مارچ 2007ء کو کس احمدیہ چینل کا اجراء کیا؟

جواب: MTA3 العربیہ۔

سوال: حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے کب وفات پائی؟

جواب: 29 اپریل 2007ء کو۔ آپ تقسیم ہند کے بعد قادیان میں ہی رہائش پذیر ہوئے اور بوقت وفات بطور ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی قادیان خدمات بجا لا رہے تھے۔

سوال: جنوری تا اگست 2008ء حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کتنے ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ میں شرکت کی؟

جواب: سات ممالک (غانا، بینن، نائیجیریا، امریکہ، کینیڈا، برطانیہ اور جرمنی)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے غانا کا دورہ کب فرمایا؟

جواب: 15 تا 22 اپریل 2008ء۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ غانا سے نائیجیریا کیلئے کب اور کس ائیر لائن پر روانہ ہوئے؟

جواب: 22 اپریل 2008ء Aero Contractor کی پرواز AJ564۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بینن کس تاریخ کو پہنچے؟

جواب: 23 اپریل 2008ء۔

سوال: 13 اپریل کو حکومت بینن نے اپنے نیشنل ٹی وی اور ریڈیو پر کیا اعلان کیا؟

جواب: وزیر اطلاعات و نشریات نے اعلان کیا کہ گورنمنٹ سرکاری طور پر اعلان کرتی ہے کہ احمدیہ۔۔۔ کمیونٹی کے ورلڈ وائڈ ہیڈ 23 اپریل کو بینن تشریف لا رہے ہیں۔ یہ گورنمنٹ کے اسٹیٹ گیسٹ ہونگے۔

سوال: 24 اپریل کو بینن کے صدر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا صدر کا نام بتائیں؟

جواب: Hon Thomas Yayi Boui۔

سوال: دورہ نائیجیریا کے دوران حضور انور نے نئی جلسہ گاہ کا افتتاح فرمایا اس کا نام اور تاریخ افتتاح بتائیں؟

جواب: حدیقہ احمد، 2 مئی 2008ء۔

سوال: صد سالہ خلافت جوبلی کس سال منائی گئی؟

جواب: خلافتِ احمدیہ کے 100 سال پورے ہونے پر 2008ء میں۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت السمیع، ہنوور جرمنی کا افتتاح کب فرمایا؟

جواب: 16 اگست 2008ء۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ احمدیہ جرمنی کا افتتاح کب فرمایا؟

جواب:20اگست 2008ء۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلا دورۂ امریکہ کب فرمایا؟

جواب: جون 2008ء۔

سوال: 24جون 2008ء کو جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واشنگٹن سے ٹورانٹو کیلئے روانہ ہوئے تو کس فلائٹ پر سفر کیا اور اس کے بورڈنگ کارڈ پر کیا لکھا تھا؟

جواب: Continental ائیر لائن، بورڈنگ کارڈ پر خلافتِ احمدیہ صد سالہ جوبلی کا Logo بنا ہوا تھا اور ایک طرف منارۃ المسیح کی تصویر تھی۔ بورڈنگ کارڈ پر لکھا ہوا تھا Khilafat Flight اور ایک حصّہ پر Ahmadiyya ...Community اور نچلے حصّہ میں Khilafat Centenary Celebrations لکھا تھا۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ ہالینڈ کیلئے کب تشریف لے گئے؟

جواب: 11اکتوبر 2008ء۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کب بیت خدیجہ (برلن۔ جرمنی) کا افتتاح فرمایا؟

جواب: 17اکتوبر 2008ء کو۔

سوال: "بیت خدیجہ" کے افتتاح کے موقع پر کتنے اور کون کون سے ممالک کے میڈیا نمائندگان شامل تھے؟

جواب: 8 ممالک کے 1۔ جاپان، 2۔ چیک ریپبلک، 3۔ پولینڈ، 4۔ ہالینڈ، 5۔ اٹلی، 6 سوئزلینڈ، 7۔ فرانس، 8۔ سویڈن۔

سوال: کتنے ٹی وی چینلز نے بیت خدیجہ کے افتتاح کی Coverage کی؟

جواب: 9 چینلز نے۔

سوال: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں برطانوی پارلیمینٹ میں کب تقریب منعقد ہوئی؟

جواب: 22اکتوبر 2008ء۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "بیت المہدی" بریڈفورڈ برطانیہ کا افتتاح کب فرمایا؟

جواب: 7نومبر 2008ء۔

سوال: "بیت العافیت" شیفیلڈ برطانیہ کا افتتاح کب ہوا؟

جواب: 8نومبر 2008ء۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دورہ بھارت کب فرمایا؟

جواب: نومبر، دسمبر 2008ء۔ (اس دورہ میں حضور انور ملکی حالات کی خرابی کی وجہ سے قادیان نہ جاسکے اور دورہ مختصر کر کے جلد برطانیہ واپس تشریف لے آئے)

سوال: حضور انور نے اندرون ملک برطانیہ کا دورہ کب فرمایا؟

جواب: 5نومبر تا 9نومبر 2008ء۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کن علاقوں میں تشریف لے گئے؟

جواب: Scunthrope، بریڈفورڈ، Hudders field، Sheffield، Leamington۔ ان پانچ علاقوں میں حضور انور تشریف لے گئے۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "بیت ہادی" چنائی، بھارت کا افتتاح کب فرمایا؟

جواب: 24نومبر 2008ء۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "بیت القدوس" کیرالہ، بھارت کا افتتاح کب فرمایا؟

جواب: 25نومبر 2008ء۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کب کیرالہ کی پانچ بیوت الذکر کا افتتاح فرمایا۔ نیز ان کے نام لکھیں۔

جواب: 28نومبر 2008ء۔ بیوت کے نام یہ ہیں: 1۔ بیت عمر، 2۔ بیت العافیت، 3۔ بیت الہدیٰ، 4۔ بیت محمود، 5۔ بیت ناصر۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کب بھارت سے واپس برطانیہ تشریف لے گئے؟

جواب: 5دسمبر 2008ء۔

سوال: دسمبر 2009ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یورپ کے کن

ممالک کا دورہ فرمایا؟
جواب: بیلجیئم، جرمنی اور ہالینڈ۔
سوال: حضور انور نے Riedstadat میں جامعہ احمدیہ جرمنی کی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا؟
جواب: 15 دسمبر 2009ء۔
سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مارچ 2010ء یورپ کے کن ممالک کا دورہ فرمایا؟
جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 27 مارچ 2010ء کو یورپ کے چار ملکوں فرانس، سپین، اٹلی، اور سوئٹز لینڈ کا سفر اختیار فرمایا۔
سوال: اٹلی کی سرزمین سے پہلی بار حضور انور کا خطبہ جمعہ کب براہِ راست نشر ہوا؟
جواب: 16 اپریل 2010ء کو۔
سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کفنِ مسیح کب اور کہاں دیکھنے کیلئے تشریف لے گئے؟
جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ 30 اپریل 2010ء کو اٹلی کے شہر ٹورین تشریف لے گئے۔
سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دورہ سپین کے دوران کس بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا اور کب؟
جواب: ویلنسیا میں "بیت الرحمان" کا 11 اپریل 2010ء کو۔
سوال: نیو ہیم ایسٹ لندن میں "بیت الاحد" کا افتتاح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کب فرمایا؟
جواب: 8 مئی 2010ء۔
سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دورہ جرمنی میں سو (بیوت الذکر) کی تعمیر کے تحت منہائم میں 29 ویں بیت الذکر کا افتتاح کب فرمایا اور اس کا نام کیا تھا؟
جواب: 24 جون 2010ء کو، بیت احسان۔
سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دورہ آئرلینڈ (8 ستمبر 2010ء) میں کن تین مشہور جگھوں کی سیر کی؟
جواب: 1۔ کائل مور کے محل۔ 2۔ Victorian Walled Gardens 3۔ The Cliffs of Moher۔
سوال: آئرلینڈ کی سرزمین پر پہلی احمدیہ بیت الذکر کا سنگِ بنیاد کب اور کس نے رکھا؟
جواب: آئرلینڈ کی پہلی احمدیہ بیت الذکر "(بیت) مریم" کا سنگ بنیاد حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 17 ستمبر 2010ء بروز جمعہ گالوے (Galway) شہر میں رکھا۔
سوال: کینیڈا کے وزیر اعظم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کون سا خطاب دیا؟
جواب: چیمپئین آف پیس (Champion of Peace)۔
سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خُسر حضرت سیّد داؤد مظفر شاہ صاحب کی وفات کب ہوئی؟
جواب: 8 مارچ 2011ء کو بعمر 91 سال۔
سوال: 18 جون بروز ہفتہ 2011ء حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمنی کے شہر Ginsheim میں کس نو تعمیر شدہ بیت الذکر کا افتتاح فرمایا؟
جواب: بیت الغفور۔
سوال: 19 جون 2011ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمنی کے شہر Selingenstadt میں کس بیت الذکر کا افتتاح فرمایا؟
جواب: بیت الہادی۔
سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی والدہ محترمہ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا انتقال کب ہوا اور ان کی تدفین کہاں ہوئی؟
جواب: 29 جولائی 2011ء کو اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔
سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نارویجین پارلیمنٹ کا دورہ کب فرمایا اور نارویجین پارلیمنٹ کے پریذیڈنٹ Mr. Terje Anderson نے آپ سے ملاقات کب کی؟
جواب: 27 ستمبر 2011ء کو۔
سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناروے کی پہلی (بیت الذکر) کا افتتاح کب فرمایا اور اس کا نام کیا ہے؟

جواب:30 ستمبر 2011ء کو افتتاح فرمایا اور اس کا نام "بیت نصر" ہے۔
سوال: ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے پڑپوتے Mr. Jolyn Martyn Clark نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کب ملاقات کی؟
جواب:3 دسمبر 2011ء کو حضور انور سے ملاقات کی۔
سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا میں قیام امن کیلئے کن اہم شخصیات کو خطوط ارسال فرما کر ان کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔
جواب: 1-(6) Pope Benedict XVI دسمبر 2011ء کو خط ارسال فرمایا۔
2۔ Shimon Peres (صدر اسرائیل)(12 فروری 2012ء)
3-Mr. Benjamin Netanyahu۔(وزیر اعظم اسرائیل) (20 فروری 2012ء)
4۔ Mahmoud Ahmadinejad (صدر ایران)(7 مارچ 2012ء)
5۔ Stephen Harper (وزیر اعظم کینیڈا)(8 مارچ 2012ء)
6-Barack Obama (صدر امریکہ)(8 مارچ 2012ء)
7۔ عبداللہ بن عبدالعزیز السعود (بادشاہ سعودی عرب) (28 مارچ 2012ء)
8۔ Wen Jiabao (پریمئیر آف چائنا)(4 اپریل 2012ء)
9-David Cameron (وزیر اعظم انگلینڈ)(15 اپریل 2012ء)
10۔ Angela Merkel (چانسلز جرمنی)(15 اپریل 2012ء)
11-Nikolas Sarkozy (صدر فرانس)(15 اپریل 2012ء)
12-Queen Elizabeth Ii (ملکہ برطانیہ)(19 اپریل 2012ء)
13۔ آیت اللہ سید علی حسینی خمینی (سپریم لیڈر، ایران) (14 مئی 2012ء)
14۔ Francois Hollande (صدر فرانس)(16 مئی 2012ء)
سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "اے قدوس ہم تجھے سلام کرتے ہیں" کے الفاظ کس کیلئے استعمال فرمائے؟

جواب: مکرم و محترم ماسٹر عبد القدوس صاحب کیلئے جو 30 مارچ 2012ء کو راہِ مولیٰ میں قربان کر دیئے گئے۔(بوقت وفات آپ سیکٹر انچارج اور صدر محلّہ تھے)
سوال: جامعہ احمدیہ U.K کی پہلی سالانہ تقریب تقسیم اسناد کب ہوئی اور کتنے مربیان کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسناد تقسیم فرمائیں؟
جواب: یہ تقریب 9 جون 2012ء کو منعقد ہوئی اور 23 مربیان کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شاہد کی اسناد عنایت فرمائیں۔
سوال: کیپیٹل ہل (Capital Hill) امریکہ کی کیا اہمیت ہے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیپیٹل ہل میں کب خطاب فرمایا؟
جواب: امریکن حکومت کے تمام اہم دفاتر اور ادارے انہی عمارات میں واقع ہیں اور امریکی پارلیمنٹ اور سینٹ کے اجلاسات بھی انہیں عمارات میں ہوتے ہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12 جون 2012ء کو دورہ امریکہ کے دوران یہاں خطاب فرمایا۔ جس میں امریکی سینیٹرز، کانگریس میں اور دیگر ممتاز شخصیات نے شرکت کی۔
سوال: جامعہ احمدیہ کینیڈا کی پہلی تقریب تقسیم اسناد کب منعقد ہوئی اور کتنے مربیان کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسناد تقسیم فرمائیں؟
جواب: یہ تقریب 11 جولائی 2012ء کو منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں 2010ء 2011ء اور 2012ء کے 40 مربیان میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسناد تقسیم فرمائیں۔
سوال: دورہ کینیڈا 2012ء کے دوران اونٹاریو (Ontario) میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کس نے کیا؟
جواب: پریمئیر آف انٹاریو Hon. Dalton McGuinty نے۔